BASO101CCT

سماجیات کا تعارف

(Introduction to Sociology)

فاصلاتی اور روایتی نصاب پر مبنی خود اکتسابی مواد

برائے

بیچلر آف آرٹس (بی۔اے)

(پہلا سمسٹر)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ۔بھارت

©Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
Course-Bachelor of Arts
ISBN: 978-93-80322-89-6
Edition: June, 2021

ناشر	:	رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
اشاعت	:	جون، 2021
قیمت	:	170/-
تعداد	:	3000
ترتیب وتزئین	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
مطبع	:	کرشک پرنٹ سولیوشنس، حیدرآباد

سماجیات کا تعارف
(Introduction to Sociology)
For B.A. 1st Semester

On behalf of the Registrar, Published by:
Directorate of Distance Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), Bharat
Director: dir.dde@manuu.edu.in *Publication*: ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

مجلس ادارت

(Editorial Board)

مضمون مدیران (Subject Editors)
پروفیسر نور محمد، سابق صدر، شعبہ سماجیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ سابق ایمرٹس پروفیسر، کماؤں یونیورسٹی، نینی تال، اتراکھنڈ **Prof. Noor Mohammad**, Former Chairman, Dept of Sociology, AMU, Aligarh Former Emeritus Professor Kumaun University, Nainital, Uttarakhand
پروفیسر ایس۔ زین الدین، سابق صدر، شعبہ سماجیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ **Prof. S. Zainudddin,** Former Chairman, Dept of Sociology, AMU, Aligarh
پروفیسر محمد ارشد، شعبہ سماجیات، انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز، ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر یونیورسٹی، آگرہ **Prof. Mohammad Arshad**, Dept of Sociology, Institute of Social Sciences, Dr. B. R. Ambedkar University, Agra
ڈاکٹر ملک ریحان احمد، اسسٹنٹ پروفیسر (سماجیات)، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد **Dr. Malik Raihan Ahmed**,Assistant Professor (Sociology), Direcotrate of Distance Education, MANUU, Hyderabad
ڈاکٹر امتیاز احمد، گیسٹ فیکلٹی (سماجیات)، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد **Dr. Imtiyaz Ahmad**, Guest Faculty (Sociology), Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad
زبان مدیر (Language Editor)
ڈاکٹر محمد اکمل خان، گیسٹ فیکلٹی (اردو)، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد **Dr. Mohd Akmal Khan**, Guest Faculty (Urdu), Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ۔ بھارت

کورس کو آرڈی نیٹر

ڈاکٹر ملک ریحان احمد

اسسٹنٹ پروفیسر (سماجیات)، نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد

مصنفین	**اکائی نمبر**
• پروفیسر محمد ارشد، صدر شعبہ سماجیات، امبیڈکر یونیورسٹی، آگرہ	اکائی 1
• ڈاکٹر فرحان عابدی، ریسرچ اسسٹنٹ، شعبہ سماجیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی	اکائی 2 تا 16
• ڈاکٹر احتشام اختر، گیسٹ فیکلٹی، شعبہ سماجیات، مانو	اکائی 17 تا 20
• ڈاکٹر ملک ریحان احمد، اسسٹنٹ پروفیسر (سماجیات)، ڈی ڈی ای، مانو	اکائی 21 تا 22
• ڈاکٹر امتیاز احمد، گیسٹ فیکلٹی (سماجیات)، ڈی ڈی ای، مانو	اکائی 23 تا 24

مترجمین:

- ایم۔اے۔ علیم، سابق وائس پرنسپل، انوار العلوم جونیر کالج، حیدر آباد **(اکائی 14،13،8،7،6،5،4،3،2،1)**
- ڈاکٹر بدر افشاں، شعبہ سماجیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی **(اکائی 16،15،12،11،10،9)**

پروف ریڈرس:

اول	:	ڈاکٹر امتیاز احمد
دوم	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان
فائنل	:	ڈاکٹر ملک ریحان احمد

سرورق	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	8
پیغام	ڈائرکٹر	9
کورس کا تعارف	کورس کوآرڈی نیٹر	10
بلاک I	**سماجیات کا تعارف**	
اکائی 1	سماجیات کی تعریف، نوعیت اور وسعت	11
اکائی 2	فرانسیسی انقلاب	26
اکائی 3	صنعتی انقلاب	41
اکائی 4	سماجیات اور اس کا انسانیات، نفسیات، معاشیات، سیاسیات اور تاریخ سے تعلق	56
بلاک II	**بنیادی تصورات**	
اکائی 5	سماج، کمیونٹی، انجمن اور ادارے	71
اکائی 6	گروہ: تعریف اور قسمیں	86
اکائی 7	معیارات اور اقدار	101
اکائی 8	حیثیت اور رول	116
بلاک III	**سماجی ادارے**	
اکائی 9	شادی: معنی و اقسام	131
اکائی 10	خاندان: تعریف و اقسام	146
اکائی 11	قرابت داری: تعریف اور افعال	161
اکائی 12	معاشی نظام	176

بلاکIV	**ثقافت اور سماج کاری**	
اکائی 13	ثقافت	191
اکائی 14	ثقافت اور شخصیت	206
اکائی 15	سماج کاری	221
اکائی 16	سماج کاری کی ایجنسیاں	236
بلاکV	**سماجی ڈھانچہ اور درجہ بندی**	
اکائی 17	سماجی ڈھانچہ: تصورات اور شکلیں	251
اکائی 18	سماجی درجہ بندی: تعریف، شکلیں اور افعال	266
اکائی 19	سماجی درجہ بندی کے فنکشنلسٹ نظریات	281
اکائی 20	سماجی درجہ بندی کے مارکسی اور ویبرین نظریات	296
بلاکVI	**سماجی نقل پذیری اور تبدیلی**	
اکائی 21	سماجی تبدیلی: تصور اور تبدیلی کے عوامل	311
اکائی 22	سماجی تبدیلی کے نظریات	326
اکائی 23	سماجی نقل پذیری: اقسام اور افعال	341
اکائی 24	سماجی نقل پذیری کے عوامل	356
نمونہ امتحانی پرچہ		**371**

پیغام

وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے جس ایکٹ کے تحت مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا ہے اُس کی بنیادی سفارش اُردو کے ذریعے اعلا تعلیم کا فروغ ہے۔ یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جو ایک طرف اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد بناتا ہے تو دوسری طرف ایک امتیازی وصف ہے، ایک شرف ہے جو ملک کے کسی دوسرے اِدارے کو حاصل نہیں ہے۔ اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ بھی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند "ادبی" اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت رسائل و اخبارات کی اکثریت میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ہماری یہ تحریریں قاری کو کبھی عشق و محبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ شکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج آج کے دور کے اہم ترین علمی موضوعات چاہے وہ خود اُس کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، وہ جن مشینوں اور آلات کے درمیان زندگی گزار رہا ہے اُن کی بابت ہوں یا اُس کے گرد و پیش اور ماحول کے مسائل ہوں۔ وہ ان سے نابلد ہے۔ عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے جس کا مظہر اُردو طبقے میں علمی لیاقت کی کمی ہے۔ یہی وہ مبارزات (Challenges) ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح کی اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیر بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم ہی اُردو ہے اور اس میں علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمے داری ہے۔ چوں کہ اسی مقصد کے تحت اردو یونیورسٹی کا آغاز فاصلاتی تعلیم سے 1998 میں ہوا تھا۔ احقر کو اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اس کے ذمے داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور قلم کاروں کے بھرپور تعاون کے نتیجے میں کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کم سے کم وقت میں خود اکتسابی مواد اور خود اکتسابی کتب کی اشاعت کے بعد اِس کے ذمے داران، عام اردو قارئین کے لیے بھی علمی مواد، آسان زبان میں تحریر کرا کے کتابوں کی شکل میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کریں گے تاکہ ہم اِس یونیورسٹی کے وجود اور اِس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کر سکیں۔

پروفیسر ایس۔ ایم۔ رحمت اللہ
وائس چانسلر، انچارج
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد

پیغام

آپ تمام بخوبی واقف ہیں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا باقاعدہ آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور ٹرانسلیشن ڈویژن سے ہوا تھا۔ 2004 میں باقاعدہ روایتی طرز تعلیم کا آغاز ہوا۔ متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ نو قائم کردہ شعبہ جات اور ٹرانسلیشن ڈویژن میں تقرریاں عمل میں آئیں۔ اس وقت کے اربابِ مجاز کے بھرپور تعاون سے مناسب تعداد میں خود مطالعاتی مواد تحریر و ترجمے کے ذریعے تیار کرائے گئے۔

گزشتہ کئی برسوں سے یو جی سی۔ ڈی ای بUGC-DEB اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہ ہم آہنگ کر کے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات کو ہم آہنگ اور معیار بند کر کے خود اکتسابی مواد SLM از سرِ نو بالترتیب یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھے بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کرائے جا رہے ہیں۔

فاصلاتی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفیض ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اِس طرزِ تعلیم کو اختیار کیا۔ اِس طرح سے یونیورسٹی نے روایتی طریقۂ تعلیم سے پہلے فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے اردو آبادی تک تعلیم پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلے پہل یہاں کے تدریسی پروگراموں کے لیے امبیڈکر یونیورسٹی اور اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے نصابی مواد سے من و عن یا ترجمے کے ذریعے استفادہ کیا گیا۔ ارادہ یہ تھا کہ بہت تیزی سے اپنا نصابی مواد تیار کرالیا جائے گا اور دوسری یونیورسٹیوں کے مواد پر انحصار ختم ہو جائے گا، لیکن ارادہ اور کوشش دونوں ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہیں ہو پائے، جس کی وجہ سے اپنے خود اکتسابی مواد کی تیاری میں اچھی خاصی تاخیر ہوئی۔ بالآخر منظم اور جنگی پیمانے پر کام شروع ہوا، جس کے دوران میں قدم قدم پر مسائل پیش آئے۔ مگر کوششیں جاری ہیں، نتیجتاً بہت تیزی سے یونیورسٹی نے اپنے نصابی مواد کی اشاعت شروع کر دی ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلا رہا ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جائیں گے۔ متعلمین کی سہولت کے لیے 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 5 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 155 متعلم امدادی مراکز کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ ڈی ڈی اِی نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جلد ہی آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو مرکزی دھارے میں لانے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہو گا۔

پروفیسر ابوالکلام

ڈائرکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم

کورس کا تعارف

زیر نظر کتاب مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فاصلاتی نظام تعلیم کے بچوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ یہ کتاب بی۔ اے۔ پہلے سمسٹر کے ان طلبا کے لیے تیار کی گئی ہے جنھوں نے سماجیات کو بطور اختیاری مضمون منتخب کیا ہے۔ اس کی تیاری میں یو جی سی۔ڈی ای بی (UGC-DEB) کے تمام احکامات اور رہنمایانہ اصولوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ چوں کہ یہ کتاب فاصلاتی نظام تعلیم کے طالب علموں کے لیے ہے اس لیے اس کی تیاری اور تحریر میں خود اکتسابی مواد کے تحریری اصول وضوابط کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ان اصولوں کو اپنانے کا مقصد طالب علموں کو حتی الامکان اس لائق بنانے کی کوشش ہے کہ وہ از خود کتاب کا مطالعہ کر سکیں، اس کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں اور امتحانات میں بہتر کارکردگی کر سکیں۔ نیز اس کتاب کو سمجھنے کے لیے انہیں کسی بھی باہری مدد کی بالکل ضرورت پیش نہ آئے۔

یہ کتاب "سماجیات کا تعارف" نامی کورس پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ کورس کے عنوان سے ظاہر ہے یہ کتاب ہر اس شخص کے لیے مفید ہے جو سماجیات کا ابتدائی طالب علم ہے۔ اس کورس کا مقصد طالب علموں کو سماجیات کے مبادیات سے آگاہ کرنا ہے۔ اس میں سماجیات کی ابتداء، اس کے بنیادی تصورات اور بنیادی طریق کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ کورس چھے بلاک پر مبنی ہے۔ ہر بلاک کے تحت چار اکائیاں رکھی گئی ہیں۔ پہلے بلاک میں سماجیات کا تعارف، اس کی ابتدا اور اس کے سماجی پس منظر سے متعارف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب کہ باقی پانچ بلاک میں سماجیات میں استعمال ہونے والے بنیادی تصورات اور طریق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مواد کی ہر اکائی کو چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر اکائی کے تحت خود اکتسابی نتائج، فرہنگ اور اپنی معلومات کی جانچ کے لیے سوالات بھی دیے گئے ہیں تا کہ طالب علم کو سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ اپنی معلومات کو ہر اکائی کے متعلق جانچ سکے۔

امید ہے کہ یہ مواد طالب علموں کے لیے مفید ثابت ہو گا، اور ان کی تعلیمی لیاقتوں کو بڑھائے گا۔ اس مواد کے سلسلے میں آپ کی آرا اس کو مزید کارآمد اور معیاری بنانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ لہذا ان سے ضرور نوازیں۔

ڈاکٹر ملک ریحان احمد

کورس کوآرڈی نیٹر

سماجیات کا تعارف

(Introduction to Sociology)

اکائی 1۔ سماجیات کی تعریف، نوعیت اور وسعت

(Definition, Nature and Scope of Sociology)

اکائی کے اجزا

1.0 تمہید

1.1 مقاصد

1.2 سماجیات کی تعریفیں

1.3 سماجیات کی نوعیت

1.4 سماجیات کا موضوعِ بحث اور اس کی وسعت

1.5 سماجیات کی اہمیت

1.6 اکتسابی نتائج

1.7 کلیدی الفاظ

1.8 نمونہ امتحانی سوالات

1.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

1.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

1.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1.0 تمہید(Introduction)

سماجیات ایک سماجی علم ہے جو سماج میں انسانی برتاؤ اور بین عمل کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس علم کے تحت سماج کے مختلف اجزا جیسے اداروں، کمیونٹیوں، آبادیوں اور جنسی، نسلی اور عمری گروہوں کا جائزہ لیاجاتا ہے۔ آج سے ڈھائی ہزار سال قبل ارسطو نے انسان کو سماجی حیوان کہا تھا۔ ارسطو کا یہ ادراک اس زمانے کے پس منظر میں ایک نئے نقطہ نظر کو بیان کرتا ہے۔ یہی وہ نقطہ آغاز تھا جو تمام سماجی علوم کی بنیاد کا سبب بنا۔ یہیں سے سماجی فلسفہ، تاریخ،سیاسیات، انسانیات،معاشیات اور دیگر سماجی علوم کی ابتدا ہوئی۔ یہیں سے انسان کی سماجی زندگی پر غور کرنے کا سلسلہ شروع ہوا، لیکن اس کے بعد تقریباً دوہزار سال تک کسی بھی جامع علم کی بنیاد نہیں پڑی اور پورے سماج کے تعلق سے کوئی واضح طریق تشکیل نہیں پاسکا۔

سب سے پہلے مراقش کے مفکرعبدالرحمان ابن خلدون نے سماج کے کلی مطالعے پرزوردیا۔ ابن خلدون کی تصنیف کا مقدمہ سماجیات کا پہلا دستاویز کہلاتاہے۔اس میں بہت ہی عالمانہ انداز میں سماجی قوتوں کے ارتقائی تجزیاتی مطالعے پرزوردیا گیاہے۔اگرچہ ابن خلدون نے سماجیات کی اصطلاح کا استعمال نہیں کیا، لیکن صحیح معنو ں میں اس علم کی ابتدا اسی مفکر کی مرہون منت ہے۔ سماجیات میں سماجی حیثیت یا سماجی درجہ بندی،سماجی تحریکیں،سماجی تبدیلی کے علاوہ سماجی بدنظمی کے اشکال جیسے جرم،سماجی انحراف اور بغاوت کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔ لہٰذا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سماجیات کا موضوع بحث بہت وسیع،پیچیدہ اوردیگر سماجی علوم سے علاحدہ نوعیت کا ہے۔ مثال کے طورپر علم معاشیات کے نفس مضمون کا تعلق انسان سے ایک صنعت کار (Manufacturer) ،تاجر،خریدار یا گاہک کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ اسی طرح علم سیاسیات میں ایک انسان کو شہری،ووٹر،انتخابی امیدوار یا سیاسی کارندہ یا سیاسی قائد کی حیثیت سے دیکھا اور اس کا مطالعہ کیاجاتا ہے لیکن سماجیات میں ہم انسان کے سماجی پہلو کا مطالعہ کرتے ہیں جواس مضمون کو دیگر سماجی علوم سے ممتاز بناتا ہے۔

سماجیات میں ہراس چیز کا مطالعہ نہیں کیاجاتا جوسماج یا سماجی حالات میں وقوع پذیرہوتی ہے۔مثال کے طورپر ماہرین سماجیات مذہب کامطالعہ اس نقطۂ نظر سے کرتے ہیں کہ وہ سماجی تعلقات پر کس حد تک اثرانداز ہوتا ہے۔ یعنی یہ کس طرح ایک انسان سے دوسرے انسان کے تعلقات، ایک گروہ سے دوسرے گروہ کے تعلقات، یا ایک گروہ سے پورے سماج کے تعلقات پر موثر ہوتا ہے۔ سماجیات میں مذہب کے متعلق دینیات اور عقائد کا مطالعہ نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح ماہرین سماجیات، سیاسی تنظیموں یا معاشی اداروں میں دلچسپی لیتے ہیں کیو ں کہ ان کا تعلق انسان کی سماجی زندگی سے ہوتا ہے۔ مثلاً وہ معاشی تقسیم کارکامطالعہ کرتے ہیں کیوں کہ یہ انسانی رشتوں پراثرانداز ہوتے ہیں۔ انسانی تعلقات

کے مطالعے کے دوران سماجیات میں خاندانی، تعلیمی، معاشی، سیاسی یا مذہبی شعبوں سے متعلق انسانی سرگرمیوں کے باہمی تعلقات کو دریافت کیا جاتا ہے۔ ماہرین سماجیات کا بنیادی مقصد یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ ان کے آپسی اثرات کی وجہ سے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر سماجیات کا تعلق انسانی سماج کے کلی مطالعے سے ہے نہ کہ اس کے اجزا سے، جو مکمل سماج کی تشکیل کرتے ہیں۔

سماجیاتی مطالعے کا مقصد صرف تعلقات کو بیان کرنا نہیں ہے بلکہ ان کا تجزیہ کرتے ہوئے ان کی مخصوص اشکال، نمونوں اور اقسام کو واضح کرنا ہے۔

انیسویں صدی عیسوی میں اگست کامٹ (1798-1857) نامی ایک فرانسیسی مفکر نے ایک نئے سماجی علم کی بنیاد ڈالی جس کو سماجیات کا نام دیا گیا۔ سماجیات یعنی 'Sociology' کی اصطلاح دو الفاظ سے مرکب ہے۔ پہلا لفظ 'Socius' ہے جس کے معنی سماج کے ہیں اور دوسرا لفظ 'Logos' ہے جس کے معنی مطالعہ یا علم کے ہوتے ہیں۔ ان الفاظ سے بننے والی اصطلاح سے مراد وہ علم ہے جو سماج کا سائنسی نقطۂ نظر سے مطالعہ کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے 'Geos' کے معنی زمین اور اسی سے 'Geology' بنا، جس کے معنی علم ارضیات کے ہیں۔ 'Biology' میں 'Bios' کے معنی حیات کے ہیں اور علم بایولوجی (Biology) میں حیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ 'Anthropology' میں 'Anthropos' سے مراد انسان کے ہیں لہٰذا 'Anthropology' یعنی انسانیات میں انسانوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

'Socius' ایک لاطینی لفظ ہے اور 'Logos' یونانی زبان سے ماخوذ ہے۔ سوشیالوجی (Sociology) کی اصطلاح ان دو الفاظ کا مرکب ہے۔ ان دو لفظوں کے جوڑ سے اگست کامٹ نے جو اصطلاح بنائی اس کے معنی سماج کے علم کے ہوتے ہیں۔ دراصل یہی موضوع اگست کامٹ کے پیش نظر تھا۔ اس مفکر نے سماج کے اس مخصوص علم کی اہمیت کو واضح کیا جس کے مد نظر سماج کے مختلف اداروں اور طریقہ کار کا مطالعہ سے تھا۔ اس علم کو مقبولیت حاصل کرنے میں تقریباً سو سال کا عرصہ لگا۔ سب سے پہلے امریکہ میں 1876ء میں سماجیات کی ایک منفرد علم کی حیثیت سے شروعات ہوئی۔ اس کے بعد 1889ء میں فرانس میں اس علم کی ابتدا ہوئی، 1907ء میں برطانیہ میں، پہلی جنگ عظیم کے بعد پولینڈ اور ہندوستان میں، 1925ء میں مصر اور میکسیکو اور 1947ء میں سویڈن میں علم سماجیات کے علاحدہ شعبے قائم ہوئے۔ امریکہ میں علم سماجیات کا شمار مقبول ترین علوم کی فہرست میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ترقی پذیر ممالک میں سماجیات کے مطالعے پر زور دیا جارہا ہے کیوں کہ اس کی وجہ سے نہ صرف سماجی مسائل کو حل کرنے میں مدد مل رہی ہے بلکہ سماجی اور معاشی منصوبہ بندی میں بھی آسانی ہو رہی ہے۔

1.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- سماجیات کے معنی اور تعریف کو سمجھ سکیں گے۔
- ایک مضمون کی حیثیت سے سماجیات کے ارتقا کو سمجھ پائیں گے۔
- سماجیات کی وسعت اور اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔

1.2 سماجیات کی تعریفیں (Definitions of Sociology)

مختلف ماہرین سماجیات نے اپنے تحقیقی نقطۂ نظر کے مطابق سماجیات کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں۔ ان میں سے کچھ تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سماجیات، سماج یا سماجی ماحول کا مطالعہ ہے۔**(ایل ایف وارڈ)**

2۔ سماجیات کا موضوعِ بحث انسانی ذہنوں کا بین عمل ہے۔**(ایل. ٹی. ہاب ہاؤز)**

3۔ سماجیات انسان کے آپسی اعمال اور آپسی تعلقات اور ان کے حالات و نتائج کا علم ہے۔**(موریس گنسبرگ)**

4۔ سماجیات وہ علم ہے جو سماجی گروہوں، ان کے اندرونی اشکال، یا تنظیم کے نمونے، طریقے جو تنظیم کی اشکال کو قائم رکھتے یا تبدیل کرتے ہیں، اور ان گروہوں کے درمیان تعلقات کو برقرار رکھتے ہیں، کا مطالعہ کرتا ہے۔**(ایچ. ایم. جانسن)**

5۔ سماجیات میں سماجی تمدنی ماحول کے اساسی اشکال، اقسام اور بے شمار آپسی تعلقات کا تجزیاتی مطالعہ کیا جاتا ہے۔**(سوروکن)**

6۔ سماجیات انسان اور انسانی ماحول کے آپسی تعلقات کے مطالعے کا علم ہے۔**(ایچ. پی. فیئر چائیلڈ)**

7۔ سماجیات میں انسانی تعلقات کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے۔**(جے. ایف. کیوبر)**

8۔ سماجیات میں ہم سماج کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ اس میں سماج کو بہتر بنانے کے طریقے شامل ہیں۔ یہ ایک سماجی اخلاقیات اور سماجی فلسفہ ہے۔ عام طور پر اسے سماج کا علم کہا جاتا ہے۔**(ڈبلیو. ایف آگبرن)**

9۔ سماجیات اجتماعی برتاؤ کا علم ہے۔**(پارک اور برجس)**

10۔ سماجیات میں مجموعی طور پر متحدہ انسانی زندگی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔**(فرڈ نینڈ ٹونیس)**

11۔ سماجیات جملہ سماجی تعلقات کے اجتماعی اور تعمیمی مطالعے کا نام ہے۔**(آرنالڈ گرین)**

12۔ سماجیات وہ علم ہے جس میں سماجی انسان کی تاویلی تفہیم کی کوشش کی جاتی ہے۔**(میکس ویبر)**

13۔ سماجیات اپنے وسیع ترین مفہوم میں اس بین عمل کے مطالعے کا نام ہے جوافراد کے میل جول کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔**(گلن اور گلن)**

14۔ سماجیات میں گروہوں میں واقع ہونے والے انسانی برتاؤ کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔**(کمبال ینگ)**

مندرجہ بالا تعریفات کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سماجیات کے نفس مضمون کے تعلق سے مفکرین کے خیالات الگ الگ ہیں لیکن ان کی تعریفات میں مندرجہ ذیل نکات مشترک نظر آتے ہیں۔

(i) سماجیات سماج کا علم ہے۔

(ii) سماجیات میں سماجی تعلقات پر بحث کی جاتی ہے۔

(iii) سماجیات میں سماجی زندگی کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔

(iv) سماجیات میں گروہوں کے انسانی برتاؤ کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔

(v) سماجیات سماجی عمل کاعلم ہے۔

(vi) سماجیات میں سماجی تعلقات کے اشکال کوزیر بحث لایاجاتا ہے۔

(vii) سماجیات میں سماجی گروہوں یا سماجی نظم کامطالعہ کیاجاتا ہے۔

میک آئیور،جو ایک ماہرسماجیات ہے اس نے وضاحت کی ہے کہ سماجیات کے موضوعِ بحث خواہ کسی بھی عنوان کوشامل کیاجائے تواس کا اصل نفس مضمون سماجی تعلقات ہی ہوگا۔ سماجی بین عمل یا سماجی طریق کی بنیاد سماجی تعلقات پر ہے۔ ان تعلقات کی وجہ سے انسانی بین عمل وجود میں آتا ہے۔ اس طرح ہم سماجی طریق یاکسی دوسرے عنوان کوسماجیات کے نفس مضمون میں شامل کرتے ہیں توان کامطالعہ سماجی تعلقات کے تناظر میں ہی جاری رہ سکتا ہے۔

1.3 سماجیات کی نوعیت (Nature of Sociology)

1۔ **یہ ایک منفرد علم ہے:** سماجیات ایک مخصوص علم ہے جس کی اپنی علمی شاخیں ہیں۔ یہ کسی دوسرے سماجی یا طبعی علم کے تحت نہیں ہے۔ اس کا اپنا ایک خصوصی نفس مضمون ہے جو اس کو دوسرے علوم سے علاحدہ کرتا ہے۔

2۔ یہ ایک سماجی علم ہے نہ کہ طبعی علم: سماجیات کا تعلق سماجی علوم سے ہےاوراسے سماجی علوم کی بنیاد کہاجاتا ہے۔سماجی علوم سماجیات کے دائرے کار میں آتے ہیں۔اس مقصد کے تحت سماجیات میں برتاؤ، عمل اور انسان کی سماجی سرگرمیوں کامطالعہ کیاجاتا ہے۔

3۔ **یہ ایک قطعی علم ہے:** سماجیات کے مطالعے میں اخلاقی یا غیر اخلاقی، صحیح یا غلط،اچھے یا برے کا تعین نہیں ہوتا۔ یہ سماجی زندگی کے عام ماحول کامطالعہ کرتا ہے۔ اس طرح یہ ایک قطعی یا 'Categorical'علم ہے جو کسی بھی قسم کے اقدار کے فیصلے سے علاحدہ ہوتا ہے۔

4۔ **یہ ایک خالص علم ہے:** سماجیات ایک نظریاتی علم ہے جو ماہرین سماجیات ،سائنس دانوں، سماجی مصلحین اور ماہرین انسانیت کے لیے ضروری ہے۔ اس کامطالعہ قانون سازی یا عوامی پالیسیوں اور ان کے نفاذ میں دلچسپی نہیں لیتا، بلکہ یہ سماج کے سماجی پہلوؤں کاجائزہ لیتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ کس طرح سماجی حالات میں چیزیں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

5۔ **سماجیات تعمیمی ہے نہ کہ تخصیصی:** سماجی علوم کے مطالعے میں تصریحات یا تحدیدات نہیں ہوتیں۔اس میں انسانی بین عمل اور تنظیم وانجمن سے متعلق عام قوانین اوراصول کو تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

6۔ **عام علم ہے:** سماجیات کا دائرہ کار عام نوعیت کا ہے۔ دیگر سماجی علوم مخصوص پہلوؤں کامطالعہ کرتے ہیں جیسے معاشیات اورسیاسیات ایک مرکزی نقطے پر ارتکاز کرتے ہیں جب کہ سماجیات ایک تعمیمی علم ہے۔

7۔ **یہ ایک تجرباتی علم ہے:** سائنسی مطالعے میں تجرباتی اور استدلالی طریقے کار ہوتے ہیں۔ سماجیات کے مطالعے میں ان دونوں طریقوں کااستعمال کیاجاتا ہے۔ عقلی یا استدلالی طریقہ کار کے ذریعے حقائق کوجمع کیاجاتا ہے جب کہ تجرباتی طریقے میں ان حقائق کو منظم اور مربوط کیاجاتا ہے۔ حقائق اور نظریات کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔حقائق کے بغیر نظریات خالی ہیں اور نظریات کے بغیرحقائق بصیرت سے عاری ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا بحث سے ہم سماجیات کی نوعیت اور اس کی اہم خصوصیات کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ایک منفرد عمومی سماجی علم ہے جو انسان کی سماجی زندگی کا نظریاتی مطالعہ کرتا ہے۔انسان کی سماجی زندگی میں اس کی بہت اہمیت ہے۔اس میں انسان کے اخلاق وبرتاؤ کا سائنسی نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔

1.4 سماجیات کا موضوعِ بحث اور اس کی وسعت

(Subject Matter of Sociology and Its Scope)

سماج میں رہنے اور اپنی بقا کے لیے انسان دیگرانسانوں سے بین عمل جاری رکھتا ہے۔ اس کا برتاؤ سماجی قوتوں کے زیراثرہوتاہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے فرد مختلف پہلوؤں کامطالعہ کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے مختلف سماجی علوم جیسے معاشیات،سیاسیات،نفسیات وغیرہ کی ابتدا ہوئی۔

یہ مختلف علوم ایک مخصوص پہلو سے تعلق رکھتے ہیں اورسماج کی مکمل تفہیم میں ناکام رہے۔ اس لیے ایک ایسے سماجی علم کی ضرورت کومحسوس کیا گیا جوسماج کی مکمل عکاسی کرسکے۔اسی مقصد کے لیے سماجیات کی بنیاد پڑی۔سماجیات میں تمام سماجی علوم کا احاطہ کیاجاتاہے۔ اسی لیے عام طورپر اس کو سماجی علوم کی بنیاد کہاجاتا ہے۔ سماجیات کامرکزی موضوع سماجی تعلقات ہے۔

سماجیات کی ابتدا ایک علم اور ایک منفرد مضمون کی حیثیت سے حالیہ دورمیں ہوئی۔ یہ سماجی علوم میں سب سے جدید علم ہے۔ لیکن سماجی زندگی کی تاریخ اپنی پیچیدگیوں اورمسائل کے ساتھ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ انسانی زندگی، شاعروں،فلسفیوں،مصنفوں اور دانشوروں نے اپنے اپنے انداز میں سماجی مسائل اورسماجی زندگی کی تفہیم کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں اوران کوحل کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ سماجیات ایک علاحدہ علم ہے اور اس کی ارتقا میں بہت دیر ہوئی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ قدیم دورمیں انسانی برتاؤ،انسانی تعلقات اورسماج سے متعلق مطالعے میں کوئی پیش رفت نہیں کی گئی۔

سماجی ماحول کوسمجھنے کے لیے زمانۂ قدیم میں کوششیں کی گئیں لیکن یہ کوششیں منظم اورسائنسی نوعیت کی نہیں تھیں۔ سماج اورسماجی تعلقات کے منظم مطالعے کی شروعات خاص طورپرمغرب میں ہوئی، جب یونان کے دانشوروں نے اس جانب توجہ دینا شروع کیا۔ مشہور یونانی فلسفی افلاطون نے اپنی کتاب 'Republic'اور ارسطو نے 'Ethics'اور 'Politics'میں قانون،سماج اورمملکت کے بارے میں منظم مطالعے کی کوشش کی ہے۔اسی طرح مشہوررومی مفکر سیسرو (Cicero)نے اپنی مشہور کتاب " De Officiis "(انصاف) میں فلسفہ، قانون،سیاست اور سماجیات کااحاطہ کیاہے۔

ہندوستان میں سماجی فکراوراس کی ابتدا سے متعلق توضیحات مختلف مذہبی کتابوں جیسے وید، اوپنشد، شاستر اور پرانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ منو کے قوانین، پراسار،سنکراچاریہ کی نیتی شاستر، کوٹلیہ کی ارتھ شاستر، ابوالفضل کی "آئین اکبری" میں سماجیات کے سماجی، معاشی،سیاسی اور قانونی پہلوؤں کے کئی حوالے ملتے ہیں۔ عہد

وسطی کے مشہور مسلمان مفکر ابن خلدون کو حقیقی معنوں میں سماجیات کا بانی مانا جاتا ہے جس کا ذکر ابتدا میں کیا جا چکا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کے باوجو د یہ تسلیم کیاجاچکا ہے کہ سماجیات کی ابتدا فرانسیسی اور صنعتی انقلاب کے بحران سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے ہوئی۔ لیکن ایک منظم مضمون کی حیثیت سے سماجیات کا ظہورانیسویں صدی کے پہلے نصف حصے میں ہوا۔ سماجیات یعنی 'Sociology'کی اصطلاح مشہور فرانسیسی مفکر اگست کامٹ نے وضع کی تھی۔ اس کی مشہور تصنیف'Positive Philosophy'میں کومٹ نے سماج کے منظم مطالعے کی ضرورت کی نشاندہی کی جس کو اس نے سب سے پہلے ' Social Physics ' کانام دیاتھا،لیکن بعدمیں یہ مضمون سماجیات یا سوشیالوجی کے نام سے موسوم ہوا۔

1.5 سماجیات کی اہمیت (Importance of Sociology)

علم سماجیات کی اہمیت، اس کے مطالعے کے فوائد اوراس کے مقاصد کی صحیح معلومات اس مضمون کے ہر طالب علم کے لیے جاننا نہایت ضروری ہے۔اس ضمن میں بہت سے مفکرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

پریٹو جیسے بعض نقادوں نےسماجیات کی اہمیت کو نظرانداز کیا۔ان کے مطابق سماجیات کا تعلق زندگی کے حقائق سے نہیں ہے،بلکہ اس کا تعلق صرف نظریات سے ہے جوسائنسی دریافتوں اورایجادات سے عاری ہے۔سماجی زندگی میں اس کی بہت کم اہمیت ہے۔ لیکن سماجیات کی اہمیت کے تعلق سے ان کا یہ نظریہ درست نہیں معلوم ہوتا ہے کیوں کہ سماجیات کے اہم تصورات کے مطالعے سے اس کی اہمیت اور افادیت کااندازہ ہوتا ہے۔

علم برائے علم کا پرانا نظریہ آج کی دنیا میں مقبول نہیں رہا، کیوں کہ سماجی زندگی کی پیچیدگی نے ہرعلم کو انسانی مقاصد کی تکمیل کا آلہ کاربنادیا ہے اورسماجیات بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ سماجی پیچیدگیاں اور ان سے پیدا ہونے والے مسائل کو سمجھنا اور سلجھانا بہت مشکل کام ہے۔ سماجی ماحول انتہائی حساس اور نازک معاملات سے مرکب ہوتا ہے جس کو سمجھنے کے لیے سماجی اصول اور سماجی تعلقات کے علم کی ضرورت ہوتی ہے اورسماجیات کا علم یہ ضرورت کسی حد تک پوری کرتا ہے۔ سماجیات ایک علم بھی ہے، اور ایک فن بھی ہے۔علم اس حد تک ہے کہ اس میں عام سماجی نظریات اوراصولوں کومعلوم کیاجاتا ہے، اور فن اس اعتبار سے ہے کہ اس مضمون سے حاصل شدہ نتائج کی روشنی میں سماجی مسائل کوحل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں سےسماجیات کی علمی اور فنی اہمیت کوبڑی حد تک قبول کیاجارہا ہے۔ذیل میں سماجیات کی اہمیت اورافادیت کے پہلوؤں پرروشنی ڈالی گئی ہے۔

1۔ **سماجیات میں سماج کاسائنسی مطالعہ کیاجاتا ہے:** اس علم کے ظہور سے قبل سماج کامطالعہ غیر سائنسی انداز میں کیاجاتا تھا اور سماج کسی بھی علم کا مرکزی تصور نہیں تھا۔ سماجیات کے ظہور سے سماج کا سائنسی مطالعہ ممکن ہوسکا۔ اس سے قبل عام طور پر لوگ سماجی تعلقات اور حقائق کے بارے میں ذاتی رائے اور قیاس سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے اور علم کی بنیاد، تحقیق اور تجزیے پر قائم نہیں تھی۔ موجودہ دور کے بیشتر مسائل کا سماجیات سے تعلق ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ تمام سماجی علوم کے مطالعے کا بہترین طریقہ کار ہے اور موجودہ حالات کے مطالعے میں کلیدی اہمیت کاحامل ہے۔چوں کہ کسی بھی سماج سے متعلق سائنسی معلومات کا حصول انسانی ترقی کے لیے ناگزیر ہے اور سماجیات اس ضرورت کی تکمیل کرتا ہے۔

2۔ **سماجیات کے ذریعے افراد کی ترقی میں اداروں کے رول کا مطالعہ کیاجاتا ہے:** سماجیات کے ذریعے سماجی اداروں کا سائنسی مطالعہ کیاجاتا ہے۔ فرد اور سماجی اداروں کے آپسی تعلقات اور اثرات کا جائزہ لیاجاتا ہے۔ ایک طرف فرد ان اداروں کے زیراثرہوتا ہے، تو دوسری طرف بعض افراد ان میں تبدیلیاں لاتے ہیں۔ ان دونوں کے آپسی ربط کو سمجھنا،ایک دوسرے پر ان کے اثرات کاجائزہ لینا ضروری ہےاوریہ کام سماجیات انجام دیتا ہے۔ گھر، خاندان، مدرسہ، چرچ اور مذہب، مملکت اور حکومت، فیکٹری، کمیونٹی اورانجمن۔۔۔۔ یہ وہ اہم ادارے ہیں جن کے ذریعے سماج اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ فرد کے متعینات کہلاتے ہیں۔ سماجیات میں ان اداروں اوران کے رول کامطالعہ کیاجاتا ہے اوران کے استحکام کے لیے مناسب اقدامات تجویز کرتے ہوئے فرد کی ترقی اور بہتری کے لیے اپنی خدمات انجام دیتا ہے۔

3۔ **سماج کی منصوبہ بندی اور تفہیم کے لیے سماجیات کامطالعہ ضروری ہے:** سماج لاتعداد پیچیدگیوں کانظام ہے۔ سماج کے مطالعے کے بغیراس کے مسائل کو سمجھنا اور حل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ بات درست ہے کہ کسی سماج کو سمجھنااورسدھارنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس کی میکانیت کا علم نہ ہو۔ یہ بات بالکل ایسے ہی ہے جیسے کہ جب تک کسی فرد کو موٹرکار کے میکانزم، مشینری اور اس کے پرزوں کے بارے میں مکمل جانکاری نہ ہو وہ موٹر کار کی مرمت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ سماجیات کا تعلق بھی سماجی مسائل کے حل سے اسی طرح کا ہے۔ حیاتیات اورجرثومیات (Bacteriology) کاتعلق ادویات یا میڈیسن سے ہے، علم طبعیات(Physics) اور ریاضیات(Mathemactics) کا تعلق انجینئرنگ سے ہے۔ جب تک نظریاتی اور تجرباتی علوم میں تحقیق نہیں کی جاتی اس وقت تک علاج کے جدید طریقوں کا استعمال ناممکن ہے۔ اسی طرح سماجیات کے ذریعے کی گئی تحقیق کے بغیر حقیقی اور اثرانداز سماجی منصوبہ بندی ناممکن ہے۔ یہ

ہم کومتعینہ مقاصد کے حصول میں مدد دیتی ہے۔کسی بھی سماجی پالیسی کی عمل آوری کے لیے اس سماج سے متعلق معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طورپر شرح پیدائش کی کمی کی پالیسی کوبہتر سمجھاجاتا ہے لیکن اس پالیسی پر عمل آوری اور اس کے مقصد کے حصول کے لیے صرف معاشی پہلوؤں پر غورنہیں کیاجاتا بلکہ خاندانی تنظیم،رسم ورواج،روایات اور اقدار کابھی جائزہ لیاجاتا ہے اور ان کا سماجیاتی تجزیہ کیاجاتا ہے۔

4۔ **سماجی مسائل کے حل کے لیے سماجیات کی اہمیت:**موجودہ دنیا میں بے شمارمسائل ہیں جن کوسماج کے سائنسی مطالعے کے ذریعے حل کیاجاتا ہے۔ سماجی مسئلے سے مراد ایسا سماجی موقف ہے جو عدم مطابقت کی اس منزل پر پہنچ گیا ہو جس کی وجہ سے سماج میں کشیدگی اور دشواری پیدا ہوتی ہو۔ یہ ظاہرہے کہ سماجی برائیاں یوں ہی وقوع پذیر نہیں ہوتیں بلکہ اس کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں۔ یہ سماجیات کی ذمے داری ہے کہ سماجی تحقیق کے طریقوں کے ذریعے ان سماجی مسائل کا مطالعہ کیاجائے اور تحقیق کی روشنی میں ان کاحل تلاش کیاجائے۔ سماجیات انسانی امور سے متعلق سائنسی طریقۂ معلومات اور اصول فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے ہم سماجی زندگی کے حالات کوکنٹرول کرتے ہوئے اسے (سماجی زندگی کو) بہتر بناسکتے ہیں۔

5۔ **سماجیات فرد کی قابلیت اوروقارپراپنی توجہ مرکوز کرتی ہے:**سماجیات انسانوں سے متعلق ہمارے رجحانات کی تبدیلی میں معاون رہا ہے۔ ایک بڑے مخصوص سماج میں ہم سب اس کلی تنظیم اور تمدن کی حد تک محدود ہوتے ہیں۔ہم دوسرے علاقوں کے لوگوں سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ دوسروں کے خیالات اورافکار جن حالات میں وہ رہتے ہیں اس کی جانکاری کے لیے سماجیات سے واقفیت ضروری ہے۔

سماجیات کے مطالعے نے انسان کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ اس کے ذریعے ذات پات،رنگ ونسل اوردیگرعوامل کی افضلیت اور کھوکھلے پن کو جاننے میں مدد ملی ہے۔ نسلی اورسماجی امتیازات نے ایک انسان کو دوسرے انسان سے جدا کردیاتھا۔لیکن سماجیات کے مطالعے نے سب کو بھائی چارگی کے نظریات کی طرف پیش قدمی کرنے پرابھاراہے۔

6۔ **سماجیات کے مطالعے نے جرم سے متعلق ہمارے نقطہ نظر کو تبدیل کردیا ہے:**سماجیات کے مطالعے نے جرم کے تعلق سے ہمارے نظریات کو بہت حد تک بدلا ہے۔ اب مجرموں سے وحشیانہ سلوک نہیں کیاجاتا بلکہ ان کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کیاجاتا ہے۔ جو ذہنی خامیوں کی وجہ سے جرم کاارتکاب کرتے ہیں ان کی اصلاح اورسدھارکے طریقے اپنائے جاتے ہیں تاکہ وہ سماج کے بہتر شہری بن سکیں۔ جرمیات، تعزیریات

(Penology)، سماج کاری اور سماجی تھیرپی(Therapy) یا سماجی علاج کے ذریعے سماجی حالات کو سمجھنے اورانفرادی مسائل کو حل کرنے میں سماجیات کافی معاون ثابت ہورہاہے۔

7۔ **سماجیات کے مطالعے نےانسانی تمدن کے سرمائے میں اضافہ کیاہے:** انسانی تمدن میں علم سماجیات کی وجہ سے روز افزوں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس نے ہمارے ذہنوں سے کئی غلط تصورات اور شک وشبہات کومٹایا ہے۔ اب سماجی ماحول کو سائنسی معلومات اور تحقیق کی روشنی میں سمجھاجاسکتا ہے۔ لوئی (Lowie)کے مطابق ہم میں سے اکثر اس غلط فہمی کا شکارہوتے ہیں کہ صرف ہمارے کام کرنے کا انداز صحیح ہے۔ سماجیات کے ذریعے ہم کواس بات کی تربیت ملتی ہے کہ کسی بھی ذات،مذہب،رسم ورواج،اخلاق وآداب اور اداروں سے متعلق سوالات کے لیے ہمارے پاس عقلی اور استدلالی طریقے موجود ہونے چاہئیں۔ یہ ہم کوبامقصد تنقیدی اور غیر جانبداررہنے کی بھی تربیت دیتا ہے۔ سماجیات کے مطالعے سے انسان کے اندرخود کو اور دوسروں کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ سماج اورگروہوں کے تقابلی مطالعے نے اس کے وجود کو تقویت اوراستحکام بخشاہے۔سماجیات کا مطالعہ سماج او رتمدن کے گہرے ربط کو ظاہرکرتا ہے کیوں کہ ہرسماجی گروہ مخصوص تمدن کاعلمبردارہوتا ہے۔

8۔ **بین الاقوامی مسائل کوحل کرنے میں سماجیات کی بہت اہمیت ہے:** سائنسی علوم کی ترقی نے دنیا کے مختلف اقوام کو قریب سے قریب ترکردیاہے۔ سماجی فاصلے کم ہوگئے ہیں، لیکن سماجی میدان میں دنیا سائنس کی انقلابی ترقی سے کافی پیچھے ہے۔ آج کے دور میں یہ سوال کافی اہمیت رکھتا ہے کہ سائنس اورٹیکنالوجی کی اس حدتک ترقی کے باوجود ایک انسان دوسرے انسان کے خون کا پیاساکیوں ہے؟ اس ترقی کاکیا فائدہ ہے؟

عصر حاضر میں جنگ کے اثرات گہرے اور الگ نوعیت کے ہوتے جارہے ہیں۔ جدید جنگ کا خرچ کافی بڑھ چکا ہے حالاں کہ جنگ کی کئی وجوہات ہوتی ہیں ،لیکن اس کا اہم سبب مملکتوں کی سیاسی تنظیموں اور ان کے تعلقات کے درمیان تفاعلی عدم توازن ہے۔ ہم اکیسویں صدی کی دنیا میں رہتے ہیں جوسیاسی اعتبار سے اٹھارویں صدی عیسوی کے حالات کے مطابق تقسیم ہوچکی ہے، جس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً سیاسی اکائیوں میں تناؤ بڑھتا جاتا ہے, جو جنگ اورتصادم کی شکل میں ظاہرہوتاہے۔ لوگ امن کوقائم کرنے میں ناکام ہوچکے ہیں۔ اس حوالے سے جنگ کے سماجیاتی مطالعے سے جنگ کی وجوہات کوسمجھنے میں مدد ملے گی، اور مختلف اقوام کے درمیان تناؤ اورکشیدگی کوبڑھانے والے ان اسباب کومٹانے میں بھی مدد ملے گی جن کی وجہ سے اقوام کے درمیان جنگی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔

9۔ **سماجیات ایک تدریسی مضمون کی حیثیت سے بھی مفید ہے:** سماجیات اپنی اہمیت کے پیش نظرایک تدریسی مضمون کی حیثیت سے بھی کافی مقبولیت حاصل کرچکا ہے۔ کالجوں اوریونیورسٹیوں میں اس مضمون کو اہمیت دی جارہی ہے۔ اساتذہ کے تربیتی کالجس(Trainee Colleges) میں بھی اس مضمون کی تدریس دی جاری ہے کیوں کہ ایک استاد کو اپنے شاگردوں اورمضمون کے علاوہ گروہی زندگی کامطالعہ کرنا بھی ضروری ہوتاہے۔ سماج کے متعلق معلومات فراہم کرنے سے سماجی فکر ظہورپذیرہوتی ہے۔ سماجی برتاؤ نشوونما پاتا ہے اور سماجی منصوبہ بندی ہوتی ہے جس کے نتیجے میں ایک نیا سماجی نظم وجود میں آتاہے۔ سماجیات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایاجاتا ہے کہ اس مضمون کومسابقتی امتحانات کے نصاب میں بھی شامل کیاگیاہے۔ اس کے علاوہ اس کو آئی۔ اے۔ ایس۔(IAS) جیسے اعلا امتحانات میں بھی شامل نصاب رکھاگیاہے کیو ں کہ سماجیات کے مطالعے کے بغیر اعلا عہدوں پرفائز ملک کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کرنے والے عہدیدارو ں کوناکمل سمجھاجاتا ہے۔

10۔ **سماجیات بحیثیت ایک پیشہ:**

- سماجیات کے طالب علمو ں کومندرجہ ذیل شعبہ جات میں ملازمت کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
- فیکٹریوں اور حکومتی شعبوں میں لیبرویلفیر آفیسر،ہیومن ریلیشن آفیسر اور پرسونل آفیسر کے طورپر ملازمت حاصل کرسکتے ہیں۔
- سوشل سیکیورٹی(Social Security) کے شعبہ جات جیسے ایمپلائمنٹ ایکسچینج (Employment Exchange)، بے روزگاری کی انشورنس اسکیم، سوشل سکیورٹی کی اسکیمیں وغیرہ میں بھی ملازمت کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
- مجرموں کی اصلاح اورباز آبادکاری سے متعلق جیونائیل ہومس اوراصلاحی اسکول میں پروبیشن آفیسرس کی حیثیت سے تقررکیاجاتا ہے۔
- محکمہ سماجی بہبود میں سوشل ویلفیر آفیسر، یوتھ ویلفیر آفیسر،ہری جن ویلفیر آفیسر اور ٹرائبل ویلفیر آفیسر کی حیثیت سے بھی ملازمت کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
- سوشل ایجوکیشن آفیسر اور اڈلٹ ایجوکیشنل آفیسر کی حیثیت سے سماجی تعلیم اور تعلیم بالغان کے محکموں میں تقررات ہوتے ہیں۔
- بیواؤں کی فلاح سے متعلق شعبہ جات میں ناری نکیتن کے منتظم کی حیثیت سے تقررکیاجاتاہے۔

- ضعیفوں، معذوروں، بے سہارا اور یتیموں کے لیے قائم کردہ اداروں میں ناظم اور منتظم کی حیثیت سے ملازمت کے مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔
- خاندانی منصوبہ بندی اور خاندانی بہبود کے محکموں کے سوشل ورکر اور ریسرچ کی حیثیت سے بھی تقرر ہوتا ہے۔

1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

سماجیات کی اصطلاح یعنی Sociology دوالفاظ 'Socius' اور ' Logos ' کا مرکب ہے جس کے معنی بالترتیب سماج اور مطالعے کے ہوتے ہیں۔ لہذا سماجیات کے لفظی معنی سماج کے علم کے ہیں۔ سماجیات کی ابتدا سماجی اور برتاوی علم کی حیثیت سے مغربی یورپ میں انیسویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ اس کا تعلق ان بنیادی قوانین اور اصولوں کی دریافت سے ہے جو سماجی زندگی، سماجی دنیا، سماج کی کارکردگی اور ترقی اور سماج کے اداروں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اس کی ابتدا عظیم انقلابی تناظر میں ہوئی ہے اور اس کا تعلق جدید دنیا کی سماجی تبدیلیوں، سماجی بدنظمیوں اور سماجی مسائل سے ہے۔

جزوی سماجیات یعنی Micro Sociology میں انسانی سماج کے خورد بنی جیسے پہلوؤں یعنی سماجی طریق اور سماجی ماحول کامطالعہ چھوٹے پیمانے پر کیاجاتا ہے۔کلی سماجیات یعنی Macro Sociologyمیں کلی ساخت یا ڈھانچا اور سماجی ماحول کے بڑے پیمانے پر ترقی وطریق اور کارکردگی کی تبدیلی کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔ سماجیات کی تعلیم سماجی تصور فراہم کرتی ہے جو ان طاقتوں اور عوامل کی رہنمائی کرتے ہیں جوافراد، گروہوں، کمیونٹی اور اقوام کی حیثیت سے ہماری زندگیوں کوروشنی فراہم کرتے ہیں۔ سماجیات کے ذریعے ہم کو بہت زیادہ عملی فوائد حاصل ہوتے ہیں عصری سماجی مسائل کے حل میں اس مضمون کا بہت زیادہ تعاون رہا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- سماجیات سے کیا مراد ہے؟ اس کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- ”کیا سماجیات ایک سائنس ہے؟“ بحث کیجیے۔
- سماجیات کی وسعت کو بیان کیجیے۔

1.7 کلیدی الفاظ (Key Words)

سماجیات: صنعتی اور فرانسیسی انقلابات کے نتیجے میں ظہور ہونے والا وہ مضمون (Discipline) جو سماجی تعلقات کا سائنسی مطالعہ کرتا ہے۔

1.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

1.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ سماجیات کی اصطلاح کو..............نے وضع کیا تھا؟

(a) سینٹ سائمن (b) ہربرٹ اسپنسر (c) اگست کامٹ (d) امائل درکھائم

2۔ کس سال Sociology کی اصطلاح وضع کی گئی تھی؟

(a) 1798 (b) 1815 (c) 1857 (d) 1839

3۔ سماجیات کا بحیثیتِ مضمون..................میں ظہور ہوا۔

(a) امریکہ (b) یورپ (c) ایشیاء (d) افریقہ

4۔ 'Sociology' کی اصطلاح دو الفاظ سے مرکب ہے۔وہ یہ ہیں۔

(a) Soieties and Logy (b) Societia and Logitia

(c) Socious and Logos (d) Socia and Logos

5۔ ان دو زبانوں سے Sociology کی اصطلاح کی ابتدا ہوئی۔

(a) لاطینی اور یونانی (b) عربی اور فارسی

(c) جرمن اور فرانسیسی (d) اسپینی اور یونانی

6۔ سماجیات کا بابا آدم کون ہے؟

(a) اگست کامٹ (b) سی۔ میری اگسٹس

(c) امائل درکھائم (d) اسپینسر

7۔ اگست کامٹ ایک..................سماجیات داں تھا۔

(a) فرانسیسی (b) برطانوی (c) امریکی (d) جرمن

8۔ Sociology میں 'Logos' کے کیا معنی ہیں؟

(a) مطالعہ (b) سماج (c) سماجی (d) ساتھی

9۔ سماجیات سماجی..................کا علم ہے۔

(a) عمل (b) بین عمل (c) گروہ (d) ادارہ

10۔ "سماجیات، سماج یا سماجی ماحول کا مطالعہ ہے"۔ یہ کس نے کہا تھا؟

(a) ہاب ہاؤس (b) ایل. ایف وارڈ

(c) گنسبرگ (d) جے. ایف کیوبر

1.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماجیات کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

2۔ سماجیات کی نوعیت کے بارے میں لکھیے۔

3۔ سماجیات کی اہمیت کو بیان کیجیے۔

1.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماجیات کے معنی اور نوعیت کو بیان کیجیے۔

2۔ سماجیات کی وسعت اور اہمیت کو سمجھائیے۔

3۔ بحیثیتِ ایک مضمون سماجیات کے ارتقا پر ایک نوٹ لکھو۔

1.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Alex Inkles,1979, What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall, India Learning, Private Limited
2. Shankar Rao,2019, Sociology, S.Chand, New Delhi
3. Vidhya Bhushan & Sachdeva, 2020,An Introduction to Sociology, Kitab Mahal, Allahabad
4. Haralambos & Holborn, 2018, Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi

اکائی 2۔ فرانسیسی انقلاب

(French Revolution)

اکائی کے اجزا

2.0 تمہید

2.1 مقاصد

2.2 انقلاب کا آغاز

2.3 فرانسیسی انقلاب کے اسباب

2.4 اٹھارویں صدی کی روشن خیالی اور فرانسیسی انقلاب

2.5 سماجیات پر فرانسیسی انقلاب کے اثرات

2.6 سماجیات کی ابتدا اور ترقی میں عالمی انقلابات کے اثرات

2.7 اکتسابی نتائج

2.8 کلیدی الفاظ

2.9 نمونہ امتحانی سوالات

2.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

2.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

2.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

2.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

2.0 تمہید (Introduction)

فرانسیسی انقلاب 1789ء میں واقع ہوا۔ یہ ایک ایسا انقلاب تھا جس نے فرانس کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس انقلاب کی وجہ سے فرانس کے قدیم نظام حکومت کا خاتمہ ہوا۔ تاریخ میں اس کی حیثیت ایک سنگ میل کی ہے۔ اس کے بعد اقتدار متوسط طبقے کے ہاتھوں میں آگیا تھا۔ اس انقلاب نے ثابت کردیا کہ حکومت کی اصل طاقت غریب عوام ہیں۔ اس نے عوام کو مساوات، خوش حالی، آزادی اور جمہوریت جیسے اقدار عطا کیے۔ یہ انقلاب نہ صرف فرانس بلکہ یورپ میں بھی کئی بنیادی تبدیلیوں کا باعث بنا۔

2.1 مقاصد (Objectives)

اس باب کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- فرانسیسی انقلاب کے آغاز اوراسباب کو سمجھ سکیں گے۔
- فرانسیسی انقلاب میں مختلف فلسفیوں کے رول کو سمجھ سکیں گے۔
- سماجیات پر فرانسیسی انقلاب کے اثرات کو سمجھ سکیں گے۔

2.2 انقلاب کا آغاز (Beginning of Revolution)

فرانسیسی انقلاب کے کچھ مخصوص اسباب تھے جس سے اس کی شدت اور اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اس انقلاب کے عام اسباب میں مغرب کا سماجی ڈھانچا تھا۔یعنی مغرب کا جاگیردارانہ نظام جو بتدریج کمزور ہوتا گیا اوریورپ کے کئی علاقوں سے اس نظام کا خاتمہ ہوگیا۔ خوشحال ایلیٹ طبقہ (Elite Class)، دولت مند، تاجر، مینوفیکچرر اور پیشے ورانہ افراد جن کو بورژوا (Bourgeoisie) کہتے تھے۔وہ ان ممالک میں اقتدار کے خواہش مند تھے۔کسان حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک معیاری زندگی گزار رہے تھے۔ وہ جاگیردارانہ نظام سے چھٹکارا پانے کے ساتھ ساتھ مکمل مالکانہ حقوق چاہتے تھے۔ فرانس کی آبادی میں اضافے کی وجہ سے اشیا صارفین اور غذائی اشیا کی طلب میں اضافہ ہوا۔

برازیل میں نئے سونے کی کانوں کی دریافت سے مغرب میں اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔1730ء سے شدید معاشی بحران شروع ہوا جوایک انقلاب کا پیش خیمہ تھا۔ نتیجتاً سماجی اصلاحات کے لیے دلائل پیش کیے جانے لگے۔دانشوروں اور فلسفیوں کی تحریرات نے اس کو مزید قوت بخشی، خاص طور پرسترہویں صدی کے نظریہ سازوں نے جیسے رینے ڈیکارٹس (Rene Descartes)،بینڈیکٹ ڈی اسپائی نوزا(Benedicit de Spinoza)اور جان لاک(John Locke)نے سیاسی، سماجی اور معاشی

سرگرمیوں سے متعلق متفرق نتائج اخذ کیے۔مونٹسکیو والٹیر یا زین ژیاک روسو کے نظریات کے اطلاق سے ایک انقلاب کی آمد محسوس ہورہی تھی ، نیز18ویں صدی کے بے تحاشا جنگی اخراجات کی تلافی کے لیے یورپ کے حکمراں امرا اور کلیسا سے ٹیکس وصول کرنا چاہتے تھے جواب تک مستثنٰی تھے۔اس دلیل کے جواز میں حکمرانو ں نے مفکروں کے دلائل کواپناتے ہوئے روشن خیال مطلق العنان حکمرانوں کا رول نبھایا۔اس کی وجہ سے سارے یورپ میں مراعات یافتہ طبقات اور جاگیردار مشتعل ہوگئے۔ شمالی امریکہ میں اس کی جوابی کاروائی کی وجہ سے امریکی انقلاب رونما ہوا جو برطانیہ کے بادشاہ کی جانب سے نافذ کردہ ٹیکس کواداکرنے سے انکار کررہے تھے۔ بادشاہ اشرافیہ طبقے کے اس رد عمل کو روکنے کی کوشش کررہے تھے۔حکمران اورمراعات یافتہ طبقات غیر مراعات یافتہ اورکسان طبقے سے اتحاد چاہتے تھے۔ یہ حالات تھے جن کی وجہ سے فرانس میں انقلاب کی راہیں ہموار ہوئیں۔اگلے صفحات میں ہم اس کے اسباب وعلل پر تفصیلی گفتگو کریں گے۔

2.3 فرانسیسی انقلاب کے اسباب (Causes of French Revolution)

فرانسیسی انقلاب کے اہم اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) سیاسی اسباب (Political Causes)

اٹھارویں صدی عیسوی میں فرانس میں مطلق العنان بادشاہت تھی۔ فرانسیسی بادشاہ لامحدود اختیارات کے حامل ہوتے تھے، نیزوہ اپنے آپ کوخدا کانمائندہ تصورکرتے تھے۔ بادشاہ نہ صرف مطلق العنان بلکہ رشوت خور، نااہل اور عیش پسند بھی تھے۔ اپنے محلات اور شان وشوکت کے لیے بے تحاشہ دولت خرچ کرتے، ملک کا نہ کوئی دستور تھااور نہ ہی بادشاہوں کے کوئی نائب ہوتے تھے جوان کوکنٹرول کرسکیں۔ لوئی (Louis16) اوراس کی حکومتیں ہی قانون ساز ہوتی تھیں۔عملی طورپر لوئی 16کو عیسائی اقدار سے تصدیق حاصل کرنا اور سلطنت فرانس کے تشکیل کردہ کئی علاقو ں کے مراعات اور سیاسی روایات کا احترام کرنا تھا۔ لوئی16کو مقامی باغی پارلیمنٹیرینس سے نمٹنا تھا۔ یہ منتخب نائبین نہیں بلکہ اشرافیہ طبقے سے تعلق رکھنے والے جج ہوا کرتے تھے۔ان کا کام بادشاہ کا تعاون کرنا،اس کو مشورے دینا، اوربلس(Bills) کورجسٹر کرتے ہوئے ان کی قانون سازی کرناتھا۔

لوئی16کونہ تونظم ونسق میں دلچسپی تھی اور نہ ہی وہ اس کا اہل تھا۔ اس میں خوداعتمادی اورسیاسی بصیرت کی کمی تھی۔ پارلیمنٹیرینس کے مشوروں میں سرزنش اور ملامت ہوتی تھی۔ وہ بادشاہ کے فیصلہ کردہ مالیاتی اصلاحات کو رجسٹرکرنے سے انکارکرتے اور اپنے آپ کوقوم کے ترجمان کی حیثیت سے پیش کرتے تھے۔ باشاہ کا یہ ماننا تھا کہ ملک کے مفادات کی خاطر ٹیکس کی ادائگی ضروری ہے، لیکن عوامی رائے کے سامنے وہ اپنے اقدامات پر قائم نہ رہ سکا، بلکہ اپنے آپ کوایک کمزور باشاہ کے

طور پر پیش کیاجو کھلی مخالفت کی صورت میں آسانی سے شکست کھا گیا۔

اپوزیشن مختلف اہل قلم کو وزرا اور ملکہ میری اینٹیونیٹ (Marie Antoinette)کے خلاف پمفلٹس لکھنے کے لیے خوب اکساتے اور اس کے لیے انہیں اچھی خاصی رقم بھی ادا کرتے تھے۔ ان شخصی الزامات اور حملوں کی وجہ سے بادشاہ کا وقار اور اس کی مقبولیت متاثر ہوئی۔اس کے باوجود بادشاہ کو عوام کا عزیز اور محبوب قائد تصور کیا جاتا تھا جب لوئی16کو قانونی طریقے سے اصلاحات پر عمل آوری میں ناکامی ہوئی تواُسے اپنی نااہلی کا احساس ہوا اور پھر اس نے اسے دوسرے طریقے سے حل کرنا چاہا۔ اس نے جنرل اسٹیٹس کااجلاس طلب کیا جوایک روایتی اسمبلی تھی جس میں نائبین (Deputies)شامل تھے۔ ان لوگوں کو 1694ء سے طلب نہیں کیاگیاتھا۔ قانونی طورپران نائبین کا صرف نمائندہ کردار ہوتاتھا۔ وہ مقامی افراد کے منتخب نمائندے ہوتے تھے لہذا وہ ان افراد کی ترجمانی اورنمائندگی کرتے تھے۔ یقیناً یہ ایک خطرناک صورت حال ہوسکتی تھی کہ یہ نائبین قوم کی نمائندگی کادعویٰ پیش کریں اور وہ برطانوی پارلیمنٹ یاامریکی کانگریس کی طرح نائبین کے اختیارات کے دعوےدار بن جائیں۔

ووٹ کی تنظیم اور اسمبلی کی پہلی میٹنگ 1789ء میں طے کی گئی۔ بادشاہ نے ایک انقلابی قدم اٹھایا۔ اس نے تمام مقامی اسمبلیوں کے نائبین کومنتخب کرتے ہوئے ان کے مسائل اورشکایات کو ' Cahiers de Doleances 'نامی کتاب میں درج کروانے کوکہا۔ تمام فرانسیسیوں کوراست طورپربادشاہ کے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کاموقع ملا۔ بادشاہ کایہ قدم نیا اور جمہوری طرز کاتھا۔ ان اقدام کی ستائش کی گئی اور عوام میں یہ پیغام پہنچا کہ بادشاہ کو اپنی عوام اوران کے مسائل کا پورا احساس اورخیال ہے۔ لیکن یہ اقدام بہت خطرناک تھے۔جولوگ اپنی شکایات درج کروارہے تھے ان کوتوقع اور امید تھی کہ بادشاہ ان کے مسائل کو سننے کے بعد حالات کوسدھارنے کے لیے ضروری اقدامات کرے گا لیکن بعدمیں یہ امید ناامید ی میں بدل گئی کیوں کہ حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد جون1789ء میں لوئی16نے جنرل اسٹیٹس پراپنا کنٹرول کھودیا۔ نائبین نے اپنے آپ کو قومی اسمبلی کے طورپراعلان کیا۔ جولائی1794ء میں بیسٹائل فورٹس(Bastile Fortress)میں طوفان کے بعد لوئی16نے یہ ظاہر کیاکہ وہ پیرس کے فسادات کے رحم وکرم پر ہے۔ اس کی نااہلی کی وجہ سے شاہی نظم ونسق کمزور ہوگیااورہر سطح پرمقامی اقتدار کے انتخابات کی وجہ سے انقلاب کا آغاز ہوگیا۔

انقلاب کے آغاز کی کئی وجوہات تھیں جن میں تنقیدی سماجی نظم، وسعت اورمعاشی تکالیف کے تناظر میں بدلتی امیدیں شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ عوامل طویل مدتی رجحانات کے تھے اور بعض عوامل کا تعلق انقلاب سے قبل پیدا شدہ حالات سے تھا۔

فرانسیسی بادشاہ ویراسیلس عیش وعشرت اور اسراف کی زندگی گزارتے تھے۔ان کولامحدود اختیارات حاصل تھے۔' Letter de Catchet'(فرمان)کے ذریعے وہ کسی بھی فرد کو کسی بھی وقت گرفتار کرسکتے تھے اور اسے قید کرسکتے تھے۔ان

کو اپنی رعایا کی کوئی فکر نہیں تھی۔لوئی 14 (1643-1715)بوربون خاندان کا ایک طاقتور حکمراں تھا۔وہ قابل، محنتی، بااعتماد اور ذہین حکمراں تھا۔کئی جنگوں میں شریک رہا۔لوئی14 کے لامحدود شاہی اختیارات کے تصور کے تعلق سے اس کا یہ فقرہ "میں مملکت ہوں" یعنی I am the State بہت مشہور ہوا۔

لوئی15(1715-1774)،لوئی14 کا جانشین جو بٹر فلائی مونارک Butterfly Monarch کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس کی ناقص خارجہ پالیسی فرانس کی معاشی ابتری کا باعث بنی۔ لوئی15 نے انگلینڈ کے خلاف سات سال جنگ لڑی۔ اس سے فرانس کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ جنگوں کے خرچ اور عیش وعشرت کی وجہ سے فرانس کا دیوالیہ ہوگیا۔ اس کو بعد میں غلطی کا احساس ہوا۔ مرنے سے پہلے وہ کہتا تھا "میرے بعد طوفان آئے گا "۔لوئی15 سے عوام اور کسان نفرت کرتے تھے۔ وہ شہر میں باہر نکلنے سے بھی گریز کرتا تھا۔ اس بات کا اس کو اندازہ ہوگیا تھا کہ عوام اس سے نفرت کرنے لگی ہے۔ اس کے بعد لوئی16(1774-1793) اس کا جانشین ہوا۔ اس کے دور میں فرانس بدترین معاشی بحران میں مبتلا تھا۔ لوئی16 ایک دیانت دار، سیدھا سادہ اور معصوم انسان تھا۔ اس میں خود اعتمادی اور دانشمندی کی کمی تھی، لیکن اس کی ملکہ مری اینونیٹ ہمیشہ سیاسی اور حکومتی معاملات میں مداخلت کرتی تھی۔ وہ آسٹریائی مہارانی میری تھریسا کی بیٹی تھی۔ وہ عیش وعشرت میں پلی بھی تھی۔ اس کے دور میں فرانس انقلاب کے دہانے پر کھڑا تھا۔اس طرح آمرانہ اور مطلق العنان بادشاہت، کمزور نظم ونسق اور اسراف، فرانسیسی انقلاب کے اہم اسباب میں تھے۔

(2) سماجی اسباب (Social Causes)

اٹھارویں صدی عیسوی کے دوران فرانس کے سماجی حالات بہت ابتر ہوچکے تھے۔ فرانسیسی سماج تین طبقوں میں منقسم تھا۔پادری، اُمرا اور عام لوگ۔مذہبی پادریوں کا تعلق پہلی اسٹیٹ(Estate) سے تھا۔ پادری مزید دو ذیلی گروہوں میں منقسم تھے۔ یعنی اعلا پادری اور چھوٹے پادری۔ اعلا پادریوں کا سماج میں اعلا ترین مقام تھا۔ وہ فرانس میں چرچ، خانقاہوں اور تعلیمی اداروں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ یہ کلیسائی طبقہ بداخلاق اور عیاشانہ زندگی گزارتا تھا۔ان میں تمام برائیاں موجود تھیں۔ اس طبقے کی آبادی تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار تھی جب کہ فرانس کی کل آبادی تقریباً چوبیس لاکھ تھی۔ وہ ٹیکس کی ادائگی سے مستثنیٰ تھے اور عام لوگوں کا کئی طرح سے استحصال کرتے تھے۔ عام لوگو ں کو اعلا پادری طبقے سے بہت زیادہ نفرت تھی۔ اس کے برخلاف چھوٹے پادری صحیح معنوں میں عوام کی خدمت کرتے تھے اور مشکل زندگی گزارتے تھے۔

امرا طبقے کا تعلق فرانسیسی سماج میں دوسرے اسٹیٹ سے تھا۔ یہ بھی بادشاہ کو کوئی ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے۔ اُمرا طبقہ بھی مزید دو ذیلی طبقات میں منقسم تھا۔ درباری اُمرا اور صوبائی امرا۔درباری اُمرا شان وشوکت اور عیش وعشرت کی زندگی

گزارتے تھے۔ ان لوگوں کو عوامی مسائل حل کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، اور نہ ہی غریب عوام کی تکالیف کو دور کرنے کے کوئی اقدامات کرتے تھے۔ دوسری جانب صوبائی یاعلاقائی اُمرا عوام کے مسائل پر توجہ دیتے تھے لیکن ان کو درباری اُمرا کی بہ نسبت کم مراعات حاصل تھے۔

تیسری اسٹیٹ غیر متجانس طبقات پر مشتمل تھی۔ان میں کسان، موچی، جھاڑو دینے والے اور بھنگی شامل تھے۔ کسانوں کی حالت بہت دردناک تھی۔ یہ لوگ بادشاہ کو ٹیکس ادا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ پادری اورامرا ان لوگوں سے اپنے کھیتوں میں کام کرواتے تھے۔ تیسری اسٹیٹ کے سب سے اونچے درجے پر بورژوا طبقہ تھا۔ان میں ڈاکٹر، وکلا، اساتذہ، تاجر، منصف اور فلسفی شامل تھے۔ ان کے پاس دولت اور سماجی حیثیت دونوں تھیں لیکن یہ پادریوں اور اُمرا کے زیراثر تھے۔ فرانسیسی حکمراں نے اس طبقے کوتیسری اسٹیٹ میں شامل کیاتھا۔ اس طبقے نے عام لوگو ں کو اپنے حقوق کے لیے اُکسایااور وہ باغی بن گئے جس کے نتیجے میں چھوٹے پادری اور صوبائی اُمرا بورژوا طبقے کے ساتھ اس لڑائی میں شامل ہو گئے۔ اس طرح فرانسیسی انقلاب کو بورژوا انقلاب بھی کہاجاتا ہے۔

(3) معاشی اسباب (Economical Causes)

فرانسیسی انقلاب کا ایک اورسبب فرانس کی تباہ اور برباد معیشت تھی۔ بیرونی ممالک سے جنگوں کی وجہ سے فرانس کی معیشت تباہ ہوگئی تھی۔ لوئی14اور لوئی15کی جنگوں اور درباری شان وشوکت پر بے دریغ عوامی مال خرچ کیاگیا۔لوئی16کے دور میں ملکہ میری اینٹیونیٹ کے اسراف کی وجہ سے خزانہ بالکل خالی ہوچکاتھا۔ معاشی حالات کوسدھارنے کے لیے1674ء میں لوئی16نے ٹرگو (Turgot)کو وزیر مالیات مقررکیا۔ اس نے اسراف کوکم کیا اور کفایت شعاری کی پالیسی پر عمل کیا۔ اس نے شاہی محلات کے اخراجات میں کمی کی کوشش کی۔ بادشاہ کوسماج کے تمام طبقات پر ٹیکس نافذ کرنے کامشورہ دیا لیکن ملکہ کی مداخلت کی وجہ سے لوئی16نے ٹرگو کوبرخاست کردیا۔ دراصل ٹرگو کی پالیسیوں سے اُمرا اور کلیسا یعنی پادری بھی ناراض تھے۔انہوں نے ہی ٹرگو کی برخواستگی کے لیے ملکہ پردباؤڈالا۔ اس کے بعد1676ء میں نیکر (Necker)کو وزیر مالیات بنایاگیاتاکہ وہ نئی معاشی اصلاحات لائے۔نیکر نے عوامی جذبات کوبیدارکرنے کے لیے آمدنی اورخرچ کی ایک رپورٹ شائع کی۔ یہ رپورٹ ایک قسم کا بجٹ تھا جس میں حکومت کے بے جااسراف کو منظرعام پرلایاگیالیکن بادشاہ نے اس کو بھی برطرف کردیا۔ اس کے بعدبادشاہ نے کیلون (Callone)کو 1783ء میں وزیرمالیات مقررکیا۔ اس نے شاہی دربار کے اخراجات کی پابجائی کے لیے قرض لینے کی پالیسی کواپنایا۔ اس کی پالیسی کی وجہ سے فرانس مقروض ہوگیااور صرف تین برسوں میں فرانس کا قرض 300000000فرانکس سے بڑھ 600000000فرانکس ہوگیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ 1786ء میں حکومت دیوالیہ ہوگئی۔ کیلون نے تمام طبقات پر ٹیکس نافظ کرنے کی تجویز رکھی لیکن بادشاہ نے اس کو بھی برطرف کردیا۔ آخر کار ان حالات میں

بادشاہ نے اسٹیٹس جنرل کو طلب کیا۔ اسٹیٹ جنرلس کا انعقاد کیا گیا۔یہ فرانس کی پارلیمنٹ تھی۔اسٹیٹ جنرل کے ارکان مختلف مفکرین کے نظریات سے متاثر تھے اور وہ انقلاب کے حامی تھے۔ اس طرح معاشی عدم استحکام فرانسیسی انقلاب کا ایک اہم سبب بنا۔

(4) امریکی جنگ آزادی کے اثرات (Impacts of American Revolutionary War)

امریکی جنگ آزادی بھی فرانسیسی انقلاب کا ایک اہم سبب تھی۔ فرانس انگلینڈ کا روایتی حریف تھا۔ اس نے امریکی کالونیو ں کو ان کی جنگ آزادی میں اپنا مکمل تعاون دیا۔ فرانس، امریکی نوآبادیوں کی مالی اور جنگی امداد کی لیکن اس کی وجہ سے فرانس کی معیشت تباہ ہوگئی جو فرانسیسی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ امریکی انقلاب نے فرانس کی عوام کو ان کے آمرانہ طرز حکومت کے خلاف عوامی جذبات کو ابھارا۔ فرانس کی عوام اس انقلاب کے باغیانہ نظریات سے بہت زیادہ متاثر ہوئی۔ ان کا خیال تھا کہ ملک میں اصلاحات اس وقت تک کارگر نہیں ہو سکتی جب تک اُمرا کے خصوصی مراعات کو ختم نہ کردیا جائے۔ لیکن موجودہ حکومت اس اقدام کے لیے تیار نہیں تھی تب انقلاب کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا۔ ویبسٹر کے مطابق امریکی جنگ آزادی نے یورپی اقوام کی آنکھیں کھول دیں اور خاص کر فرانسیسی انقلاب کے رہنماؤں کو ہمت بندھائی۔ امریکی جنگ آزادی میں جن فرانسیسیوں نے حصہ لیا تھا انہوں نے فرانس میں واپس آکر عوام میں انقلابی جذبے کو ابھارا۔

(5) دانشوروں کا رول (Role of Scholars)

فرانس کے دانشوروں نے انقلاب لانے میں اہم رول ادا کیا۔ انہوں نے نہ صرف حکومت اور مراعات والے طبقات کی زیادتیوں کی نشاندہی کی، بلکہ سماج میں موجود عدم مساوات کے خلاف عوام کو اکسایا۔ انہو ں نے موجودہ حالات سے متعلق لوگوں میں عدم اطمینانی کا احساس دلایا اور امرا، کلیسا اور اعلا طبقات کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کیے۔ مونٹیسکیو نے بادشاہ کے الہیاتی نظریہ کو مسترد کیا، اور اس بات کا اعلان کیا کہ بادشاہ کا انتخاب عوام میں سے ہونا چاہیے۔ اس نے فرانس میں انگلینڈ کے طرز پر دستوری حکومت کی سفارش کی۔والٹیر نے اپنی تحریروں کے ذریعے پادریوں اور اُمرا کی من مانی کو بے نقاب کیا۔ روسو نے مطلق العنان اور جابرانہ حکمرانی کے خلاف آواز اٹھائی اور جمہوریت کی تائید کی۔ اس کے مطابق نظم ونسق کے نقطہ نظر سے جمہوریت بہترین طرز حکومت ہے۔ اس نے اس بات پر زور دیا کہ بادشاہ کو اس وقت تک حکمرانی کرنا چاہیے جب تک اس کو عوام کی تائید اور اعتماد حاصل ہے۔

2.4 اٹھارویں صدی کی روشن خیالی اور فرانسیسی انقلاب

(Eighteenth-century Enlightenment and the French Revolution)

بڑھتی ہوئی ناراضگی، عدم اطمینانی، بڑے پیمانے پر جاری سماجی عدم مساوات، آپسی مخالفت اور دشمنی مختلف طبقات میں موجود بدامنی اور عدم استحکام کا ماحول فرانسیسی انقلاب کی شروعات کا باعث بنا۔ ان غیر معمولی حالات نے لوگوں میں ا نقلاب کا جذبہ پیدا کیا۔

18ویں صدی عیسوی میں سیاسی فکر اور علم کے شعبہ میں ہوئی بنیادی تبدیلیوں کو روشن خیالی سے موسوم کیاجاتا ہے۔ انقلاب لانے والے فلسفیوں میں سب سے زیادہ فرانس میں پیدا ہوئے۔ فرانس ایک ایسا ملک ہے جو فلسفہ اور تمدن میں سب کی رہنمائی کرتا ہے۔ مونٹسکیو، والٹیر،روسو، ڈیڈروٹ،لینگنیٹ کاشمار فرانس کے اہم فلسفیوں میں ہوتا ہے۔

مونٹیسکیو (Montesquieu 1689-1755)

روشن خیالی کی فکراور نظریے کی ترجمانی کرنے والے مفکرین میں مونٹیسکیو بہت زیادہ مقبول ہے۔ وہ مملکت اورسماجی نظام کا بہت بڑا مداح تھا۔ اس کی پہلی کتاب 'Persian Letters' 1721عیسویں میں شائع ہوئی تھی۔اس کے بعد1731ء میں 'Consideration on the causes of the Greatness of Decadence of the Romans and Their Decline'شائع ہوئی۔ اس کی سب سے اہم کتاب ' The Spirit of the Laws ' ہے جو 1734ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں اس نے اپنے مشہور نظریہ "تقسیم اختیارات" (Sepration of Powers)کی وضاحت کی ہے۔ اس کے مطابق حکومت کے تینوں شعبوں مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ میں تقسیم اختیارات ضروری ہے، ورنہ مطلق العنانیت پرکنٹرول کرنا ناممکن ہوجاتا ہے۔ مونٹیسکیو کا جمہوریت یا جمہوری دستور پر ایقان نہیں تھا بلکہ وہ انگلینڈ کی دستوری بادشاہت کا حامی تھا۔ اس کے افکار و نظریات انقلابی جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں لیکن وہ انقلاب کی تائید میں نہیں تھا۔ اس نے کبھی بھی چرچ اور اشرافیہ طبقے کے مراعات کے خاتمے کی بات نہیں کی۔وہ عوامی حقوق کے تعلق سے خاموش رہا۔

والٹیر (Volter 1694-1755)

اٹھارویں صدی عیسوی میں سی.والٹیر اپنی ہمہ جہتی ذہانت اور قابلیت کے لیے سیاسی فکر کی دنیا میں مشہور تھا۔ موٹیسکیو کی طرح یہ بھی انگلینڈ کی دستوری بادشاہت کا حامی تھا۔ اس کے حملے کانشانہ رومن کیتھولک چرچ تھا۔ اس کے لیے چرچ مذہبی تعصب اور منافرت کی جگہ تھی۔ سیاسی نقطہ نظر سے وہ ایک آزاد خیال انسان تھا،لیکن اس نے بھی مونٹیسکیو کی طرح بادشاہت کے ادارے کی حمایت کی جواس کے لیے ایک مثالی طرز حکومت Enlightened Despotism یعنی روشن خیال

آمریت تھی۔اس نے بھی نہ تو جمہوریت کی تائید کی اورنہ ہی لوگوں کے مفادات کی پرواہ کی۔

روسو (Rousseau 1712-1778)

فرانس کے عظیم ترین مفکروں میں ژن ژاک روسو کانام بہت مشہور ہے۔ اس کی فکراور آئیڈیالوجی(Ideology) تمام عصری فلسفیوں میں سب سے زیادہ انتہاپسندانہ اورانقلابی تھی۔ اس کا اہم کام ' Discourse on the origin of Inequality' ہے۔ روسوکے مطابق انسان اپنی فطری حالت میں دیانت دار اور خوش تھا لیکن یہ سماج تھا جوافراد میں پھوٹ ڈالتے ہوئے غم اور اضطراب یا بے چینی کا ذریعہ بنا۔ روسونے اپنے نظریہ سماجی معاہدہ (The Social Contract) میں اس کی صراحت کی ہے۔ اس کے مطابق مملکت اورسماج کا ارتقا سماج کے تمام اراکین کے درمیان ایک سماجی معاہدے کے تحت ہوا اوراس کا کہنا تھا کہ اقتدار کو بادشاہ کے حقوق میں شامل نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اقتدار کی باگ ڈور عوام کے ہاتھوں میں ہونی چاہیے۔ روسوکی مثالی سیاسی شکل راست جمہوریت تھی۔ اس کا ماننا ہے کہ سماجی مساوات اور آزادی کے تحفظ کے لیے عوام کو اقتدار سونپنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اس کے افکار ونظریات جدید نے فرانس پر بہت گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ نپولین کے مطابق روسو فرانس کے انقلاب کے لیے سب سے زیادہ ذمے دار تھا۔

2.5 سماجیات پرفرانسیسی انقلاب کے اثرات

(Effects of the French Revolution on Sociology)

سماجی علوم کی ابتدا کی روایت انیسویں صدی کی اہم ترقیات میں سے ایک ہے۔ اکثرکہاجاتا ہے کہ سماجی علوم کی ابتدا سماج کی تفہیم و تنظیم کے مسئلے کے رد عمل سے ہوئی ہے۔ صنعتی اور فرانسیسی انقلاب کے نتیجے میں قدیم سماجی اور سیاسی تنظیم بہت کمزور ہوگئی تھی۔ فرانسیسی انقلاب کا اثرترقی پسندانہ نہیں تھا۔ اس انقلاب کی وجہ سے سماجی بدنظمی پیدا ہوئی اور سماجی زندگی کے حالات درہم برہم ہوگئے۔یورپی سماج صنعتی انقلاب اورفرانسیسی انقلاب سے بہت زیادہ متاثر ہواتھا۔

قدیم نظم کی بنیاد قرابت داری، زمین، سماجی طبقہ، مذہب، مقامی کمیونٹی اور بادشاہت پر تھی جو بہت زیادہ متاثر اورمتزلزل ہوگئی تھی۔ مفکرین سماجی نظم کے ان عناصر کو مستحکم کرنے کے طریقے اور ذرائع کی تلاش میں سرگردہ تھے۔ لہذا انیسویں صدی کی سیاست، صنعت اورتجارت بنیادی طورپر افراد کے عملی اقدامات اوران عناصر کے استحکام سے متعلق تھے۔ انیسویں صدی کی تاریخ نے علم سماجیات کوایک نیامفہوم اورمواد فراہم کیا۔ سماجیات نے انقلابی تبدیلیوں سے پیدا شدہ سماجی حالات کے علم کی حیثیت سے اپنی پہچان بنائی۔ سماجیات کی ابتدا19ویں صدی میں ایک نئے سماجی علم کی حیثیت سے ہوئی

جس کا بانی مشہور مفکر اگست کامٹ تھا۔

2.6 سماجیات کی ابتدا اور ترقی میں عالمی انقلابات کے اثرات

(The Effects of Global Revolutions on the Origin and Development of Sociology)

امریکی جنگ آزادی کی وجہ سے امریکہ میں جمہوریت قائم ہوئی۔ ٹوکی ویلی(Tocqueville)نے اپنی کتاب ' Democracy in America 'میں اس بات کی حمایت کی کہ امریکہ میں سرمایہ دارانہ نظام کی ترقی میں جمہوریت معاون ہوگی۔سی رائیٹ ملس نے تائید کی کہ جمہوریت‘سوشلزم سے مختلف ہے کیو ں کہ یہ کھلے سماج کے عناصر کو ظاہر کرتی ہے۔ جب کہ سوشلزم چند خصوصیات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ تمام تحریرات اس بات کا واضح اشارہ دیتی ہیں کہ امریکہ جمہوریت کوایک مثالی طرز حکومت قرار دیتا ہے۔ دنیا کے مختلف خیالات کے مطابق اس ملک نے اپنے روایتی طرز حکومت کو ختم کرتے ہوئے جمہوریت اور نوکر شاہی کو اپنایا،اوراپنے ڈھانچا جاتی نوعیت میں مکمل تبدیلیاں کی۔

امریکی جنگ آزادی اورسماجیات کی ترقی میں بہت گہرا باہمی ربط ہے۔ سماجیات کی ترقی میں فرانسیسی انقلاب کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ جب سماجی تاریخ اور فرانسیسی انقلاب کے درپردہ عوامل کا جائزہ لیا جائے، نیز دانشوروں، متوسط طبقات اور چھوٹے پادریوں کی حاصل کردہ نظریاتی تائید اورانقلاب کے نتائج کا موازنہ کیاجائے، توسماجیات کی ترقی میں دانشوروں اورمفکروں کے رول کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ نشاۃ الثانیہ کے بعدایسے بے شمار سماجی مفکرپیدا ہوئے جنھوں نے علم کے ہرمیدان میں ناقابل فراموش کارنامے انجام دیے۔ انہوں نے سماجی میکانزم کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی۔اگست کامٹ نے سماجیات کوایک نظریاتی جہت عطا کی جس کی وجہ سے سماجی ڈھانچے میں بے شمار تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ فرانسیسی انقلاب اور روسو ایک دوسرے کے لیے ہم معنی ہیں۔روسوایک آزاد خیال اوربنیاد پرست مفکر تھا جس کا ایقان تھا کہ انسان ایک ذی شعور ہستی ہے جس میں انفرادی رائے اور اجتماعی رائے کومربوط کرنے کی صلاحیت ہے۔

روسو کے عام مرضی (Generel Will) کا نظریہ کومٹ اور درکھائم کی سماجیات کی بنیاد بنا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیاجاسکتا ہے کہ روسو کی عام مرضی (Generel Will) کا نظریہ، اس کا تصور مساوات اور آزادی نے فرد کوایک اخلاقی وحشی سے تعبیر کیا جو عالم فطرت میں خوش رہتا ہے۔وہیں عدم مساوات اورسماجی برائیوں نے کارل مارکس اور درکھائم کی تحریرات کو راست طورپر متاثرکیا ہے جو علم سماجیات کے بنیادی ستون کہلاتے ہیں۔اس طرح فرانسیسی انقلاب علم سماجیات کی ابتدا اور ترقی میں نظریاتی تعاون دیا۔ پیٹربرگر کے مطابق سماجیات فرانسیسی انقلاب کی ایک دانشورانہ پیداوار ہے۔ 1789کا فرانسیسی انقلاب انیسویں صدی میں بھی جاری رہا۔ اس انقلاب کی وجہ سے سماج میں کئی تبدیلیاں پیدا ہوئیں جس میں بعض تبدیلیاں

مثبت نوعیت کی تھیں ، جب کہ بعض تبدیلیوں کی وجہ سے سماج پر منفی اثرات ہوئے۔ فرانسیسی انقلاب کی منفی تبدیلیوں کی وجہ سے داخلی اختلافات پیدا ہوئے اوریہ سماجی فکری تاریخ کا ایک اہم موڑ ثابت ہوئے۔ فرانسیسی انقلاب دس سال تک جاری رہا۔ آزادی اور مساوات کے حصول میں یہ انقلاب بہت کارگر ثابت ہوا، نیزیہ اپنی طرز کا پہلا نظریاتی انقلاب تھا۔

اس کے سماج پر اہم اثرات مرتب ہوئے۔ اس انقلاب نے پورے نظام اور سماجی ڈھانچے کوبدل کرر کھ دیا۔ اس نے عوام اورجاگیردارانہ سماج کے سماجی امتیازات کومٹادیا۔ چرچ کا اقتدار عوام کے ہاتھوں میں آگیا۔ اس نے عوامی درجہ بندی،حیثیت اور شاہی مرتبہ کا خاتمہ کردیا۔ ان تبدیلیوں کے اثرات نہ صرف فرانس بلکہ سارے یورپ میں ہوئے۔ فرانسیسی انقلاب کے نتیجے میں حقوق انسانی کا اعلامیہ وجود میں آیا جس کے بعد خاندان کے ادارے میں اہم تبدیلیاں ہوئیں۔ اس اعلامیہ کے مطابق تمام انسان آزاد اور مساوی ہیں۔ اس کی وجہ سے فرانس میں کلیسا کے اقتدار اور وقار میں کمی ہوئی۔ قانونی شادیوں اور طلاق کا طریقہ وجود میں آیا۔ تعلیم اور قانون کے شعبہ جات میں بھی تبدیلیاں ہوئیں۔ تعلیم جو اشرافیہ اور دولت مند طبقے کے لیے مختص کی گئی تھی، عوام کے تمام طبقات کوتعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہوا۔ فرانسیسی انقلاب سے قبل لوگ اپنے بچوں کو صرف مذہبی تعلیم دیتے تھے یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم کی سمجھ صرف مذہبی تعلیم تک محدود تھی۔

فرانسیسی انقلاب نے سماجیات کے ظہورمیں اہم کردار ادا کیا۔ اس انقلاب کے نتیجے میں سماجی وسیاسی بحران اور مسائل پیدا ہوئے اور جس کی وجہ سے زبردست تبدیلیاں ہوئیں جوسماجی مسائل کے مطالعے کا موجب بنیں۔نیز سماج میں نظم کے قیام کے لیے ایک سماجی علم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اگست کامٹ نے سماج کی ازسرنو تعمیر کے لیے اپنی توجہ چرچ، خاندان جیسے گروہوں پرمرکوز کی۔ اگست کامٹ کوسماجیات کابانی کہاجاتا ہے۔ اس نے سماجیات کی اصطلاح وضع کی اور وہ پہلا مفکر تھا جس نے سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی وحدت کی طرف توجہ دلائی اور سماجی زندگی کے ارتقاپرروشنی ڈالی۔

اگست کامٹ نے سماج کے مطالعے کی ضرورت محسوس کی اور سماج کے کلی مطالعے پرزوردیا کیوں کہ تمام سماجی علوم مخصوص پہلوؤں سے بحث کرتے ہیں۔ یہ پہلا مفکر تھا جس نے سماج کے ایک نئے علم کی ابتدا کی اوراس کے نفس مضمون کودیگرسماجی علوم کے مضامین سے علاحدہ کیا۔ اگست کامٹ نے پہلے سماج کے ڈھانچا جاتی مطالعے پرزوردیا۔اس نے سوچاکہ انیسویں صدی سے دنیا سائنسی دورمیں داخل ہوچکی ہے، اورانسان اپنے مسائل کے حل کے لیے تجرباتی اور تجزیاتی طریقہ کار کو اختیار کرتا جارہا ہے۔ اس لیے ایک ایسے علم کی ضرورت پیش آئی جوانسانی مسائل کی توضیح اور تشریح کرسکے۔ سماجیات کی ضرورت اس لیے بھی محسوس ہوئی کہ دیگرسماجی علوم، سماجی برتاؤ کے بنیادی پہلوؤں کی مکمل تشریح نہیں کرتے تھے اور وہ ایک ایسے مضمون کی تلاش میں تھا جوانسانی سماج پراثرانداز قانون کی تفہیم کرسکے۔اس سائنسی دورمیں اگست کامٹ سماجیات کی اہمیت ایک سائنسی علم کی حیثیت سے بتاناچاہتاتھا۔

کومٹ نے سوچا کہ سماج کو سمجھنے کے لیے ایسے طورطریقوں کی ضرورت ہے جسے ہم سائنسی طریقہ کہتے ہیں۔ سائنسی طریقے سے مراد منظم اور مخصوص طریقے ہیں جن کو نفسیات، طبعی علوم اور دیگرشعبہ جات میں نظریات کی جانچ کے لیے استعمال کیاجاتا ہے۔ کومٹ اثباتی فلسفہ(Positivism)کا حامی تھا۔ کومٹ نے محسوس کیاکہ سماجیات کے ذریعے سماجی اصلاحات کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے اورسماج کو افراد کے لیے بہتربنایاجاسکتاہے۔

1817ء سے 1823ء تک سینٹ سائمن اور کومٹ دونوں نے مل کر سماج کی ازسرنو تنظیم کے لیے سائنسی عمل آوری کے منصوبے پرکام کیا۔ کومٹ نے اس کام کو 1822ء کی عظیم دریافت سے تعبیر کیا۔ 1822 ء میں سینٹ سائمن اورکومٹ نے نئے علم کی ضرورت کو محسوس کیا۔ تب انھوں نے اس نئے علم کو Social Physicsسے موسوم کیا۔ انہوں نے اس اصطلاح کا استعمال مضمون کے مقصد کی مناسبت سے کیاتھا۔

اگر درس و تدریس کی حیثیت سے سماجیات کی بات کریں توریاست امریکہ میں اس مضمون کو1980ء میں پہلی بارکنساس یونیورسٹی میں ایک تعلیمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایاگیا۔ 1892ء میں یونیورسٹی آف شکاگومیں ایک علاحدہ مضمون کی حیثیت سے اس کے مطالعے کی بنیاد پڑی۔1897ء میں اٹلانٹا یونیورسٹی میں علم سماجیات کی تدریس کا نظم شروع ہوا۔ اس کے بعد امریکہ کی دوسری جامعات میں بھی اس کے شعبے قائم ہوئے۔ سماجیات کا پہلا شعبہ 1922ء میں مانٹریال کی میک گل یونیورسٹی میں قائم ہوا۔ اس کے بعد 1930ء میں ہارورڈ یونیورسٹی اور1950 ء میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا برکلے میں سماجیات کے علاحدہ شعبے قائم ہوئے۔پہلی جنگ عظیم کے بعدپولینڈ اورہندوستان میں سماجیات کا آغاز ہوا۔ اس مضمون کوعام مقبولیت حاصل کرنے میں تقریباً سو سال سے زیادہ کاعرصہ لگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ علم سماجیات نظریات اورحقائق کے درمیان توازن قائم کرنے میں کامیاب رہا۔ سماجی اعمال، اس کے رد عمل، سماجی ادارو ں اورسماجی گروہوں (جن میں تسلسل اور تبدیلی دونوں تھے) کے مطالعے میں سائنسی طریقوں کااستعمال کیاجانے لگا۔ماہرین سماجیات مختلف نظریاتی نمونوں کا استعمال کررہے تھے جن کو وہ عالمی انقلابات اورنشاۃ ثانیہ کی وجہ سے حاصل کرچکے تھے۔ سماجیات کی ابتدا کو سمجھنے کے لیے اس وقت کی معاشی، سیاسی اور نظریاتی تبدیلیوں کا سمجھنا ضروری ہے۔یہ تبدیلیاں چودھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی کے دوران مغربی یورپی سماجوں میں پائی گئیں۔ بلاشبہ سماجیات، سماجی تمدنی،اخلاقی، تکنیکی،روحانی اور نظریاتی انقلابات کارد عمل تھا۔

2.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

فرانسیسی انقلاب کو1789ء کاانقلاب بھی کہتے ہیں۔ اس انقلاب میں آبادی کے چھوٹے گروہ نے دولت اور اقتدار

کے غلط استعمال کے ذریعے آبادی کے بڑے طبقے کے ساتھ استحصال اور نا انصافی کی تھی۔ اگست کامٹ بانی سماجیات نے سماج کے مطالعے میں دلچسپی لی کیو ں کہ فرانسیسی انقلاب اور صنعتی انقلاب کی وجہ سے سماج میں غیر معمولی تبدیلیا ں ہوئی تھیں۔ 1789ء کے فرانسیسی انقلاب کے دور میں فرانس کا طبقاتی نظام بنیادی طور پر تبدیل ہو گیا تھا۔ اشرافیہ طبقہ اچانک اپنی حیثیت اور دولت سے محروم ہو گیا تھا جب کہ کسان سماجی درجہ بندی میں سب سے نیچے تھے۔ اب ان کا شمار زیادہ طاقتور اور بااثر طبقے میں ہونے لگا۔ اس انقلاب کے نتیجے میں سماجی، سیاسی، معاشی اور تمدنی سطح پر نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور یہی تبدیلیاں سماجیات کے ظہور کی بنیاد بنیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- فرانسیسی انقلاب کی ابتدا کے بارے میں لکھیے۔
- فرانسیسی انقلاب کے سیاسی اسباب بیان کیجیے۔
- فرانسیسی انقلاب کے سماجی اسباب پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

2.8 کلیدی الفاظ (Key Words)

فرانسیسی انقلاب: فرانسیسی انقلاب 1789ء میں واقع ہوا۔ یہ ایک ایسا انقلاب تھا جس نے فرانس کو جھنجھوڑ کرر کھ دیا تھا۔ اس انقلاب کی وجہ سے فرانس کے قدیم نظام حکومت کا خاتمہ ہوا۔ تاریخ میں اس کی حیثیت ایک سنگ میل کی ہے۔ اس کے بعد اقتدار متوسط طبقے کے ہاتھوں میں آ گیا تھا۔ اس انقلاب نے ثابت کر دیا کہ حکومت کی اصل طاقت غریب عوام ہیں۔ اس نے عوام کو مساوات، خوش حالی، آزادی اور جمہوریت جیسے اقدار عطا کیے۔ یہ انقلاب نہ صرف فرانس بلکہ یورپ میں بھی کئی بنیادی تبدیلیوں کا باعث بنا۔

2.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

2.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ 1789ء کے انقلاب کو............ بھی کہتے ہیں۔

(a) فرانسیسی انقلاب (b) صنعتی انقلاب

(c) انگلینڈ کا انقلاب (d) امریکی انقلاب

2۔ فرانسیسی بادشاہ لامحدود اختیارات کے حامل تھے اور وہ اپنے آپ کو ....کہتے تھے۔

(a)خدا کا نمائندہ (b) عوامی نمائندہ

(c) بادشاہ کا نمائندہ (d) مذہب کا نمائندہ

3۔ ان میں کس بادشاہ کو تتلی بادشاہ یا 'Butterfly Monarch' کہتے ہیں؟

(a)لوئی (14) (b) لوئی(16)

(c)لوئی(15) (d) لوئی(17)

4۔ .... تیسری اسٹیٹ کا سب سے بڑا گروہ تھا۔

(a)بورژواہ (b) پرولتاری طبقہ

(c) چھوٹے بورژواہ (d) غلام

5۔ ان میں سے کس کا تعلق بورژواطبقے سے نہیں تھا؟

(a)ڈاکٹر (b) وکلا

(c) اساتذہ (d) لوہار

6۔ ان میں سے کس کو سماجیات کا بابا آدم کہتے ہیں؟

(a)اگست کامٹ (b) ایمائل درکھائم

(c) ہربرٹ اسپینسر (d) مونٹسکیو

7۔ تقسیم اختیارات کا نظریہ (Theory of Separation of Power) کس کا ہے؟

(a)مونٹسکیو (b) والٹیر

(c)روسو (d) لی۔پلے

8۔ " A Discourse on the Origin of Inequality کس کی تصنیف ہے؟

(a)مونٹسکیو (b) والٹیر

(c) روسو (d) اگست کامٹ

9۔ ”سماجی معاہدہ کا نظریہ“ کس نے تشکیل دیا؟

(a)مونٹسکیو (b) والٹیر

(c) روسو (d) درکھائم

10۔ "The Spirit of Laws" کس نے لکھی؟

(a) مونٹسکیو (b) والٹیر

(c) روسو (d) کارل مارکس

2.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ فرانسیسی انقلاب میں مونٹسکیو کے رول کو بیان کیجیے۔

2۔ فرانسیسی انقلاب میں دانشوروں کے رول کے بارے میں لکھیے۔

3۔ سماجیات کے ظہور میں فرانسیسی انقلاب کے رول پر بحث کیجیے۔

2.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ فرانسیسی انقلاب کی ابتدا اور سماجی اسباب کے بارے میں لکھیے۔

2۔ فرانسیسی انقلاب کے سیاسی اور معاشی اسباب بیان کیجیے۔

3۔ سماجیات کے ارتقا میں اگست کامٹ کے رول پر ایک نوٹ لکھیے۔

2.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Ranjan Chakrovarty, 2012, A History of Modern World , Primus Books, New Delhi
2. George Ritzer, 2013, Sociological Theory, McGraw Hill Education, New Delhi
3. Haralambos & Halborn, 2018,Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers
4. Alex Inkeles, 1979,What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall India Learning Private Limited

اکائی 3۔ صنعتی انقلاب

(Industrial Revolution)

اکائی کے اجزا

3.0 تمہید
3.1 مقاصد
3.2 صنعتی انقلاب کے اسباب
3.3 صنعتی انقلاب کے اثرات
3.4 بحیثیت مضمون سماجیات کا ظہور
3.5 سماجیات کی اہمیت
3.6 اکتسابی نتائج
3.7 کلیدی الفاظ
3.8 نمونہ امتحانی سوالات
3.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
3.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
3.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
3.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

3.0 تمہید (Introduction)

صنعتی انقلاب کی اصطلاح کو عام طور پر سلسلے وار معاشی تبدیلیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو اٹھارویں اور انیسویں صدی میں ہوئی تھیں اور جس کی وجہ سے یورپی سماج میں غیر معمولی تبدیلیاں واقع ہوئی تھیں۔

چارلس بیرڈ (Charles Beard) کے مطابق صنعتی انقلاب سے مراد وہ بڑی تبدیلیاں ہیں جو گزشتہ 150 سالوں کے

دوران ایجادات اور اختراعات کے ذریعے رونما ہوئیں، جس کی وجہ سے پیداوار اور تقسیم کا طریقہ بھی متاثر ہوا اور سماج کے معاشی فرائض میں انقلابی تبدیلیاں ہوئی تھیں۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے دو اہم تبدیلیاں یعنی گھریلو نظام کی جگہ فیکٹری نظام وجود میں آیا اور اشیا کی پیداوار چھوٹے پیمانے سے بڑے پیمانے میں تبدیل ہوگئی۔ اس انقلاب نے معیشت اور پیداواری نظام میں بنیادی تبدیلیاں لاتے ہوئے ایک نئے دور کی شروعات کی۔

صنعتی انقلاب ایک مسلسل عمل تھا۔ اس دور کی ایجادات مکمل طور پر جدید نہیں تھیں۔ موجودہ ایجادات میں ہی تبدیلیاں کی گئی تھیں۔ اس طرح دیگر ممالک میں جو بھی ایجادات اور دریافتیں ہوئی تھیں ان کو مزید بہتر کیا گیا تھا۔ دیگر انقلابات سماج کے کمزور طبقات کے مفادات کے تحفظ اور ان کے فروغ کی جدوجہد کرتے ہیں لیکن صنعتی انقلاب کی وجہ سے محنت کش طبقے کو بہت زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے سرمایہ دار طبقے کو ہر قسم کی آسائش اور اور آسانیاں حاصل ہوئیں، لیکن محنت کش اور مزدور طبقہ ہر قسم کی بیماریوں، مصیبتوں دکھ درد اور پریشانیوں کا شکار ہوئے۔ بعض مفکرین نے صنعتی انقلاب کی اصطلاح کے استعمال پر اعتراض کیا لیکن پروفیسر ٹوائن بی نے کہا ہے کہ پیداواری نظام میں جو تبدیلیاں ہوئی تھیں اس کی بنا پر انقلاب کہنا درست ہے۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے دنیا ایک نئے دور سے گزر رہی ہے جسے ہم مشینوں کا دور کہتے ہیں۔

مشینوں کی دریافت کی وجہ سے سماج ٹیکنالوجی اور مختلف پیشوں پر مبنی اور گنجان آبادی والا سماج بن گیا۔ معاشی ترقی کی وجہ سے سماجی تبدیلی ہوئی۔ مثلاً صنعتوں کی وجہ سے زائد پیداوار، مختص فاضل منافع، طبقاتی ڈھانچا، بازاروں کی وسعت اور افراد کے درمیان غیر شخصی تعلقات پیدا ہوئے۔ سادہ سماج سے پیچیدہ سماج میں تبدیلی کو قدامت پسند افراد مصیبت سمجھ رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ مستقبل تاریک ہے، جدید سماج تسلی کا ذریعہ نہیں ہے اور مذہب کے زوال کی وجہ سے اخلاقی بحران پیدا ہو گیا۔ نیز ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ مقصد حیات فوت ہو چکا ہے انسان کو دائمی خوشی کے لیے اپنے ماضی میں واپس جانا چاہیے۔ یہ استدلال ماسٹیر اور بونالڈ (Mastaire & Bonald) کا تھا۔ اس استدلال کی عصری سماجیات میں زبردست اپیل تھی۔

لیکن اس قدامت پسندانہ رد عمل کو دیگر مفکرین نے مسترد کر دیا۔ جے۔ ایس مل کا دعویٰ تھا کہ انسان اس قدر ذی شعور ہے کہ وہ صفاتی مسرت اور مقداری مسرت میں فرق کر سکتا ہے۔ وہ اپنے ذی شعور دماغ کے ذریعے اجتماعی طور پر یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ سماج کو کس سمت میں جانا چاہیے۔ وہ آزاد خیالی، تعلیم، آزاد سوچ، سائنسی مزاج، اور اجتماعی انصاف کے تصور کو اہمیت دیتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانی اعمال کو باقاعدہ بنانے والے قانون کو اہمیت دیتا ہے۔ فرد اور اس کے اعمال و سرگرمیوں کی آزادی پر کلاسیکی معاشیات دانوں نے بھی زور دیا ہے اور کہا کہ فرد اور سماج مل کر باشعور اور عقلی انداز میں معاشی ترقی کے لیے کام کرتے ہیں۔

3.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- صنعتی انقلاب کے مفہوم اور اس کے اسباب کو سمجھ سکیں۔

- صنعتی انقلاب کے اثرات کو سمجھ سکیں۔
- سماجیات کے ظہور اوراس کی اہمیت کو سمجھ پائیں۔

3.2 صنعتی انقلاب کے اسباب (Causes of Industrial Revolution)

(1) یورپ میں سیاسی اور معاشی مسابقت:

یورپی مملکتیں کئی صدیوں تک آپس میں ایک دوسرے سے صف آرا رہیں۔ اٹھارویں صدی کے وسط تک کئی مملکتوں کو نوآبادیاتی اقتدار حاصل تھا۔ ان کے درمیان عالمی طاقت یا سوپر پاور (Super Power) بننے کے لیے مسابقت جاری تھی۔ اٹھارویں صدی کی ابتدا تک فرانس کی ایک چوتھائی اور اسپین کی دوتہائی آبادی برطانیہ میں تھی۔ اس دوران برطانیہ کئی بڑی جنگوں جیسے آسٹریا کی جانشینی کی جنگ (1740- 1748)'سات سالہ جنگ (1756- 1763)'امریکی انقلاب کی جنگ (1775- 1783)اور نپولینی جنگوں (1803- 1815) میں ملوث رہا۔ مسابقت کی وجہ سے زیادہ پیداوار کے لیے دباؤ بڑھنے لگا۔

(2)یورپ میں سائنسی انقلاب:

یورپ میں سائنسی انقلاب کے صحیح دور یا تاریخ کے تعلق سے مؤرخین میں اختلاف ہے۔ کئی مورخ اس مدت کو نیکولس کوپرنکس (1473-1543)اور آئزک نیوٹن (1642-1723) کے دور سے تعبیر کرتے ہیں۔ سائنسی انقلاب سے مراد تصوراتی، تمدنی، سماجی اور ادارہ جاتی تعلقات ہیں جس میں بشمول فطرت، علم اور عقیدے سے متعلق تبدیلیاں شامل ہیں۔ اسی کی وجہ سے یورپ میں ترقی ہوئی۔ سولہویں صدی کے ابتدا میں کوپرنکس نے سادہ شمس مرکزی (Heliocentric) مفروضہ پیش کیا۔ یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ زمین سورج کے اطراف گردش کرتی ہے کوپرنکس نے روایات اور صحیفوں کو چیلنج کیا نیز یونیورسٹیوں اور گرجوں (Churches) میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اگلے دہوں میں یورپ سائنسی نظریات سے متعلق گیلیلیو(Galileo 1564-1642)، رینے ڈکاٹس (Rene Descartas 1596-1650)، کرسٹن ہیوجنس (Christiaan Huygens 1625-1695)اور سر آئزک نیوٹن (1642-1727) جیسے مقبول سائنس دانوں کے خیالات اور نظریات سے متفق ہوا۔ سائنسی مزاج میں اضافہ اور سائنسی نظریات کی وجہ سے نئے نظریات اور خیالات کو فروغ حاصل ہوا اور نئی ایجادات کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

(3)برطانوی زرعی انقلاب:

برطانوی زرعی انقلاب سے مراد سترہویں صدی عیسوی سے وسطی انیسوی صدی کا دور ہے جس میں برطانیہ میں زرعی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ یورپ میں زرعی تبدیلیاں بلجیم اور ہالینڈ میں شروع ہوئیں۔ یہاں پر کاشت کاری کے عمیق طریقے اپنائے جاتے تھے۔ اس طریقے کو اپناتے ہوئے چار فصلوں کے طریقوں پر عمل ہوا۔ اس طریقے کو "نارفوک" نظام کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ سب سے پہلے نارفوک کے علاقے میں شروع کیا گیا تھا۔ قدیم زمانے میں زرعی پیداوار کو گھریلو استعمال تک محدود کر دیا گیا تھا۔ زرعی ترقی کی راہ میں جاگیرداری نظام رکاوٹ بنا تھا۔ 1840ء کے بعد زراعت فائدے مند ثابت ہونے لگی۔ زراعت میں مشینوں کے

استعمال سے مزدوروں کا خرچ کم ہونے لگا۔ میکانیکی اور کیمیائی انداز میں کاشت کاری کی وجہ سے اناج کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ نئی تکنیکیں استعمال ہونے لگیں۔ اس کی وجہ سے زراعت میں زبردست انقلاب آیا۔ نئی فصلیں اُگائی جانے لگیں۔ بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنایا گیا۔ کھاد کے استعمال میں اضافہ ہونے لگا۔ زمین کی زرخیزی کے لیے نئے تجربات کیے گئے۔

برطانوی کاشت کاروں نے غذائی پیداوار کے اضافے کے نظریات کو مقبول بنایا۔ جتھرو ٹل (Jethro Tull 1674-1741) نے بیج بونے کے نئے طریقہ کار کو ایجاد کیا۔ اس کے تحت بیجوں کو منتشر کرنے کے بجائے زمین کے اندر سوراخ کرا کے بویا جاتا تھا۔ اینڈرو مائیکل نے دانے اُگانے کی مشین کی ایجاد کی۔ چینی ہل اور درانتی کا بھی استعمال شروع ہوا۔ مکئی، ٹماٹر اورآلو جیسی فصلوں کی ایجاد ہوئی۔ آلو کی غذائی افادیت اور آسان کاشت کاری نے اس فصل میں اضافہ کیا جو برطانویوں کی مقبول غذا بن گئی۔ کم خرچ اور کم محنت کے ذریعے برطانویوں نے غذا کی پیداوار میں اضافہ کیا جس کی وجہ سے کم خرچ میں ان کی ضروریات کی تکمیل ہونے لگی۔ نئے قسم کی گھاس کی پیداوار سے مویشیوں کی افزائش میں اضافہ ہوا۔ میک ویل نے مویشیوں کی افزائش کے طریقے شروع کیے جس کے نتیجے میں دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ زراعت میں مشینوں کے استعمال سے مزدوروں کی ضرورت کم ہونے لگی تھی جس کی وجہ سے زرعی مزدوروں نے شہروں کا رخ کیا جہاں صنعتیانہ (Industrialization) کی وجہ سے فیکٹری میں ان مزدوروں کی کھپت ہونے لگی تھی۔

(4) حکومتی پالیسیاں:

اٹھارویں صدی میں برطانیہ میں دستوری بادشاہت کا طویل دور دیگر ممالک یعنی اسپین اور فرانس کی بہ نسبت سیاسی اعتبار سے بہت زیادہ مستحکم تھا۔ سیاسی استحکام کی وجہ سے پالیسی سازی اوراس کا نفاذ ممکن ہوسکا۔ حکومت نے ایجادات کے سلسلے میں موجدوں کو حق ایجاد عطا کیا جس کی وجہ سے نئے نظریات کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ زرعی اراضی کی خانگی ملکیت کی وجہ سے سرمایہ دارانہ نظام کو تعاون حاصل ہوا اور مستقبل کا صنعتی طبقہ وجود میں آیا۔ حکومت کی نقل پذیری کی پالیسی کی وجہ سے کئی مزدوروں اور کاریگروں کو شہروں میں بسنے کے مواقع حاصل ہوئے لیکن اس کی وجہ سے گلڈ سسٹم کمزور ہوگیا۔ اس کی برعکس پالیسی کی وجہ سے کئی یورپی مملکوں میں صنعتیانہ کے عمل میں تاخیر ہوئی۔

(5) ہندوستان اور دیگر نو آبادیات پر سیاسی اثرات:

اٹھارویں صدی عیسوی میں برطانیہ ایک بڑی سلطنت بن چکی تھی۔ جنگ پلاسی اور جنگ بکسر کی فتوحات کی وجہ سے ہندوستان کے اہم علاقوں خاص کر سوتی صنعتوں اور تجارتی مرکز بنگال پر سیاسی اثر ورسوخ میں اضافہ ہوا۔ ہندوستان کی سوتی پیداوار نے برطانیہ کے سوت کاتنے کی مشنیوں کی طلب میں اضافہ کیا۔ برطانیہ کا ماحول سوت کاتنے کی مشین اور کپڑا بننے کے لیے سازگار تھا۔ ٹھنڈا ماحول دھاگے کی تیاری میں ایک اہم اثاثہ ثابت ہوتا ہے۔ ہندوستان کے قدرتی، زرعی، انسانی اور معدنی وسائل برطانیہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے۔ نتیجتاً برطانوی سامراجیت ساری دنیا میں پھیلتی گئی اور تقریباً200 سال تک عالمی اقتدار پر اس کا کنٹرول رہا۔

(6) ٹیکنالوجی کی ایجادات:

صنعتی انقلاب کی کامیابی میں ایجادات اور نئی ٹیکنالوجی کا کلیدی رول تھا۔ سترہ سو میں برطانیہ اونی صنعت کے لیے مشہور تھا لیکن سوتی کپڑوں کی پیداوار کے دوسرے کپڑوں کی بہ نسبت زیادہ فائدے تھے۔ یہ سستا اون اور لینن یعنی کتان سے مضبوط ہوتا تھا۔ اس کی رنگوائی آسانی سے ہوجاتی تھی لیکن دو وجوہات تھیں جن کی بنا پر برطانیہ میں کپاس یا سوت کی پیداوار میں مشکل ہوتی تھی۔ ایک تو وہاں کا سرد موسم اور دوسرے مزدوروں کی کمی۔ اسی لیے انہوں نے ہندوستان، جنوبی امریکہ اور دنیا کے دیگر ممالک سے کپاس کی تجارت شروع کی۔ بُنائی کی تکنیک میں ایجادات کی وجہ سے انہوں نے اپنے کارخانے قائم کیے۔ 1733ء میں جیمس کے (James Kay) نے قدیم ہینڈلوم کے طریقے میں جدت پیدا کرتے ہوئے فلائنگ شٹل (Flying Shuttle) کی ایجاد کی جس سے کپڑا بننے کی رفتار میں دوگنا اضافہ ہوگیا اور پیداوار میں بھی ترقی ہوئی۔ معیاری اور مضبوط دھاگا تیار کرنے کے لیے ایک مشین کی ضرورت تھی۔ جیمس ہارگریوز (James Hargreaves) نے 1764ء میں اس مسئلے کو حل کرتے ہوئے جدید کاتنے کی مشین یعنی Spinning Jenny کی ایجاد کی جو باریک اور نفیس دھاگا تیار کرتی تھی لیکن یہ دھاگا مضبوط نہیں ہوتا تھا اس لیے 1769ء میں رچرڈ آرک رائیٹ (Richard Arkwright)، جان کے (John Kay) کی رہنمائی میں کام کرتے ہوئے ایک مشین ایجاد کی۔ اسے واٹر فریم یعنی آبی ڈھانچا کہتے تھے۔ اسے پانی کی توانائی سے چلایا جاتا تھا۔ اس سے مضبوط دھاگا تیار ہونے لگا۔ 1779 میں سمویل کراسپٹن نے چرخے کی جینی کو ایجاد کیا۔ ان ایجادات کی وجہ سے پہلا فیکٹری نظام قائم ہوا جہاں ایک ہی مقام پر خام مال سے ایک مخصوص طریقہ کار کے ذریعے کپڑا تیار ہونے لگا۔ یہی فیکٹری نظام صنعتی نظام میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

صنعتی انقلاب کی ایک اہم ایجاد بھاپ کا انجن (Steam Engine) ہے جسے 1760ء میں جیمس واٹ نے ایجاد کیا تھا۔ ابتدا میں کوئلہ کی کانوں سے پانی کو اوپر کھینچنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا لیکن 1799ء میں بھاپ کے انجن کا وسیع پیمانے پر استعمال ہونے لگا۔ جیمس واٹ نے بھاپ کے انجن کے نقائص کو دور کرکے کپاس کے کارخانوں میں استعمال کیا۔ اس انجن نے برطانیہ کی صنعت میں ایک انقلاب برپا کردیا۔ اس کی ایجاد سے پہلے مصنوعات ہاتھ سے تیار کی جاتی تھیں اور پیداوار کی رفتار سست تھی لیکن بھاپ کے انجن کا استعمال کپڑے کی صنعت کے علاوہ ریلوں اور پانی کے جہازوں کو چلانے کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ بھاپ کے انجن کے ذریعے کئی مشینوں کی ایجاد ہوئی جس سے بڑی صنعتیں قائم ہونے لگیں۔

(7) آبادی میں اضافہ:

1700ء میں برطانیہ کی آبادی تقریباً چار ملین تھی۔ یہ آبادی اس کے یورپی حریف فرانس کی آبادی کا ایک چوتھائی اور ہندوستان اور چین کی آبادی کا چار فیصد تھی۔ یہ اس دور کی اہم معیشتیں تھیں۔ مشینوں کے بغیر کام کرنے سے پیداوار میں کمی ہوتی تھی۔ زرعی انقلاب نے سماج کو وافر مقدار میں غذا کی فراہمی کی اور آبادی میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا۔ سو سال کے دوران آبادی میں دوگنا اضافہ ہوگیا۔ اس کی وجہ سے برطانیہ کو صنعتوں کے لیے زیادہ مزدور دستیاب ہوئے۔

(8) کوئلہ اور لوہے کی دستیابی:

برطانیہ میں کوئلہ اور لوہے کے ذخائر موجود تھے جو صنعتوں کے احیا میں اہم ثابت ہوئے۔ لوہے کے کچے دھات کو پگھلانے اور حمل و نقل کے لیے کوئلے کی بڑی مقدار کی ضرورت پڑتی ہے۔ بھاپ کے انجن اور دوسری مشینوں کو چلانے کے لیے کوئلے کی طلب (Demand) بڑھنے لگی۔ اس کی وجہ سے کوئلے کی کان کنی کے لیے نئی تکنیک کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ لوہے کو پگھلانے اور صاف کرنے کے اقدامات شروع کیے جانے لگے جس سے شمالی یورپ سے لوہے کی درآمدات کو بند کر دیا گیا اور برطانیہ میں لوہے کی صنعت دنیا کی سب سے بڑی صنعت بن گئی۔ کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی کے لیے لوہے کی کافی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اس طرح لوہے کا استعمال تعمیرات، اوزار، جہاز سازی، کپڑے کی ایجادات، بھاپ انجن اور ریلویز میں ہونے لگا۔

(9) مالیاتی ایجادات:

اٹھارویں صدی کی ابتدا سے برطانیہ میں مالیاتی ادارے موجود تھے جیسے سنٹرل بینک، کمیونٹی بینک اور نئے منصوبوں کی سرمایہ کاری کے لیے اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange) قائم کیے گئے تھے۔ 1760ء تک برطانیہ کے سیاسی اور تجارتی اثرات بڑھنے لگے۔ کپاس اور تجارتی صنعتوں کی وجہ سے فائدہ ہوا۔ تجارتی ترقی صنعتی انقلاب کی بنیاد بن گئی۔ کاغذی کرنسی، بینک کاری نظام اور اسٹاک ایکسچینج نظام نے تجارتی انقلاب برپا کیا۔ سرمایہ کاروں کے اضافے نے ان کے سرمایے کے تحفظ اور سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کیے۔ روزمرہ کے کاروبار کے لیے اصل رقم کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ حالات کا فائدہ اٹھانے کے لیے صنعتی جانکاری کے ساتھ مخصوص بینکوں کی ضرورت پیش آئی۔ بینکوں نے رقم جمع کرنے اور سود پر لوگوں کو رقم دیتے ہوئے منافع کمایا جسے عام طور پر فریکشنل ریزرو سسٹم (Fractional Reserve System) کہتے ہیں۔ شروعات کے کاروباری افراد میں سرمایہ دار، فینانسر، موجد، تاجر اور سیلس مین شامل تھے۔ ان کی تجارت انفرادی اور چھوٹی نوعیت کی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ شیئر ہولڈرس (Share Holders) اور جوائنٹ اسٹاک کمپنیاں وجود میں آئیں جس کی وجہ سے تجارت کا مستقبل بدل گیا۔

(10) حمل و نقل کا نظام:

ابتدائی اٹھارویں صدی میں برطانیہ کا حمل و نقل نظام غیر ترقی یافتہ تھا۔ معیشت میں اضافے کے ساتھ سڑکوں کی بہتری اور تعمیر پر زور دیا گیا۔ لوگ پیدل یا جانوروں کی سواری کرتے تھے۔ اشیا کی منتقلی کے لیے مختلف جانوروں کو استعمال کیا جاتا تھا۔ سڑکیں بنانے کے نئے طریقے کار کو ایجاد کیا گیا۔ 1750ء میں ٹرنپائک ٹرسٹس (Turnpike Trusts) قائم کیے گئے جو سڑکوں کی نگہداشت اور دیکھ بھال کا کام کرتے تھے اور اس کے لیے وہ ٹول ٹیکس وصول کیا کرتے تھے۔ 1700ء کے بعد حکومت نے یہ کام اپنے ذمے لے لیا۔ نہروں کی کھدائی کی گئی۔ 1830ء تک انگلینڈ میں چار ہزار میل نہریں کھودی گئیں۔ کشتیاں چلائی جاتی تھیں۔ ان کے ذریعے خام مال کی منتقلی ہوتی تھی جو ایک سستا ذریعہ ٹرانسپورٹ تھا۔ اس کے بعد ریلوے نظام شروع کیا گیا۔ ابتدا میں ریلویز کے لیے لکڑی کے ٹریکس (Tracks) بنائے گئے تھے جن کو کوئلہ کی کانوں سے دریاؤں تک مربوط کیا گیا تھا اور ریل گاڑیوں کے کوچس (Coach) کو گھوڑوں سے کھینچا کرتے تھے۔ 1814ء میں بھاپ کا انجن (Locomotive) کی ایجاد ہوئی جس کے نتیجے میں 1825ء

میں انگلینڈ میں ریل گاڑیاں چلنے لگیں۔ بھاپ کے انجن اور لوہے کی ٹیکنالوجی کی وجہ سے ٹرانسپورٹ میں انقلابی تبدیلی آئی جو صنعتی ترقی کا باعث بنی۔

3.3 صنعتی انقلاب کے اثرات (Effects of Industrial Revolution)

صنعت کاری کی وجہ سے دولت میں اضافہ ہوا۔ سماج کی تنظیم نو ہوئی اور فلسفہ کے لیے مکاتیب کا وجود عمل میں آیا۔ صنعتیانا کے سماجی اثرات بہت گہرے تھے۔ نئے پتھر کے دور (New Stone Age) کے انقلاب کے بعد پہلی بار لوگوں نے اپنے مقامی ماحول سے باہر کام کرنا شروع کیا۔ وہ ہر روز صبح اٹھتے اوراپنے کام کے مقام کے لیے سفر کرتے تھے۔ وہ اپنے کام کے مقام کو فیکٹری سے موسوم کرتے تھے۔

نئے معاشی نظام کا سب سے اہم پہلو یہ تھا کہ اس میں کامیاب مہارتوں کی ضرورت پیش آتی تھی اور یہ مہارتیں سابقہ معیشت سے بالکل مختلف ہوتی تھیں۔ کاریگر نئے معاشی نظام کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو تیار کررہے تھے۔ ان کو اعلا قسم کی مہارتوں کو اپنانا ضروری تھا تاکہ وہ نئی مشینوں سے مطابقت پیدا کرسکیں جو زرعی معیشت کے طریقہ کار اور تکنیک سے بہت زیادہ آسان ہوتی تھی۔ دیہاتی علاقوں کے مزدور صدیوں سے سلسلے وار طریقے اور موسمی اعتبار سے اپنے کام میں مصروف رہتے تھے خاص طور پر بیج بونے اور فصل کی کٹائی کے وقت وہ بہت دیر تک کام کرتے تھے۔ ان کے کام کے اوقات طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک رہتے تھے۔ اس کے لیے فصل کا چاند (Harvest Moon) کی اصطلاح عام تھی۔ آج کے دور میں یہ ایک خوش کن استعارہ لگتا ہے۔ فصلوں کی کٹائی پر کسانوں کو زیادہ وقت دینے کے لیے اکسایا جاتا تھا۔

صنعتی معیشت نے عام مزدوروں کے لیے قواعد وضوابط مدون کیے تھے۔ کام کا ماحول نہ صرف انڈور (Indoor) تھا بلکہ کام کی رفتار بھی تیز ہوگئی تھی۔ ہل جوتنے اور ویگن کو کھینچنے کے لیے جہاں گھوڑوں کا استعمال ہوتا تھا، اب وہاں مشینیں آگئی تھیں۔ کام کے اوقات اور موسم کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ نوجوان مردوں کو سال بھر روزانہ بارہ سے چودہ گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا اور ہفتہ ساڑھے پانچ دنوں کا ہوتا تھا۔ یہ ایک سخت قسم کی تبدیلی تھی۔ بہت سارے لوگ جو بہت زیادہ کارآمد زرعی مزدور کہلاتے تھے وہ نئے ماحول سے عدم مطابقت کی وجہ سے اپنے روزگار سے محروم ہورہے تھے۔

مردوں سے زیادہ خواتین کئی طرح سے متاثر ہوئیں۔ شہری دستکاری معیشت اور دیہی زراعت دونوں میں روایتی طور پر عورتیں مردوں کے ساتھ مساوی اہم رول نبھارہی تھیں۔ خاندان کی معاشی ترقی میں ان کا برابر کا رول تھا۔ لیکن صنعتی انقلاب کی وجہ سے ان کی حیثیت میں تبدیلی آئی۔ ان کی محنت کا استحصال کیا جانے لگا۔ ان کو کم اجرت والی ملازمت دی جانے لگی۔ وہ مسلسل اپنے مالکین اور شوہروں دونوں کے ظلم اور استحصال کا شکار تھیں۔ کئی اعتبار سے ان کی محنت اور ذمے داریاں دوگنی ہوگئی تھیں۔ وہ نہ صرف فیکٹریوں میں اپنی ملازمت کی ذمے داریاں نبھارہی تھیں، بلکہ گھریلو کام کاج کی روایتی ذمے داریوں کی تکمیل بھی کررہی تھیں۔ وہ فیکٹریوں میں تقریباً دس گھنٹے کام کرتی تھیں اور پھر گھر آنے کے بعد کئی گھنٹے گھریلو کام کاج میں مصروف ہوجاتی تھیں۔ قانونی

اعتبار سے مرد اپنے خاندانوں کو کنٹرول کرتے تھے۔ خواتین کو گھر کے باہر کسی قسم کے سیاسی، سماجی اور معاشی حق حاصل نہیں تھے اور نہ ہی انہیں ووٹ دینے اور جائیداد کی ملکیت میں حقوق دیا جاتا تھا۔ مغربی دنیا میں جنگل کا راج تھا۔ یعنی ایک مرد اپنی بیوی کو لکڑی سے مار سکتا تھا۔ اس طریقے کار کو عدالتوں کی تائید حاصل تھی۔ خواتین صرف اس حد تک ترقی یافتہ تھیں کہ وہ اپنے شریک حیات کا انتخاب کر سکتی تھیں۔ روایتی اعتبار سے شادیوں کے ذریعے خاندانوں کے درمیان معاشی روابط قائم کیے جاتے تھے۔ جب نوجوان لڑکیاں فیکٹریوں میں کام کے لیے شہروں کو جاتی تھیں تو وہ اکثر شادی کے لیے اپنے ساتھی کا انتخاب کر لیتی تھیں۔

ان تمام تبدیلیوں کے علاوہ صنعتی انقلاب کی وجہ سے بچہ مزدوری(Child Labour) میں بھی تبدیلی آئی۔ روایتی معیشت میں بچے اپنے خاندان کی کفالت کرتے تھے۔ ان کو عام طور پر ان کی عمر کے اعتبار سے کام دیا جاتا تھا۔ کم سن بچے اپنے مالکوں کے استحصال کا شکار ہوتے تھے۔ ان کے لیے سب سے خطرناک کام یہ تھا کہ وہ کپڑے کی مشینوں کی رکاوٹ کو دور کریں۔ چلتے چلتے جب مشینوں میں کپڑا پھنس جاتا تھا، تو بچوں کے ہاتھ چھوٹے ہونے کی وجہ سے کسی بھی کونے تک پہنچ جاتے تھے۔ مشین بند کیے بغیر بچے کو مشین میں پھنسے ہوئے کپڑوں کو نکالنے کو کہا جاتا تھا اگر بچہ کپڑا نکالنے میں تھوڑی بھی دیر کر دے تو بچہ کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا تھا۔ تمام مزدوروں کو یعنی مرد، خواتین اور بچوں کو لائق تبادلہ حصے یا پرزوں کے طور پر دیکھا جاتا تھا جیسے جیسے ٹیکنالوجی میں ترقی ہوئی اور مشینیں زیادہ نفیس اور دلکش ہو گئیں تب مالک اپنی مشینوں کو کام کرنے والوں سے زیادہ عزیز سمجھنے لگا۔ یہ کیفیت 1830ء تک برقرار رہی یعنی اس وقت تک جب مزدوروں کے تحفظ سے متعلق قانون سازی کی گئی۔

صنعتی انقلاب کی وجہ سے شہری آبادی میں بھی اضافہ ہوا۔ شہریانا(Urbanization) کی وجہ سے جرائم میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ اس کی وجہ شہری زندگی کے تین عوامل ہیں۔ پہلے دو غریبی اور بے روزگاری تھے۔ فیکٹری ورکر(Worker) کے لیے نہ ملازمت کا تحفظ تھا اور نہ سماجی تحفظ۔ اگر کوئی ملازم کام کے دوران زخمی ہو جائے یا نوکری ترک کر دے، تو اس کو معاوضہ ملنے کے امکانات کم تھے۔ کچھ امدادی ادارے تھے لیکن وہ ٹیکس کے بوجھ تلے دبے جا رہے تھے۔ وہ چاہتے ہوئے بھی ان کی مدد نہیں کر پاتے تھے۔ جرم کا تیسرا سبب آبادی میں اضافہ تھا۔ صنعتیانا کی وجہ سے ہزاروں لوگ کام کی تلاش میں شہری علاقوں کو آتے تھے۔ جس کی وجہ سے شہری آبادی میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا تھا۔ مانچسٹر' انگلینڈ جیسے شہر مزدوروں کی بڑے پیمانہ پر آمد کے لیے تیار نہیں تھے اور نہ ہی ان کے لیے درکار سہولتیں موجود تھیں۔ اس بے پناہ ہجوم اور اضافہ کی وجہ سے سماجی بدنظمی اور سماجی عدم عمل آوری کی کیفیت پیدا ہوئی جس کی وجہ سے جرائم میں اضافہ ہوا۔

ان مسائل کے حل کے لیے جو اہم فیصلہ تھا وہ ہمہ وقتی پیشہ وارانہ پولیس کے قیام کا تھا اور ان کے اراکین کو انسداد جرائم سے متعلق نئی تکنیکوں سے واقفیت ضروری تھی۔ دوسرے یہ کہ جیل کے نظام میں مکمل اصلاحات ضروری تھی۔ اس وقت کے کئی دانشوروں کا خیال تھا کہ جیل کو صرف سزا کی جگہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ یہاں صحیح تربیت اور رہنمائی کے ذریعے مجرموں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ان کو جیل میں تعلیم کی سہولتیں دینا چاہیے تا کہ نئے صنعتی سماج میں وہ ایک باوقار مقام حاصل کر سکیں۔

صنعتی انقلاب نے سیاسی اور معاشی انداز فکر میں بھی تبدیلی پیدا کی ہے۔ ابتدائی صنعتی دور کا اہم اور موثر معاشی ماڈل مرکنٹیلائزم تھا۔ایک ایسی موئثر معیشت جس کا یقین تھا کہ دنیا میں وسائل محدود ہیں۔ ہر قوم کا ابتدائی معاشی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ممکنہ حد تک ان وسائل کو کنٹرول کیا جاسکے۔ اس کی تجارتی پالیسیاں اٹھارویں صدی عیسوی کی تحفظ بندی کی ایک شکل تھی۔ عظیم تر برطانیہ نے اپنی کالونیوں میں نہ صرف گھریلو صنعتوں پر پابندی لگادی بلکہ حکومت نے نو آبادیاتی تجارت پر بھی پابندی عائد کر دی۔ ہر چیز اپنے مادر وطن کی بہتری کے لیے کی جا رہی تھی۔

آڈم اسمتھ (1723-1790) پہلا معاشی سیاست دان تھا جس نے اس تصور کو چیلنج کیا۔یہ ان روشن خیال مفکروں میں سے ایک تھا جس کا یہ ماننا تھا کہ کچھ قدرتی قوانین ہوتے ہیں جو افراد کے معاشی، سیاسی اور سماجی تعلقات کی نگرانی کرتے ہیں۔ ان قدرتی قوانین کو انسانی استدلال کے ذریعے عیاں کیا جاسکتا ہے۔ اسمتھ کے مطابق معاشیات کے قدرتی قوانین معاشی انتخاب سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس کا کہنا تھا کہ معاشی پھیلاؤ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ افراد کو ان کی مرضی کے مطابق اشیا (Products) کی تیاری کا فیصلہ کرنے کے اختیارات دیے جائیں۔ صنعتی انقلاب نے افراد کی صلاحیتوں کے استعمال کے ذریعے پیداوار میں اضافہ کیا۔اسی دوران انسان کی صحت کے معیار سے متعلق توقعات بھی بڑھیں۔ اسمتھ کا خیال تھا کہ روشن خیال سائنسی اصولوں کے مناسب اطلاق کے ذریعے سماج سے غریبی کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔اس انقلابی نظریے کی رو سے حکومت ایک ایسے ماحول کو پیدا کرنے کی پابند تھی جس میں توقعات پوری ہو سکے اور جو امریکی پالیسی کے اعلامیہ کی بنیاد بن سکے۔

انیسویں صدی کے آغاز میں صنعتی مزدور طبقے کے حالات بد سے بدتر ہو گئے تھے اور معاشی حالات بہت مایوس کن تھے۔ وقت کے ساتھ یہ بات ہر طرف تسلیم کی جانے لگی تھی کہ مزدور طبقے کا معیار زندگی ہمیشہ کے لیے مصیبت زدہ رہے گا۔ لیکن تھامس مالتھس (1766-1834) کا خیال تھا کہ ان حالات کو روکنے کے لیے سیاسی اور سماجی بے چینی کو دور کرنے کی ضرورت ہے جو قحط سالی کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ مالتھس کے نظریے کے مطابق اگر آبادی پر کنٹرول نہ کیا جائے تو غذا پیدا کرنے کی زرعی طاقت کمزور پڑ جائے گی یعنی اگر آبادی میں اضافہ ہوا تو غذا کی قلت پیدا ہو سکتی ہے۔ مزدور طبقے کے خاندانوں کی سائز کم کرنے کے لیے صنعتوں میں کام کرنے کا مشاہرہ کم کر دیا گیا۔ آبادی کے دھماکے کا ایک نیا خوف طاری ہوا جو آج بھی گرما گرم بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ یہ مایوس کن کیفیت ڈیوڈ ریکارڈو (1772-1823) کی تحریرات میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ اس نے اجرتوں کے تعلق سے ایک آہنی قانون تشکیل دیا جو کم معاوضے کی وکالت کرتا تھا۔ ریکارڈو کا خیال تھا کہ صنعتوں میں محدود روزگار ہیں۔ اگر ایک مخصوص نسل بہت زیادہ معاشی تحفظ کی وجہ سے شادی بیاہ کو جلد ترجیح دے گی اور ان کے خاندان بڑے ہوں گے تو اس کی وجہ سے ان کی نسل کو محدود روزگار کے مواقع کی وجہ سے ناکامی اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا اور ملازمت کے لیے مسابقت بڑھ جائے گی۔ نتیجتاً ایک سیاسی اور سماجی ہلچل پیدا ہو گئی، جس کی وجہ سے قوم میں سماجی استحکام کم ہو گا۔ یہ بہت واضح ہے کہ مالتھس اور ریکارڈو دونوں مرکنٹائیل نظریہ کے زیر اثر تھے، جس کے مطابق انسانیت ہمیشہ اس کی پیداواری صلاحیت کے تابع ہوتی ہے۔

صنعتی انقلاب کی وجہ سے پیداوار اور ملازمت کے مواقع میں اضافہ ہوا، اس سے معاشی پستی اور مایوس کن حالات بہت حد

تک دور ہوئے ۔ مزدور طبقہ کے مایوس کن حالات کو افادیت پسندی اور سوشلزم سے تعبیر کیا گیا۔ اسی ضمن میں جرمی بینتھم (Jerrmy Bentham 1748-1832) نے ایک فلسفہ پیش کیا جس کی بنیاد اس تصور پر تھی کہ سماجی، معاشی اور سیاسی ماڈلس افراد کی ایک بڑی تعداد کو بہت زیادہ خوشیاں دے سکے۔

سوشلزم ایک متبادل نظریہ تھا جس کی بنیاد اس دعویٰ پر تھی کہ حقیقی معاشی مساوات اس وقت تک حاصل ہوں گے جب تک مزدور زرعی پیداوار اور اشیا کی تقسیم پر اپنی گرفت برقرار رکھ سکے اور اس کو کنٹرول کر سکے۔ بنیادی سوشلسٹ نظریے نے قیاس آرائی کی کہ مسابقت جو آزاد منڈیوں کی لازم حیات ہوتا ہے اس کی وجہ سے معاشی نظام پر گرفت رکھنے والے کئی سرمایہ دار ایک محدود اقلیت میں تبدیل ہو جائیں گے۔ آخر کار استحصال شدہ مزدوروں کی ایک بڑی تعداد وجود میں آئے گی اور وہ معاشی نظام کو کنٹرول کرنے والے اس چھوٹے سرمایہ دار طبقہ کو معزول اور زیر کر دے گی تب جا کر معاشی، سماجی اور سیاسی مساوات حاصل ہوں گے۔

صنعت کاری کی طاقت کا استعمال ایک ایسے سوشلسٹ تعمیر نو کے لیے کیا جائے گا جس کی بنیاد اشیا کی مساوی، استدلالی اور معقول تقسیم پر ہوگی۔ وقت کے ساتھ ساتھ مزدوروں کے سیاسی، معاشی، سماجی اور سیاسی حقوق سے متعلق اصلاحی قانون سازی میں اضافہ ہوگا۔ اس کے بعد وہ اس بات کو تسلیم کریں گے کہ سیاسی نظام کے ذریعے مسلسل تبدیلی کے لیے کام کرنا ان کے مفادات کے لیے بہتر ہوگا۔ صنعتی انقلاب نے خاص کر جن اقوام کی مادی دولت میں اضافہ کیا وہاں اس کی وجہ سے متوسط طبقے میں اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے سائنس اور ٹیکنالوجی کے صحیح استعمال کے ذریعے جدید عالمی خیالات کی تخلیق میں مدد ملی اور ایک بامقصد اور نتیجہ خیز اور بہتر زندگی حاصل ہو سکی۔

3.4 بحیثیت مضمون سماجیات کا ظہور (The Emergence of Sociology as a Subject)

صنعتی انقلاب کی وجہ سے جدید سماج پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ بے مثال تبدیلیاں واقع ہوئیں، جن کے اہم مضمرات تھے۔ جہاں اشیا پیچیدہ طریقہ کار کے ذریعے ہاتھ سے بنائی جاتی تھیں۔ اس میں فوری تبدیلی لاتے ہوئے اس کو مشینوں کے ذریعے بڑے پیمانے پر تیار کیا جانے لگا۔ جس کی وجہ سے فیکٹری تنظیم وجود میں آئی۔ نیوکلیر خاندان کا ظہور اور ساتھ ہی ساتھ کام کی پیچیدگیاں صنعتی انقلاب کے پیدا شدہ چند مضمرات میں سے تھیں۔

اس عنوان کے تحت ہم سماج پر صنعتی انقلاب کے اثرات پر بحث کریں گے۔ صنعتی انقلاب کے اثرات سماج پر ہمہ رخی اور دیرپا مرتب ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ سے جدید مغربی سماج کی تشکیل ہوئی۔ ہیرولڈ پرکن (Harold Parkin) کے مطابق صنعتی انقلاب سے نہ صرف صنعتی تکنیکی اور پیداوار میں تبدیلیاں ہوئیں بلکہ یہ ایک سماجی انقلاب تھا جس کے سماجی اسباب اور سماجی اثرات تھے۔ اگسٹ کامٹ (Auguste Comte)، بانی سماجیات، نے صنعتی انقلاب کے دوران سماج کے مطالعہ اور مشاہدہ میں دلچسپی لی۔ انقلاب کی وجہ سے لوگوں کی زندگی میں سماجی محاذ اور کام کے مقامات پر زبردست تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ شہریانا اور شہروں میں مواقع

ہونے کی وجہ سے لوگ بڑے پیمانے پر شہروں کی طرف نقل مکانی کرنے لگے، سماجی حالات میں غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ اگرچہ جو حالات تھے ان کو مختلف سماجی علوم جیسے سیاسیات اور معاشیات کے تناظر میں دیکھا جاسکتا تھا لیکن کومٹ نے سوچا کہ ایک نئے سماجی علم کے آغاز سے ہی صورت حال زیادہ واضح ہوگی۔ اس طرح سماجیات یعنی سوشیالوجی کی ابتدا ہوئی۔

اگست کامٹ نے سماجیات کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ (1) سماجی سکونیات (Social Statics) اور(2) سماجی حرکیات (Social Dynamics)۔ کومٹ نے اس نئے مضمون کے ذریعے سماج کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے رونما سماجی تبدیلیوں کا بہت باریک بینی سے تجزیہ، اور سوالات کرنا شروع کیا۔ ابتدائی ماہرین سماجیات سماج میں جاری جدوجہد، جنسی عدم مساوات، مذہب، تمدن کے علاوہ سماج کے طبقاتی ڈھانچا کے مطالعے میں دلچسپی لے رہے تھے۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے لوگ بڑے پیمانے پر شہروں کی جانب نقل مکانی کر رہے تھے۔ حکومت کی ترغیبات کی وجہ سے بھی لوگوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی تھی۔ ایسے حالات میں سماجی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں۔

ایوانس(Evans) کے مطابق صنعتی انقلاب سے پہلے زندگی جغرافیائی حدود کے اندر گذاری جاتی تھی اورانسان کی بقاء کا انحصار فصلوں کی کامیابی یاناکامی پر تھا،روزمرہ کی زندگی کاوجود قدرتی روشنی اور موسموں کے تابع تھا۔ مزید بر آں کہ صنعتی انقلاب غیر مشروط طور پر 1800 سے لے کر تاحال عالمی ترقی میں معاون تھا۔ پیداوار کے اضافے سے اشیا کی فراوانی ہوئی۔ پیداوار کے تیز رفتار طریقہ کی وجہ سے کپڑے کی صنعت تیزی سے ترقی کرنے لگی۔ کوئلہ، بھاپ، انجن اور نئی مشینوں کی وجہ سے کپڑے کی پیداوار میں بہت اضافہ ہوا اور اس سے متعلق خام پیداوار کی طلب میں بھی ترقی ہوئی۔ ان حالات کی وجہ سے مجموعی طور پر لوگوں کو کپڑا سستے داموں میں دستیاب ہونے لگا۔ صنعتوں کے پھیلاؤ سے فیکٹریوں میں زیادہ مزدوروں کی ضرورت پیش آئی یعنی اچانک روزگار کے بہت زیادہ مواقع فراہم ہوئے۔ سماج کے کم مراعات والے طبقات کو بھی ملازمت کے مواقع حاصل ہوئے اور ان کو روزگار مل گیا۔ مثال کے طور پر خواتین کو بھی ملازمت ملنے لگی۔

بڑی کمپنیوں میں اضافے کی وجہ سے اجرت یافتہ ملازمین پر مبنی سرمایہ دارانہ نظام ترقی پذیر ہونے لگا جس کی وجہ سے ایسے مارکٹ (Market) یامنڈیاں وجود میں آئیں جو اشیا اور خدمات کے خرید و فروخت کی قیمتوں پر رضامند ہوگئے۔ صنعتی سرمایہ دارانہ نظام کا ارتقاہوا جہاں رقومات کو سرمایے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ ہر تاجر اپنی فیکٹری میں بہتر اور کم قیمت والی اشیا کی تیاری پر توجہ دیتا کیوں کہ اس کو دوسروں سے مسابقت کا سامنا تھا۔ آج کے دور میں دنیا ہر طرف اور خاص طور سے یورپی یونین (EU) میں مسابقت جاری ہے اور EU کے فرائض کے مطابق کمپنیوں کے درمیان صحت مندانہ مسابقت ضروری ہے تاکہ صارفین کو مختلف اشیا مسابقتی قیمتوں پر مہیا ہوسکے اور کمپنیوں کو اپنے حریفوں کی سازشوں سے روکا جاسکے اوران کی حوصلہ شکنی ہوسکے۔ تجارتی انقلاب کے نئے معاشی نظام نے یورپ میں چند تبدیلیوں کو متاثر کیا۔ عالمی تجارت میں یورپ نے اپنی اجارہ داری کو برقرار رکھا۔ کارپوریشن اور سرمایہ داری کے تیز رفتار اضافہ کی وجہ سے عالمی تجارت میں اضافہ ہوا اور حمل و نقل اور مواصلاتی نظام جیسے بحری راستوں سے اشیا کی حمل و نقل میں تیز رفتار تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ انگلینڈ نے سمندروں پر اپنی برتری قائم کی۔ سڑکوں اور نہروں کی جدید کاری کی گئی۔

اس سے ملکی اور بیرونی تجارت میں اضافہ ہوا۔ صنعتی انقلاب کی کامیابی اور اس کی وسعت کا انحصار دور دراز کے مقاموں تک اشیا اور خام مال کی سربراہی پر تھا۔ اس لیے گھوڑا گاڑی جیسی روایتی سواریاں یا اس قسم کے دوسرے ذرائع حمل و نقل عملی طور پر بے سود، مہنگے اور غیر موثر ثابت ہوئے۔ تیز رفتار اور موثر ٹرانسپورٹ کے ذرائع کی ضرورت محسوس ہوئی۔ نئے ذرائع حمل و نقل میں بحری راستوں، سڑکوں اور ریلویز کی جانب خصوصی توجہ کی۔ اچانک روڈ ٹرانسپورٹ میں اضافہ ہوا۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے بڑی مشینوں کو برق کے ذریعے چلایا جانے لگا۔ برق کے استعمال کی وجہ سے روشنی کے علاوہ ذرائع مواصلات میں مدد ملنے لگی۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کی ایجاد ہوئی اور یہ مواصلات کا اہم ذریعہ بنے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے ریڈیو کا استعمال بڑھنے لگا۔ کم سے کم وقت میں دور دراز کے علاقوں کو ریڈیو کے ذریعے پیغام رسانی کا کام انجام دیا جانے لگا۔

صنعتی انقلاب کے اثرات دیرپا اور بہت زیادہ رہے۔ جس کی وجہ سے جدید سماج کی ایک شکل اور ترتیب بنی اور ہماری زندگی میں کئی طرح سے سدھار آیا اور اسے ترقی ملی۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے جہاں ترقی ہوئی وہاں صنعتیانا کے مضر اثرات بھی رونما ہوئے ہیں۔ برقی قوت نے صنعتی انقلاب میں اہم رول ادا کیا، لیکن صنعتی انقلاب کی وجہ سے آلودگی اور کاربن کے اخراج سے سماج کو گلوبل وارمنگ کا خطرہ درپیش ہوا۔ آج کے دور میں یہ مسئلہ تشویشناک صورت حال اختیار کر چکا ہے۔ صنعتی انقلاب سے پہلے زمین کے ماحول میں کاربن ڈائی آکسائیڈ متوازن مقدار میں ہوتی تھی لیکن آج یہ غیر متوازن ہوگئی ہے۔ آج کی ترقی پذیر معیشت میں طاقت کے پیداوار میں معدنی ایندھن کو چلانا ضروری سمجھا جاتا ہے جس سے ماحولیاتی تبدیلی ہو رہی ہے۔

گلوبل وارمنگ بھی ایک عالمی مسئلے کی نوعیت اختیار کر چکا ہے اور آج کے دور میں اس کے اثرات پچھلے پچاس برسوں کی بہ نسبت بہت زیادہ نمایاں ہیں جس کی وجہ سے آفات سماوی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور شدید موسمی حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ پیداوار میں اضافہ کے لیے آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کچھ تبدیلیاں اور تکنیکی طریقہ کار کو اپنایا جارہا ہے جیسے قدیم زرعی طریقوں میں تبدیلی لاتے ہوئے جراثیم کش دواؤں اور کیمیائی کھاد کا استعمال زیادہ ہونے لگا۔ اس طریقے کار کے ذریعے پیدا شدہ غذائی اجناس کے استعمال سے بھی انسانی صحت متاثر ہو رہی ہے۔ نئے زرعی طریقوں کے استعمال سے زرخیزی متاثر ہو رہی ہے اور زرعی زمین میں اضافہ کے لیے جانوروں کے ٹھکانے ختم ہوتے جارہے ہیں۔

صنعتی انقلاب کا سب سے اہم نتیجہ آبادی کے تیز رفتار اضافہ کی شکل میں نمودار ہوا۔ بیسویں صدی کی عالمی آبادی میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے۔ عالمی آبادی میں اس قدر تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے کہ انیسویں صدی کے ابتدا میں اس کی آبادی چھ بلین سے بڑھ جائے گی یعنی ایک صدی میں عالمی آبادی میں چار سو فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ سماجی انقلاب کے آغاز کے دو سو پچاس سال مکمل ہوئے اور دنیا کی آبادی چھ بلین ہوگئی۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے غریبی اور فضائی آلودگی میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ مکانات کی قلت کی وجہ سے آبادی کی گنجانی میں اضافہ ہوا اور غذائی اشیا کی قلت کا اندیشہ لاحق ہو رہا ہے۔

اگر ہم انقلاب کا مکمل جائزہ لیں تو ہم کو یہ معلوم ہوگا کہ اس سے سماج میں چند بنیادی تبدیلیاں واقع ہوئیں جس نے انسانی اخلاق و عادات اور صحت پر غیر معمولی اثرات مرتب کیے۔ اس انقلاب کی وجہ سے کم قیمت پر اشیا دستیاب ہونے لگیں، زراعت،

ٹرانسپورٹ، میڈیکل سائنس اور مواصلات میں ترقی ہوئی۔اس کے علاوہ مزدور طبقہ کے معیار زندگی میں اضافہ ہوا۔روزگار کے مواقع زیادہ دستیاب ہوئے اور خواتین کو ملازمت کرنے کا موقع ملا۔ حکومتی سطح پر کئی تبدیلیاں ہوئیں جیسے کمیونزم اور سوشلزم کو عروج حاصل ہوا۔مزدور یونین تشکیل دی گئی اور حکومتی قوانین اوراصول تدوین کیے گئے۔

3.5 سماجیات کی اہمیت(The Importance of Sociology)

پچھلے صفحات کے مباحث کی روشنی میں اگر دیکھیں تو سماجیات کی اہمیت کا ادراک ہوتا ہے جس کا بنیادی مقصد سماجی اداروں، سماجی اقدار، سماجی معیارات،اور سماجی تبدیلیوں کا سائنسی مطالعہ کرنا ہے۔ سماجیات کو سماج کا علم اور تمام سماجی علوم کی بنیاد کہا جاتا ہے۔ماہرین سماجیات اس کی اہمیت کے تعلق سے مختلف رائے رکھتے ہیں۔ مفکرین کا ایک گروہ سماجیات کو ایک ایسے مضمون کی حیثیت سے تعبیر کرتا ہے جس کا سماجی حقیقت سے کم تعلق ہے۔ یہ کہتے ہوئے اس گروہ نے اس مضمون کی قدر و قیمت کو گھٹا دیا ہے۔ اس کے بر خلاف دوسرے گروہ نے اس کی اہمیت کی مدافعت کرتے ہوئے اس کی سائنسی حقیقت کو بیان کیا ہے جو سماجی حقیقت کے مطالعہ میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ مندرجہ ذیل نکات سماجیات کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

1. صرف سماجیاتی تجزیہ کے ذریعے ہی سماج کا سائنسی مطالعہ ممکن ہے۔
2. سماجی مسائل کی تفہیم اور تجزیہ میں سماجیات معاون ہوتی ہے۔
3. سماجیاتی بصیرت موثر منصوبہ بندی، سماجی پالیسی کی تشکیل اور بہتر حکمرانی میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔
4. سماجیات کی شاخ جرمیات(Criminology) سماج کے جرائم اور مجرمیت کی تفہیم میں مدد دیتی ہے۔
5. سماجیات کے مطالعے سے گروہوں، تمدنوں اور سماجوں کی تقابلی تفہیم میں مدد ملتی ہے۔
6. سماجیات میں قبائلی مطالعات، سوشل اینکولژن(Inclusion) اور ایکسکلوژن(Exclusion)، دیہی مطالعات،شہری مطالعات، سماجی تحریکیں وغیرہ کو سماجی حقیقت سے متعلق موضوعات سماجیات کا موضوع ہیں۔اس طرح سماجیات کو ایک مضمون کی حیثیت سے اپنی شناخت بنانے میں کامیابی ملی ہے۔

3.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

صنعتی انقلاب نے چھوٹی کمیونٹی خاص طور پر سادہ اور ناخواندہ سماج کو اس کی ڈھانچا جاتی نوعیت میں تبدیلی لاتے ہوئے تکنیکی، پیچیدہ، پیشہ وارانہ،جدید، کثیر آبادی والے سماج میں تبدل کر دیا۔ صنعتی انقلاب نے جدید سماج کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ اس کی وجہ سے معاشی، سیاسی، سماجی، سیاسی اور تکنیکی شعبے متاثر ہوئے۔ اور اس کی وجہ سے معیشت اور پیداوار میں بنیادی تبدیلیاں رونما ہوئیں جو سماجیات کے ظہور کا باعث بنی۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- صنعتی انقلاب کے مفہوم کو سمجھائیے۔
- صنعتی انقلاب کے کوئی دو اہم اسباب بیان کیجیے۔

3.7 کلیدی الفاظ (Key Words)

صنعتی انقلاب: اس سے مراد وہ بڑی تبدیلیاں ہیں جو گزشتہ 150 سالوں کے دوران میں ایجادات اور اختراعات کے ذریعے رونما ہوئی تھیں۔ جس کی وجہ سے پیداوار اور تقسیم کا طریقہ متاثر ہوا اور سماج کے معاشی فرائض میں انقلابی تبدیلیاں ہوئی تھیں۔

3.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

3.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. صنعتی انقلاب کی اصطلاح عام طور پر سلسلے وار معاشی تبدیلیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو............ میں رونما ہوا تھا۔

(a) 14-15ء　(b) 17-18ء　(c) 18-19ء　(d) 20-21ء

2. کس نے کہا تھا کہ صنعتی انقلاب کی وجہ سے دنیا ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے جسے مشینوں کا دور کہا جاتا ہے؟

(a) مانٹسکیو　(b) ٹوائن بی　(c) اگست کامٹ　(d) پلیٹو

3. آئرن لا آف ویجس یعنی اجرتوں کا آہنی قانون کس نے تشکیل دیا؟

(a) ڈیوڈ ریکارڈو　(b) تھامس مالتھس　(c) جرمی بینتھم　(d) ٹوائن بی

4. "تمام سیاسی، سماجی اور معاشی ماڈلس کو افراد کی بڑی تعداد کی بہت زیادہ خوشی کے لیے سوچنا چاہیے۔" یہ کس کا فلسفہ ہے؟

(a) ڈیوڈ ریکارڈو　(b) تھامس مالتھس　(c) جرمی بینتھم　(d) ٹوائن بی

5. ان میں سے کون سا صنعتی انقلاب کا سبب نہیں ہے؟

(a) ٹیکنالوجی کی ایجادات　(b) لوہے اور کوئلہ کی دستیابی

(c) آبادی میں اضافہ　(d) امریکی جنگ آزادی کا اثر

6. صنعتی انقلاب کی وجہ سے............ میں اضافہ ہوا۔

(a) سماجی دولت　(b) مادی دولت　(c) سیاسی دولت　(d) علمی دولت

7. سماجیات کا بانی کون ہے؟

(a)مانٹیسکو (b)مارکس (c)درکھائم (d) اگست کامٹ

8. صنعتی انقلاب نہ صرف صنعتی، تکنیکی اور پیداوار میں تبدیلیاں ہیں بلکہ یہ ایک سماجی انقلاب ہے جس کے سماجی اسباب اور سماجی اثرات ہیں۔ کس نے کہا تھا؟

(A)ہیرالڈ پرکن (b)والٹیر (c)روسو (d)اگست کامٹ

9. Socius کی اصطلاح............ہے۔

(a)لاطینی (b)یونانی (c)جرمن (d)فرانسیسی

10. ”تہذیب لوگوں کو برباد کرتی ہے“۔ یہ کس کا مشاہدہ تھا؟

(a)ہیرالڈ پرکن (b)والٹیر (c)روسو (d)کارل مارکس

3.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. صنعتی انقلاب کے تین اہم اسباب بیان کیجیے۔
2. ٹیکنالوجی کی دریافت صنعتی انقلاب کے لیے کس طرح ذمے دار ہے؟
3. ایک مضمون کی حیثیت سے سماجیات کی اہمیت پر بحث کیجیے۔

3.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. صنعتی انقلاب کے سماج پر اثرات کو بیان کیجیے۔
2. بحیثیت مضمون سماجیات کے ظہور پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. سماجیات کے ارتقا میں اگست کامٹ کے رول کو سمجھایئے۔

3.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Ranjan Chakrovarty, 2012,A History of Modern World , Primus Books, New Delhi
2. George Ritzer, 2013, Sociological Theory,McGraw Hill Education, New Delhi
3. Haralambos & Holborn, 2018,Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers
4. Alex Inkeles, 1979,What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall India Learning Private Limited

اکائی 4۔ سماجیات اور اس کا
انسانیات، نفسیات، معاشیات، سیاسیات اور تاریخ سے تعلق

(Sociology and its Relationship with
Anthropology, Psychology, Economics, Political Science and History)

اکائی کے اجزا

4.0 تمہید

4.1 مقاصد

4.2 سماجیات کا دیگر مضامین سے تعلق

4.3 سماجیات اورانسانیات

4.4 سماجیات اور تاریخ

4.5 سماجیات اور سیاسیات

4.6 سماجیات اور معاشیات

4.7 سماجیات اور نفسیات

4.8 اکتسابی نتائج

4.9 کلیدی الفاظ

4.10 نمونہ امتحانی سوالات

4.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

4.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

4.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

4.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

4.0 تمہید (Introduction)

سماجیات ایک سماجی علم ہے جو انسانی سماجوں ،ان کے بین عمل اور ان کے طریقوں کا مطالعہ کرتا ہے ۔ یہ سماج کے حرکیاتی اجزا جیسے اداروں، کمیونٹیوں، آبادی، جنس، نسلی یا عمری گروہوں کا تجزیہ کرتا ہے۔ سماجیات میں سماجی حیثیت، سماجی درجہ بندی، سماجی تحریکیں، سماجی تبدیلی، جرم وانحراف اور بغاوت جیسی چیزوں کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ سماجی زندگی انسانی برتاؤ کو کنٹرول کرتی ہے۔ یہ سماجیات کی ذمے داری ہے کہ وہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ تنظیمیں افراد کے برتاؤ پر کس طرح اثرانداز ہوتی ہیں، وہ کس طرح تشکیل پاتی ہیں، تنظیمو ں کا ایک دوسرے کے ساتھ کیا رد عمل ہوتا ہے، وہ کس طرح زوال پذیر ہوتی ہیں اور بالآخر ان کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے۔بنیادی تنظیمی ڈھانچوں میں معاشی، مذہبی، تعلیمی اور سیاسی ادارے، اور مخصوص ادارے جیسے خاندان، کمیونٹی، ملٹری گروہ، ہم عمر افراد کا گروہ، کلبس اور دیگر رضاکارانہ انجمنیں شامل ہیں۔ سماجیات کا دیگر سماجی علوم سے تعلق کو سمجھنے کے لیے چند سماجی علوم کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

سماجیات پورے سماج کا علم ہے۔ اس لیے اس کا تعلق دیگر سماجی علوم سے بہت گہرا اور قریبی ہے۔ سماجی زندگی کے تمام پہلو ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ سماجی زندگی میں بے حد تنوع پایا جاتا ہے۔ سماجی زندگی کافی پیچیدہ ہوتی ہے۔ اس کی پیچیدگی اور وسعت کی وجہ سے کسی ایک سماجی پہلو کا مطالعہ ایک مخصوص سماجی علم کے لیے مشکل ہے۔ اس لیے سماجی زندگی کی مختلف نوعیتوں کا مطالعہ سائنسی نقطہ نظر سے معاشیات، سماجیات، سیاسیات، نفسیات، جغرافیہ، انسانیات، قانونیات، مذہبیات، علم و تعلیم اور تاریخ کے علاوہ کئی علوم میں کیا جاتا ہے۔ سماجیات اور دیگر علوم کے آپسی ربط کو سمجھنے کے لیے چند علوم کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ ان میں سماجیات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اپنی ساری توجہ وسیع تر سماجی مظاہر کی تقسیم پر صرف کرتی ہے۔

4.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- سماجیات کے مفہوم کو سمجھ سکیں گے۔

- سماجیات کے دیگر علوم سے تعلق کو سمجھ سکیں گے۔
- سماجیات اور دیگر مضامین کے فرق کو سمجھ پائیں گے۔

4.2 سماجیات کا دیگر مضامین سے تعلق

(Sociology and its Relationship With Other Subjects)

سماجیات اور دیگر سماجی علوم میں بہت گہرا تعلق ہے، خواہ وہ تاریخ ہو، نفسیات ہو، سیاسیات ہو، معاشیات ہو یا انسانیات ہو۔ ذیل میں ان تمام ہی علوم کے باہمی تعلق کو الگ الگ سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔

4.3 سماجیات اورانسانیات (Sociology and Anthropology)

آج کے دور میں سماجیات اورانسانیات کے آپسی تعلق کو تسلیم کرلیاگیا ہے۔ مشہور انسانیات داں کروبر (Kroeber)نے ان دونوں علوم یعنی سماجیات اورانسانیت کو جڑواں بہنوں سے تعبیر کیاہے۔رابرٹ ریڈ فیلڈ (Robert Red Field)نے کہا ہے کہ سماجیات اور انسانیات کا آپسی تعلق ان کے کام کے طرز کی مشابہت کی وجہ سے انسانیات اور سیاسیات سے بھی زیادہ گہرا ہے۔ انسانیات سماجیات کی طرح ایک عمومی سائنس ہے۔ انسانیات یعنی "Anthropology" کا لفظ دو یونانی الفاظ سے ماخوذ ہے۔ پہلا لفظ " Anthropos " ہے جس کے معنی انسان کے ہوتے ہیں اور دوسرا لفظ "Logos" ہے جس کے معنی علم یا مطالعے کے ہیں۔ ان الفاظ کے ملانے سے جو لفظ انتھروپولوجی(Anthropology) بنا ہے اس کے لغوی معنی انسانیات یعنی انسان کے علم کے ہوتے ہیں۔ انسانیات انسان کے کلّی مطالعے کانام ہے۔ کروبر نے اسے انسان اور اس کے کارنامو ں اور برتاؤ کا علم کہا ہے۔ انسانیات کا تعلق کسی خاص شخص سے نہیں ہوتا بلکہ گروہ میں رہنے والے افراد، نسلوں،لوگوں اور ان کی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ روایتی سماجی علوم میں سب سے جدید علم ہونے کے باوجود اس نے بہت ترقی کی ہے اور سب سے مسابقت کرتے ہوئے مقبولیت حاصل کی ہے۔ اس مضمون نے انسان کے تفہیمی اور جامع مطالعے میں بہت اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ انسانیاتی علوم کی وجہ سے علم سماجیات کو کافی مدد ملی ہے۔ تمام سماجی علوم میں انسانیات کی وسعت بہت زیادہ ہے۔اس مضمون میں انسان کامطالعہ حیوانی نظام کے ایک رکن اورانسانی سماج کے ایک فرد کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔ انسانیات میں انسان کے حیاتیاتی ارتقا اور تمدنی ترقی سے بحث کی جاتی ہے اور اس مضمون میں فرد کے تمدنی کارناموں کو بھی زیربحث لایاجاتا ہے۔ ماہرین انسانیات نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو اسی دائرہ بحث میں شامل کرلیا ہے اس لیے

انسانیات کو سب سے جامع علم کہاجاتا ہے۔ انسانیات کی دواہم شاخیں ہیں جن کو یہاں زیر مطالعہ لایاگیا ہے۔ کروبر نے بھی انسانیات کے دو اہم شعبوں پر اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔(1)نامیاتی یا طبعی انسانیات(2)سماجی اور تمدنی انسانیات۔

- **نامیاتی یا طبعی انسانیات**

طبعی انسانیات میں انسان کا مطالعہ ایک حیاتی عضویہ کی حیثیت سے کیاجاتا ہے اورا س کوعالم حیوانات کا ایک رکن تسلیم کیاجاتا ہے۔ طبعی انسانیات میں جسمانی ارتقا کی تاریخ،جسمانی خصوصیات'انسانی اعضا کی بناوٹ'سر'قد'جبڑوں کی بناوٹ، بالوں اورآنکھوں کا رنگ اس کے علاوہ دیگر حیوانوں کی جسمانی اور ذہنی امتیازات کوزیر بحث لایاجاتا ہے۔ طبعی انسانیات کی دواہم ذیلی شاخیں ہیں۔ (1) قدیم انسانی حیاتیات (Human Paleontology)جس کا تعلق رکاز یعنی Fossilsکے مطالعے سے ہے اور(2)کاسمٹولوجی (Cosmetology)جس میں خاص طورپر انسانی جسم کامطالعہ کیاجاتا ہے۔

- **سماجی و تمدنی انسانیات**

سماجی وتمدنی انسانیات کوعام طورپر تمدنی انسانیات کہتے ہیں۔اس میں انسان کامطالعہ ایک سماجی حیوان کی حیثیت سے کیاجاتا ہے۔ سماجی انسانیات میں قبائلی اور قدیم سماجوں کامطالعہ کیاجاتا ہے۔ سماجی انسانیات میں انسان اس کے تمدن اور تمدنی طریقے سے بحث کی جاتی ہے۔ اس میں تمد ن اور سماجی ڈھانچے کامطالعہ کیاجاتا ہے۔ اس کے علاوہ قدیم اور جدید ہر قسم کے سماج کے تمدن کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

ہوئبل(Hoebel)کے مطابق سماجیات اورانسانیات اپنے وسیع ترمفہوم میں ایک جیسے ہیں۔ایوانس پریچارڈ(Evans Pritechord)نے سماجی انسانیات کو سماجیات کی ایک شاخ قراردیا ہے۔ سماجیات کو انسانیاتی مطالعات سے بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ ماہرین سماجیات موجودہ سماجی مظاہر کو سمجھنے کے لیے ماہرین انسانیات کے مطالعے پرانحصار کرتے ہیں۔ ماہرین سماجیات علم انسانیات کی فراہم کردہ ماضی کی معلومات سے استفادہ کرتے ہیں۔ ریڈ کلف براؤن،بی۔ میلونسکی، رالف لنٹن، لوئی۔ ریمنڈفرتھ، مارگریٹ میڈ،ایوانس پریچارڈ اوردیگرمشہو رانسانیات دانوں کے مطالعات علم سماجیات میں اہمیت کے حامل ہیں۔ خاندان' شادی بیاہ'خانگی جائیداد'مذہب کی ابتدا اور ارتقا جیسے سماجیاتی عنوانات کی انسانیاتی تناظر میں بہتر تفہیم ہوسکتی ہے۔ انسانیاتی مطالعات سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ جسمانی یاحیاتیاتی خصوصیات کا ذہنی برتری سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ نسلی برتری کے تصور کو بھی علم انسانیات نے مسترد کردیا۔ اس کے علاوہ سماجیات نے ثقافتی خصوصیات'ثقافتی دائرہ'انحصاری خصوصیات' ثقافتی پسماندگی (Cultural Lag)،ثقافتی نمونے،ثقافتی تشکیل جیسے تصورات کوسماجی ثقافتی انسانیات سے حاصل کیا ہے۔ ماہرین سماجیات کے لیے سماجی اورطبعی انسانیات کی معلومات ضروری

ہیں۔سماج کو سمجھنے کے لیے مختلف تمدنوں خاص کرجدید اور قدیم تمدن کا تقابل کرنا ضروری ہے۔ بحیثیت مضمون انسانیات اور سماجیات کا بہت گہرا تعلق ہے۔ ان دونوں علوم میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔ دونوں علوم بہت تیزی سے ترقی کررہے ہیں۔ سماجی اور ثقافتی ماہرین انسانیات موجودہ افرا د اور آج کے سماجوں کامطالعہ کررہے ہیں۔ کئی یونیورسٹیوں میں سماجیات اورانسانیات کوایک ہی شعبے میں ضم کردیا گیاہے۔

سماجیات اورانسانیات نے دیگرمضامین کی ترقی کے لیے بھی کام کیا ہے۔ دونوں کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ حالاں کہ سماجیات کا نفس مضمون سماج ہے اورانسانیات میں انسانوں کامطالعہ کیا جاتاہے لیکن فرد اورسماج کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے۔اسی لیے ان دونوں میں فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ان کے آپسی تعلق کا ذیل میں تذکرہ کیاگیا ہے۔

انسانیات نے سماجیات کی ترقی کے لیے کام کیا ہے۔ انسانیات کی ترقی اور انسانیات کی مدد کے بغیر سماجیات کامطالعہ نامکمل ہوتا ہے۔ یہ سماجیات کا ہی ایک حصہ ہے۔ انسانیات کے ذریعے قدیم سماجوں کی جانکاری حاصل ہوتی ہے۔آج کے موجودہ سماج کی جامع تفہیم کے لیے سماجیات انسانیات سے مدد لیتی ہے۔ آربراؤن'لینٹن'میڈ اور پریچارڈ جیسے ماہرین انسانیات کی معلومات سے سماجیاتی علم میں اضافہ ہوا ہے۔ خاندان' شادی بیاہ'مذہب وغیرہ کے ادارو ں کے آغاز اور ابتدا کو انسانیاتی علم کے ذریعے بہتر انداز میں سمجھاجاسکتا ہے۔ ثقافتی احاطہ'ثقافتی خصوصیات اور تمدنی پسماندگی جیسے تصورات کوسماجیات نے تسلیم کیاہے۔ سماجیات'انسانیات کے اس نتیجے سے بھی متفق ہے کہ نسلی برتری فرد کی ذہنی ترقی کی ذمے دار نہیں ہے۔ سماجیات انسانی علوم سے بہت زیادہ استفادہ کرتی ہے۔ اسی طرح سماجیات بھی انسانیات کی ترقی کے لیے کام کرتی ہے۔ انسانیات نے سماجیات کے کئی تصورات کواپنے علمی ذخیرے میں شامل کیا ہے۔ درکھائم اور ہربرٹ اسپنسر جیسے ماہرین سماجیات کی تحقیقات اور معلومات سے علم انسانیات کو بڑی مدد ملی ہے۔ انسانیات بھی سماجیاتی تحقیق سے بہت زیادہ استفادہ کرتی ہے۔

سماجیات کے نظریات اور خیالات انسانیات کی تحقیق میں کارآمد ہوتے ہیں۔ اسی طرح سماجیات اورانسانیات میں بھی گہرا تعلق پایاجاتا ہے۔ دونوں انسانی سماج کا مطالعہ کرتے ہیں اوردونوں کا تعلق خاندان،دوست احباب اور قبائل جیسے سماجی گروہوں سے ہوتا ہے۔ نظریات اور تصورات کا استعمال بھی دونوں مضامین میں ہوتا ہے۔ دونوں میں باہمی تعلق اور باہمی انحصار ہوتا ہے۔ دونوں کا مبحث انسانی سماج ہے لیکن سماجیات میں سماجی تعلقات اوراداروں سے بحث کی جاتی ہے۔اس کے برخلاف انسانیات میں سماجی ڈھانچے کے علاوہ ثقافت بھی اس کا اہم موضوع ہے۔ سماج کے بغیرثقافت اور ثقافت کے بغیر سماج کی تفہیم ممکن نہیں ہے۔ ہندوستان میں بھی ایسے ماہرین سماجیات ا ورماہرین انسانیات موجو د ہیں جن کو دونوں شعبوں میں یکساں مقبولیت حاصل ہے لیکن اس آپسی تعلقات کے باوجود دونوں مضامین ایک دوسرے

سے علاحدہ ہیں۔

سماجیات اور انسانیات میں فرق (Difference between Sociology and Anthropology)

1۔ سماجیات میں سماج کا مطالعہ کیا جاتا ہے جب کہ انسانیات میں انسان اور اس کے برتاؤ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

2۔ سماجیات کا نفس مضمون کافی وسیع ہے جب کہ انسانیات کی وسعت محدود ہے کیوں کہ انسانیات، سماجیات کی ایک شاخ ہے۔

3۔ سماجیات کلی طور پر سماج کا علم ہے جب کہ انسانیات میں انسان کا سماج کے ایک حصہ کے طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔

4۔ سماجیات میں تہذیبوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو وسیع، غیر محدود اور حرکی ہوتے ہیں۔ دوسری جانب انسانیات میں تمدنو کو زیر مطالعہ لایا جاتا ہے جو محدود اور سکونی (Statical) ہوتے ہیں۔

5۔ سماجیات میں جدید، مہذب اور پیچیدہ سماجوں کا مطالعہ ہوتا ہے جب کہ انسانیات قدیم اور ناخواندہ سماجوں کا علم ہے۔

6۔ سماجیات کا تعلق سماجی منصوبہ بندی سے ہے اور انسانیات کا تعلق سماجی منصوبہ بندی سے نہیں ہے سماجی منصوبہ بندی کی بنیاد پر سماجیات مستقبل کے لیے تجاویز پیش کرتی ہے لیکن انسانیات مستقبل کے تعلق سے کوئی تجویز نہیں رکھتی۔

7۔ کلکھن (Kluckhon) کے مطابق سماجیاتی رجحانات کا تعلق عملی نوعیت اور زمانہ حال سے ہے اور انسانیاتی رجحانات کا تعلق خالص تفہیم اور ماضی سے ہوتا ہے۔

4.4 سماجیات اور تاریخ (Sociology and History)

سماجیات اور تاریخ کا گہرا تعلق ہے۔ وون بلو (Von Bulow) جیسے مصنفین سماجیات کو تاریخ سے الگ اور علاحدہ مضمون کے طور پر قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ تاریخ انسانی سماجوں کی زندگیوں کا ریکارڈ ہے۔ اس کے علاوہ انسانی سماج میں ہونے والی تبدیلیوں، ان کے خیالات اور مادی حالات کا بھی ریکارڈ ہے جو ان کی ترقی میں معاونت یا مزاحمت کرتے ہیں۔

سماجیات کا تعلق سماجوں کے تاریخی ترقی کے مطالعے سے ہے۔ اس میں زندگی کے مختلف مراحل، طرز زندگی کے نمونے، رسومات، آداب اور سماجی اداروں کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اپنے مواد کے لیے سماجیات کا انحصار، تاریخ

پر ہوتا ہے۔ ارنالڈ ٹوائن بی (Arnold Toynbe) کی کتاب " A Study of History " کی سماجیات میں کافی اہمیت ہے۔ یہ تاریخی مواد فراہم کرتی ہے جس کی تفہیم اور ترتیب ماہرین سماجیات کرتے ہیں۔ اسی طرح سماجیات تاریخ کے مطالعے کے لیے سماجی پس منظر فراہم کرتی ہے۔ اب تاریخ کا مطالعہ سماجی نقطہ نظر سے کیاجاتا ہے۔ یہ بات بہت صحیح ہے کہ تاریخ کا مطالعہ سماجی اہمیت کے بغیر بے معنی ہے۔ کسی سماج کو سمجھنے کے لیے اس کے تاریخی پس منظر سے واقفیت ضروری ہے۔اگر موجودہ حالات کو سمجھنے اور مستقبل کی رہنمائی کے لیے تاریخ کا مطالعہ ضروری ہے تو حقائق کی سماجیاتی تفہیم بھی ضروری ہے۔ سماجیات اور تاریخ کے باہمی انحصار کی بنیاد پر جی.ای ہوارڈ(G.E Howard)نے کہا ہے کہ"تاریخ ماضی کی سماجیات ہے اورسماجیات حال کی تاریخ ہے" ۔ مجموعی طورپرانسان تاریخی دھارے سے مکمل طورپر الگ نہیں ہوسکتا۔بڑے بڑے انقلابات نے بھی ماضی کو فراموش نہیں کیا ہے

ان دومضامین کے قریبی تعلقات کے باوجود ان کی علاحدہ نوعیت بھی ہے۔ تاریخ ایک ٹھوس مضمون ہے جب کہ سماجیات ایک تجریدی علم ہے۔ تاریخ میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں کہ تاریخ کا سماجیات سے کوئی راست تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح سماجیات میں بھی بہت کچھ ہے جو تاریخ میں نہیں ہے۔ پارک (Park)کے مطابق تاریخ ایک ٹھوس مضمون ہے جب کہ سماجیات ایک مجرد مضمون ہے۔ ماہرین سماجیات کا کام سماج کے عام قوانین کی تلاش ہے جب کہ مورخ تاریخی واقعات کو تاریخی ترتیب سے بیان کرتا ہے۔ ماہرین سماجیات واقعات کے عام پہلوؤں کو تلاش کرتا ہے اوران کی تعمیم کرتا ہے۔ سماجیات اور تاریخ کے علاحدہ رجحانات ہوتے ہیں۔ تاریخ کا تعلق واقعات کے پہلوؤں سے ہوتا ہے جب کہ سماجیات ان کا مطالعہ سماجی تعلقات کے نقطہ نظر سے کرتی ہے۔ مثلاً مؤرخین جنگ کوبیان کرنے میں اس سے متعلق تمام حالات کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں جب کہ ماہرین سماجیات جنگ کو ایک سماجی مظہر یا سماجی واقعے سے تعبیر کرتے ہیں۔یہ لوگوں کی زندگی اور سماجی اداروں پراس کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

سماجیات اور تاریخ کے درمیان فرق (Difference between Sociology and History)

1۔ سماجیات سماج کا علم ہے اوراس کا تعلق موجودہ سماج سے ہوتا ہے لیکن تاریخ میں ماضی کے واقعات اور ماضی کے سماجوں کامطالعہ کیاجاتاہے۔
2۔ سماجیات ایک جدید علم ہے جب کہ تاریخ ایک قدیم سماجی علم ہے۔
3۔ سماجیات مجرد ہے جب کہ تاریخ کی نوعیت ٹھوس ہے۔
4۔ سماجیات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے جب کہ تاریخ کی وسعت محدود ہے۔ سماجیات کی وسعت میں تاریخ بھی شامل ہے۔

5۔ سماجیات ایک تجزیاتی علم ہے جب کہ تاریخ ایک وضاحتی یا تشریحی علم ہے۔

6۔ سماجیات اور تاریخ کے انداز فکر میں فرق ہے۔ سماجیات میں کسی بھی مخصوص واقعے کا سماجی تناظر میں مطالعہ کیاجاتا ہے جب کہ تاریخ میں کسی واقعے کا کلی مطالعہ ہوتا ہے۔

7۔ سماجیات ایک عام علم ہے جب کہ تاریخ ایک مخصوص علم ہے۔

4.5 سماجیات اور سیاسیات(Sociology and Political Science)

سماجیات اور سیاسیات کا حال قریبی تعلق رہا ہے۔ مورس گنسبرگ کے مطابق تاریخی اعتبار سے سماجیات کی جڑیں سیاسیات اور فلسفہ تاریخ میں پیوست ہیں۔ سماجی علوم کے دواہم کام(1) افلاطون کی "Republic" (2)ارسطو کی"Politics"اور دیگر کلاسیکی کام علم سیاسیات کے اہم مقالے ہیں۔ ان دومضامین میں کئی باتیں مشترک ہیں۔ سیاسیات سماجی علوم کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق انسانی سماج کی حکومت اور تنظیم کے اصولوں سے ہوتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر سیاسیات کا تعلق سماجی گروہوں سے ہے جو مملکت کے اقتداراعلا کے تحت ہوتے ہیں۔ یہ بالکل صحیح کہاجاتا ہے کہ سماجیاتی پس منظر کے بغیر علم سیاسیات کامطالعہ بے معنی ہوگا۔حکومت کی اشکال،حکومتی اعضا کی نوعیت،قوانین، مملکتی سرگرمیوں کا دائرہ وغیرہ کا تعین سماجی طریق کے ذریعے ہوتا ہے۔ بارنس (Barnes)کے مطابق سماجیات اور جدید سیاسی نظریہ کے بارے میں اہم بات یہ ہے کہ گزشتہ تیس برسوں میں سیاسی نظریات میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ سماجیات کی تجویز کردہ اور نشان زدہ ہیں۔ گڈنگس کے مطابق جو لوگ سماجیات کے ابتدائی اصولوں سے ناواقف ہیں ان کو مملکت کے نظریات کوپڑھانا بالکل ایسا ہی ہے جیسے نیوٹن کے کلیات سے ناواقف افراد کو علم فلکیات یا تھرموڈائنامکس کا درس دینا۔ مختصر یہ کہ سیاسیات دراصل مملکت کا علم ہے اس میں سماج کی اقتداری قوتوں کامطالعہ کیاجاتا ہے۔

سماجیات اپنے نتائج اخذ کرنے کے لیے سیاسیات پر بھی انحصار کرتی ہے۔ سماج کے کلی مطالعے کے لیے سماج کی سیاسی زندگی کا خصوصی مطالعہ ناگزیر ہے۔ کومٹ (Comte)اوراسپنسر (Spencer)کے مطابق ان دونوں مضامین میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیٹلن (Catlin)کے مطابق سیاسیات اورسماجیات ایک شئے کے دوپہلوہیں۔ ایف.جی ولسن(F.G Wilson) کہتا ہے کہ یہ بڑا مشکل ہوجاتا ہے کہ ایک مخصوص مصنف کو ماہرسماجیات یا ماہر سیاسیات یا ایک فلسفی تصور کریں۔ درکھائم،میلونوسکی، پارسنس،اسپنسر، مرٹن،میکس ویبر جیسے مشہور ماہر سماجیات نے علم سیاسیات میں بھی اپنا تعاون دیا ہے۔سیاسی سماجیات ایک بین علمی مضمون ہے جو سماجیاتی اورسیاسی طرز فکرکومتحد کرتا ہے۔

سماجیات اورسیاسیات میں فرق (Difference Between Sociology and Political Science)

1۔ سماجیات٬سماج اور سماجی تعلقات کا علم ہے جب کہ سیاسیات میں مملکت اور حکومت سے بحث کی جاتی ہے۔

2۔ سماجیات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے جب کہ سیاسیات کا دائرہ کار محدود ہے۔

3۔ سماجیات ایک عمومی سائنس ہے لیکن سیاسیات ایک خصوصی علم ہے۔

4۔ سماجیات میں منظم٬غیر منظم اور بد نظم سماج کا مطالعہ کیاجاتا ہے جب کہ سیاسیات میں صرف سیاسی اعتبار سے منظم سماج کو زیر بحث لایاجاتا ہے۔

5۔ سماجیات میں سماجی سرگرمیوں کااحاطہ کیاجاتا ہے اورعلم سیاسیات میں فرد کی سیاسی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

6۔ سماجیات ایک جدید علم ہے جب کہ سیاسیات ایک قدیم علم ہے۔

7۔ سماجیات میں فرد کامطالعہ ایک سماجی حیوان کے طورپرکیاجاتا ہے اورعلم سیاسیات میں فرد کا بحیثیت سماجی حیوان مطالعہ کیاجاتا ہے۔

8۔ سماجیات میں رسمی اور غیر رسمی تعلقات کامطالعہ ہوتا ہے جب کہ علم سیاسیات میں صرف رسمی تعلقات پر بحث کی جاتی ہے۔

9۔ سماجیات فرد کی شعوری اور غیرشعوری سرگرمیوں پر توجہ دیتی ہے جب کہ سیاسیات میں فردکی شعوری سرگرمیوں کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔ سماجیات میں انجمن کی تمام قسموں کا مطالعہ کیاجاتا ہے جب کہ سیاسیات فرد کی ایک ہی قسم کی انجمن یعنی مملکت کا مطالعہ کرتے ہیں۔

4.6 سماجیات اورمعاشیات (Sociology and Economics)

سماجیات کو تمام سماجی علوم کا ماخذ کہاجاتا ہے لہذا سماجیات کا دیگرسماجی علوم سے گہرا تعلق ہے۔ سماجیات اورمعاشیات کا بھی قریبی اورگہرا تعلق ہے۔ ان دونوں علوم میں گہرا تعلق ہونے کی وجہ سماجی سرگرمیوں میں معاشی تعلقات کا وقوع پذیر ہونا ہے۔ اسی طرح سماجی تعلقات پر معاشی تعلقات اثرانداز ہوتے ہیں۔ معاشی سرگرمیاں بڑی حد تک سماجی سرگرمیاں کہلاتی ہیں۔ سماجیات میں سماج٬سماجی تعلقات اور سماجی اداروں کااحاطہ کیاجاتا ہے جب کہ معاشیات میں پیدائش دولت٬ تقسیم دولت اور صرف دولت کامطالعہ ہوتا ہے۔ یہ دونوں قسم کی سرگرمیاں سماجی دائرہ میں داخل ہیں کیوں کہ دونوں کا تعلق افراد کے برتاؤ سے ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک کا تعلق سماجی افعال سے ہے تو دوسرے

کا تعلق معاشی سرگرمیوں سے۔یہ دونوں سرگرمیاں باہم مربوط ہیں۔

سماجیات سماج کا علم ہے۔ اس کا تعلق افراد کی انجمنوں سے ہے۔ سماجیات میں انسان کے باہمی عمل اورآپسی تعلقات، ان کے حالات اور نتائج کامطالعہ کیاجاتا ہے لیکن معاشیات میں فرد کا تعلق اس کے معاشی افعال اورسرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ اس کودولت کا علم بھی کہتے ہیں۔ پروفیسر رابنس کے مطابق معاشیات ایک سماجی علم ہے جس میں انسانی برتاؤ سے متعلق غیرمحدود خواہشات اور کمیاب ذرائع کا مطالعہ کیاجاتا ہے جس کے متبادل استعمالات ہوتے ہیں۔معاشیات کا تعلق فرد کی معاشی سرگرمیوں جیسے پیدائش' تصرف' تقسیم اورتبادلہ سے ہوتا ہے۔ اس میں مختلف معاشی تنظیموں جیسے بینک' مارکٹ وغیرہ کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ ہوتا ہے۔اس مضمون کا تعلق انسان کی مادی ضروریات اور مادی بھلائی سے بھی ہوتا ہے۔

ان کے آپسی تعلق کی بنیاد پر تھامس نے کہا ہے کہ معاشیات دراصل سماجیات کی ایک شاخ ہے۔ اسی طرح سلورمن (Silverman)کابھی یہ خیال ہے کہ معاشیات' سماجیات کی ایک شاخ ہے جس میں تمام سماجی تعلقات کے اصولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ذیل میں ان کے آپسی تعلقات پرروشنی ڈالی گئی ہے۔

اپنی تفہیم کے لیے معاشیات'سماجیات سے مدد لیتی ہے اور اس پرانحصار کرتی ہے۔ معاشیات سماجیات کاایک حصہ ہے اور سماجیات کی مدد کے بغیر معاشیات کو پوری طرح سمجھنا مشکل ہے۔ معاشیات کا تعلق انسان کی راست مادّی بھلائی سے ہے جو ایک مشرکہ بھلائی ہے۔ معاشی بھلائی سماجی بھلائی کا ایک حصہ ہے۔ مہنگائی' غریبی'بے روزگاری جیسے مختلف معاشی مسائل کوحل کرنے کے لیے سماجیات سے مدد لی جاتی ہے اور مخصوص وقت میں مخصوص حالات کاجائزہ لیاجاتا ہے۔ سماج فرد کی معاشی سرگرمیوں کوکنٹرول کرتا ہے۔میکس ویبر اور پریٹو جیسے ماہرین سماجیات کی تحقیقات سے معاشیات نے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔ بہت سے ماہرین معاشیات معاشی تبدیلی کوسماجی تبدیلی کے ایک پہلو سے تعبیرکرتے ہیں۔سماجیات کے فراہم کردہ مواد سے ماہرین معاشیات نتائج اخذ کرتے ہیں۔اس طرح معاشیات'سماجیات کی مدد کے بغیرترقی یا آگے نہیں بڑھ سکتی۔اسی طرح سماجیات معاشیات سے مددحاصل کرتی ہے۔

معاشیات نے سماجیاتی علمی ذخیرے میں اضافہ کیا ہے۔سماجی زندگی کے ہرپہلو پرمعاشی عوامل اثرانداز ہوتے ہیں کیوں کہ معاشیات سماجیات کی ایک شاخ ہے لہٰذا معاشیات کی مدد کے بغیر ہم سماجیات کی جامع تفہیم نہیں کرسکتے۔ معاشیات کے شعبہ میں معلومات اور تحقیق کی وجہ سے سماجیات کوفائدہ ہوا ہے۔ ہر سماجی مسئلہ معاشی سبب سے جڑا ہوا ہے۔جہیز کامسئلہ یا خودکشی جیسے سماجی مسائل کوحل کرنے کے لیے ماہرین سماجیات ماہرین معاشیات سے مدد لیتے ہیں۔ مارکس (Marx)کے مطابق معاشی تعلقات سماج کی بنیاد ہیں۔ معاشی عوامل ہماری سماجی زندگی کے ہرپہلو سے مربوط

اوراثرانداز ہوتے ہیں اسی لیے ماہرین سماجیات دانوں کا تعلق معاشی اداروں سے ہوتا ہے۔ اس کے لیے اسپنسر،ویبر، درکھائم اور دیگر ماہرین سماجیات نے سماجی تعلقات کے تجزیے میں معاشیات کی مدد لی ہے۔ کچھ ایسے مسائل ہیں جو ماہرمعاشیات اور ماہرسماجیات دونوں کے زیرمطالعہ ہوتے ہیں۔ معاشی تبدیلیوں کی وجہ سے سماجی تبدیلیاں ہوتی ہیں اورسماجی تبدیلیاں معاشی تبدیلیاں لاتی ہیں۔ مثلاً اگرایک فرد کی آمدنی میں اضافہ ہوجائے تو اس کا معیار زندگی بدل جاتا ہے۔ اس کے گھرکامعیار،لباس،وضع،تفریحات غرض کہ اس کی سماجی حیثیت بدل جاتی ہے۔ ان دونوں مضامین کے آپس میں گہرے تعلقات ہونےکے باوجود ان دونوں علوم میں فرق بھی پایاجاتا ہے۔

سماجیات اورمعاشیات میں فرق (Difference Between Sociology and Economics)

1۔ سماجیات کا دائرہ وسیع ہے۔ معاشیات کا دائرہ صرف فرد کی معاشی سرگرمیوں تک محدود ہے جب کہ سماجیات کا تعلق تمام تعلقات سے ہے جو نہ صرف معاشی ہیں بلکہ سماجی بھی ہوتے ہیں۔ سماجیات کا دائرہ کار معاشیات کے دائرہ کار سے بہت وسیع ہوتا ہے۔

2۔ سماجیات کا نقطہ نظر جامع اور قابل فہم ہے۔ ماہرمعاشیات کا ابتدائی تعلق فرد کے راست طورپر ماڈی خوشیوں کے اضافے سے ہوتا ہے جس کے لیے وہ پیدائش دولت، تقسیم دولت اور صرف دولت کی تفہیم طریقے اپناتا ہے لیکن ایک ماہر سماجیات پیدائش اور تقسیم کے میکانزم سے زیادہ معاشی سرگرمیوں کے سماجی پہلوؤں میں دلچسپی لیتا ہے۔

3۔ معاشیات،سماجیات سے زیادہ قدیم مضمون ہے۔ کومٹ جیسے فلسفیوں نے معاشیات کو سماجیات میں شامل کیاہے۔ سماجیات ایک جدید مضمون ہے جب کہ معاشیات ایک قدیم مضمون ہے۔

4.7 سماجیات اور نفسیات (Sociology and Psychology)

نفسیات میں فرد کے ذہنی طریق کا مطالعہ کیاجاتا ہے اس میں خاص طورپر فرد کی ذہنی ترقی پرگروہی زندگی کے اثرات،انفرادی ذہن کے گروہ پراثرات،گروہ کی ذہنی ترقی اوران کے آپسی تعلقات کا مطالعہ شامل ہے۔ دوسری جانب سماجیات میں سماج کے مختلف گروہوں کامطالعہ کیاجاتا ہے جو سماج کی تشکیل کرتے ہیں۔ نفسیات کوانسانی فطرت اوربرتاؤ کی تفہیم کے لیے سماجیات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ سماجیات افراد کے متعلقہ سماجوں کی ساخت،تنظیم اورتمدن سے متعلق ضروری مواد فراہم کرتی ہے۔

کیمبال ینگ کے مطابق ہماری اہم توجہ دیگرافراد سے فرد کے بین عمل سے ہوتی ہے۔اس بین عمل کو اسی

سماجی زندگی اور تمدنی سانچے میں سمجھاجاسکتا ہے جہاں وہ تشکیل پاتا ہے۔ ماہرین سماجیات بھی اپنی توجہ نفسیات پر مرکوز کرتے ہیں وہ نفسیاتی عوامل کے دوسرے پہلوؤں کی اہمیت کو بھی سماجی ڈھانچے کی تبدیلیوں میں سمجھتے ہیں۔ موتوانی (Motwani)کے مطابق سماجی نفسیات'نفسیات اور سماجیات کے درمیان ایک رابطے کا کام کرتی ہے۔ ان دونوں کے قریبی تعلقات کی وجہ سے کارل پیر سن (Karl Pearson)نے ان دونوں کو علاحدہ مضامین کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا ہے۔ میک آئیور کے مطابق سماجیات بطور خاص نفسیات کی مدد کرتی ہے جیسے نفسیات سماجیات کو خصوصی تعاون فراہم کرتی ہے۔ عام طور پر یہ سمجھاجاتا ہے کہ کسی بھی سماجی مظہر کے سائنسی مطالعے کی نفسیاتی اساس ہوتی ہے۔انسانی فطرت سے متعلق نفسیاتی حقائق کا اندازہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ راست مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنا چاہیے۔ انسانی برتاؤ کی تفہیم سماجیات کو بہت زیادہ بامقصد اور حقیقت پسند بناتی ہے۔

میک ڈوگل (MC Dougall)اور فرائیڈ (Freud)اس خیال کے حامی تھے کہ پوری سماجی زندگی کو نفسیاتی قوتوں تک محدود کردینا چاہیے۔ اس طرح سماجیات کونفسیات کی ایک شاخ بنا دیا جائے ۔لیکن اس خیال کو قبول نہیں کیاجاسکتا کیوں کہ سماجی برتاؤ پر اثرانداز اسباب میں نفسیاتی اسباب کے علاوہ معاشی،جغرافیائی اورسیاسی اسباب بھی شامل ہیں۔ سماجی زندگی کامطالعہ صرف ماہر نفسیات کے طریقوں سے نہیں کیاجاسکتا۔

سماجیات اورنفسیات میں فرق(Diffirence Between Sociology and Psychology)

1۔ سماجیات سماج کا علم ہے لیکن نفسیات انسانی ذہن کا مطالعہ ہے۔
2۔ سماجیات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے جب کہ نفسیات کی وسعت محدود ہے۔
3۔ سماجیات میں سماج' مطالعے کی ایک اکائی ہے لیکن نفسیات میں مطالعے کی اکائی فرد ہوتا ہے۔
4۔ سماجیات میں سماجی طریقہ کار کا مطالعہ کیاجاتا ہے جب کہ نفسیات میں ذہنی طریق کامطالعہ ہوتا ہے۔
5۔ سماجیات میں انسانی برتاؤ کامطالعہ اورتجزیہ سماجی زاویہ سے کیاجاتا ہے جب کہ نفسیات میں انسانی برتاؤ کامطالعہ اور تجزیہ نفسیاتی نقطہ نظر سے کیاجاتا ہے۔

4.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

سماجیات ایک سماجی علم ہے۔اس میں سماجی حیثیت یا درجہ بندی' سماجی تحریکیں اورسماجی تبدیلی کامطالعہ کیاجاتا ہے۔ اس کے علاوہ سماجیات میں سماجی بدنظمی اور اس کی اشکال جیسے جرم'انحراف اور انقلاب کابھی مطالعہ کیاجاتا ہے۔ نفسیات انسانی برتاؤ پرپابندی عائد کرتا ہے کیوں کہ انسان میں وہ جبلت نہیں ہوتی جوزیادہ تر حیوانی برتاؤ کی رہنمائی

کرے۔سماجیات اورانسانیات کا تعلق بتاتے ہوئے کروبر نے ان کو جڑواں بہنیں قراردیا ہے۔تاریخ میں ماضی کے انسانی سماجوں کامطالعہ کیا جاتا ہے اور سماجیات کا تعلق سماجوں کی تاریخی ترقی اورارتقا سے ہوتا ہے۔ سماجیات کی جڑیں سیاسیات میں پیوست ہوتی ہیں۔اس حقیقت کابھی انکشاف ہوا ہے کہ معاشی تعلقات کا قریبی تعلق سماجی سرگرمیوں اور سماجی تعلقات سے ہوتا ہے۔ اس طرح علم سماجیات کانفسیات'اخلاقیات سے بھی گہرا تعلق ہے اوراس کی ترقی کے لیے ان مضامین کا بہت بڑا تعاون ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- سماجیات کے مفہوم کو بیان کیجیے۔
- سماجیات اورسیاسیات کے باہمی فرق پرایک نوٹ لکھیے۔

4.9 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **انسانیات :** اس مضمون میں انسان کامطالعہ حیوانی نظام کے ایک رکن اورانسانی سماج کے ایک فرد کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔انسانیات میں انسان کے حیاتیاتی ارتقااور تمدنی ترقی سے بحث کی جاتی ہے۔
- **سماجی انسانیات:** اس میں انسان کامطالعہ ایک سماجی مخلوق کی حیثیت سے کیاجاتا ہے۔ سماجی انسانیات میں قبائلی اور قدیم سماجوں کامطالعہ کیاجاتا ہے۔ سماجی انسانیات میں انسان اور اس کی ثقافت سے بحث کی جاتی ہے۔ اس میں ثقافت اور سماجی ڈھانچے کامطالعہ کیاجاتا ہے۔ اس کے علاوہ قدیم اور جدید ہر قسم کے سماج کی ثقافت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- **معاشیات:** اس کا تعلق فرد کی معاشی سرگرمیوں جیسے پیدائش' تصرف' تقسیم اورتبادلہ سے ہوتا ہے۔ اس میں مختلف معاشی تنظیموں جیسے بینک' مارکٹ وغیرہ کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ ہوتا ہے۔اس مضمون کا تعلق انسان کی مادی ضروریات اور مادی بھلائی سے بھی ہوتا ہے۔
- **سیاسیات:** یہ سماجی علوم کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق انسانی سماج کی حکومت اور تنظیم کے اصولوں سے ہوتا ہے۔بہ الفاظ دیگر سیاسیات کا تعلق سماجی گروہوں سے ہے جو مملکت کے اقتداراعلا کے تحت ہوتے ہیں۔

4.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

4.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ کس نے سماجیات اورانسانیات کوجڑواں بہنیں کہا ہے؟

(a)رابن فاکس (b) کروبر (c)ایل اسٹون (d)ریڈکلف براؤن

2۔ سماجیات ایک سماجی علم ہے جس میں ....کامطالعہ کیاجاتا ہے۔

(a)انسانی سماج (b)حیوانی سماج (c)جدید سماج (d)قدیم سماج

3۔ Anthropology "انسانیات"کی اصطلاح کس سے ماخوذ ہے؟

(a)دویونانی الفاظ (b)دوانگریزی الفاظ (c)دولاطینی الفاظ (d)دو فرانسیسی الفاظ

4۔ کس نے کہاکہ س"ماجیات اورانسانیات اپنے وسیع تر مفہوم میں ایک اورایک جیسے ہیں۔ "

(a)ہوئبل (b)ایوانس پریچارڈ (c)لوئی (d)رالف لنٹن

5۔ " A Study of History " کس کی تصنیف ہے؟

(a)ٹوائن بی (b)ہوارڈ (c)وون بلو (d)پارک

6۔ کس نے کہاکہ "تاریخ ماضی کی سماجیات اورسماجیات حال کی تاریخ ہے۔"

(a)وون بلو (b)پارک (c)مورس گنسبرگ (d) ہوارڈ

7۔ کس نے کہا"سماجیات کی جڑیں سیاسیات اورتاریخ کے فلسفہ میں پیوست ہیں۔"

(a)مورس گنسبرگ (b) جی.ای.جی کیٹلین (c) ایف.جی ویلسن (d) بارنس

8۔ کس کے مطابق معاشیات دراصل سماجیات کی ایک شاخ ہے؟

(a)تھامس (b) پریٹو (c)رابنس (d)ایل ووڈ

9۔ کس کے مطابق سماجیات کاکام سائنسی اخلاقیات کی بنیادفراہم کرنا ہے؟

(a)سیلورمین (b) ایل ووڈ (c)تھامس (d)پریٹو

10۔ 10."سماجیات'نفسیات کو خصوصی مدد دیتی ہے جیسے نفسیات'سماجیات کوخصوصی مدد دیتی ہے"یہ قول کس مفکر کا ہے؟

(a)پریٹو (b)میک آئیور (c)لیئنمٹن (d) مورس گنسبرگ

4.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماجیات اور معاشیات کے باہمی فرق کو سمجھائیے۔

2۔ سماجیات اور نفسیات کے امتیازات پر بحث کیجیے۔

3۔ سماجیات اوراخلاقیات کے آپسی تعلق پر ایک نوٹ لکھیے۔

4.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماجیات اورانسانیات کے درمیان امتیازات اور مشابہت کوبیان کیجیے۔

2۔ سماجیات اورانسانیات کے باہمی فرق اور تعلق پر ایک مضمون لکھیے۔

3۔ ”تاریخ ماضی کا مطالعہ ہے جب کہ سماجیات میں ماضی کے سماج کا مطالعہ کیاجاتا ہے“۔ تفصیلی بحث کیجیے۔

4.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Gidden & P.W.Sutton, 2017,Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi

2. Haralambos & Holborn, 2018,Sociology : Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi

3. Richard Osborne, 2016,Sociology for Beginners, Zidane Press, London

4. Shanker Rao, 2019,Sociology, S. Chand,New Delhi

اکائی 5۔ سماج، کمیونٹی، انجمن اور ادارہ

(Society, Cummunity, Association & Institution)

اکائی کے اجزا

5.0 تمہید
5.1 مقاصد
5.2 سماج کے معنی اور تعریف
5.3 سماج کی خصوصیات
5.4 کمیونٹی
5.4.1 کمیونٹی کے معنی اور تعریفات
5.4.2 کمیونٹی کی خصوصیات
5.5 سماج اور کمیونٹی کے درمیان فرق
5.6 انجمن کے معنی اور تعریف
5.7 انجمن کی خصوصیات
5.8 انجمن اور کمیونٹی کے درمیان فرق
5.9 ادارے کے معنی اور تعریف
5.10 ادارے کی خصوصیات
5.11 سماجی اداروں کے افعال
5.12 انجمن اور ادارے کے درمیان فرق

5.13 اکتسابی نتائج

5.14 کلیدی الفاظ

5.15 نمونہ امتحانی سوالات

5.15.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

5.15.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

5.15.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

5.16 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

5.0 تمہید (Introduction)

اس اکائی میں ہم سماج، کمیونٹی، انجمن، ادارہ، گروہ، معیارات، اقدار، حیثیت اور رول جیسے بنیادی تصورات سے واقفیت حاصل کریں گے۔ ان کا سماجیات میں بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ تصورات ہیں جن کا ایک واضح مفہوم ہوتا ہے۔ یہ تصورات اگلے مراحل میں مختلف سماجیاتی نظریات کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ سماجیات کے طالب علم کی حیثیت سے آپ کو ان بنیادی تصورات کی صحیح تفہیم اور واضح نقطہ نظر کی جانکاری ضروری ہے۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- سماج(Society)، کمیونٹی(Cummunity)، انجمن(Association) اور ادارہ (Institution) کے معنی، تعریف اور خصوصیات کو سمجھ پائیں گے۔
- ادارے کے فرائض سے واقفیت ہوگی۔
- سماج، کمیونٹی، انجمن اور اداروں کے باہمی امتیازات کو سمجھ سکیں گے۔

5.2 سماج کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Society)

سماجیات میں لفظ سماج(سوسائٹی)کا استعمال عام ہے۔ماہرین سماجیات کے ذریعے استعمال ہونے والا یہ ایک عام تصور ہے۔ ہم اپنی

روز مرہ کی زندگی میں بھی اس کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں جیسے جدید سماج، زرعی سماج، اسلامی سماج، امریکی سماج، فرانسیسی سماج وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام سماجوں کے بارے میں بحث کرتے وقت افراد کے اجتماع یا ان کے آپسی تعلقات کی موجودگی کو ہم اپنے ذہن میں لاتے ہیں۔ اس طرح سماج افراد کے گروہ پر مشتمل ہوتا ہے جو مشترک جغرافیائی علاقے میں رہتے ہوئے مشترک ثقافت کو اپناتا ہے۔

سماج یعنی سوسائٹی کی اصطلاح لاطینی لفظ "Socius" سے اخذ کی گئی ہے جس کے معنی ساتھی، مددگار، دوست یا بزنس پارٹنر کے ہوتے ہیں۔ سماج کی اصطلاح سماجی حیثیت سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ انسان اپنی بقا کی خاطر ہمیشہ افراد کے ساتھ مل کر رہنا چاہتا ہے۔ سماج کے مفہوم کے مطابق اس کے اراکین باہمی مفادات کی تکمیل کرتے ہوئے مشترک مقاصد یا مشترک خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ سماج کی کوئی ایک مخصوص تعریف نہیں ہے۔ مختلف مصنفین نے اس کی تعریف اپنے اپنے انداز میں کی ہے۔

- **مورس گنسبرگ**(Morris Ginsberg) کے مطابق "سماج افراد کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو مخصوص تعلقات یا برتاؤ کے طریقوں کی بنا پر وجود میں آتا ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے علاحدہ کرتا ہے جو ان تعلقات کا حصہ نہیں ہوتے یا ان کا برتاؤ الگ ہوتا ہے۔"
- **جی۔ ایم۔ کول**(G.M. Cole) کے مطابق "سماج کمیونٹی میں منظم انجمنوں اور اداروں کا ایک پیچیدہ نظام ہوتا ہے۔"
- **پارسنس**(Parsons) کے مطابق سماج انسانی تعلقات کا ایک مکمل پیچیدہ نظام ہے جو اعمال کی وجہ سے وجود میں آتا ہے اور ان اعمال کے تعلقات کی نوعیت حقیقی اور علامتی ہوتی ہے۔"
- **گڈنگس**(Giddings) کہتا ہے کہ "سماج اپنے آپ میں ایک یونین، ایک تنظیم اور رسمی تعلقات کا ایک مجموعہ ہے جس کے ذریعے اراکین آپس میں متحد ہوتے ہیں۔"
- **لاپیر**(Lapiere) کے مطابق "سماج کی اصطلاح سے مراد نہ صرف لوگوں کا گروہ ہے بلکہ یہ بین عمل کے معیارات کا ایک پیچیدہ نظام ہے جو ان کے درمیان نشوونما پاتا ہے۔"
- **میک آئیور**(MacIver) نے سماج کو سماجی تعلقات کا تانا بانا کہا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سماج افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو مخصوص تعلقات کی وجہ سے آپس میں متحد ہوتے ہیں۔ معیارات اور تمدن ان کو دوسروں سے منفرد بناتے ہیں۔

5.3 سماج کی خصوصیات (Characteristics of Society)

سماج کی بنیادی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **سماج افراد پر مشتمل ہوتا ہے:** افراد سماج کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔ جس طرح مالک اور ملازمین کے بغیر کوئی فیکٹری یا آفس نہیں ہوتا، اسی طرح افراد کے بغیر کسی سماج، سماجی تعلقات اور سماجی زندگی کا تصور ممکن نہیں ہے۔

2۔ **سماج میں باہمی شعور پایا جاتا ہے:** باہمی شعور کی وجہ سے ہی افراد کے درمیان بین عمل ممکن ہوتا ہے۔ جب افراد کو دوسروں کی

موجودگی کا شعور ہوتا ہے تب ہی وہ سماجی تعلقات استوار کرتے ہیں۔ سماج کا وجود صرف وہاں ہوتا ہے جہاں افراد کے مابین برتاؤ کا تعین ایک دوسرے کی شناسائی سے ہوتا ہے۔

3۔ **سماج سماجی تعلقات پر مشتمل ہوتا ہے :** جب دوافراد ایک دوسرے سے تعلقات قائم کرتے ہیں تب ان میں باہمی بین عمل پایا جاتا ہے اور ایک کا عمل دوسرے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس طرح سماج میں افراد دوسروں کے انداز برتاؤ سے متاثر ہوتے ہیں۔

4۔ **سماج میں اقدار اور معیارات پائے جاتے ہیں جو سماجی تعلقات کی رہنمائی کرتے ہیں :** سماج کے معیارات اور اقدار سماجی تعلقات کی رہنمائی کرتے اور انہیں کنٹرول کرتے ہیں۔ سماج مختلف افراد کو مختلف رول عطا کرتا ہے۔ رول کی ادائگی میں بھی سماجی معیارات اور اقدار افراد کی رہنمائی کرتے ہیں۔ سماجیت(Socialization) کے طریق کے ذریعے افراد کو ان معیارات اور اقدار کی تربیت دی جاتی ہے اور وہ فرد کی شخصیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ سماجی کنٹرول کی رسمی اور غیر رسمی ایجنسیاں ہوتی ہیں جو مثبت اور منفی فیصلے کرتے ہوئے فرد کو سماجی معیارات اور اقدار کو اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔

5۔ **سماج کا انحصار مشابہت اور اختلاف پر ہوتا ہے :** سماج کے وجود کے لیے مماثلت یا مشابہت کے تصور کا وجود ضروری ہے۔ یہ لوگ اپنی آئیڈیالوجی، جسمانی مشابہت اور برتاؤ میں ایک دوسرے سے مشابہت یا مماثلت رکھتے ہیں۔ ایف. ایچ گڈینگس کے مطابق سماج کا انحصار احساس شعور پر قائم ہوتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سماج میں صرف مماثلت ہی پائی جاتی ہے بلکہ سماج میں اختلافات بھی پائے جاتے ہیں اگر سماج مکمل طور پر مماثلت اور یکسانیت پر منحصر ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اراکین کے درمیان سماجی تعلقات محدود ہیں۔ اس قسم کے سماج میں سماجی تبدیلی کی رفتار بہت سست ہوتی ہے۔ سماج کے لیے فرق یا اختلافات کا تصور بھی بہت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر خاندان میں مختلف جنس کے افراد کے درمیان حیاتیاتی فرق پایا جاتا ہے۔ خاندان کے افراد جسمانی شباہت، قابلیت، ہنرمندی، دلچسپی، برتاؤ، رجحان وغیرہ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ اس فرق کی وجہ سے فرد اپنی سرگرمیوں کو انجام دیتے ہوئے وکلا، ڈاکٹر، اساتذہ، کسان، موسیقار، اداکار وغیرہ بنتے ہیں۔ اس طرح ایک صحت مند سماج کے لیے مشابہت کے ساتھ ساتھ اختلافات بھی اہم ہوتے ہیں۔

6۔ **سماج میں تعاون اور تقسیم کار پایا جاتا ہے:** سماج کی برقراری کے لیے تمام ضروری فرائض کی ادائگی ایک ہی فرد انجام نہیں دے سکتا۔ مختلف افراد مختلف فرائض انجام دیتے ہیں۔ یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ مختلف فرائض، مختلف افراد کو تفویض کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک قمیص کی سلائی میں مختلف افراد حصہ لیتے ہیں۔ جیسے صدر درزی قمیص کا ڈیزائن کاٹتا ہے۔ دوسرا کاریگر آستین اور کالر کی سلائی کرتا ہے۔ تیسرا کاریگر بٹن لگاتا ہے اور چوتھا قمیص کی استری کر کے اس کی مکمل صورت گری کرتا ہے۔ افراد میں تقسیم کار کا معیار اور ان کے سماجی نتائج، ماہرین سماجیات کے مطالعے کے اہم موضوعات ہیں۔ تقسیم کار کا انحصار جنس، تعلیم، پیشہ، نسل، ذات اور طبقے کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس کا انحصار سماج کی پیچیدگی کے سطح پر بھی ہوتا ہے۔ تقسیم کار تعاون کی

وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے جس پر پورے سماج کا انحصار ہوتا ہے۔ سی ایچ کولے کے مطابق تعاون وہاں پایا جاتا ہے جہاں افراد کو مشترک مفاد کا احساس ہوتا ہے۔ تعاون سے مراد مشترک مقصد کے حصول کے لیے افراد کی باہمی کارکردگی ہے۔ افراد اپنی خواہشات کی تسکین اور مفاد کے لیے مشترک جدوجہد کرتے ہیں۔ لوگ راست یا بالواسطہ طور پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے سماج میں ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔

7۔ **سماج میں آپسی انحصار پایا جاتا ہے :** سماج میں افراد کے مابین آپسی انحصار سماج کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ سماج کے افراد اپنی سماجی، معاشی اور اخلاقی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ صرف افراد ہی ایک دوسرے پر انحصار نہیں کرتے ہیں بلکہ کمیونٹیاں، سماجی گروہ، سماج اور اقوام بھی ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔

8۔ **سماجی کنٹرول :** ہر سماج میں افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے کے اپنے طریقے ہوتے ہیں۔ ہم اوپر جان چکے ہیں کہ تعاون سماج کی ایک اہم خصوصیت ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مقابلہ، تصادم، تناؤ، بغاوت وغیرہ بھی سماج میں پائے جاتے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر سماج میں سماجی کنٹرول کے رسمی (جیسے قانون، قانون سازی، دستور، پولیس، عدالتیں، فوج وغیرہ) اور غیر رسمی ذرائع (جیسے معیارات، اقدار، رسومات، روایتیں، لوک طریقے، اصول وغیرہ) پائے جاتے ہیں جو سماج میں سماجی ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔

اسی طرح انسانی زندگی اور سماج ساتھ ساتھ ہوتے ہوئے ان کی زندگی کو جینے کے قابل بناتے ہیں۔ انسان سماج میں پیدا ہو کر سماج کے معیارات، اقدار اور تمدن کو سماجیت کے طریق کے ذریعے اپناتا ہے۔ سماج بھی فرد کے وصف میں عقائد، دانش اور جذبات کو ترتیب دیتے ہوئے سماجی، معاشی اور طبعی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے۔ یہ ہماری شخصیت کو ابھارتا ہے اور ہماری صلاحیتوں اور قابلیتوں کو اجاگر کرتا ہے، اور عادات واطوار کو منضبط کرتا ہے۔

5.4 کمیونٹی (Community)

5.4.1 کمیونٹی کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Community)

کمیونٹی کی اصطلاح کے سماجیاتی اور غیر سماجیاتی کئی مفہوم ہیں۔ مختلف قسم کی سماجی اکائیوں میں اس کا جامع استعمال ہوتا ہے۔ عام طور پر لفظ کمیونٹی کا استعمال پیشہ وارانہ گروہوں کے لیے کیا جاتا ہے جیسے اساتذہ کی کمیونٹی یا ڈاکٹروں کی کمیونٹی۔ اس اصطلاح کا استعمال افراد کے اجتماع یا گروہ کے لیے بھی ہوتا ہے جن میں چند مشترک خصوصیات پائی جاتی ہیں جیسے ہندو کمیونٹی، مسلمان کمیونٹی یا عیسائی کمیونٹی ان کے لیے مخصوص علاقے میں رہائش ضروری نہیں ہے۔ بعض اوقات کسی متحد یا مربوط گروہ کے لیے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے جیسے کوئی بین الاقوامی کمیونٹی۔

مندرجہ بالا مفہوم کمیونٹی کی اصطلاح کے حقیقی معنی اور تعریف کو واضح نہیں کرتا۔ سماجیات میں اس اصطلاح کا استعمال بنیادی طور پر کسی آبادی کی رہائش یا بستی کے لیے ہوتا ہے جیسے دیہی کمیونٹی اور شہری کمیونٹی۔ کمیونٹی کی اصطلاح کا استعمال تعلقات کو بیان کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مشترک شناخت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کئی فلسفیوں اور ماہرین سماجیات نے اس اصطلاح کی مختلف انداز میں تعریف بیان کی ہے۔ ان میں سے بعض نے نامیاتی تصور اور بعض نے ماحولیاتی تصور کی بنیاد پر قائل کرنے کی کوشش کی ہے۔ میکس ویبر اور ٹونیس جیسے ماہرین سماجیات نے نامیاتی تصور کا مطالعہ کیا جس میں انہوں نے وابستگی، قریبی شخصی تعلقات اور مفادات کی شناخت کو اہم خصوصیات میں شامل کیا ہے۔ وہ ماہرین سماجیات جنہوں نے ماحولیاتی تصور کی حمایت کی اور اپنایا انہوں نے جغرافیائی اور علاقائی نوعیت پر بحث کی۔ ان کے لیے کمیونٹی سے مراد افراد کا وہ مجموعہ ہے جو مشترک علاقے میں رہتے ہوئے روزمرہ کی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔

تعریفیں:

- **بوگارڈس** کے مطابق کمیونٹی ایک سماجی گروہ ہے جس میں ہم شعوری (We Feeling) کا احساس پایا جاتا ہے اور وہ ایک مخصوص علاقے میں رہتا ہے۔
- **کنگسلے ڈیوس** کمیونٹی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کمیونٹی ایک چھوٹا علاقائی گروہ ہوتا ہے جس میں سماجی زندگی کے تمام پہلو پائے جاتے ہیں۔
- **میک آئیور** کے مطابق کمیونٹی ایک چھوٹی سی علاقائی بستی ہوتی ہے جہاں سماجی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔
- **آگبرن اور نمکاف** کے خیال میں کمیونٹی ایک محدود علاقے سے وابستہ ایک کلی سماجی تنظیم ہے۔
- **ایلیمان اور کیشین (Ehleman& Cashion)** کمیونٹی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کمیونٹی افراد کا ایک گروہ ہے جو جغرافیائی علاقے میں رہتا ہے۔ جس کے افراد کے درمیان باہمی شناخت، باہمی انحصار یا سرگرمیوں کی تنظیم پائی جاتی ہے۔
- **ڈاٹسن (Dotson)** کے مطابق کمیونٹی سماجی تنظیم کی مقامی یا علاقائی اکائی ہوتی ہے جن کے افراد میں احساس شناخت اور ہم آہنگی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کمیونٹی افراد کے گروہ پر مشتمل ہوتی ہے جو ایک مخصوص علاقے میں رہتے ہوئے مشترک ثقافت کو اپناتا ہے اور اس کے اراکین کے درمیان ہم شعوری کا احساس پایا جاتا ہے۔

5.4.2 کمیونٹی کی خصوصیات (Characterstics of Community)

1۔ **افراد کا گروہ :** افراد کا گروہ کمیونٹی کی بنیادی خصوصیت یا عنصر ہے۔ گروہ چھوٹا یا بڑا ہو سکتا ہے لیکن کمیونٹی سے مراد افراد کا گروہ ہی ہوتا ہے۔ افراد کے گروہ کے بغیر ہم کمیونٹی کا تصور نہیں کر سکتے۔ جب گروہ کے افراد ایک ساتھ رہتے ہوئے مشترک زندگی گزارتے ہیں اور کمیونٹی کے شعور کے شدید احساس کی وجہ سے متحد ہوتے ہیں تب کمیونٹی تشکیل پاتی ہے لہذا افراد کا گروہ کمیونٹی

کے تشکیل پانے کی پہلی شرط ہے۔

2۔ **معین علاقہ :** معین علاقہ کمیونٹی کی دوسری اہم خصوصیت ہے کیوں کہ کمیونٹی ایک علاقائی گروہ ہے۔ صرف افراد کا گروہ کمیونٹی کی تشکیل نہیں کرسکتا۔ افراد کا گروہ جب کسی مخصوص علاقے میں رہائش پذیر ہوتا ہے تب ہی کمیونٹی تشکیل پاتی ہے۔ علاقے کو ہمیشہ کے لیے متعین یا مستقل نہیں کیا جاسکتا۔ خانہ بندوش لوگ اپنے مسکن کو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں لیکن کمیونٹی کی اکثریت مخصوص علاقے میں رہتے ہوئے یکجہتی اور اتحاد کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔

3۔ **کمیونٹی کا جذبہ :** یہ کمیونٹی کی ایک اہم خصوصیت ہے، کیوں کہ کمیونٹی کے جذبہ یا احساس کے بغیر صرف افراد کا گروہ ایک مخصوص علاقے میں رہنے کے باوجود کمیونٹی کی تشکیل نہیں کرسکتا۔ کمیونٹی کے جذبہ سے مراد افراد کے مابین ہم شعوری' ہم آہنگی یا اپناپن کا شدید احساس ہونا۔ کسی علاقے کے مشترک طور پر رہنے کی وجہ سے ہی یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ کسی مخصوص علاقے میں طویل مدت تک رہنے کی وجہ سے اس علاقے کے افراد میں مشترک رہائش کا احساس اُجاگر ہوتا ہے۔ ان لوگوں میں جذباتی شناخت پیدا ہوتی ہے۔ افراد کی یہ جذباتی شناخت دیگر کمیونٹی کے افراد سے انہیں الگ کرتی ہے۔

4۔ **فطری :** کمیونٹیاں فطری طور پر منظم ہوتی ہیں۔ نہ تو یہ انسانی تخلیق ہے اور نہ ہی حکومت کی نفاذ کردہ چیزوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ خود بخود وجود میں آتی ہیں۔ پیدائش کے ذریعے ہی افراد کمیونٹی کے رکن بنتے ہیں۔

5۔ **استقلال :** کمیونٹی ایک مستقل گروہ ہے۔ اس سے مراد افراد کا کسی متعینہ علاقے میں مستقل سکونت ہے۔ کسی بھیڑ یا انجمن کی طرح یہ عارضی نہیں ہوتی۔

6۔ **یکسانیت:** کمیونٹی کے افراد کئی اعتبار سے یکساں ہوتے ہیں۔ وہ کسی متعینہ علاقے میں رہتے ہوئے مشترک زندگی گزارتے ہیں اور مشترک مقاصد کے حامل ہوتے ہیں۔ کمیونٹی کے افراد میں زبان' ثقافت' رسم ورواج' روایات کے علاوہ دیگر کئی چیزوں میں یکسانیت پائی جاتی ہے اور انہیں یکسانیت کی وجہ سے افراد میں کمیونٹی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

7۔ **وسیع تر مقاصد :** کمیونٹی کے وسیع تر مقاصد ہوتے ہیں۔ کمیونٹی کے اراکین کسی ایک مقصد کی تکمیل کے لیے منظم نہیں ہوتے بلکہ مختلف قسم کے مقاصد کی تکمیل کے لیے منظم ہوتے ہیں۔ کمیونٹی کے لیے یہ ایک فطری چیز سمجھی جاتی ہے۔

8۔ **مکمل منظم سماجی زندگی :** کمیونٹی ایک مکمل منظم سماجی زندگی سے عبارت ہوتی ہے یعنی کمیونٹی میں سماجی زندگی کے تمام پہلو شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح کمیونٹی سماج کی مختصر ترین شکل ہے۔

9۔ **مخصوص نام :** ہر کمیونٹی کا ایک مخصوص نام ہوتا ہے جس سے دنیا اس کو جانتی ہے۔ کمیونٹی کے افراد کی شناخت اسی نام سے ہوتی ہے جیسے اڑیسہ میں رہنے والے اڑیا کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

5.5 سماج اور کمیونٹی کے درمیان فرق (Difference Between Society and Community)

سماج سماجی تعلقات کا تانا بانا ہے۔

کمیونٹی افراد کا ایسا گروہ ہے جو ایک مخصوص علاقے میں رہتے ہوں اور ان میں ہم شعوری کا احساس پایا جاتا ہو۔

1۔ سماج کے لیے ایک مخصوص جغرافیائی علاقہ لازمی نہیں ہوتا۔
کمیونٹی ہمیشہ ایک مخصوص علاقے سے عبارت ہوتی ہے۔

2۔ سماج کی نوعیت تجریدی اور تصوراتی ہوتی ہے۔
کمیونٹی کی نوعیت مادی اور جامد ہوتی ہے۔

3۔ کمیونٹی کے جذبات سماج میں ہو سکتے ہیں اور نہیں بھی۔
کمیونٹی کا جذبہ کمیونٹی کا ایک لازمی عنصر ہے۔

4۔ سماج کا تصور وسیع تر ہوتا ہے۔ ایک سماج میں ایک سے زیادہ کمیونٹیاں موجود ہوتی ہیں۔
کمیونٹی سماج سے چھوٹی ہوتی ہے۔

5۔ سماج کے اغراض و مقاصد توسیعی اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔
کمیونٹی کے اغراض و مقاصد سماج کے مقابلے میں کم توسیعی اور کم اقسام کے ہوتے ہیں۔

6۔ سماج میں مماثلت اور تفریق دونوں پائے جاتے ہیں۔
کمیونٹی میں تفریق یا اختلافات کے بجائے مماثلت یا مشابہت زیادہ اہم ہوتی ہے

5.6 انجمن کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Assiciation)

انجمن افراد کا وہ گروہ ہے جس میں افراد کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے ایک محدود مدت کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ انجمن ایک عام گروہ یا ٹیم سے مختلف ہوتی ہے۔ گروہ صرف افراد کا مجموعہ ہوتا ہے جس کا کوئی مشترک مقصد نہیں ہوتا جب کہ ٹیم کا ایک واضح مقصد ہوتا ہے لیکن غیر رسمی طور پر کام کرنا لازمی نہیں ہوتا۔ یہ کمیونٹی سے بھی الگ ہوتی ہے۔ کمیونٹی میں افراد خود بخود یکجا ہوتے ہیں۔ انجمن میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہاں تمام افراد ایک شخص کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ انجمن کو تشکیل دینے کے لیے افراد کا ایسا گروہ ہونا چاہیے جو منظم ہوتے ہوئے مقاصد کے حصول کے لیے واضح اصولوں کے تحت کام کرے۔ میوزک کلبس اور ٹریڈ یونینس انجمن کی مثالیں ہیں۔

جب ہم کسی آرٹ کو سیکھتے ہیں یا کوئی علم حاصل کرتے ہیں یا کوئی کاروبار کرتے ہیں یا سماجی خدمات میں دلچسپی لیتے ہیں تو ان تمام سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیے دوسروں کا اشتراک ضروری ہوتا ہے اور فائدے مند بھی ہوتا ہے۔ عملی طور پر تمام انجمنیں اسی طرح

وجود میں آتی ہیں۔ مثلاً کالج یا ٹریڈ یونین، سماجی یا اسپورٹس کلب، پیشے وارانہ انجمن وغیرہ۔

تعریفیں:

- **میک آئیور اور پیج** کے مطابق انجمن ایک ایسا گروہ ہے جو مشترک مقصد یا مقاصد کے حصول کے لیے منظم ہوتا ہے۔
- **یوبینک(Eubank)** کے مطابق کسی اجتماعی مفاد کے حصول کے لیے منظم کردہ تنظیم کو انجمن کہتے ہیں جس میں اس کے اراکین حصہ لیتے ہیں۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انجمن مقاصد کے حصول کے لیے تشکیل کردہ گروہ ہے۔

5.7 انجمن کی خصوصیات (Characteristics of Association)

1۔ **مشترک مفادات:** انجمن افرد کا محض مجموعہ نہیں ہے۔ یہ ان افراد پر مشتمل ہوتا ہے جن کے کم و بیش مشترک مفادات ہوتے ہیں جیسے جن کے سیاسی مفادات مشترک ہوتے ہیں وہ ایک سیاسی انجمنوں میں شامل ہوتے ہیں اور جن کے مذہبی مفادات مشترک ہوتے ہیں وہ مشترک مذہبی انجمنوں سے وابستہ ہوتے ہیں۔

2۔ **تعاون کا جذبہ:** انجمن کا انحصار افراد کے تعاون کے جذبہ پر ہوتا ہے۔لوگ مخصوص تعاون کے حصول کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک سیاسی جماعت ایک متحد گروہ کی طرح تعاون کے جذبے کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ اس کا مقصد اقتدار کا حصول ہوتا ہے۔

3۔ **تنظیم:** انجمن ایک تنظیم سے عبارت ہوتی ہے۔ انجمن کو ایک منظم گروہ سمجھا جاتا ہے۔ تنظیم انجمن کو استحکام اور مناسب تربیت دیتی ہے۔ تنظیم کے ذریعے افراد کو حیثیت اور رول فراہم کیے جاتے ہیں۔

4۔ **تعلقات کا کنٹرول:** ہر انجمن کے افراد کے تعلقات کو کنٹرول کرنے کے اپنے طریقے اور ذرائع ہوتے ہیں۔ انجمن کا انحصار کنٹرول کے عنصر پر ہوتا ہے۔ان کی تحریری اور غیر تحریری قسمیں ہوتی ہیں۔

5۔ **انجمن بحیثیت ایجنسی:** انجمن وہ ذرائع یا ایجنسیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعے افراد اپنے مشترک مفادات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح کی تنظیمیں نہ صرف قائدین بلکہ افسروں اور نمائندوں کے ذریعے بھی اپنے فرائض انجام دیتی ہیں۔ انجمنیں عام طور پر اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اپنی سرگرمیاں انجام دیتی ہیں جو انجمن کو جوابدہ ہوتے ہیں۔

6۔ **انجمن کا استحکام:** ایک انجمن مستقل یا عارضی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ بعض انجمنیں طویل مدتی ہوتی ہیں جیسے مملکت، خاندان اور مذہبی انجمنیں وغیرہ۔ بعض انجمنیں عارضی نوعیت کی ہوتی ہیں۔

5.8 انجمن اور کمیونٹی کے درمیان فرق (Difference Between Association &Community)

انجمن	کمیونٹی
انجمن کی رکنیت اختیاری ہوتی ہے۔ افراد کو ان انجمنوں میں شامل ہونے کی آزادی ہوتی ہے۔	ایک فرد پیدائش کے ذریعے کمیونٹی کا رکن بنتا ہے۔اس طرح یہاں اس کی رکنیت لازمی نوعیت کی ہوتی ہے۔
انجمن کے چند مخصوص مفاد یا مفادات ہوتے ہیں۔	کمیونٹی کے عام مفادات ہوتے ہیں۔
انجمن کے لیے ضروری نہیں کہ وہ لازماً مخصوص پہلوؤں کی ہی تقلید کرے۔	کمیونٹی ایک علاقے سے عبارت ہوتی ہے۔
انجمن ایک مستحکم اور دیرپا تنظیم ہو سکتی ہے اور نہیں بھی۔	اس کے برخلاف کمیونٹی نسبتاً مستحکم اور مستقل ہوتی ہے۔
افراد کے تعلقات کو کنٹرول کرنے کے لیے انجمن کے اپنے اصول اور قواعد ہوتے ہیں جو تحریری یا غیر تحریری ہوتے ہیں۔	ایک کمیونٹی اپنے اراکین کے برتاؤ کو رسومات یا روایات کے ذریعے کنٹرول کرتی ہے۔ ان کے اصول وضوابط عام طور پر تحریری نہیں ہوتے۔
انجمن کی قانونی حیثیت ہوتی ہے۔	کمیونٹی کی قانونی حیثیت نہیں ہوتی۔
انجمن جزوی نوعیت کی ہوتی ہے۔	کمیونٹی کلی نوعیت کی ہوتی ہے یعنی کمیونٹی میں کئی انجمنیں ہوتی ہیں۔

5.9 ادارے کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Institution)

سماجی ادارہ ایک پیچیدہ سماجی معیارات کا مکمل مجموعہ ہوتا ہے جو سماجی اقدار کے تحفظ کے لیے منظم ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ایک ماہر سماجیات ان اداروں کی تعریف اس طرح نہیں کرتا جس طرح ایک عام آدمی کرتا ہے۔ عام اشخاص ادارہ کی اصطلاح کو چرچ، اسپتال، جیل یا دیگر چیزوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سماجی ادارے سماجی نظم کے وہ نمونے ہوتے ہیں جو اپنی توجہ سماجی ضروریات جیسے حکومت، معیشت، تعلیم، خاندان، صحت اور مذہب پر مرکوز کرتے ہیں۔

درج ذیل میں دی گئی تعریفات کی مدد سے ہم مزید اس تصور کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

تعریفیں:

- سمنر (Sumner) اور کلر (Keller) کے مطابق ادارہ ایک خاص دلچسپی یا سرگرمی سے عبارت ہے جو اصولوں اور لوک طریقوں پر مشتمل ہے۔ سمنر کے مطابق ادارہ نہ صرف ایک تصور، فکر یا مفاد کو کہا جا سکتا ہے بلکہ اس کو ادارے سے ہی تعبیر کیا جانا چاہیے۔ ڈھانچے کے اعتبار سے یہ ایک طریقے کار یا اہل کاروں کا گروہ ہے۔

- **لیسٹر فرینک وارڈ**(LasterFrankward) کہتاہے کہ ادارہ سماجی توانائی کے کنٹرول اور استعمال کا ذریعہ ہوتا ہے۔
- **ایل ٹی ہاب ہاؤس**(L.T Hobhouse)ادارے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ادارہ سماجی زندگی کے قائم کردہ مسلمہ طریقہ عمل کا کلی یا جزوی حصہ ہوتا ہے۔
- **رابرٹ میک آئیور** (Robert MacIver) کہتا ہے کہ ادارے میں گروہی سرگرمیوں کی مسلمہ اقسام یا طریقہ کار کے حالات کی خصوصیت پائی جاتی ہے۔
- **گنسبرگ**(Ginsberg) کے مطابق ادارے مصدقہ اور مسلمہ رواج ہوتے ہیں جو افراد اور گروہ کے تعلقات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- **کنگسلے ڈیوس**(Kingsley Davis) نے ادارے کو لوک طریقوں' اصولوں اور قوانین کے باہم آمیختہ مجموعے سے تعبیر کیا ہے۔ جن کا تعلق ایک یا زائد فرائض سے ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ادارے مستحکم طریقے کار کی شکل ہیں جن کے ذریعے انسانی سماج منظم ہوتا ہے اور انسانی ضروریات کی تکمیل کے لیے مطلوبہ بے شمار سرگرمیوں کو انجام دیا جاتا ہے۔

5.10 ادارے کی خصوصیات(Characteristics of Institution)

1۔ **سماجی نوعیت :** ہر سماج شادی، بیاہ، خاندان، قرابت داری جیسے مختلف قسم کے اداروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ سماجی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ سماج میں وقوع پذیر ہوتے ہوئے سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ فرد اور سماج، سماج میں اداروں کے قیام کے ذمے دار ہوتے ہیں۔

2۔ **آفاقیت :** ادارے ہر سماج میں پائے جاتے ہیں۔ وہ آفاقی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ قدیم سماجوں سے لے کر جدید سماجوں تک وہ مختلف اشکال میں پائے جاتے ہیں۔

3۔ **ادارے معیاری ہوتے ہیں:** ادارے تسلیم شدہ وہ رواج ہوتے ہیں جو سماجی معیارات کے ذریعے زیر کنٹرول ہوتے ہیں۔ یہ افراد کے لیے کارکردگی اور برتاؤ کے طریقے تجویز کرتے ہیں۔ افراد ان معیارات اور اصولوں کی تربیت پاتے ہیں۔ نیز ان کی سماجی تصدیق کے ذریعے سماج کے افراد کو ان معیارات' اصول وضوابط کی عمل آوری لازمی ہوتی ہے۔

4۔ **ادارے ضروریات کی تکمیل کا ذریعہ ہوتے ہیں:** ادارے مختلف مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ ہوتے ہیں جو سماج کی مسلسل بقا کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ ان بنیادی ضروریات میں خود حفاظتی اور خود اظہاری شامل ہے۔

5۔ **ادارے نسبتاً مستقل ہوتے ہیں:** جب سماجی برتاؤ کے طریقے مستحکم ہوتے ہیں اوران کو سماج کے اراکین کی قبولیت حاصل ہو جاتی ہے تب وہ برتاؤ کے مستقل نمونے کہلاتے ہیں۔ اداروں کی بنیادی ساخت اور کارکردگی باقی رہتی ہے اگرچہ کہ بدلتے سماجی حالات کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے۔

6۔ **ادارے سماجی کنٹرول کا ذریعہ ہوتے ہیں :** کئی ادارے سماجی برتاؤ کے کنٹرول کے میکانزم کے طور پر وجود میں آتے ہیں۔ مثلاً معاشی ادارے لوگوں کی مادی ضرورتوں کو کنٹرول کرتے ہوئے نظم وضبط کو قائم کرتے ہیں۔ سیاسی ادارے مقننہ، عاملہ اور عدلیہ جیسے رسمی ایجنسیوں کے ذریعے سماج کی بنیادی کارکردگی کو کنٹرول کرتے ہیں۔

7۔ **باہمی ارتباط:** سماجی زندگی کو منقسم نہیں کیا جاسکتا اور انفرادی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو علاحدگی میں دیکھا نہیں جاتا۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثرانداز ادارے باہمی طور پر مربوط ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر خاندان کے ادارے کی بقا شادی بیاہ کے ادارے کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح خاندان کے بغیر قرابت داری اور قرابتی رشتے باقی نہیں رہتے۔

5.11 سماجی اداروں کے افعال (Functions of Social Institutions)

سماجی اداروں کے افعال مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ **جذباتی ضروریات:** ادارے محبت، شفقت، بھوک، خوف، حفظ نفس، تسکین ذات، مافوق الفطرت کا خوف جیسے جذباتی ضروریات کی تسکین کرتے ہیں۔

2۔ **معاشی احتیاجات:** ادارے افراد کی مادی ضروریات کے علاوہ بنیادی ضروریات جیسے روٹی، کپڑا اور مکان کی تکمیل کرتے ہیں۔

3۔ **خاندانی ضروریات:** خاندان اور شادی بیاہ منظم سماجی ادارے ہیں۔ بقائے نسل کا سلسلہ ان ہی اداروں کے ذریعے جاری رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کی پرورش کا کام بھی خاندان کا ادارہ ہی انجام دیتا ہے۔

4۔ **مذہبی فرائض :** مذہب کے ادارے کا تعلق مافوق الفطرت' قوت سے ہوتا ہے جو فرد میں خوف خدا پیدا کرتا ہے۔ اسی خوف کی وجہ سے مذہبی عبادتیں انجام پاتی ہیں اور نذرانے پیش کیے جاتے ہیں۔

5۔ **سیاسی ضروریات:** سیاسی ادارے افراد کے بڑے گروہوں میں حکومت کے ذریعے بنیادی ضرورتوں کی تکمیل کرتے ہیں۔ اس فریضے کی تکمیل میں رسمی قوانین اور حکومت کا سہارا لیا جاتا ہے۔

6۔ **ادارے انسانی برتاؤ کو کنٹرول کرتے ہیں :** ادارے سماجی برتاؤ کو کنٹرول اور باقاعدہ بنانے کا اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔

7۔ **اتحاد کو فروغ دیتے ہیں:** ادارے افراد اور گروہوں کو متحد کرتے ہیں۔ وہ برتاؤ کے یکساں اور متحد نمونوں کے ذریعے سماج میں اتحاد اور ہم آہنگی برقرار رکھتے ہیں۔ سماج کے تمام افراد تفریق اور اختلافات کے باوجود ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

5.12 انجمن اور ادارے کے درمیان فرق (Difference Between Association & Institution)

ادارہ	انجمن
ادارے قوانین اور اصول وضوابط پر مشتمل ہوتے ہیں۔	انجمنیں افراد پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس طرح انجمنیں انسانی

	پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں۔
ادارے مجرد ہوتے ہیں اور ان کی کوئی شکل نہیں ہوتی۔	انجمنیں ٹھوس ہوتی ہیں اور ان کی شکلیں ہوتی ہیں۔
ادارے ارتقائی ہوتے ہیں اور وہ فطری طور پر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔	انجمنیں ضرورت کے پیش نظر تشکیل پاتی ہیں۔
ادارے نسبتاً زیادہ مستقل ہوتے ہیں۔	انجمنیں اداروں کی طرح مستقل نہیں ہوتی۔
ادارہ کارکردگی کا نمونہ ہوتا ہے اس میں منظم طور پر فرائض انجام دیے جاتے ہیں۔	انجمن ایک منظم گروہ ہوتا ہے۔
ادارہ خدمت یا فرائض کی انجام دہی کا طریقہ کار ہوتا ہے۔	انجمن میں رکنیت پائی جاتی ہے۔
ادارے کا کوئی مخصوص نام نہیں ہوتا۔ ہر ادارے کی ایک علامت یا نشانی ہوتی ہے جو مادی یا غیر مادی نوعیت کی ہوتی ہے۔	ہر انجمن کا ایک مخصوص نام ہوتا ہے۔

5.13 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماج، کمیونٹی، انجمن، ادارے سماجیات کے مطالعے کے اہم پہلو ہیں۔ سماج افراد کے مجموعے پر مشتمل ہوتا ہے جو تعلقات اور برتاؤ کے نمونوں کی وجہ سے متحد ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو علاحدہ کرتا ہے جو ان تعلقات سے وابستہ نہیں ہوتے یا ان کا برتاؤ الگ ہوتا ہے۔ کمیونٹی سماجی تنظیم کی ایک علاقائی اکائی ہوتی ہے جن کے افراد کے مابین احساس شناخت اور وابستگی کا احساس پایا جاتا ہے۔ انجمن ایک منظم گروہ ہے جو کسی خاص مقصد یا مشترک مفادات کے حصول کے لیے تشکیل پاتا ہے۔ ادارہ باہم آمیختہ 'لوک طریقوں' اصول و قوانین پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک سے زائد فرائض انجام دیتا ہے۔ ان تمام تصورات کی ایک خاص اہمیت ہوتی ہے اور یہ ایک دوسرے سے کسی نہ کسی اعتبار سے الگ ہوتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- سماج کی تعریف کرتے ہوئے اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

5.14 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **سماج:** افراد کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو مخصوص تعلقات یا برتاؤ کے طریقوں کی بنیاد پر وجود میں آتا ہے جو اپنے آپ کو ان لوگوں سے علاحدہ کرتا ہے جو ان تعلقات کا حصہ نہیں ہوتے یا ان کا برتاؤ الگ ہوتا ہے۔
- **کمیونٹی:** کمیونٹی افراد کا ایک ایسا گروہ ہے جو جغرافیائی علاقے میں رہتا ہے۔ جس کے افراد کے درمیان باہمی شناخت، باہمی انحصار یا

سرگرمیوں کی تنظیم پائی جاتی ہے۔

- **انجمن:** انجمن افراد کا وہ گروہ ہے جس میں افراد کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے ایک محدود مدت کے لیے جمع ہوتے ہیں۔

5.15 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

5.15.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ لفظ سوسائٹی یا سماج کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) Socius (b) Societus (c) Socious (d) Societur

2۔ "سماج، سماجی تعلقات کا تانابانا ہے"۔ کس نے کہا ہے؟

(a) لاپیر (b) میک آئیور (c) گیڈینگس (d) ڈیوس

3۔ ان میں سے سماج کی کون سی خصوصیت نہیں ہے؟

(a) افراد پر مشتمل ہوتا ہے (b) باہمی شعور پیدا کرتا ہے

(c) ٹھوس ہوتا ہے (d) سماجی تعلقات پر مشتمل ہوتا ہے

4۔ "کمیونٹی ایک چھوٹا علاقائی گروہ ہے جس میں سماجی زندگی کے تمام پہلو پائے جاتے ہیں"۔ کس نے کہا ہے؟

(a) کنگسلے ڈیوس (b) میک آئیور (c) آگبرن اور نمکاف (d) بوگارڈس

5۔ میکس ویبر اور ٹونیس کمیونٹی کے مطالعے میں کس تصور کو اپناتے ہیں؟

(a) نامیاتی تصور (b) ماحولیاتی تصور (c) سماجی تصور (d) حیاتیاتی تصور

6۔ ان میں سے کمیونٹی کی خصوصیت کون سی نہیں ہے؟

(a) استقلال (b) تجریدی (c) فطری (d) یکسانیت

7۔ ان میں سے کس نے انجمن کو مفادات کے حصول یا مشترک گروہی مفادات کے حصول کا منظم گروہ کہا ہے؟

(a) میک آئیور اور پیج (b) ایوبانک (c) کنگسلے ڈیوس (d) بوگاڈس

8۔ ان میں سے کون سی انجمن کی خصوصیت نہیں ہے؟

(a) تنظیم (b) باقاعدہ تعلقات (c) تعاون کا جذبہ (d) سماجی نوعیت

9۔ "ادارہ باہم آمیختہ لوک طریقوں، اصولوں اور قوانین پر مشتمل ہوتا ہے اور ایک سے زائد فرائض انجام دیتا ہے"۔ یہ کس مفکر کی تعریف ہے؟

(a)کنگسلے ڈیوس　(b)گنسبرگ　(c)ایل ٹی ہاب ہاؤس　(d)مائیک آئیور

10۔ ان میں سے کون سی ادارہ کی خصوصیت نہیں ہے؟

(a)سماجی نوعیت　(b)آفاقیت　(c)معیارات　(d)تعاون کا جذبہ

5.15.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماج کے معنی تعریف اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

2۔ کمیونٹی اور انجمن میں فرق بیان کیجیے۔

3۔ سماج اور کمیونٹی کے باہمی امتیازات کو سمجھایئے۔

5.15.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ کمیونٹی کے مفہوم کی تعریف اور خصوصیات کو بیان کیجیے۔

2۔ انجمن کے معنی، تعریف اور خصوصیات بیان کرتے ہوئے انجمن اور ادارہ کے آپسی فرق کو سمجھایئے۔

3۔ ادارہ کے معنی، تعریف اور خصوصیات کی وضاحت کیجیے۔

5.16 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Gidden & P.W. Sutton, 2017, Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Holborn, 2018, Sociology : Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. Richard Osborne, 2016, Sociology for Beginners, Zidane Press, London
4. Gath Messey & T.L. O'brien, 2003, Readings for Sociology, W.W. Norton & Co Inc

اکائی6۔ گروہ : تعریف اور قسمیں

(Group: Definition and Types)

اکائی کے اجزا

6.0 تمہید

6.1 مقاصد

6.2 سماجی گروہ کی تعریفیں

6.3 سماجی گروہ کی خصوصیات

6.4 سماجی گروہ کی زمرہ بندی

6.5 ابتدائی گروہ

6.5.1 ابتدائی گروہ کی خصوصیات

6.5.2 ابتدائی گروہ کی خصوصیات

6.6 ثانوی گروہ

6.6.1 ثانوی گروہ کی خصوصیات

6.6.2 ثانوی گروہ کی اہمیت

6.7 حوالہ گروہ

6.8 اکتسابی نتائج

6.9 کلیدی الفاظ

6.10 نمونہ امتحانی سوالات

6.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

6.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

6.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

6.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

6.0 تمہید (Introduction)

گروہ کے لفظی معنی افراد یا اشیا کا مجموعہ یا ان کا متحد ہونا ہے۔ سماجی علوم میں یہ لفظ افراد کے اس اجتماع کے لیے استعمال ہوتا ہے جو مختلف قسم کے بین عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ انسان ایک سماجی حیوان ہے وہ کبھی بھی علاحدگی میں نہیں رہ سکتا۔ انسانی سماج میں تشکیل شدہ گروہ سماجی گروہ کہلاتا ہے جو دیگر جانوروں کے گروہ سے علاحدہ ہوتا ہے۔ ایک سماجی گروہ صرف افراد کا مجموعہ یا اجتماع نہیں ہوتا بلکہ افراد کا وہ مجموعہ ہوتا ہے جو مشترک مفادات کے لیے متحد ہوتے ہیں۔ بعض گروہ فطری طور پر وجود میں آتے ہیں اور بعض گروہوں کو مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لیے تشکیل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سماجی گروہ افراد کا وہ مجموعہ ہوتا ہے جن کے درمیان سماجی تعلقات' باہمی تعاون اور کسی حد تک باہمی شعور پایا جاتا ہے۔ یہاں افراد کی کثرت ہوتی ہے جن کے درمیان مشترکہ شناخت' مشترک مقاصد اور مشترک معیارات کے ذریعے ایک منفرد سماجی اکائی تشکیل پاتی ہے۔ سماجی گروہ کا مقصد جسمانی قربت نہیں ہوتی، بلکہ بین عمل کا شعور ہوتا ہے۔ گروہ بہت زیادہ مستحکم اور مستقل سماجی اکائیوں میں پائے جاتے ہیں جو افراد اور سماج دونوں کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ گروہ کا باقاعدہ اور ممکنہ برتاؤ سماج کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ کسی بھی آبادی کی سماجی گروہوں میں تقسیم' ان کے سائز' تعداد اور سماجی گروہوں کی خصوصیات' سماجی ڈھانچے کی اہم خصوصیات ہوتی ہیں۔ ایک حقیقی گروہ افراد کے مجموعے کے بجائے سماجی ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔ گروہ کے افراد کی خصوصیات میں مفادات' اقدار' نمائندگیاں' نسلی یا سماجی پس منظر یا قرابتی تعلقات وغیرہ شامل ہیں۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سماجی گروہ کے مفہوم' تعریف' خصوصیات اور زمرہ بندی کو سمجھ سکیں۔
- ابتدائی گروہ اور ثانوی گروہ کے معنی' تعریف' خصوصیات اور اہمیت سے واقفیت ہو سکیں۔
- حوالہ گروہ اور اس کے تصور کو سمجھ پائیں۔

6.2 سماجی گروہ کی تعریفیں (Definitions of Social Group)

- **میک آئیور (MacIver)** کہتا ہے کہ گروہ سے ہماری مراد افراد کا وہ مجموعہ ہے جو ایک دوسرے سے سماجی تعلقات قائم کرتا ہے۔
- **ہیری ایم جانسن(Harry M Johson)** کے مطابق سماجی گروہ سماجی بین عمل کا ایک نظام ہوتا ہے۔
- **آگبرن اور نمکاف (Ogburn and Nimkoff)** کہتے ہیں کہ جہاں کہیں دو یا زائد افراد یکجا ہوتے ہوئے ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے ہیں تب سماجی گروہ وجود میں آتا ہے۔
- **مارشل جونس (Marshal Jones)** کے مطابق سماجی گروہ دو یا زائد افراد پر مشتمل ہوتا ہے اوران کے درمیان بین عمل کے نمونے تشکیل پاتے ہیں۔
- **بوگارڈس(Bogardus)** سماجی گروہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سماجی گروہ میں کئی افراد یا دو اور زائد افراد' جو مشترک توجہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو متحرک کرتے ہیں اور عام وفاداری نبھاتے ہوئے مشترک سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں، شامل ہے۔
- **بوٹمور(Bottomore)** کے مطابق سماجی گروہ افراد کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جس میں (ا) شامل افراد کے مابین واضح تعلقات پائے جاتے ہیں اور(2) ہر فرد گروہ اوراس کی علامات کے تعلق سے آشنا ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سماجی گروہ دو یا زائد افراد پر مشتمل ہوتا ہے اور ان کے درمیان تعلقات پائے جاتے ہیں۔

6.3 سماجی گروہ کی خصوصیات (Characteristics of Social Group)

مندرجہ بالا تعریفات کے مطالعے کے بعد سماجی گروہ کی مندرجہ ذیل خصوصیات واضح ہوتی ہیں۔

(i) **افراد کا مجموعہ:** سماجی گروہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ افراد کے بغیر سماجی گروہ کا وجود ممکن نہیں ہے۔ اس طرح سماجی گروہ کے وجود کی پہلی شرط ایک سے زائد افراد کی موجودگی اوران میں اس حقیقت سے آگاہی ضروری ہے کہ ان سب کا ایک ہی گروہ سے تعلق ہو۔ گروہوں کا سائز مختلف ہوتا ہے جو دو افراد سے لے کر کئی سو ملین افراد پر مشتمل ہو سکتا ہے۔

(ii) **اراکین کے درمیان بین عمل:** گروہ کی سب سے اہم خصوصیت اراکین کے درمیان پائے جانے والا مخصوص بین عمل ہے۔ جب بین عمل کے نمونے بہت زیادہ ہوتے ہیں تب ہم گروہ کے بارے میں سوچتے ہیں۔ مثال کے طور پر کلاس میں طلبہ ایک دوسرے کو آداب اور سلام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی معلومات سے استفادہ کرتے ہیں تب اساتذہ ان کو گروہ کہتے ہیں۔

(iii) **باہمی شعور :** گروہ کے افراد کے درمیان جسمانی اور علامتی بین عمل پایا جاتا ہے۔ وہ دوسرے اراکین کی موجودگی سے باخبر ہوتے ہیں۔ باہمی شعور کی وجہ سے ایک دوسرے سے مخصوص انداز میں اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ ہر رکن یہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ گروہ کا ایک حصہ ہے۔ انفرادی زندگی کے بجائے گروہی زندگی کو اہمیت دی جاتی ہے۔

گروہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ افراد کی اہمیت ایک دوسرے کے تعلقات پر مبنی ہوتی ہے۔

(iv) **ہم شعوری (We Feeling) :** ہم شعوری سے مراد گروہ کے افراد کی مشترکہ وفاداریاں ہیں۔ ان کے مشترکہ اقدار ہوتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو باقی دنیا سے علاحدہ کرلیتے ہیں کیوں کہ ان کی رکنیت ایک مخصوص گروہ سے وابستہ ہوتی ہے۔ یعنی ایک قوم کے شہری جو سیاسی طریق کے ذریعے متحد ہوتے ہیں ان کی کئی مشترکہ وفاداریاں' مشترکہ تاریخ اور مشترک مستقبل ان کو گروہ سے جوڑتے ہیں۔ گروہ کے اراکین میں وابستگی کا احساس پایا جاتا ہے جو مشترک خیالات' اقدار' مقاصد اور سرگرمیوں کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

(v) **باہمی تعلقات:** اراکین نہ صرف ایک دوسرے سے واقفیت رکھتے ہیں بلکہ مخصوص طریقے سے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے تعلقات باہمی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو معنویت کے ساتھ متحرک کرتے ہیں اور بامعنی ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ افراد اپنے رول اور حقوق کے علاوہ اپنے فرائض سے بھی واقف ہوتے ہیں جو گروہی رکنیت کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔

(vi) **گروہی اتحاد اور یکجہتی:** گروہ کے افراد میں اتحاد کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ گروہ کے افراد کے درمیان تعلقات کا انحصار جذباتی وابستگی پر ہوتا ہے۔ دوست' خاندان یا مذہبی گروہ دیگر گروہوں کی بہ نسبت زیادہ متحد ہوتے ہیں۔

(vii) **مشترک مفادات:** گروہ کے افراد کے مشترک مفادات ہوتے ہیں کیوں کہ گروہ مشترک مفادات کی تکمیل کے لیے قائم ہوتے ہیں۔ فرد اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے گروہ سے وابستہ ہوتا ہے جیسے سیاسی گروہ' مذہبی گروہ' تعلیمی گروہ وغیرہ۔

(viii) **گروہی معیارات:** ہر گروہ کے کچھ معیارات اور اصول وضوابط ہوتے ہیں جن پر عمل آوری تمام اراکین کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ یہ معیارات لوک رسومات' اصولوں اور روایات کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔ یہ معیارات زبانی یا تحریری ہوتے ہیں۔

6.4 سماجی گروہ کی زمرہ بندی (Classification of Social Group)

گروہوں کی بڑی تعداد ہے اور ان میں بہت زیادہ تنوع پایا جاتا ہے۔ گروہوں کا سائز بھی الگ الگ ہوتا ہے۔ ہر سماج میں بے شمار گروہ ہوتے ہیں۔ یہ افراد کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں کیوں کہ ایک فرد ایک سے زائد گروہوں کا رکن ہوتا ہے۔ مختلف ماہرین سماجیات نے سماجی گروہوں کی زمرہ بندی بھی مختلف اساس پر کی ہے۔

میک آئیور اور پیج کے مطابق گروہ کو مندرجہ ذیل اساس پر تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(1) سائز   (2) سماجی بین عمل کی خصوصیت   (3) قرابتی درجہ

(4) گروہی مفادات کا احاطہ   (5) مفادات کی مدت اور   (6) تنظیم کی سطح

سوروکن نے گروہوں کو دواہم زمروں میں تقسیم کیا ہے۔ عمودی اور افقی گروہ: عمودی گروہ بڑے ہوتے ہیں جیسے اقوام، مذہبی تنظیمیں، سیاسی جماعتیں وغیرہ۔ افقی گروہ نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں جیسے معاشی طبقات جو فرد کو سماج میں حیثیت اور درجہ عطا کرتے ہیں۔

سمنر(Sumner) نے سماجی گروہوں کو دو بڑے زمروں میں تقسیم کیا ہے:

- درون گروہ (In Group)
- بیرون گروہ (Out Group)

(i) درون گروہ ایسے گروہ ہیں جن میں فرد اپنی شناخت بنائے رکھتا ہے جیسے خاندان، دوست احباب، ہم عمر گروہ وغیرہ۔

(ii) ایسے گروہ جن سے فرد کا تعلق نہیں ہوتا جیسے دیگر جنس، دیگر خاندان، دیگر قومیں وغیرہ وہ بیرون گروہ کہلاتے ہیں۔ ان کے مقاصد الگ الگ ہوتے ہیں۔

کولے(Cooley) نے سماجی گروہوں کو دو اہم زمروں میں تقسیم کیا ہے:

- ابتدائی گروہ (Primary Group) اور
- ثانوی گروہ (Secondary Group)

1۔ ایسے گروہ جن کے افراد کے مابین راست تعلقات اور تعاون کا جذبہ ہوتا ہے۔ ان کو ابتدائی گروہ کہتے ہیں۔ یہ گروہ نسبتاً مختصر ہوتے ہیں جیسے خاندان، دوست احباب کا گروہ وغیرہ۔

2۔ اس کے برخلاف ثانوی گروہ ساخت کے اعتبار سے بڑا ہوتا ہے۔ افراد کے درمیان راست یا شخصی تعلقات نہیں پائے جاتے۔ ان میں بالواسطہ بین عمل پایا جاتا ہے۔ جیسے کوئی سیاسی جماعت کارپوریشن یا فیکٹری وغیرہ۔

پارک اور برجس (**Park and Burgess**) کے مطابق سماجی گروہ کی دو قسمیں ہیں۔ علاقائی گروہ اور غیر علاقائی گروہ:

(i) علاقائی گروہ: وہ گروہ جو کمیونٹیوں اور مملکتوں کی اساس پر قائم ہوتے ہیں ان کو علاقائی گروہ کہتے ہیں۔

(ii) غیر علاقائی: غیر علاقائی گروہ وہ گروہ جو ذات پات، طبقات، ہجوم اور عوام کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں وہ غیر علاقائی گروہ کہلاتے ہیں۔

گڈنگس نے بھی گروہ کی دو قسمیں بیان کی ہے۔ توالدی گروہ (Genetic Group) اور اجتماعی گروہ (Congregate Group):

1۔ **توالیدی گروہ:** توالیدی گروہ غیر رضاکارانہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ افراد پیدائش کی وجہ سے اس گروہ سے وابستہ ہوتے ہیں جیسے خاندانی گروہ اور نسلی گروہ وغیرہ۔

2۔ **اجتماعی گروہ:** اجتماعی گروہ رضاکارانہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ فرد کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ ان گروہوں میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔

جیسے کوئی سیاسی جماعت یا ٹریڈ یونین وغیرہ۔

فرڈینانڈ ٹونیس نے بھی گروہوں کو دو زمروں میں تقسیم کیا ہے جیسے:

- انجمن (Gesellschaft)
- کمیونٹی (Gemeinschaft)

(i) **انجمن (Gesellschaft):** اس میں تعلقات عوامی اور معاہدہ جاتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ٹونیس کے مطابق انجمن سے وابستہ افراد کے تعلقات مفادات کے پیش نظر تشکیل پاتے ہیں اور یہ مخصوص نوعیت کے ہوتے ہیں۔

(ii) **کمیونٹی (Gemeinschaft):** کمیونٹی قریبی، شخصی اور خصوصی رہائش سے عبارت ہوتی ہے۔ اس گروہ میں شخصی تعلقات پائے جاتے ہیں جو مستقل اور پائے دار ہوتے ہیں۔

جارج سمل (George Simmel) نے سماجی گروہوں کو چھوٹے گروہ اور بڑے گروہ میں تقسیم کیا ہے:

1۔ چھوٹے گروہ: چھوٹے گروہ میں دو دو یا تین تین کے جوڑ پر مشتمل افراد ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ افراد کی تعداد کے اعتبار سے چھوٹے اور مختصر گروہ بھی اسی زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔

2۔ بڑے گروہ: بڑے گروہ نسلی گروہوں، سیاسی گروہوں، اقوام اور دیگر بڑے اجتماعات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

سماجی گروہ کی دیگر قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

(i) منظم اور غیر منظم گروہ

(ii) اجتماعی گروہ اور منتشر گروہ

(iii) اکثریتی گروہ اور اقلیتی گروہ

(iv) کھلے اور بند گروہ

(v) آزاد گروہ اور انحصاری گروہ

(vi) رسمی اور غیر رسمی گروہ

ابتدائی اور ثانوی گروہ:

ابتدائی گروہ (Primary Group) کا تصور سی ایچ کولے کی کتاب "Social Organisation" میں موجود ہے۔ اس میں ابتدائی گروہ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے لیکن اس میں ثانوی گروہ کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔ کنگسلے ڈیوس، آگبرن، میک آئیور اور دیگر ماہرین سماجیات نے ثانوی گروہ کے تصور کو مقبول بنایا۔ ابتدائی گروہ سے ہٹ کر دیگر گروہ ثانوی گروہ کہلاتے ہیں۔

6.5 ابتدائی گروہ (Primary Group)

ابتدائی گروہ تمام سماجی تنظیموں کا مرکز ہے۔ یہ ایک چھوٹا گروہ ہوتا ہے جس میں افراد کی کم تعداد ایک دوسرے سے راست تعلقات قائم کرتی ہے۔ یہ افراد آپسی تعاون' دوستی اور مشترک سوالات کے مباحث کے لیے بالمشافہ ربط پیدا کرتے ہیں۔ سی۔ ایچ۔ کولے کے مطابق "ابتدائی گروہ سے میری مراد وہ گروہ ہے جو قریبی بالمشافہ تعلقات اور تعاون کے جذبہ سے عبارت ہوتے ہیں۔ یہ کئی معنوں میں ابتدائی ہوتے ہیں لیکن سماجی نوعیت اور فرد کے نظریات کی تشکیل میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں" ۔ وہ مزید یہ کہتا ہے کہ اس گروہ کی مشترک شناخت کی وجہ سے ابتدائی گروہ کے اراکین اپنے آپ کو "We or Us" یعنی ہم یا ہم کو کے طور پر متعارف کرواتے ہیں۔ کولے نے ابتدائی گروہ کی اصطلاح کو ایسے سماجی گروہ کے لیے استعمال کیا ہے جہاں آمنے سامنے کے تعلقات اور باہمی تعاون کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ یہ ایک آفاقی گروہ ہے جو تمدنی ترقی کے تمام مقامات پر پایا جاتا ہے۔

اسی طرح ای اے شلس (E.A. Shils(1951) کہتا ہے کہ ابتدائی گروہ سے میری مراد وہ گروہ ہیں جن میں یکجہتی کا جذبہ ہو اور جن میں افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے والے غیر رسمی اصول پائے جاتے ہوں، نیز ان اصولوں کی تشکیل کی آزادی ہو۔ یکجہتی سے مراد افراد کی آپسی قریبی شناخت اور گروہی علامت وہ ہے جن میں وہ پرورش پاچکے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتے ہیں جن میں ہم دوسرے لوگوں کی انفرادی شخصیتوں کی شناخت کے بارے میں جانتے ہیں۔ نیوکلیر خاندان جو اپنے بالغ جوڑے اوران کے بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ اس کی ایک اچھی مثال ہے۔ نیوکلیر خاندان کے افراد کے درمیان روزانہ بین عمل جاری رہتا ہے۔ ان کے لیے خاندان' شناخت اور مقصد کا اہم ذریعہ ہوتا ہے۔ محبت اور شفقت خاندان کے افراد کو متحد کرتی ہے اوران کے تعلقات مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اگر افراد ایک دوسرے سے علاحدہ ہوتے ہیں تب بھی وہ خاندان کا ہی ایک حصہ ہوتے ہیں حالاں کہ بعض ماہرین سماجیات نے خاندان کو ایک مثالی ابتدائی گروہ کہا ہے لیکن یہ اس کی واحد مثال نہیں ہے۔ کئی افراد قریبی دوستوں کے گروہ کے رکن ہوتے ہیں۔ یہ گروہ عام طور پر چھوٹا ہوتا ہے اورافراد کے مابین تعلقات قریبی اور دیرپا ہوتے ہیں۔ یہ بھی ابتدائی گروہ ہے۔ "ابتدائی" کی اصطلاح ان گروہوں سے اس لیے وابستہ کی گئی ہے کیوں کہ یہ تعلقات اور سماج کاری کا ابتدائی ماخذ ہوتے ہیں۔ ابتدائی گروہ کے تعلقات ہم کو محبت 'تحفظ اور رفاقت عطا کرتے ہیں۔ ہم خاندان اور دوستوں کے گروہ سے معیارات اوراقدار کو سیکھتے ہیں جو ہماری زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں۔

6.5.1 ابتدائی گروہ کی خصوصیات (Characteristics of Primary Group)

ابتدائی گروہ کی لازمی خصوصیات میں نزدیکی احساسات اور قریبی شناخت شامل ہے۔ قریبی تعلقات کا انحصار مندرجہ ذیل عوامل پر ہوتا ہے۔

1۔ **جسمانی قربت :** افراد کو قریبی تعلقات قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے روابط بھی قریبی ہوں۔ ایک دوسرے کو دیکھنے اور بات کرنے' خیالات اور نظریات کا تبادلہ آسانی سے ہوتا ہو ۔

2۔ **چھوٹا سائز :** چھوٹے سائز کے گروہ میں تعلقات قریبی اور شخصی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ابتدائی گروہوں میں افراد ایک دوسرے کو شخصی طور پر جانتے ہیں اور گروہی خصوصیت اور قرابت کو جلد اپناتے ہیں۔

3۔ **استحکام :** قریبی تعلقات قائم کرنے کے لیے ابتدائی گروہ کا کسی حد تک مستحکم ہونا ضروری ہے۔

4۔ **محدود ذاتی مفادات:** افراد گروہ میں اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے شامل ہوتے ہیں لیکن وہ اپنے ذاتی مفادات سے قبل اہم گروہی مفادات کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ آپسی تعاون کے جذبے کے ساتھ متحد ہوتے ہیں لیکن ان کے ذہنوں میں مشترک مفادات کا غلبہ پایا جاتا ہے۔

5۔ **مشترک مفادات کی اہمیت:** ابتدائی گروہ میں ہر فرد مشترک مفادات کو اپناتا ہے اور اہمیت دیتا ہے۔ ان مفادات کی ایک نئی اہمیت اور قدر ہوتی ہے۔

6۔ **راست تعاون:** ابتدائی گروہ کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے مشترک مفادات کے حصول کے لیے کام کرتے ہیں۔ وہ نہ تو آزادانہ کام کرتے ہیں اور نہ ہی باہمی انحصار کے ذریعے بلکہ تمام افراد ایک ہی مقصد کے لیے کام کرتے ہیں۔

6.5.2 ابتدائی گروہ کی اہمیت (Importance of Primary Group)

ابتدائی گروہ کئی معنوں میں اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ فرد اور سماج دونوں کے لیے یکساں اہم ہیں۔ یہ بچے' نوجوان اور بالغ افراد کے لیے اہم ہیں۔ ابتدائی گروہ فرد کو کامیاب سماجی زندگی کی تربیت دیتے ہیں۔ ابتدائی گروہ پہلا گروہ ہوتا ہے جس سے بچہ اپنی ابتدائی عمر سے ہی وابستہ ہوتا ہے۔ یہ انسانی فطرت کی جائے پیدائش ہے۔ ابتدائی گروہ سماج کاری کے طریق میں اہم رول ادا کرتا ہے اور افراد پر اپنا کنٹرول برقرار رکھتا ہے۔ ابتدائی گروہ کے ذریعے ہی ہم تہذیب سیکھتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یہ فرد اور سماج کے لیے کئی فرائض انجام دیتے ہیں جن سے ان کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

1۔ ابتدائی گروہ افراد کی شخصیت سازی کرتے ہیں۔ یہ فرد کی شخصیت کو بدلنے اور تشکیل دینے میں اہم رول ادا کرتے ہیں کیوں کہ فرد سب سے پہلے ابتدائی گروہ سے رابطہ میں آتا ہے۔ فرد کی ذات (Self) ابتدائی گروہوں میں تشکیل پاتی ہے۔ ایک بچہ سماجی معیارات' عقائد' اخلاق' اقدار' ایثار' تعاون' ہمدردی اور تعاون کو ابتدائی گروہ میں ہی سیکھتا ہے۔

2۔ نفسیاتی ضروریات کی تسکین۔ ابتدائی گروہ محبت' شفقت' آپسی احساس' تعاون' دوستی اور تبادلہ خیال جیسے نفسیاتی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں۔ ابتدائی گروہ میں فرد اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ رہتا ہے۔ یہ ابتدائی گروہ ذہنی اور جذباتی تناؤ (Stress) کو کم کرنے میں ہم رول ادا کرتا ہے۔ ابتدائی گروہوں میں شرکت کرنے سے افراد میں احساس وابستگی کا جذبہ فروغ پاتا ہے اور وہ

اپنے آپ کو گروہ کا ایک اہم فرد تصور کرتے ہیں۔

3۔ فرد ابتدائی گروہ میں آزادانہ زندگی گزارتا ہے۔ ابتدائی گروہ میں آزادی کا تصور بہت زیادہ اور واضح ہوتا ہے۔ اس آزادانہ زندگی کی وجہ سے افراد بلا تکلف اور غیر رسمی انداز سے ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں۔ یہ غیر رسمی گروہ آزادانہ زندگی کی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں۔

4۔ ابتدائی گروہ اپنے افراد کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ خاص طور پر بچوں، بوڑھوں اور بیمار افراد کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ شادی بیاہ، بیماری یا کسی ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کی جاتی ہے۔ افراد کو جذباتی وابستگی حاصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے افراد کبھی بھی اپنے آپ کو بے سہارا اور غیر محفوظ نہیں سمجھتے۔

5۔ ابتدائی گروہ سماجی کنٹرول کا ذریعہ ہیں۔ ابتدائی گروہ افراد کے برتاؤ پر کنٹرول کرتے ہوئے تعلقات میں غیر رسمی انداز سے باقاعدگی لاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے افراد کبھی گمراہ نہیں ہو پاتے۔ یہ افراد کو نظم و ضبط اور مروجہ اصولوں کے مطابق کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

6.6 ثانوی گروہ (Secondary Group)

ثانوی گروہ سائز کے اعتبار سے بہت بڑا ہوتا ہے اس میں افراد کے درمیان تعلقات غیر واضح اور سطحی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ثانوی گروہ ثانوی تعلقات سے عبارت ہوتا ہے۔ یہ تعلقات ابتدائی گروہ سے زیادہ رسمی، غیر شخصی، قطعاتی اور افادی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ افراد کے تعلقات محدود ہوتے ہیں اور افراد کے ذاتی مفاد سے متعلق ہوتے ہیں۔ ایک فرد دوسرے فرد پر بالواسطہ اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ شخصی طور پر صرف چند افراد اور ان کے فرائض کے بارے میں ہی واقفیت رکھتا ہے جب کہ اس گروہ میں بے شمار افراد ہوتے ہیں۔ اپنے ساتھی کارکنان (Workers) سے اس کا تعاون بالواسطہ کا ہوتا ہے بالمشافہ ملاقاتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ وہ اراکین سے بالواسطہ نوعیت کا رابطہ رکھتا ہے جیسے خطوط وغیرہ۔ تجارتی انجمنیں، مزدور یونین، کارپوریشن، سیاسی جماعتیں، بین الاقوامی تجارتی ادارے، کلب وغیرہ جیسی رسمی، تنظیمیں اور بڑی انجمنیں اس کی چند مثالیں ہیں۔ ان گروہوں میں ایک فرد کا تعلق دوسرے فرد سے ایک فرد جیسا نہیں ہوتا بلکہ ایک کا رکن یا اپنا رول نبھانے والے کارندے کی طرح ہوتا ہے۔ ثانوی گروہ میں فرد کی مکمل شخصیت نہیں بلکہ اس کی جزوی شخصیت ملوث ہوتی ہے۔ ان گروہوں میں افراد کے مابین قربت یا نزدیکی نہیں پائی جاتی جس طرح ابتدائی گروہ کے افراد میں ہوتی ہے۔

- **آگبرن (Ogburn)** کے مطابق جن گروہوں میں قربت (Intimacy) نہیں پائی جاتی وہ ثانوی گروہ کہلاتے ہیں۔
- **ڈیوس (Davis)** کے مطابق "ثانوی گروہ ابتدائی گروہ کی مکمل ضد یا مخالف ہوتے ہیں۔
- **کمبال ینگ (Kimball Young)** نے ان گروہوں کو مخصوص ذاتی گروہ کہا ہے کیوں کہ یہ مخصوص مفاد یا مفادات کی تکمیل

کے لیے وجود میں آتے ہیں۔

6.6.1 ثانوی گروہ کی خصوصیات (Characteristics of Secondary Group)

ثانوی گروہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **بڑا سائز:** ثانوی گروہ سائز اور وسعت کے اعتبار سے بڑا ہوتا ہے۔ اس گروہ میں افراد کی بڑی تعداد شامل ہوتی ہے یہ علاقائی اعتبار سے وسیع ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسے گروہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جیسے ریڈ کراس سوسائٹی (Redcross Society)۔ اس کے اراکین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس گروہ کے بڑے سائز کی وجہ سے افراد میں بالواسطہ تعلقات پائے جاتے ہیں۔

2۔ **واضح مقاصد:** ثانوی گروہ واضح مقاصد کی تکمیل کے لیے وجود میں آتے ہیں۔ ثانوی گروہ کی کامیابی کا اندازہ اس کے مقاصد کے حصول کی تکمیل پر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک اسکول' کالج یا یونیورسٹی کو تعلیم کی فراہمی کے لیے کھولا جاتا ہے۔

3۔ **اختیاری رکنیت:** ثانوی گروہ کی رکنیت اختیاری ہوتی ہے۔ کسی فرد کو اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس گروہ کا ممبر بننا ہے یا نہیں۔ کوئی بھی فرد کسی کو ثانوی گروہ کی رکنیت کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔ کسی کے لیے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی سیاسی جماعت کی رکنیت اختیار کرے۔

4۔ **رسمی' بالواسط اور غیر شخصی تعلقات:** ثانوی گروہ کے افراد کے مابین بالواسط' رسمی اور غیر شخصی نوعیت کے تعلقات ہوتے ہیں۔ اس گروہ کے افراد کے درمیان شخصی تعلقات اور بالمشافہ تعلقات نہیں ہوتے۔ ان افراد کا ایک دوسرے سے راست تعلق ضروری نہیں۔ ان کا کام مقصد کی تکمیل ہوتا ہے۔ یہ رسمی اصول اور ضوابط کے تحت بین عمل جاری رکھتے ہیں۔ اس گروہ کی وسعت اور بڑے سائز کی وجہ سے افراد کے درمیان راست تعلقات ممکن نہیں ہے۔ ایک فرد دوسرے فرد کی زندگی کے دیگر پہلوؤں سے راست طور پر تعلق نہیں رکھتے۔ ان کو اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ دوسروں کی نجی زندگی میں دخل اندازی کریں۔ ان افراد کے مابین تعلقات اور روابط بالواسطہ ہی ہوتے ہیں۔

5۔ **رسمی رول:** ثانوی گروہ رسمی یا تحریری اصول وضوابط سے عبارت ہوتا ہے۔ ان رسمی اصول وضوابط کے ذریعے افراد کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ایک مسلمہ اختیار (Authority) تشکیل دی جاتی ہے اور ایک واضح تقسیم کار کے ذریعے فرائض انجام دیے جاتے ہیں۔ جو شخص اصول وضوابط پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس کو اپنی رکنیت سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔

6۔ **اراکین کے درمیان خود انحصاری:** افراد کے مابین خود انحصاری ثانوی گروہ کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ ثانوی گروہ کی وسعت کی وجہ سے افراد کے تعلقات بالواسطہ اور غیر شخصی ہوتے ہیں۔ افراد ہمیشہ خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہر فرد اپنے مفادات کی

تکمیل اور تحفظ کی کوشش کرتا ہے۔

7۔ **رسمی سماجی کنٹرول :** ثانوی گروہ اپنے افراد کو کنٹرول کرنے کے لیے رسمی ایجنسیوں کا استعمال کرتے ہیں جیسے پولیس' عدالت' فوج وغیرہ۔ سماجی کنٹرول کے رسمی ذرائع ثانوی گروہ میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

8۔ **تقسیم کار :** ثانوی گروہ تقسیم کار سے عبارت ہوتا ہے۔ افراد کے فرائض اور ذمے داریوں سے متعلق واضح ہدایات ہوتی ہیں۔ ہر فرد کو اس کی متعینہ ذمے داریوں کی تکمیل کرنی پڑتی ہیں۔

6.6.2 **ثانوی گروہ کی اہمیت** (Importance of Secondary Group)

دارِ حاضر میں گروہوں کا سماجیاتی مطالعہ کافی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی زندگی گروہی زندگی سے عبارت ہوتی ہے لہٰذا گروہوں کا مطالعہ مرد اور خواتین کے برتاؤ کی توضیح میں اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ گروہ اپنے اراکین پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ ثانوی گروہ اور افراد کے مخصوص مقاصد کی تکمیل میں معاون ہوتے ہیں۔ اس طرح سماجی گروہ فرد اور سماج کے لیے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ بہت سی ضروریات جن کی تکمیل پہلے ابتدائی گروہ انجام دیتے تھے اب ثانوی گروہ کر رہے ہیں۔ بلاشبہ ثانوی گروہ اور ان کی بڑھتی ہوئی اہمیت نے کئی مسائل کو جنم دیا، لیکن ہم ثانوی گروہ کے غالب اثرات سے چھٹکارا نہیں پاسکتے کیوں کہ ہماری بہت سی ضروریات' سرگرمیاں اور کارنامے ثانوی گروہوں کے ذریعے ہی پائے تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ کچھ خامیوں کے باوجود بھی ثانوی گروہ کی اہمیت ہے جس میں سے کچھ ذیل میں درج ہیں۔

(i) **مہارت یا کارکردگی :** ثانوی گروہ اپنے افراد کی کارکردگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اپنے ذاتی مفادات اور مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لیے تمام افراد اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تمام افراد کے مابین ایک واضح تقسیم کار پایا جاتا ہے۔ ثانوی گروہ کے افراد کو منظم اور کنٹرول کرنے کے لیے ایک رسمی اختیار (Formal Authority) اور اصول وضوابط تدوین کیے جاتے ہیں۔ کامیاب کارکردگی پر زور دیا جاتا ہے۔ ابتدائی گروہ کے برخلاف ثانوی گروہ میں جذبات اور احساسات ماتحت ہوتے ہیں۔ افراد کے فرائض اور ذمے داریوں کو واضح طور پر متعین کیا جاتا ہے۔ تمام اراکین مقصد کے حصول کے لیے باصلاحیت کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس سے افراد کی صلاحیتوں اور کارکردگی میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

(ii) **وسیع تر مواقع :** ثانوی گروہ اپنے اراکین کو بہتر اور وسیع تر مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کی نشوونما کرسکے۔ پہلے پیشے وارانہ مواقع بہت محدود تھے۔ افراد صرف زراعت، کاریگری اور چھوٹے پیشوں سے وابستہ ہوتے تھے۔ لیکن موجودہ دور میں مختلف قسم کے پیشے میسر ہیں جس کی وجہ سے اس سے تعلق رکھنے والے افراد کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے وسیع مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔ صلاحیت' محنت اور معیار کی وجہ سے ایک فرد' تجارت' صنعت' تعلیم' ٹکنالوجی اور دیگر شعبوں

میں لامحدود ترقی حاصل کرتے ہوئے نئی بلندیوں کو چھو سکتا ہے۔

(iii) **وسیع النظری:** ثانوی گروہ اپنے افراد کی وسیع النظری اوران کے نقطہ نظر کو وسعت دینے میں معاون ہوتا ہے کیوں کی اس کا سائز بڑا ہوتا ہے اور اس کے افراد ہر طرف پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ثانوی گروہ بڑی تعداد اور متفرق قسم کے افراد کی اعانت کرتے ہوئے اپنے افراد کے نقطہ نظر کو وسعت دیتا ہے۔ ثانوی گروہ فیصلہ سازی میں ابتدائی گروہ کی نسبت زیادہ آفاقی ہوتا ہے۔

6.7 حوالہ گروہ (Reference Group)

آخر میں ہم ریفرنس گروہ یا حوالہ گروہ پر بحث کریں گے۔ یہ گروہ کی منفرد قسم ہے۔ حوالہ گروہ وہ گروہ ہیں جو ہم کو اپنے برتاؤاور رجحانات کا جائزہ لینے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ دراصل یہ ہمارے لیے رول ماڈل کا کام کرتا ہے۔ آپ کا تعلق اس گروہ سے ہو یا نہ ہو لیکن آپ اس گروہ کے معیارات کو استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک نوجوان لڑکی یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ وہ پتلی ہے یا نہیں تو وہ اپنا موازانہ سوپر ماڈل سے کرتی ہے۔ اسی طرح ایک کالج گریجویٹ اپنی تنخواہ سے مطمئن نہ ہو تو وہ گریجویٹ کو ملنے والے اوسط مشاہرہ کا حوالہ لیتا ہے۔ ہربرٹ ہیمن کے مطابق حوالہ گروہ وہ گروہ ہوتا ہے جس میں فرد اپنی شناخت کے ذریعے اپنے آپ کو شعوری یا غیر شعوری طور پر جانچتا اور پرکھتا ہے۔ **شیرف(Sherrif)** کے مطابق ریفرنس گروہ وہ ہے جس کا حوالہ دیتے ہوئے فرد شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی شناخت ظاہر کرتا ہے۔ حوالہ گروہ کا مرکزی پہلو نفسیاتی شناخت ہوتا ہے۔ **شبوتانی(Shibutani)** کے مطابق ریفرنس گروہ وہ گروہ ہوتا ہے جس میں ایک عامل گروہی نقطہ نظر کا استعمال کسی تنظیم کے ادراکی شعبے میں ایک فریم آف ریفرنس یعنی حوالے کے طور پر کرتا ہے۔

6.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماجی گروہ میں کسی بھی تعداد میں افراد مجتمع ہوتے ہیں اوران کے مشترک عقائد اور مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک حقیقی گروہ افراد کی سادہ اجتماعیت یا تعداد سے بڑھ کر سماجی ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔ کسی بھی سماج کے مطالعے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس سماج میں موجود گروہوں کے برتاؤ کا مطالعہ کریں۔ ان کا برتاؤان کے سماجی ڈھانچے کا عکس ہوتا ہے۔ افراد کی قربت اور تعداد اس گروہ کی قسم اور نوعیت کو ظاہر کرتی ہے۔ گروہ کی خصوصیات میں افراد کے مفادات' اقدار' نمائندگیاں اور ان کا نسلی اور سماجی پس منظر شامل ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- سماجی گروہ کے معنی اور تعریف بیان کیجیے۔

- سماجی گروہ کی خصوصیات پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
- ریفرنس گروہ یا حوالہ گروہ کو سمجھایئے۔

6.9 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **ابتدائی گروہ:** تمام سماجی تنظیموں کا مرکز ہے۔ یہ ایک چھوٹا گروہ ہوتا ہے جس میں افراد کی کم تعداد ایک دوسرے سے راست تعلقات قائم کرتی ہے۔
- **ثانوی گروہ:** یہ گروہ سائز کے اعتبار سے بہت بڑا ہوتا ہے اس میں افراد کے درمیان تعلقات غیر واضح اور سطحی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ثانوی گروہ ثانوی تعلقات سے عبارت ہوتا ہے۔

6.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

6.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ کس کے مطابق 'سماجی گروہ افراد کا مجموعہ ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ سماجی تعلقات قائم کرتا ہے ؟

(a) میک آئیور (b) آگبرن اور نمکاف

(c) جانسن (d) ایس۔ بوگارڈس

2۔ ان میں سے کون سی سماجی گروہ کی خصوصیت نہیں ہے ؟

(a) باہمی شعور (b) افراد کا مجموعہ

(c) مشترکہ برتاؤ (d) سکونی

3۔ ان میں سے کس نے درون گروہ اور بیرون گروہ کے تصورات کو بیان کیا ہے ؟

(a) بوگارڈس (b) میک آئیور

(C) سمنر (d) ہیمن

4۔ Gesellschaft اور Gemeinschaft کس کے تصورات ہیں ؟

(a) کولے (b) فرڈی نینڈ ٹونیس

(C) سمنر (d) سوروکن

5۔ سی. ایچ کولے نے کس کتاب میں ابتدائی گروہ کی اصطلاح کو بیان کیا ہے؟

(a) Social Organisation (b) Folkways

(c) Social Disorganisation (d) An Outline of Social Psychology

6۔ ان میں سے کس نے گروہ کو تولیدی گروہ اور اجتماعی گروہ کہا ہے؟

(a) گڈنگس (b) فرڈی نینڈٹونیس

(c) سورکن (d) پارک اور برجس

7۔ ان میں سے کس نے گروہ کو عمودی اور افقی گروہ میں تقسیم کیا ہے؟

(a) سوروکن (b) فرڈی نیانڈٹونیس

(c) کولے (d) ایف. گڈنگس

8۔ مندرجہ ذیل میں سے یہ تعریف کس کی ہے؟

"ابتدائی گروہ سے ہماری مراد وہ گروہ ہیں جس میں یکجہتی کا جذبہ 'افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے والے اصولوں کی غیر رسمی نوعیت اور ان اصولوں کی تشکیل کی آزادی شامل ہے۔ یکجہتی سے مراد افراد کی آپسی شناخت اور گروہی علامتوں سے تعلق ہے جس میں ہم پرورش پا چکے ہیں"۔ یہ قول کس کا ہے؟

(a) ای. اے شلس (b) کولے

(c) آگبرن (d) ڈیوس

9۔ کس نے سماج کی یہ تعریف کی ہے کہ ایسے گروہ جہاں قربت نہیں پائی جاتی اسے ثانوی گروہ کہتے ہیں؟

(a) آگبرن (b) ڈیوس

(c) سی ینگ (d) ای۔ اے شلس

10۔ ان میں سے کون حوالہ گروہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ" یہ وہ گروہ ہوتا ہے جس کا فرد حوالہ دیتے ہوئے شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی شناخت ظاہر کرتا ہے۔ حوالہ گروہ کا مرکزی پہلو نفسیاتی شناخت ہوتا ہے؟"

(a) شیرف (b) شبوتانی

(c) ہیمن (d) آگبرن

6.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی گروہ کے مفہوم اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

2۔ سماجی گروہ کی مختلف قسموں کو سمجھائیے۔

3۔ ابتدائی گروہ کی خصوصیات بیان کیجیے۔

6.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ثانوی گروہ کی تعریف، خصوصیات اور اہمیت کے بارے میں لکھیے۔

2۔ ابتدائی گروہ کی تعریف، خصوصیات اور اہمیت کو بیان کیجیے۔

3۔ سماجی گروہ کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی زمرہ بندی پر بحث کیجیے۔

6.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Gidden & P.W. Sutton, 2007,Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Holborn, 2008,Sociology : Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. Richard Osborne, 2016, Sociology for Beginners, Zidane Press, London
4. Gath Messey, 2003,Readings for Sociology, W.W. Norton & Co Inc
5. Alex Inkles, 1979,What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall India Learning Private Limited

اکائی 7۔ معیارات اور اقدار

(Norms and Values)

اکائی کے اجزا

7.0 تمہید

7.1 مقاصد

7.2 سماجی معیارات کے معنی

7.3 سماجی معیارات کی تعریفیں

7.4 سماجی معیارات کی خصوصیات

7.5 سماجی معیارات کی قسمیں

7.6 اقدار کے معنی

7.7 اقدار کی تعریفیں

7.8 اقدار کی خصوصیات

7.9 اقدار کی قسمیں

7.10 اقدار کی اہمیت

7.11 اقدار کے ماخذ

7.12 اکتسابی نتائج

7.13 کلیدی الفاظ

7.14 نمونہ امتحانی سوالات

7.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

7.14.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

7.14.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

7.15 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

7.0 تمہید (Introduction)

سماجی معیارات کی اصطلاح سماجیات کی لغت کے لیے نسبتاً جدید ہے۔ ایم شیرف (M.Sherif) نے اپنی کتاب The Psychology of Social Norms جو1936ء میں شائع ہوئی تھی اس اصطلاح کو پہلی بار عام معیارات اور افکار کے لیے استعمال کیاتھا جو تمام مسلمہ گروہوں میں افراد کے ردعمل کی رہنمائی کرتی ہے۔ آج معیارات ایک ایسی اصطلاح ہے جو لوک طریقوں'اصولوں'قوانین'رسومات وغیرہ کوبیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ دوسری جانب اقدار (Values) کی اصطلاح کا معاشیات'فلسفہ اور سماجیات میں علاحدہ علاحدہ مفہوم ہوتا ہے۔ معاشیات میں یہ اصطلاح قیمت اور فلسفے میں اقدار کو اخلاقیات'سیاسی فلسفہ اور جمالیات کا ایک حصہ ماناجاتا ہے۔ سماجیات میں اقدار سماجی ڈھانچے کے اجزا کی نشاندہی کرتے ہیں۔ سماجی ڈھانچے میں ان کی اساسی نوعیت ہوتی ہے۔ معیارات سماجی توقعات ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تمدنی نمونے ہوتے ہیں جو ہمارے برتاؤ کی نگرانی کرتے ہیں۔ سماجی معیارات'سماجی کنٹرول کی ایجنسی کے طور پر کام کرتے ہیں اور معیارات ہی کے ذریعے سماجی زندگی کو نظم اور استحکام حاصل ہوتا ہے۔

7.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- سماجی معیارات کے معنی'تعریف'خصوصیات اور زمرہ بندی سے واقف ہوسکیں۔
- اقدار کے مفہوم'تعریفیں'خصوصیات اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- سماجی اور تمدنی معیارات میں فرق کرسکیں۔

7.2 سماجی معیارات کے معنی (Meaning of Social Norms)

سماجی معیارات' سماجی حالات میں گروہ کے اراکین کی مشترکہ توقعات ہوتے ہیں جب کہ ثقافتی معیارات افراد کے متوقع برتاؤاور

آداب ہوتے ہیں۔ سماجی صورت حال (Social Situation) اس وقت وجود میں آتی ہے جب اراکین کے درمیان بین عمل کا طریق جاری رہتا ہے۔ اس صورت حال میں ایک شخص اپنا بین عمل کس طرح شروع کرتا ہے اور دوسرے افراد اس سے کیا توقع رکھتے ہیں سماجی معیارات ان کی وضاحت کرتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر سماجی معیارات باہمی تعلقات کا ضابطہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ معیارات ہیں جن کے مطابق صحیح یا غلط کی جانچ ہوتی ہے۔ سماج اپنے اراکین سے اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی ثقافت کے معیاراتی برتاؤ کے مطابق عمل کریں۔ ثقافت کی بنیاد پر معیارات بعض اعمال کی تلقین کرتے ہیں اور بعض اعمال کو کرنے سے روکتے ہیں یعنی ان معیارات کی خلاف ورزی پر تنبیہ کرتے ہیں۔ یہ ہمارے بین عمل کے رجحانات اور اعمال کی رہنمائی کرتے ہیں۔ معیارات زندگی گزارانے کے طریقے ہوتے ہیں۔ ان گروہی معیارات کے بغیر انسانی برتاؤ اور حیوانی برتاؤ میں زیادہ فرق نہیں رہتا۔ معیارات کے بغیر سماجی بدنظمی اور افراتفری کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ سماجی معیارات ہمارے اقدار کا تحفظ کرتے ہیں۔ ہماری زندگی کی ہر اہم چیز ہمارے لیے قدر بن جاتی ہے۔ گروہ کے افراد کے درمیان باہمی توقعات کی وجہ سے انسانی برتاؤ ممکن ہے کیوں کہ ہم توقع کرتے ہیں کہ افراد کا برتاؤ گروہی معیارات کے مطابق ہوگا۔

7.3 سماجی معیارات کی تعریفیں (Definitions of Social Norms)

1۔ **ینگ اور میک (young and Mack)** کے مطابق "سماجی معیارات گروہ کی مشترکہ توقعات ہوتے ہیں"۔

2۔ **لارسن اور گورمان (Larson and Goerman)** کہتا ہے کہ "Social norms are rules developed by a group of people that specify how people must, should, may, and must not behave in various situations"

اس کا مطلب یہ ہے کہ سماجی معیارات گروہ کے افراد کے وہ قواعد وضوابط ہوتے ہیں جو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ لوگوں کو مختلف سماجی حالات میں کس طرح برتاؤ کرنا ضروری ہے، کس طرح کرنا چاہیے، کس طرح ضروری نہیں ہے اور کس طرح نہیں کرنا چاہیے۔

3۔ **رابرٹ برسٹیڈ (Robert Biersted)** سماجی معیارات کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "A norm is a rule or standard that governs our conduct in the social situation in which we participate"

اس کا مفہوم یہ ہوا کہ معیار وہ کسوٹی ہے جس کے مطابق سماجی حالات میں حصہ لینے والے افراد کے برتاؤ کی نگرانی کی جاتی ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ معیار ایک تہذیبی تصریح ہے جو سماج میں ہمارے برتاؤ کی رہنمائی کرتی ہے۔

4۔ **بروم اور سیلزنیک (Broom and Selznick)** معیارات کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "Blueprint for behavior, setting limit within which individual may seek alternate ways to achieve their

goals"

یہ ہمارے برتاؤ کے عکس ہیں جس کی کچھ حدیں ہوتی ہیں جس میں رہتے ہوئے فرد اپنے مقاصد کے حصول کے لیے متبادل راستے تلاش کرتا ہے۔

5۔ **ایچ. ایم جانسن** لکھتا ہے کہ "A norm is an abstract pattern held in the mind that sets certain limits for behavior" یعنی معیار ایک ذہنی تصوراتی نمونہ ہے جو ہمارے برتاؤ کی حدیں مقرر کرتا ہے۔

6۔ **ڈونالڈ لائیٹ جونیئر اور سوزین** کہتے ہیں کہ "Norms refer to the rules that guide behavior in everyday situations and are derived from the values"

معیارات وہ اصول و قواعد ہوتے ہیں جو روزمرہ کے حالات میں ہمارے برتاؤ کی رہنمائی کرتے ہیں اور ان کو اقدار سے اخذ کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ معیارات ہمارے برتاؤ میں باقاعدگی فراہم کرتے ہیں۔ فرد کو اپنے ثقافتی مقصد کے حصول میں یہ معیارات رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ افراد کی کارکردگی کے رہنمایانہ اصول فراہم کرتے ہوئے سماج میں ہم آہنگی قائم کرتے ہیں۔ یکجہتی اور اتحاد کے لیے افراد کے رجحانات پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ معیارات سے مطابقت اور مفاہمت کو معینہ سماجی حالات کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مطابقت کے درجات الگ الگ ہوتے ہیں لیکن نظریات کے برخلاف سماجی معیارات حقیقی برتاؤ سے بعید نہیں ہوتے۔ سماجی معیارات سے انحراف کرنے والوں کو رسوائی' سماجی تضحیک کے علاوہ سزا بھی بھگتنی پڑتی ہے۔ معیارات غیر رسمی طور پر نافذ کیے جاتے ہیں لیکن بعض معیارات کو قوانین سے بدلا جاتا ہے۔ سماجی معیارات سماجی نظام میں کارکرد اور موثر ہوتے ہیں۔

7.4 سماجی معیارات کی خصوصیات (Characteristics of Social Norms)

1۔ **سماجی معیارات آفاقی ہوتے ہیں:**

سماجی معیارات دنیا کے ہر سماج میں پائے جاتے ہیں جو سماجی نظم کو قائم کرتے ہیں۔ سماجی معیارات کی غیر موجودگی میں کوئی بھی سماج اس طرح اپنے فرائض انجام نہیں دے پاتا جس طرح اُسے دینا چاہیے۔

2۔ **معیارات کا تعلق حقیقی نظم سے ہوتا ہے:**

ہر سماج میں معیارات کی دو قسمیں پائی جاتی ہیں۔ (1) معیاری نظم جو افراد کو مخصوص انداز میں برتاؤ کی تلقین کرتا ہے۔ (2) حقیقی نظم جو افراد کے حقیقی برتاؤ اور اعمال پر مبنی ہوتا ہے۔ معیاری نظم کے ذریعے ہی سماج اپنے افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرتا ہے۔

3۔ اقداری فیصلے:

معیارات کے مطابق ہی ہم اعمال کے صحیح یا غلط، اچھے یا برے، ضروری یا غیر ضروری اور متوقع یا غیر متوقع ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ سماجی معیارات کو گروہ کے افراد ایک دوسرے سے ساجھا کرتے ہیں، اور سماجی اقدار کی جھلک معیارات میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا اقدار کی بنیاد پر ہی ہم اعمال کے صحیح یا غلط، اچھے یا برے، متوقع یا غیر متوقع ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

4۔ سماجی معیارات حالات اور گروہوں سے مربوط ہوتے ہیں:

سماجی معیارات ہر سماج میں علاحدہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایک ہی سماج کے مختلف گروہوں میں الگ الگ ہوتے ہیں۔ سماج میں ہر گروہ کے کسی حد تک اپنے معیارات ہوتے ہیں۔ ایک سماج سے دوسرے سماج میں ان کی نوعیت علاحدہ ہوتی ہے۔ بعض معیارات تمام افراد کے برتاؤ کی یکساں رہنمائی نہیں کرتے۔ جن معیارات کا اطلاق بزرگوں پر ہوتا ہے ان معیارات کا اطلاق بچوں پر نہیں ہوتا۔ اسی طرح جن معیارات کا اطلاق پولیس والوں پر ہوتا ہے وہ معیارات اساتذہ پر عمل آور نہیں ہوتے۔

5۔ تمام معیارات یکساں اہمیت کے حامل نہیں ہوتے :

فیصلوں کے ذریعے معیارات کے لیے سزا یا جزا تجویز کی جاتی ہے۔ لیکن تمام معیارات یکساں طور پر سخت نہیں ہوتے اوران کے لیے یکساں سزا نہیں ہوتی۔ ان کی اہمیت علاحدہ نوعیت کی ہوتی ہے۔ سماج کے اہم معیارات کو اصول یا mores کہا جاتا ہے۔ اصولوں کی خلاف ورزی پر سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ جب کہ دیگر معیارات میں لوک طریقے (Folk Ways) شامل ہیں جن کی خلاف ورزی پر سزائیں سخت نہیں ہوتی۔

6۔ معیارات پر عمل آوری ہمیشہ نہیں ہوتی :

یہ غلط مفروضہ ہے کہ لوگ ہمیشہ معیارات کی پابندی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو بعض لوگ ان کی نافرمانی کرتے ہیں اور بعض لوگ ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

7.5 سماجی معیارات کی قسمیں (Types of Social Norms)

سماجی معیارات کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(i) **گروہی معیارات بمقابل سماجی معیارات:** گروہی معیارت حالات کے اعتبار سے مقامی طور پر سمجھے جاتے ہیں یہ سماجی معیارات

سے علاحدہ اور آزاد ہوتے ہیں۔ یہ سماج اور کمیونٹیوں کی سطحوں پر پائے جاتے ہیں۔

(ii) **واضح معیارات بہ مقابل مضمر معیارات:** معیارات کی ان دو قسموں میں ایک اہم فرق ہے۔ اکثر اوقات ہم واضح مفصل اور برتاؤ کے نمایاں اصولوں سے ہمکنار ہوتے ہیں اور عام طور پر یہ تحریری قوانین کی شکل میں ہوتے ہیں۔ مثلاً اکثر مقامات پر "نو پارکنگ" یا نو ہارن کے اصول دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسی طرح سرکاری گاڑیوں میں سفر کے دوران یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ دھما کو اشیا کے ساتھ سفر کرنا صحت کے لیے مضر ہے اور دوسروں کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب بعض معیارات مبہم، اشارتی اور غیر واضح ہوتے ہیں۔

(iii) **امتناعی معیارات بہ مقابل بیانیہ معیارات:** جب ہم اس بات کے لیے متذبذب ہوتے ہیں کہ یہ کام ہم کو کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے، لوگوں کی رضامندی حاصل ہوگی یا ناراضگی تو ان کو امتناعی معیارات یا موضوعی معیارات کہتے ہیں۔ امتناعی معیارات کی بنیاد اس نظریہ پر ہوتی ہے کہ لوگوں کی نظر میں مناسب برتاؤ کیا ہے۔ ڈیچ اور جرارڈ (Deutsch and Gerard 1955) جیسے ہم عصر محققین کے احساسات کے مطابق انفرادی، نفسیاتی اعمال سماجی اثرات کے ماتحت ہوتے ہیں۔ انہوں نے دو مختلف قسم کے سماجی اثرات یعنی معیاراتی سماجی اثرات اور اطلاعاتی سماجی اثرات کی نشاندہی کی ہے۔ معیاراتی سماجی اثرات سے مراد دوسروں کی مثبت توقعات کے مطابق ہونا ہے، اور اس کا انحصار لوگوں کی قبولیت پر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے امتناعی معیارات کو اپنانا پڑتا ہے۔ دوسری جانب اطلاعاتی سماجی اثرات کے مطابق ہم اطلاعات کو دوسروں کی جانب سے حقیقت کے طور پر حاصل کرتے ہیں۔ یہ بیانیہ معیارات ہوتے ہیں جن کا تعلق افراد کے نظریات اور خیالات سے ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے برتاؤ کو دیکھ کر طے کیا جاتا ہے کہ مخصوص سماجی حالات میں دوسروں کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔

(iv) **متفقہ معیارات بمقابل تنقیدی معیارات:** پوسٹمس، اسپیرس اور سیاہنگیر (2001) نے گروہی معیارات کے اثرات کے مطالعے میں متفقہ معیارات اور تنقیدی معیارات میں واضح فرق کو نمایاں کیا ہے۔ متفقہ معیارات میں افراد گروہ کے ابتدائی فیصلوں سے متفق ہوتے ہیں، عدم اطمینان کو نظر انداز کرنے کے لیے ان کو کسی اتفاق رائے تک پہنچنا ضروری ہوتا ہے۔ دوسری جانب تنقیدی معیاراتی گروہ کے اراکین تنقیدی فکر اور تنقیدی نظریہ کو اپناتے ہوئے کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے قبل اپنی توانائی، تنقیدی عمل اور تنقیدی جانچ پر صرف کرتے ہیں۔

(v) **باہمی معیارات بمقابل سماجی ذمے دارانہ معیارات:** میئرس (Myers) نے ان دو معیارات پر بحث کی ہے۔ باہمی معیارات اس بات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ جس نے وقت پر ہماری مدد کی ہے ضرورت کے وقت ہمیں ان کا تعاون کرنا چاہیے جب کہ سماجی ذمے دارانہ معیارات ضرورت مندوں کی مدد کی تلقین کرتے ہیں اور ان کی بھی مدد کرنے پر زور دیتے ہیں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد نہیں کر سکے۔

(vi) **برمحل معیارات:** یہ وہ معیارات ہیں جو مخصوص حالات میں اپنائے جاتے ہیں اور کارکرد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب آپ لائبریری میں ہوتے ہیں تو آپ خاموش رہتے ہیں اور بلند آواز میں گفتگو نہیں کرتے یعنی آپ صرف سرگوشیاں کرسکتے ہیں اس طرح جب کوئی شخص کسی مقدس مقام جیسے مندر، مسجد یا گرجہ گھر وغیرہ میں جاتا ہے تو اس کے اندر داخل ہونے سے پہلے وہ اپنے جوتے چپل اتار دیتا ہے۔ اس مقام کو مقدس مانتے ہوئے اس کے تقدس کا پورا خیال رکھتا ہے۔

معیارات کی ادارہ کاری (Institutionalzation of Social Norms)

سماجی معیار مخصوص سماجی نظام میں کام کرتا ہے۔ وہ دوسرے سماجی نظام میں کارکرد نہیں ہوسکتا۔ جانسن کے مطابق ایک مخصوص سماجی نظام میں جب مندرجہ ذیل تین شرائط تکمیل پاتے ہیں تو سماجی معیارات کی ادارہ کاری کا عمل شروع ہوتا ہے۔

وہ تین شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ سماجی نظام سے جڑے افراد کی بڑی تعداد ان معیارات کو قبول کرتی ہے۔

2۔ زیادہ تر لوگ جو سماجی معیارات کو قبول کرتے ہیں وہ انہیں سنجیدگی سے لیتے ہیں اور نفسیاتی طور سے ان کو اپناتے ہیں۔

3۔ معیارات مصدقہ اور فیصلہ جاتی ہوتے ہیں، یعنی مخصوص حالات میں بعض افراد کو ان معیارات کے ذریعے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

ان تین شرائط کے علاوہ معیارات کے ادارہ کاری کے دیگر پہلو بھی ہیں جو ذیل میں درج ہے۔

(i) ایک سماجی نظام میں افراد کے سماجی رتبہ کے مطابق ادارہ جاتی معیارات کا اطلاق ہوتا ہے، یعنی ہاسپٹل میں ڈاکٹر 'نرس' وارڈ بوائز سے ایک طرح کی توقع نہیں کی جاتی ہے۔ حالاں کہ معیارات کا اطلاق ان کے سماجی رتبہ کے قطع نظر سب پر ہوتا ہے۔

(ii) سماجی نظام کے عام اراکین کے ذریعے معیارات کے اپنانے کے مدارج ہوتے ہیں۔ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کی ذمے داری کو ماں باپ بڑی سنجیدگی سے اپناتے ہیں۔ اسی طرح سرکاری افسروں کی یہ ذمے داری ہوتی ہے کہ وہ محکمہ جاتی راز کو بیرونی ایجنٹوں کے ہاتھ لگنے سے محفوظ رکھیں۔ جب کہ کچھ معیارات کو اتنی اہمیت کے ساتھ نہیں اپنایا جاتا ہے۔

سماجی معیارات کی اہمیت وافعال (Functions or Importance of Social Norms)

سماجی معیارات کی اہمیت اور فرائض پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

- **سماجی معیارات کے بغیر سماج کا تصور ناممکن ہے :** معیارات سماج کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ سماج اور معیارات کا آپسی تعلق ہے۔ فرد کی بقا کا انحصار سماج پر ہوتا ہے۔ معیارات افراد کو سماج میں رہنے کے قابل بناتے ہیں۔ معیاراتی نظام کے بغیر سماج کا وجود ممکن نہیں ہے۔

- **معیارات افراد کے برتاؤ کی رہنمائی اورانہیں کنٹرول کرتے ہیں:** معیارات کنٹرول کی ایجنسیاں ہوتی ہیں۔ ان ہی کے ذریعے سماج اپنے افراد کے برتاؤ کو باقاعدہ بناتے ہیں اوران کی سماجی ضروریات کی تکمیل سے متعلق سرگرمیوں کی نگرانی کرتے ہیں۔
- معیارات سماجی نظم کو برقرار رکھتے ہیں: معیارات سماجی نظم کا حصہ ہوتے ہیں۔ وہ معیارات کے ذریعے سماجی نظم کو برقرار رکھتے ہیں۔اس لیے کہا جاتا ہے کہ انسانی سماجی نظم ایک معیاراتی نظم ہوتا ہے۔
- **معیارات سماج کو مستحکم بناتے ہیں:** سماجی معیارات کے ذریعے سماج ایک مستحکم اور مربوط سماجی ڈھانچے کو وجود میں لاتا ہے۔ افراد کے اجتماعی اور باہمی تعاون کی زندگی سماجی معیارات کے ذریعے ہی ممکن ہوتی ہے۔ معیاراتی نظام سماج کو داخلی طور پر مستحکم بناتا ہے۔
- **معیارات خود کے کنٹرول میں تعاون کرتے ہیں:** معیارات افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ معیارات کے عائد کردہ پابندیوں کی وجہ سے افراد معیارات سے مطابقت اور موافقت پیدا کرتے ہوئے اپنے برتاؤ میں ڈسپلن پیدا کرتے ہیں۔

ثقافتی معیارات اور سماجی معیارات میں فرق:

ثقافتی معیارات:

ثقافتی معیارات افراد کا متوقع برتاؤ ہوتے ہیں۔ یہ سماج کے مقاصد ہوتے ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں سے کیا توقع رکھتے ہیں، وہ ہماری کس طرح رہنمائی کرتے ہیں اوران کا برتاؤ ہمارے ساتھ کیسا ہوتا ہے ان سب کا تعلق ثقافتی معیارات سے ہوتا ہے۔ یہ برتاؤ کے ایسے اصول ہوتے ہیں جو کتابوں میں اور والدین کے خیالات میں ہوتے ہیں۔ یہ افراد کی عام زندگی کا ایک حصہ اور سماج کی توقعات ہوتے ہیں۔

سماجی معیارات:

سماجی معیارات برتاؤ کے مسلمہ نمونے ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے اعمال کو کنٹرول کرتے ہوئے ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ان کی وجہ سے انسان اور حیوان میں فرق محسوس ہوتا ہے۔ حیوانوں میں معیارات نہیں ہوتے۔ انسانی برتاؤ کی ایک سمت، ایک آئیڈیالوجی، اور ایک مقصد ہوتا ہے جن کی رہنمائی سماجی معیارات کرتے ہیں۔

7.6 اقدار کے معنی (Meaning of Values)

عام طور پر اقدار کو اخلاقی خیالات، عام تصورات یا رجحانات کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات صرف مفادات، رجحانات، ترجیحات، ضروریات' جذبات اور احساسات سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن ماہرین سماجیات نے اس اصطلاح کو بہت ہی واضح مفہوم میں استعمال کرتے ہوئے اُسے ایک عمومی کیفیت قرار دیا ہے جو صداقت' نیکی یا پسندیدگی کے جذبات سے مامور ہوتی ہے۔ یہ اہم اور

دائمی عقائد یا نظریات ہوتے ہیں جن سے تمام افراد وابستہ ہوتے ہیں۔ فرد کے برتاؤ اور رجحانات پر اس کے اثرات غالب رہتے ہیں اور تمام صورتوں میں یہ فرد کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اقدار معیارات کو ثقافتی اعتبار سے بامعنی اور بامقصد بناتے ہیں۔ سماجی اقدار انسانی سماج کا ایک اہم حصہ ہوتے ہیں۔ ادارے' اقدار اور معیارات کسی بھی سماج میں سماج کاری کے عمل آوری میں اساسی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔

7.7 اقدار کی تعریفیں (Definitions of Values)

- **ہارالمبوس (Haralambos)** کے مطابق اقدار ایک عقیدے کی نمائندگی کرتا ہے جو بہتر اور پسندیدہ ہوتا ہے۔
- **آر کے مکھرجی (R.K.Mukherjee)** نے کہا ہے کہ اقدار سماج کے مصدقہ اور تسلیم شدہ خواہشات اور مقاصد ہوتے ہیں جن کو سیکھتے ہیں یا سماج کاری کے طریق کے ذریعے اپناتے ہیں اور وہ انفرادی ترجیحات' معیارات اور خواہشات بن جاتے ہیں۔
- **ملٹن راکچ (Milton Rokeach)** کہتا ہے کہ اقدار آفاقی عقائد ہوتے ہیں جو متفرق حالات میں ہمارے اعمال اور فیصلوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔
- **زالزنک اور ڈیوڈ (Zaleznik and David)** کے مطابق اقدار لوگوں کے ذہنی خیالات ہوتے ہیں جن کا تقابل معیارات سے کیا جاتا ہے اور یہ واضح ہوتا ہے کہ لوگوں کو کس طرح برتاؤ کرنا چاہیے۔ اقدار کے ساتھ اعمال اور تعلقات سے متعلق کسی حد تک نیکیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔
- **آئی۔جے۔ لہنیر (I.J Lehner) اور این۔جے کیوبے (N.J Kube)** کے مطابق اقدار شخصی فلسفہ حیات کا اٹوٹ حصہ ہوتے ہیں، جن کو ہم عام طور پر اقداری نظام سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ فلسفہ حیات میں مقاصد' نظریات' غور وفکر کے طریقے اور وہ اصول بھی شامل ہیں جو ہمارے برتاؤ کی رہنمائی کرتے ہیں۔
- اقدار کی تعریف کرتے ہوئے **ٹی۔ڈبلیو۔ہپی (T.W.Hippie)** کہتا ہے کہ اقدار ہمارے اعمال اور فیصلوں کے شعوری اور غیر شعوری محرکات اور جواز ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اقدار اجتماعی تصورات ہوتے ہیں جو کسی بھی ثقافت میں صحیح'غلط' اچھا برا' درست یا غیر درست ہونے کی وجہ پیش کرتے ہیں۔ ۔

7.8 اقدار کی خصوصیات (Characteristics of Values)

اقدار کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

- اقدار عملی نوعیت کی ہوتی ہیں۔

- قابلیت اور اخلاق کے لیے یہ ایک معیار فراہم کرتی ہیں۔
- یہ افراد کے مخصوص حالات سے بالاتر ہوتی ہیں۔
- شخصی اقدار، ثقافتی رجحانات اور اندرونی وخارجی عوامل کے زیر اثر ہوتی ہیں۔
- یہ نسبتاً مستقل ہوتی ہیں۔
- ہم زیادہ تر اقدار کو بچپن میں خاندان، دوست احباب، پڑوسی، اسکول، کتابوں، ٹی وی اور دیگر سماجی ذرائع سے سیکھتے ہیں۔
- اقدار کو موثر افکار، خیالات، برتاؤ، اخلاق وغیرہ کے ذریعے اپنایا جاتا ہے۔
- ان میں فیصلہ سازی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ یہ فرد کے خیالات کی جانچ کرتے ہیں کہ کیا صحیح، کیا اچھا اور کیا مناسب ہے۔
- اقدار ایک فرد سے دوسرے فرد اور ایک ثقافت سے دوسرے ثقافت میں مختلف ہوتی ہیں۔
- اقدار فرد کی بنیادی خواہشات اور محرکات کی تکمیل میں اہم رول ادا کرتی ہیں جو زندگی کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔
- یہ سماجی اعمال کے عام تجربات ہوتے ہیں جو انفرادی اور سماجی رجحانات اور رد عمل کی وجہ سے تشکیل پاتے ہیں۔
- یہ سماجوں کی تشکیل کرتی ہیں اور سماجی تعلقات کو مستحکم کرتی ہیں۔

7.9 اقدار کی قسمیں (Types of Values)

راکیچ نے اقدار کی دو قسمیں بتائی ہے۔

1۔ **میقاتی اقدار (Terminal Values)** : یہ اقدار بہت اہم یا بہت زیادہ پسندیدہ ہوتے ہیں۔ یہ فرد کے مقاصد ہوتے ہیں جن کو وہ اپنے دور حیات میں حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جیسے خوشی، عزت نفس، توثیق، تصدیق، داخلی ہم آہنگی، خوش حال زندگی اور پیشہ وارانہ مہارت وغیرہ۔

2۔ **کلیدی اقدار (Instrumental Values)** : کلیدی اقدار میں وفاداری، پابندی، دیانت داری، امنگ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ اقدار شخصی خصوصیات اور کردار سے متعلق ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ **جی. ڈبلیو البرٹ (G.W. Allport)**، **پی ای ورنن (P.E. Vernon)** اور **جی لنڈزے (G.Lindzey)** نے اقدار کی زمرہ بندی مندرجہ ذیل چhyاقسام میں کی ہے۔

1۔ **نظریاتی اقدار:** نظریاتی اقدار میں استدلال اور منظم فکر کے ذریعے حق وصداقت کی تلاش کی جاتی ہے۔ ایک مثالی نظریاتی فرد حق اور سچائی کی اہمیت یا قدر کا تعین کرتا ہے۔

2۔ **معاشی اقدار:** ان کے ذریعے افادیت اور عملیت بشمول دولت کے حصول پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ایک مثالی معاشی انسان اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کون سی چیز فائدے مند ہے اور کس کا تعلق عملی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔

3۔ **سماجی اقدار:** اس کی دلچسپی افراد اور سماجی تعلقات میں ہوتی ہے۔ ایک مثالی سماجی فرد محبت اوروابستگی کواہمیت دیتا ہے اور دوسرے افراد کے لیے ہمدردی کا جذبہ ابھارتا ہے۔

4۔ **سیاسی اقدار:** یہ وہ اقدار ہیں جن کے ذریعے اقتدار کے حصول اور دوسروں پر اثرانداز ہونے پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ایک مثالی سیاسی فرد اقتدار پر اپنی توجہ اور قدر مرکوز کرتا ہے۔

5۔ **مذہبی اقدار:** مذہبی اقدار اتحاد پر زور دیتے ہیں اور نظام کائنات کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں۔

مختلف لوگ مندرجہ بالا چھے اقدار کو مختلف انداز سے اہمیت دیتے ہیں۔ ہر فرد ان اقدار کی درجہ بندی کرتا ہے۔لوگوں کے برتاؤ کو سمجھنے میں یہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

7.10 اقدار کی اہمیت (Importance of Values)

اقدار تنظیمی برتاؤ کے مطالعے میں مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پر اہمیت رکھتے ہیں۔

- اقدار محرکات اور رجحانات کو سمجھنے میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔
- شخصی اقداری نظام افراد کے احساسات اور خیالات پر حاوی ہوتا ہے۔
- شخصی اقداری نظام کسی بھی تنظیم ،افراد اور گروہوں کے طرز برتاؤ پر اثرانداز ہوتا ہے۔
- اقداری نظام فرد کے فیصلوں اوراس کے مسائل کو حل کرنے میں بھی اثرانداز ہوتا ہے۔
- اقدار رجحانات اور برتاؤ پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ایک فرد کو بہت زیادہ پیشے وارانہ طمانیت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب اس کے اقدار تنظیمی پالیسیوں سے مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر اس کی تنظیمی پالیسیاں اس کے اقدار کے خلاف ہوں تو اس کومایوسی ہوگی اور اس مایوسی کی وجہ سے اسے پیشے وارانہ طمانیت یا پیشے وارانہ تسکین حاصل نہیں ہوگی جس سے اس کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

7.11 اقدار کے ماخذ (Source of Values)

اقدار کے مختلف ماخذ حسب ذیل ہیں۔

(i) **خاندانی عوامل:** فرد کے اقداری نظام پر اثرانداز ہونے والا سب سے اہم عامل خاندان ہوتا ہے۔ خاندانی نظام میں ہی اقدار

اپنائے جاتے ہیں۔ ایک شخص اقدار کو بچپن سے ہی سیکھتا ہے اور یہ اقدار تاحیات اس کے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ تربیت کے دوران ماں باپ اپنے بچے کی شخصیت سازی کرتے ہیں۔ سماج کاری کے ذریعے ایک بچہ بنیادی اقدار' خاندانی نظام سے ہی سیکھتا ہے اور خاندان کے سارے افراد راست یا بالراست اس کی شخصیت کی نشوونما کرتے ہیں۔ اس طرح فرد خاندان کے زیر اثر سماجی برتاؤ' اقدار اور معیارات کو اپناتا ہے جو زندگی بھر اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔

(ii) **سماجی عوامل :** اسکول تمام سماجی عوامل میں سب سے اہم رول ادا کرتا ہے۔ بچہ ابتدائی آداب اور ڈسپلن اسکول میں سیکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بچے اساتذہ' ساتھیوں اور اسکول کے دیگر اسٹاف و اراکین سے بین عمل کے ذریعے درس و تدریس سے متعلق اہم اقدار کو اپناتا ہے۔ اقدار پر اثر انداز ہونے والے دیگر سماجی عوامل میں مذہبی، معاشی اور سیاسی ادارے ہیں۔

(iii) **شخصی عوامل:** شخصی خصوصیات جیسے ذہانت' قابلیت' شباہت اور تعلیمی قابلیت فرد کی اقداری نشوونما کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص بہت زیادہ ذہین ہو تو اقداری نظام کو جلدی سمجھ پائے گا۔ اگر وہ اعلا تعلیم یافتہ ہو تو اس کی شخصیت میں اعلا اقدار نشوونما پائیں گی جن کو وہ اسکول اور کالج میں حاصل کر چکا ہے۔

(iv) **ثقافتی عوامل :** ثقافتی عوامل میں وہ سب شامل ہیں جن کو فرد سیکھتا ہے اور ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل کرتا ہے۔ ثقافت میں عقائد اور برتاؤ کے نمونے شامل ہیں۔ ایک فرد سماجی ثقافت' گروہی ثقافت اور تنظیمی ثقافت کا شریک ہوتا ہے۔ اس طرح وہ کئی ثقافتی عوامل کا مرکب ہوتا ہے۔ ثقافت کا انحصار مضمراتی اور وضاحتی اقدار پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کا برتاؤ تعاون اور دوستی سے عبارت ہوتا ہو یا پھر مخالفانہ، اس کا انحصار اس کے ثقافتی ماحول سے ہوتا ہے جس سے اس کا تعلق رہا ہے۔ انفرادی تعلقات ایک ہی سماج کے گروہوں کے مختلف ثقافتوں میں مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ایک فرد کے اقدار دولت کمانے پر ابھارتے ہیں یا پھر انسانیت کی خدمت کو ترجیح دیتے ہیں اس کا انحصار اس فرد کے ثقافتی پس منظر پر منحصر ہوتا ہے۔

(v) **مذہبی عوامل :** افراد عام طور پر مذہب سے طاقت اور سکون حاصل کرتے ہیں۔ مذہب اقدار کے ایک رسمی مجموعے پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتے ہیں۔ تکنیکی ترقی نے روایتی مذہبی عقائد اور اقدار کو کسی حد تک کمزور کر دیا ہے۔

7.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اقدار ہمارے برتاؤ کی رہنمائی میں مدد دیتے ہیں۔ وہ یہ فیصلے کرتے ہیں کہ صحیح یا غلط' اچھائی یا برائی یا انصاف پسندی کے تعلق سے ہمارے کیا خیالات ہیں۔ اقدار کم و بیش مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے اعمال کی رہنمائی کرتے ہیں اور حالات کے اعتبار سے فیصلے

بھی کرتے ہیں۔ ان کو سماجی اور ثقافتی اصولوں سے اخذ کیا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- سماجی معیارات کے معنی اور تعریف لکھیے۔
- سماجی معیارات کی خصوصیات پر ایک نوٹ لکھیے۔
- اقدار کی قسموں کو بیان کیجیے۔

7.13 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **سماجی معیارات:** یہ سماجی حالات میں گروہ کے اراکین کی مشترکہ توقعات ہوتے ہیں۔
- **اقدار:** یہ سماج کے مصدقہ اور تسلیم شدہ خواہشات اور مقاصد ہوتے ہیں جن کو سماج کاری کے طریق کے ذریعے اپنایا جاتا ہے۔
- **رول مطالبہ:** اس سے مراد کسی تنظیم میں ایک مخصوص رتبہ سے منسلک برتاؤ ہے۔
- **لوک طریقہ:** وہ سماجی معیارات جو بہت اہم نہیں مانے جاتے ہیں، اور جن کی خلاف ورزی پر سزائیں نہیں ہوتی۔ اسے لوک طریقے (Folk Ways) کہتے ہیں۔

7.14 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

7.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ معیارات کی اصطلاح کو پہلی بار............نامی کتاب میں استعمال کیا گیا تھا۔

(a) Folkways
(b) The Psychology of Social Norms
(c) Social Organisation
(d) An Outline of Social Psychology

2۔ "The Psychology of Social Norms" نامی کتاب کس نے لکھی؟

(a) بوگارڈس
(b) ایم. شیرف
(c) سمنر
(d) ہیمن

3۔ سماجیات میں اقدار کی اصطلاح............ کے جز کی نشاندہی کرتی ہے۔

(a) قیمت
(b) جمالیات
(c) سماجی ڈھانچا
(d) لوک طریقے

4۔ "Norm" کی اصطلاح کو کس لاطینی لفظ سے اخذ کیا گیا ہے؟

(a) Norma (b) Norman

(c) Normaye (d) Normad

5۔ معیارات کو کس نے گروہ کے مشترک توقعات سے تعبیر کیا ہے؟

(a)ینگ اور میک(Young & Mack) (b) گورمین(Goerman)

(c)برسٹیڈ (Biesrtedt) (d)جانسن(Johnson)

6۔ ان میں سے کون سی سماجی معیارات کی خصوصیت نہیں ہے؟

(a)آفاقی (b) حقیقی

(c) اقداری فیصلے (d) میقاتی

7۔ معیارات کو کس نے میقاتی اور اہم اقدار میں تقسیم کیا ہے؟

(a) رابچ (b) الپرٹ

(c)ورنن (d)لنڈزی

8۔ ان میں سے کس کو اقدار کا ماخذ نہیں مانا جاتا؟

(a) خاندانی عوامل (b)سماجی عوامل

(c)سیاسی عوامل (d)رول مطالبہ

9۔ .... برتاؤ کے سماجی منظورہ طریقے ہیں۔

(a) ثقافتی اقدار (b)سماجی اقدار

(c)سیاسی اقدار (d)مذہبی اقدار

10۔ برتاؤ کے مثالی متوقع آداب.................. کہلاتے ہیں۔

(a) ثقافتی اقدار (b)سماجی اقدار

(b) (c)سیاسی اقدار (d)مذہبی اقدار

7.14.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی معیارات کے معنی اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

2۔ سماجی معیارات کی مختلف قسموں کو بیان کیجیے۔

3۔ اقدار کے ماخذ پر ایک مختصر نوٹ لکھو۔

7.14.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ اقدار کی تعریف، خصوصیات اور اہمیت کو بیان کیجیے۔

2۔ سماجی معیارات کی تعریف، خصوصیات اور اہمیت کو سمجھائیے۔

3۔ سماجی معیارات کی مختلف قسموں کے بارے میں لکھیے۔

7.15 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Gidden, P.W. Sutton,2017,Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Halborn, 2008,Sociology : Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. Richard Osborne, 2016, Sociology for Beginners, Zidane Press, London
4. Gath Messey, 2003,Readings for Sociology, W.W. Norton & Co Inc

اکائی 8۔ حیثیت اور رول

(Status and Role)

اکائی کے اجزا

8.0 تمہید

8.1 مقاصد

8.2 سماجی حیثیت کے معنی

8.3 سماجی حیثیت کی تعریف

8.4 سماجی حیثیت کی خصوصیات

8.5 سماجی حیثیت کی قسمیں

8.6 انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت میں فرق اور تعلق

8.7 حیثیت سیٹ

8.8 رول کے معنی

8.9 رول کی تعریف

8.10 رول کی خصوصیات

8.11 رول کی نوعیت

8.12 رول تصادم

8.13 رول تصادم سے نمٹنے کی طریقے

8.14 اکتسابی نتائج

8.15 کلیدی الفاظ
8.16 نمونہ امتحانی سوالات
8.16.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
8.16.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
8.16.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
8.17 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

8.0 تمہید (Introduction)

ہرانسانی سماج میں اس کے اراکین اور ان کی سرگرمیو ں کے درمیان سماجی تنظیم کی برقراری کے لیےربط پایا جاتا ہے۔ فرد کی بے شمار ضرورتیں اسی وقت تکمیل پاتی ہیں جب وہ اپنی توانائی‘صلاحیت‘ وقت‘طاقت او رکمزوریوں کومربوط کرتے ہوئے متحد ہوکر کام کرتے ہیں۔ اس طرح سماج کے اراکین آپسی مفادات کے لیے اپنی ذمے داریوں کونبھاتے ہیں۔ ان ذمے داریوں کی تکمیل فرد اپنے مفوضہ رتبہ یا حیثیت کے ذریعے انجام دیتا ہے اورسماج ان حیثیتوں کاایک نیٹ ورک ہوتا ہے۔ ہرحیثیت سے ایک متوقع برتاؤ کی امید ہوتی ہے جسے رول کہتے ہیں اورحیثیت کی اساس پر ہی کسی کو رول تفویض کیاجاتا ہے۔اس طرح حیثیت اور رول کا باہمی تعلق ہوتا ہے۔

8.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- سماجی حیثیت کے معنی‘تعریف‘خصوصیات اور اقسام کو سمجھ سکیں۔
- رول کے مفہوم‘تعریف اور خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- رول تصادم‘ حیثیت سیٹ اور کلیدی حیثیت کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔

8.2 سماجی حیثیت کے معنی (Meaning of Social Status)

اس سے مراد وہ درجہ یا پوزیشن(Position) ہے جو کسی کے بالمقابل فرد کو گروہوں میں حاصل ہوتی ہے جیسے بیٹا،

بیٹی، ساتھی، شاگرد وغیرہ۔ فرد کی سماجی حیثیت کا تعین مختلف انداز سے کیاجاتا ہے یعنی گروہوں میں باہمی ذمے داریاں اور مراعات، فرائض اور حقوق کے نیٹ ورک میں فرد کے مقام کی نشاندہی کی جاتی ہے۔فرد کا ہر رتبہ یا پوزیشن (باپ، ماں، استاد اور مالک)مختلف حیثیتوں سے مربوط ہوتے ہیں۔ حیثیت کے فرق سے سماجی عہدوں کی وضاحت ہوتی ہے اورحقوق وفرائض کے ایک سیٹ کو تفویض کیاجاتا ہے۔فرد کی تمام حیثیتوں کے مجموعے کو حیثیت کا سیٹ یا Status Set کہاجاتا ہے۔

سماجی حیثیت یا فرد کے سماجی حلقہ کو سماجی حرکت پذیری کے ذریعے تبدیل کیاجاسکتا ہے۔ سماجی درجہ بندی میں کوئی فرد اوپریا نیچے جاسکتا ہے۔ اس طریق کو سماجیات میں ارتقائی سماجی حرکت پذیری یا انحطاطی حرکت پذیری کہتے ہیں۔ سماجی حرکت پذیری کے ذریعے فرد ایک حیثیت سے جس میں وہ پیدا ہوا ہے دوسری حیثیت میں منتقل ہوتا ہے۔ حیثیت کی منتقلی اس کی خواہش،حوصلہ اوردیگرعوامل کی بنیاد پرہوتی ہے۔ فرد کی سماجی حیثیت کا انحصار اس کے حالات پرہوتا ہے مثال کے طورپر ایک ملازم جو منیوفیکچرنگ کمپنی کے فلورپرکام کرتا ہے سماجی درجہ بندی میں وہ اپنی معاشی حیثیت کے اعتبار سے وسطی سطح پرہوتا ہےچوں کہ یہ فلورمنیجر ہے اور اسی لیے وہ سینکڑوں ملازمین کوکنٹرول کرتا ہے۔لہٰذا جب وہ اپنے کام کے مقام پرہوتا ہے تب وہ سماجی درجہ بندی میں ان ملازمین کے مقابلے میں اونچے مقام پرہوتا ہے۔

سماجی حیثیت سے متعلق بشمول میکس ویبر(Max Weber) کئی ماہرین سماجیات نے اپنے نظریات پیش کیے ہیں۔ ویبر 19ویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل کا ایک مشہور جرمن مفکر ہے۔ ویبر کے مطابق سماجی درجہ بندی کے تین بنیادی اجزا میں جائیداد،وقار اوراقتدار شامل ہیں۔ جائیداد میں فرد کی مادی املاک اور مواقع زندگی شامل ہیں۔ وقارکسی فرد کی عزت اورشہرت ہے جس کا تعلق اس کے سماجی رتبہ اور حیثیت سے ہوتا ہے۔ ویبر نے طاقت اوراقتدار کو دیگرافراد کی خواہشات کے قطع نظر ایک فرد جوچاہتا ہے اس کوکرنے کی صلاحیت سے تعبیر کیاہے۔ فرانسیسی ماہر سماجیات پیر بورڈیو (Piere Bourdieu) نے سماجی حیثیت سے متعلق قیاس آرائی کوجاری رکھا۔ اس کے 1979ء کے کام "Distinction" کے مطابق سماجی حیثیت میں سماجی سرمایہ،معاشی سرمائے کی حیثیت سے زیادہ اہم ہوتا ہے یعنی کسی بھی فرد کے طبقے کی علامات اس بات تک محدود نہیں ہیں کہ بینک میں اس کا کتنا روپیہ ہے بلکہ اس کا تمدنی ذوق بھی ہوتاہے جس کووہ عمرکے ابتدائی دورمیں حاصل کرتا ہے۔یہ ثقافتی ذوق طبقے کے زیراثرہوتا ہے مثال کے طورپرکلاسیکی موسیقی کے شائقین اس بات کا اشارہ دیتے ہیں کہ ان کی پرورش اور تربیت اونچے سماجی طبقہ میں ہوئی ہے۔ ان کے اعلا ذوق کا تعلق ان کی اعلا طبقے سے وابستگی کی نشاندہی کرتا ہے۔

8.3 سماجی حیثیت کی تعریف (Definition of Social Status)

ڈنکن مچل (Duncan Mitchell) کے مطابق سماجی حیثیت سے مراد ایک سماجی نظام میں خاندان اور قرابتی گروہ سے فرد کی حاصل کردہ پوزیشن یا رتبہ ہوتا ہے۔ یہ فرد کے حقوق‘فرائض‘دیگر برتاؤ بشمول دوسرے افرا د سے تعلقات اوران کی نوعیت کا تعین کرتا ہے۔ لینڈبرگ کے مطابق سماجی حیثیت سے مراد افراد کو حاصل متناسب وقار‘احترام اور عزت ہے جو گروہ یا کمیونٹی میں مختلف رول انجام دیتے ہیں۔ ایچ۔ ٹی مجمدار کے مطابق حیثیت سے مراد گروہ میں فرد کا وہ مقام ہے جو باہمی ذمے داریوں، مراعات اورحقوق اور فرائض کے نیٹ ورک میں اس کا رتبہ کہلاتا ہے۔ لینٹن کے مطابق حیثیت سے مراد کسی فرد کا وہ مقام ہے جوکسی مخصوص نظام میں مخصوص وقت پر اسے حاصل ہوتا ہے۔

رابرٹ برسٹڈ کے خیال میں حیثیت سماج یا گروہ میں فرد کا ایک رتبہ ہوتا ہے یعنی حیثیت ایک ایسا رتبہ ہوتا ہے جسے گروہی وابستگی یا الحاق اور گروہی رکنیت یا گروہی تنظیم سے جوڑاجاتا ہے۔ یہ سماج یا گروہ کے ڈھانچے میں ایک مقام یا سیٹ ہوتا ہے جسے فرد حاصل کرتا ہے۔

مورس گنسبرگ کہتا ہے کہ حیثیت افراد کے دیگررتبوں کے مقابل سماجی گروہ کا ایک رتبہ یا پوزیشن ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سماجی حیثیت فرد کاایک رتبہ ہے۔ حیثیت اور رول کی اصطلاحات سماجیات میں کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ ہررول کے ساتھ ایک حیثیت ہوتی ہے یعنی ہرانسان اپنی حیثیت کے مطابق مخصوص رول انجام دیتا ہے۔حیثیت دراصل ایک سماجی پوزیشن ہے جو شخص جس حیثیت کاحامل ہوتا ہے اس سے ایک مخصوص برتاؤ کی توقع کی جاتی ہے۔ لینٹن کے مطابق رول حیثیت کے حرکیاتی پہلو کی ترجمانی کرتا ہے۔ رول اور حیثیت کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیاجاسکتا۔ فرد سماج میں بیک وقت مختلف حیثیتوں کا حامل ہوتا ہے۔ ایک ہی آدمی باپ‘ بیٹا‘ بھائی‘افسر اورماتحت ہوسکتا ہے۔ صبح سے شام تک افراد مختلف حیثیتوں میں نظرآتے ہیں اور ہرحیثیت کے ساتھ ایک رول متعین ہوتا ہے۔ حیثیت کوحاصل کرنا پڑتا ہے جب کہ رول انجام دیے جاتے ہیں۔

8.4 سماجی حیثیت کی خصوصیات (Characteristics of Social Status)

1۔ حیثیت کا تعین مخصوص سماج کی تمدنی صورت حال پرہوتا ہے۔

2۔ حیثیت کا تعین سماج کے دیگر اراکین کی مطابقت اور مناسبت سے ہوتا ہے۔

3۔ ہرفرد کو حیثیت کے مطابق مخصوص رول انجام دینا پڑتا ہے۔

4۔ حیثیت کلی طورپرسماج کا ایک حصہ ہوتاہے۔

5۔ حیثیت کی وجہ سے سماج مختلف گروہوں میں منقسم ہوتا ہے۔ ہر حیثیت سے عزت اور وقار وابستہ ہوتی ہے۔

6۔ حیثیت کے مطابق ہی افراد مختلف زمروں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ بعض حیثیتیں حاصل کردہ یعنی اکتسابی ہوتی ہیں جب کہ دیگر حیثیتیں انتسابی ہوتی ہیں

8.5 سماجی حیثیت کی قسمیں (Kinds of Social Status)

سماجی حیثیت کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت۔

انتسابی حیثیت (Ascribed Status)

انتسابی حیثیت کی نوعیت پیدائشی ہوتی ہے۔ اس کا تعین فرد کی پیدائش سے ہی ہوجاتا ہے۔ یہ حیثیت تمام سماجوں میں پائی جاتی ہے۔ انتسابی حیثیت کا تعلق سماجوں میں عمر، جنس، نسل، جائے پیدائش اور خاندانی پس منظر سے ہوتا ہے۔ اس کی نوعیت مسلمہ ہوتی ہے۔ اس کو بدلا نہیں جاسکتا۔ انتسابی حیثیت کی تعداد اور اس کی غیر لچک داری ایک سماج سے دوسرے سماج میں الگ ہوتی ہے۔ وہ سماج جن میں حیثیت غیر لچک دار اور غیر تبدیل پذیر ہوتی ہے اس کو ذات پات کا سماج کہا جاتا ہے۔ بڑی اقوام میں ہندوستان ایک ذات پات کا سماج ہے۔ ہندوستان کے روایتی سماج میں پیشہ اور شادی کے لیے لڑکا / لڑکی کے انتخاب کے مواقع پیدائشی بنیاد پر محدود کردیے گئے ہیں۔ ذات پات کے نظام کے تحت ایک ہندو شخص جس ذات میں پیدا ہوتا ہے تاحیات وہ اسی ذات کا رکن کہلاتا ہے۔ وہ کسی دوسری ذات میں داخل نہیں ہوسکتا کیوں کہ یہ اس کی پیدائشی حیثیت یا انتسابی حیثیت ہوتی ہے۔ اسی طرح جہاں موروثی بادشاہت کا طریقہ ہے وہاں باپ کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا موروثی بنیاد پر بادشاہ بن جاتا ہے۔ انتسابی حیثیتوں کے ساتھ ساتھ اکتسابی حیثیتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ انتسابی حیثیت سے بالکل الگ ہوتی ہیں۔

اکتسابی حیثیت (Achieved Status)

اکتسابی حیثیت فرد کو موروثی بنیاد پر نہیں ملتی بلکہ ایک فرد اپنی ذاتی محنت ‘صلاحیت‘ قابلیت کی وجہ سے سماج میں جو مقام یا رتبہ حاصل کرتا ہے اسے اکتسابی حیثیت کہتے ہیں۔ اکتسابی حیثیت حاصل کرنے میں فرد کی کوششوں اور محنتوں کا بڑا دخل ہوتا ہے جیسے کرکٹ کا کھلاڑی‘ قابل انجینئر‘ ڈاکٹر‘ سائنسداں وغیرہ۔ یہ تمام لوگ اپنی ذاتی محنت اور صلاحیت سے اپنا ایک مقام حاصل کرتے ہیں۔ ایک غریب لڑکا بھی اپنی محنت اور صلاحیت کی بنیاد پر سماج میں ایک اعلا مقام حاصل کرتا ہے۔ ہر سماج میں انتسابی اور اکتسابی حیثیتو ں کی نوعیت الگ الگ ہوتی ہے۔ حیثیتوں کی تعداد یعنی انتسابی یا اکتسابی اور ان کی غیر لچک داری کی خصوصیت کی بنیاد پر سماجوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ دونوں یعنی انتسابی اور اکتسابی حیثیتیں تمام سماجوں میں پائی

جاتی ہیں۔ میکس ویبر کے مطابق طبقے کا ظہور مارکٹ کی وجہ سے ہوتاہے۔ ہر سماج میں طبقے کی آزادانہ نوعیت ہوتی ہے۔ انسانی نظریات کی تشکیل میں ویبر نے معیشت کے کلی رول کی نفی کی ہے۔اس نے حیثیتی نظام کو طبقاتی نظام سے علاحدہ کیاہے۔

8.6 انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت میں فرق

(Difference Between Ascribed & Achieved Status)

انتسابی اور اکتسابی حیثیت میں فرق اور تعلق درج ذیل ہیں۔

انتسابی حیثیت (Ascribed Status)

1۔ انتسابی حیثیت فرد کا سماج کی جانب سے ایک عطیہ ہوتا ہے۔اس کے حصول کے لیے اُسے کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی۔

2۔ اکتسابی حیثیت کے حصول کے لیے چند اقدامات اورشرائط ضروری ہوتی ہیں جیسے قابلیت‘صلاحیت‘مہارت اور معاشی رتبہ وغیرہ۔

3۔ عام طورپر انتسابی حیثیت کا انحصار عمر‘نسل‘ذات پات‘قرابت داری پر ہوتا ہے۔

4۔ انتسابی حیثیت بہت زیادہ مستحکم‘غیرلچک دار اور سخت گیرنوعیت کی ہوتی ہے۔ اس کی بنیادوں کو آسانی سے بدلا نہیں جاسکتا۔

5۔ روایتی سماجوں میں انتسابی حیثیت کا ایک مقام اوراحترام ہوتا ہے۔

6۔ انتسابی حیثیت میں اقتدار کا رول اور ان کے اعمال اور سرگرمیاں غیر متوقع ہوتے ہیں۔

7۔ انتسابی حیثیت میں حیثیت اور رول میں باہمی تعلق پایا جاتا ہے۔

8۔ انتسابی حیثیت کا شخصیت کی باطنی اوراندرونی پہلوؤں سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔یہ فرد کے جذبات‘احساسات اور محرکات کو تسکین فراہم کرتی ہیں۔

9۔ انتسابی حیثیت فرد کو کبھی کبھی اکتسابی حیثیت کے حصول میں یا کسی اور چیز کے حاصل کرنے میں معاون ہوتی ہیں۔

10۔ انتسابی حیثیت کا رسومات‘روایات اور سماج کے دیگر مروجہ عوامل سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر انتسابی حیثیت بہت زیادہ روایتی ہوتی ہے۔

11۔ انتسابی حیثیت‘ اکتسابی حیثیت کی مشکلات‘معذوریوں اور کمزوریوں کو ختم کرنے میں مددگارہوتی ہے۔

اکتسابی حیثیت (Achieved Status)

1۔ اکتسابی حیثیت کا انحصار فرد کی صلاحیتوں' قابلیتوں جیسی خصوصیات پر ہوتا ہے۔

2۔ اکتسابی حیثیت کی بنیاد غیر مستحکم ہوتی ہے اسی لیے یہ تبدیل پذیر ہوتی ہے۔

3۔ جدید اور کھلے سماجوں میں اکتسابی حیثیتوں کی اہمیت ہوتی ہے کیوں کہ شخصی صفات' صلاحیتوں اور کارناموں کی وجہ سے ان کو یہ حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

4۔ اکتسابی حیثیت میں فرد کا رول یا اس کی سرگرمیاں کم وبیش امکانی ہوتی ہیں کیوں کہ اس کا انحصار استدلال پر ہوتا ہے۔

5۔ اکتسابی حیثیت فرد کے شخصی کارناموں'خصوصیات اور صلاحیتوں کا نتیجہ اورانعام ہوتی ہیں۔

6۔ اکتسابی حیثیت انتسابی حیثیت کے حصول میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

7۔ اکتسابی حیثیت فرد کی ذاتی محنت اور کاوشوں کا نتیجہ ہوتی ہے کیوں کہ وہ اس کو مسابقت کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔ اس کا رسومات یا روایات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

8.7 حیثیت سیٹ(Status Set)

تمام حیثیتوں کے مجموعے کو حیثیت سیٹ (Status Set)کہتے ہیں جس میں ہماری تمام حیثیتیں شامل ہوتی ہیں جیسے ایک فرد بیک وقت ڈاکٹر' والد' شوہر'شہری'بیٹا یا کسی سیاسی جماعت کا ممبر وغیرہ ہوسکتا ہے۔ یہ تمام حیثیتیں ایک ہی فرد سے وابستہ ہوتی ہیں جن کے متعلقہ رول بھی ہوتے ہیں اور وہ فرد تمام رول انجام دینا ہوتا ہے۔

کلیدی حیثیت (Master Status)

ہر فرد بیک وقت کئی حیثیتوں سے وابستہ ہوتا ہے یعنی اس کی کئی حیثیتیں ہوتی ہیں۔ بعض حیثیتیں اونچے رتبہ اور اونچے درجہ کی ہوتی ہیں تو بعض حیثیتیں نچلے درجہ اور نچلے رتبہ کی ہوتی ہیں۔ ہیوگس (Hughes)کے مطابق بعض حیثیتیں اہم نوعیت کی ہوتی ہیں۔وہ حیثیت جس کے ذریعے سماج میں فرد کی شناخت ہوتی ہے اسے کلیدی حیثیت (Key Status) یا Master Statusکہتے ہیں۔ یہ حیثیت دیگر حیثیتوں کے مقابلہ میں زیادہ اہم اور برتر واعلا ہوتی ہے۔ یہ حیثیت سماج میں فرد کے عام رتبہ یا پوزیشن کوظاہر کرتی ہے۔ کلیدی حیثیت کی نوعیت ہر سماج میں الگ الگ ہوتی ہے اور ہر دور میں بھی الگ رہی ہے۔ ہندوستان میں ذات پات اور جنس فرد کی انتسابی حیثیت کوظاہر کرتے ہیں۔یہ کلیدی حیثیت کی حامل ہوتی ہے اور فرد کی زندگی میں یہ حیثیت ہمیشہ غالب اور برتر رہتی ہے۔یہ فرد کی صلاحیت پر اثرانداز ہوتے ہوئے مطلوبہ حیثیت کے حصول میں

مدد گار ہوتی ہے۔

8.8 رول کے معنی (Meaning of Role)

ہر حیثیت کے ساتھ ایک رول وابستہ ہوتا ہے۔ رول برتاؤ کے جامع اور تفہیمی نمونے ہوتے ہیں جن کو سماج کی تصدیق حاصل ہوتی ہے رول فرد کو سماج میں ایک مقام اور حیثیت عطا کرتے ہیں۔ ہر حیثیت کے ساتھ جو فرائض انجام دیے جاتے ہیں ان کو رول کہاجاتا ہے۔ زندگی میں بھی ہم بے شمار قسم کے رول ادا کرتے ہیں جیسے باپ کا رول'ماں کا رول' کھلاڑی کا رول' بیٹے کا رول'شوہر کا رول' سیاستداں کا رول' دکاندار کا رول' گاہک کا رول' بس ڈرائیور' منیجر وغیرہ کا رول۔ یہ رول گروہی برتاؤ کا اٹوٹ حصہ ہوتے ہیں۔ رول کی اصطلاح کو تھیٹر اور اسٹیج سے لیاگیا ہے جہاں اس کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں ایکٹر اوراس کے رول کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔ رول نسبتاً مستحکم ہوتے ہیں حالانکہ مختلف لوگ وہی رول ادا کرتے ہیں۔ کسی فرد کو ڈاکٹر کی ذمے داری تفویض کی جائے تو وہ اپنا رول اسی طرح انجام دے گا جس طرح ایک اداکار کو ڈرامہ میں کرنے کے لیے کہاجاتا ہے اوراس سے ایک مخصوص برتاؤ کی توقع کی جاتی ہے۔ فرد کا ایک منفرد انداز ہوتا ہے لیکن اس سے محتاط انداز میں متوقع برتاؤ کی امید کی جاتی ہے۔رول توقعات میں کارکردگی اور صفات دونوں شامل ہوتے ہیں جیسے ایک استاد کو صرف لیکچر دینے کی ذمے داری ہی نہیں ہوتی بلکہ طلبہ کو ہوم ورک دینے'امتحان کی تیاری میں مدد کرنے اور خلوص ودیانت داری سے مکمل ذمے داری نبھانے کی تلقین بھی ہوتی ہے۔ عام طورپر افراد کی کئی حیثیتیں ہوتی ہیں جن کا ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہونا یا موافق ہونا ضروری نہیں۔ ایک شخص شوہر'والد' آرٹسٹ اور مریض ہوسکتا ہے۔ ہر رول کے ساتھ مخصوص ذمے داریاں، فرائض'مراعات اور حقوق وابستہ ہوتے ہیں۔

سماجی نظام میں افراد کوان کی حیثیت کے اعتبار سے رول تفویض کیے جاتے ہیں۔ ہر حیثیت کے ساتھ رول کی ذمے داریوں کا ایک سیٹ ہوتا ہے۔سماجی گروہ اسی وقت موثر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب وہ رول کی ضروریات کے مطابق اپنی کارکردگی انجام دیں۔ سماجیاتی اعتبار سے رول کی اہمیت ہوتی ہے کیوں کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ انفرادی کارکردگی کا تعین کس طرح کیاجاتا ہے۔ سماجی نظام میں ایک رول دوسرے رول کے ساتھ وجود میں آتا ہے جیسے والد کے رول میں بچہ کا رول عیاں ہوتا ہے اسی طرح ملازم کے رول کے ساتھ آجر کا رول مضمر ہوتا ہے اورڈاکٹر کا رول مریض کے رول سے وابستہ ہوتا ہے۔

اس طرح ایک فرد کئی قسم کے رول ادا کرتا ہے۔ ہر فرد کی زندگی میں بے شمار رول ہوتے ہیں۔ یعنی ایک فرد شوہر'استاد'باپ'بیٹے' دکاندار' گاہک کا رول انجام دیتا ہے یعنی سماج میں ہرفرد کئی رول انجام دیتا ہے۔ ہرفرداپنی

عمر، جنس، خاندانی پس منظر اور مقام کے لحاظ سے اسے مختلف رول انجام دیتا ہے۔ ہر سماجی رول کی نوعیت الگ الگ ہوتی ہے۔ رول کی انجام دہی میں عمر کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ کھلونے کے لیے ضد کرتا ہے۔ یہ اس کی عمر کا مطالبہ ہوتا ہے لیکن خاندان کے ایک بزرگ فرد سے اس قسم کے رول کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ عمر کے ساتھ ساتھ رول بدلتے رہتے ہیں۔

8.9 رول کی تعریف (Definition of Role)

- **ینگ اور میک** کے مطابق رول حیثیت کا ایک فریضہ ہوتا ہے۔
- **رابرٹ برسٹیڈ** کے خیال میں رول حیثیت سے وابستہ حرکیاتی یا برتاوی پہلو ہوتا ہے یعنی ایک فرد اپنی حیثیت کے اعتبار سے جو فرائض انجام دیتا ہے اسے رول کہتے ہیں۔
- **ڈنکن مچل** کے مطابق سماجی رول ایک فرد کی سماجی حیثیت سے متعلق متوقع برتاؤ ہوتا ہے۔
- **کنگسلے ڈیوس** رول کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک فرد اپنی پوزیشن سے متعلق جو فرائض انجام دیتا ہے اُسے رول کہتے ہیں۔
- **لینٹن** کے مطابق رول سے مخصوص حیثیت میں مربوط ثقافتی نمونوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں رجحانات، اقدار اور سماج کا عطا کردہ برتاؤ ہوتا ہے جو ایک حیثیت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ ظاہری برتاؤ کی نمائندگی کرتے ہیں اور رول حیثیت کا ایک حرکیاتی پہلو ہوتا ہے۔ حیثیت رہنمائی کرتا ہے کہ ایک فرد کو کیا کرنا چاہیے۔
- **آگبرن اور نمکاف** کے مطابق رول متوقع اور مصدقہ سماجی برتاؤ کے رجحانات کا مجموعہ ہوتا ہے جن میں فرائض اور مراعات دونوں شامل ہوتے ہیں جن کا تعلق گروہ کی ایک مخصوص حیثیت سے ہوتا ہے۔

8.10 رول کی خصوصیات (Characteristics of Role)

ان تعریفات کی بنیاد پر رول کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

- حیثیت کا عملی پہلو : حقیقتاً رول حیثیت کا عملی اور کارکرد پہلو ہوتا ہے۔ اس میں فرد کے کئی اعمال اور فرائض ہوتے ہیں جسے سماج کی توقعات کے مطابق انجام دینا پڑتا ہے۔ یہ اعمال فرد کی مرضی پر منحصر نہیں ہوتے بلکہ سماجی فیصلوں کے مطابق ہوتے ہیں اس لیے کہاجاتا ہے کہ ہر سماجی رول کی ثقافتی اساس ہوتی ہے۔
- رول کا بدلتا تصور : سماجی رول سماجی اقدار، نظریات اور رجحانات وغیرہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ یہ نظریات اقدار اور رجحانات بدلتے رہتے ہیں اور رول کا تصور بھی بدلتا رہتا ہے۔ رول ایک مخصوص وقت میں صحیح اور جائز قرار دیے جاتے

دیگر اوقات میں وہ صحیح نہیں مانے جاتے۔

- کارکردگی کا محدود میدان عمل : ہر رول کا ایک محدود میدان عمل ہوتا ہے اور اس رول کی کارکردگی کو اسی مقام تک محدود کردیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک آفیسر اپنے آفس میں ہی افسری کا رول نبھاتا ہے لیکن جب وہ آفس سے اپنے گھر واپس آتا ہے تو اسے وہ رول ترک کردینا پڑتا ہے اور خاندان میں اسے ایک نیا رول نبھانا پڑتا ہے۔
- رول توقعات کی تکمیل کے مطابق انجام نہیں دیے جاتے : کسی کے لیے بھی یہ ممکن نہیں کہ سماج کی جملہ توقعات کے مطابق کوئی بھی فرد اپنا رول انجام دے۔ کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ خامی اور کمی رہ جاتی ہے۔ مثلاً کوئی بھی اپنے بچوں کی جملہ توقعات اور خواہشات کی تکمیل نہیں کرسکتا ہے۔
-

8.11 رول کی نوعیت (Nature of Role)

سماجی رول کے مطالعے کے بعد مندرجہ ذیل نکات اس کی نوعیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

- ہر فرد کے لیے رول کی ادائگی ضروری ہوتی ہے یعنی سماجی گروہ کے ہر فرد کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مخصوص رول ادا کرے جو سماج نے اس کو اس کی حیثیت کے بنا پر تفویض کیے ہیں۔
- بعض سماجی رول مشترکہ نوعیت کے ہوتے ہیں جسے کئی افراد انجام دیتے ہیں جیسے کئی اساتذہ، ووٹرس وغیرہ۔
- بعض سماجی رول مخصوص وقت اور مخصوص مقام پر ایک یا چند افراد کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں۔
- بعض اوقات سماجی رول اختیاری ہوتے ہیں۔ ان کا انحصار افراد پر ہوتا ہے کہ وہ ان کا انتخاب کریں یا نہ کریں۔

8.12 رول تصادم (Role Conflict)

رول تصادم ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب افراد اپنے رول انجام نہیں دے پاتے (شخصی رول تصادم) جب دوسرے افراد اس فرد سے اس فرد کے رول سے متفق نہیں ہوتے (بین رول تصادم) یا جب کئی مختلف رول فرد سے باہمی مطالبات کرتے ہیں (بین رول تصادم)

رول تصادم یا تصادمی رول ایک سماجی اور نفسیاتی تصور ہے جو فرد کے تصادمی اور مسابقتی تجربات کا جائزہ لینے اور سمجھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ ایک سماجی گروہ میں زندگی خوش گوار ہوتی ہے اور اس میں ہم آہنگی اس وقت تک پائی جاتی ہے جب تک افراد کے مفوضہ رول واضح ہوں اور وہ ان کو توقعات کے مطابق انجام دیتے ہوں۔ عملی طور پر یہ دیکھا جاتا ہے اور یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ مفوضہ رول میں جس قسم کے برتاؤ کی امید کی جاتی ہے

بعض اوقات افراد اس رول کی توقعات پر پورا نہیں اترتے۔تب اس کے نتیجے میں گروہی تناؤ اور تصادم پیدا ہوتا ہے۔ ایک سادہ تمدن یافتہ متجانس سماج میں رول تصادم نسبتاً کم ہوتے ہیں لیکن پیچیدہ اور غیر متجانس سماجی نظاموں میں تصادمی رول کے بہت زیادہ واقعات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے گروہی تناؤ میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔خاندان' صنعت' حکومت' سیاست غرض یہ کہ ہرشعبہ میں ہر جگہ تناؤ میں اضافہ ہورہا ہے۔ ایک فرد کو مختلف گروہو ں میں مختلف رول انجام دینا پڑتا ہے۔ ایک شخص صدر خاندان کا رول'اس کے ڈاکٹر کے رول سے متصادم ہوتا ہے اسے اکثراوقات اپنے فرائض کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

رول تصادم اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ایک فرد کو کئی رول انجام دینا پڑتا ہے یا وہ تصور کرتا ہے کہ جو رول اس کو تفویض کیا گیا ہے وہ اس کی حیثیت کے مطابق نہیں ہے لیکن ایک پیچیدہ اور غیر متجانس سماج میں ان حالات کا پیدا ناگزیر ہے۔ سادہ سماج میں تصادمی رول کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ ایک عورت بیوی کی حیثیت سے ، شادی شدہ بیٹے کے ماں کی حیثیت سے' ساس اپنی شادی شدہ بیٹی کی حیثیت سے اور ایک غیر شادی شدہ کی حیثیت سے پیچیدہ رول نبھاتی ہے۔رول تصادم کی وجہ سے ذہنی پریشانی ہوتی ہے اور عدم مطابقت کی صورت حال پیش آتی ہے۔ یقیناً بڑھتی ہوئی سماجی پیچیدگیاں تصادمی رول پیدا کرتی ہیں۔ایک مصروف وکیل اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی میں ناکام ہوسکتا ہے۔ایک وزیر صنعت کو جب کسی ایسے امیدوار کی درخواست وصول ہوتی ہے جس کو ایک ایسے سرمایہ دار کی تائید ہوتی ہے جس نے اسے الیکشن میں مالی مدد کی تھی اور اسی وقت دوسرا درخواست گزار جو صنعتی لائسنس کے لیے عام ذریعے سے رجوع ہوتا اور پہلے درخواست گزار سے زیادہ لائق ہوتا ہے۔ اس وزیر کو ایسی صورت حال میں رول تصادم کا سامنا ہوتا ہے۔

رول تصادم پر پہلا مقالہ رابرٹ کاہن (Robert Kahn)اور اس کے ساتھیوں نے اپنی کتاب "Organizational Stress: Studies in Role Conflict and Ambiguity" (1964) میں پیش کیا تھا۔ کاہن کے مطابق افراد کی ذمے داریاں اور فرائض وہ رول ہوتے ہیں جو دوسروں کے رول سے متعلقہ معلومات پر منحصر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر سکریٹریز اور سوپروائزرس ایک دوسرے سے حقائق کے تبادلہ اور موثر کارکردگی کے متعلق احکامات پر انحصار کرتے ہیں۔ احکامات سے توقعات وابستہ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے رول پریشر یا رول کا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔

کاہن کے مطابق رول تصادم (خاص طور پر ارسال کردہ تصادمی رول) تین اشکال میں پایا جاتا ہے۔

(i) جب متضاد توقعات یا مطالبات دو یا دو سے زائد اراکین سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

(ii) جب متضاد توقعات یا مطالبات رول سیٹ کے ایک ممبر کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

(iii) جب متضاد توقعات یا مطالبات مختلف رول سیٹ کے اراکین کے ساتھ ارسال کیے جاتے ہیں۔

تینوں اشکال میں تصادم مختلف توقعات یا مطالبات کے درمیان مرکوز ہوتا ہے۔ کسی واحد مطالبے کا فرد کے بنیادی شخصی عقائد اور ترجیحات سے متصادم ہونا ممکن ہے۔ بہ الفاظ دیگر شخصی رول تصادم اس وقت ہوتا ہے جب رول سیٹ ممبر کی توقعات یا مطالبات فرد کے بنیادی عقائد کے متضاد یا خلاف ہوتے ہیں۔ ہر فرد تمام رول ایک ہی وقت میں انجام نہیں دے سکتا۔ صرف وہی رول انجام دے سکتا ہے جو حالات کے متقاضی اور حالات کے اعتبار سے موزوں ہوتے ہیں۔ رول میں تصادم کی کئی ایک وجوہات ہوتی ہیں۔ فرد دو یا زائد متضاد حیثیتو ں کوانجام دینے کی فکر میں اس طرح الجھ جاتا ہے کہ اس کا عمل رول کے عدم تسلسل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ بعض اوقات عدم دلچسپی کی وجہ سے رول تصادم پیدا ہوتا ہے یعنی رول مرضی کے مطابق نہ ہوتو دلچسپی ختم ہوجاتی ہے اور وہ کام حسن وخوبی سے انجام نہیں ہوپاتا۔ بعض اوقات فرد کونئے رول انجام دینا پڑتا ہے اور وہ اس سے وابستہ توقعات کوپورا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ ان حالات میں وہ زیادہ کام یا نئ ذمے داریوں کی وجہ سے رول پریشر یا رول کے دباؤ کا شکار ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے رول تصادم پیدا ہوتا ہے۔ رول میں تصادم کی وجہ سے فرد کی جسمانی اور نفسیاتی شخصیت پر مضر اثرات رونما ہوتے ہیں۔ اعصابی تناؤ اورنفسیاتی بیماریو ں کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات افراد دماغی توازن کھو بیٹھتے ہیں۔

8.13 رول تصادم سے نمٹنے کے طریقے (Ways to Deal with Role Conflict)

جب افراد تصادمی رول کی وجہ سے خوش گوار اور متضاد توقعات سے متصادم ہوتے ہیں تب وہ کشیدہ حالات اور دباؤ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ان کو کئی مخالفانہ طاقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات میں لوگوں کا ردعمل کیا ہو اور وہ اس صورت حال سے کیسے نمٹے، ذیل میں ہم اس پہلو پر گفتگو کریں گے۔

تصادمی توقعات سے نمٹنے کا ایک طریقہ تقسیم در تقسیم ہے یعنی افراد اپنی زندگیوں کو تقسیم کرتے ہیں اور ایک مخصوص حالات میں ایک رول سے مطابقت پیدا کرتے ہیں جب کہ دوسرے رول کو نظرانداز کرتے ہیں یعنی افراد عارضی طورپر ایک متصادم رول کوچھوڑدیتے ہیں اور اس سے اپنا مقاطعہ کرلیتے ہیں۔

تصادمی رول کوذمے داریوں کی درجہ بندی کے ذریعے سنبھالا جاتا ہے۔ افراد آپسی بین عمل کے ذریعے اپنی ذمے داریوں کی ترجیحات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ افراد اپنے تصادمی رول پر لوگوں کے ساتھ ان کے آپسی تعاون اور ہم آہنگی کے ذریعے قابو پالیتے ہیں۔ اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فرد گروہی انحصار یا اپنے رول پارٹنر کے تعاون کو کم کردے۔ افراد گروہ کوچھوڑتے ہوئے اور گروہ کو اس کی اہمیت بتاتے ہوئے یہ واضح کردیں کہ یہ متصادم صورت حال سے غیر متعلق ہے۔ متصادم رول کے ساتھ استدلالی طریقہ نہ اپنائیں۔ مثلاً الٹن ایف جیکسن (Elton F Jackson)نے کہا ہے کہ کئی لوگ

تصادمی رول کے دباؤ کے لیے نفسیاتی اور جسمانی ردعمل ظاہر کرتے ہیں اور تصادمی رول کی وجہ سے چکر، معدہ کی بے ضابطگی، بے خوابی، گھبراہٹ اوردیگر بے ضابطگیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ رول تصادم عام ہے اور بے شمار رول انجام نہیں دینا چاہیے اگرایسا ہوا توسماجی نظام نہیں چل سکے گا۔تصادمی رول سے اجتناب کے کئی طریقے ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ دومیں سے کسی ایک رول سے دست برداری۔ اگرکوئی منسٹر یہ محسوس کرتا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی پارٹی کی پالیسی کے بر خلاف ہے تو اس کو مستعفی ہوجانا چاہیے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے رول کو استدلالی بنائے۔یہ وقت اور اہمیت کے اعتبار سے کیاجاتا ہے۔ ایک فرد کو کام کی تکمیل وقت اور اہمیت کے اعتبار سے کرنا پڑتا ہے۔ وقت اور ترجیح بھی ضروری ہے۔ایک فرد کورول کے تصادم میں توازن برقرار رکھنا ضروری ہوتاہے۔

8.14 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

حیثیت اور رول سماجی ڈھانچے کے اہم پہلو ہوتے ہیں۔ اس باب میں حیثیت اور رول کو سمجھنے کے لیے مختلف تصورات کی وضاحت کی گئی ہے اور حیثیت اور رول کی زمرہ بندی کی گئی ہے۔ بعض حیثیتیں انتسابی ہوتی ہیں اور بعض اکتسابی۔ دونوں بھی حرکی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ حیثیت اور رول کی وسعت میں رول تصادم' حیثیت سیٹ'کلیدی حیثیت اور متعدد حیثیتیں اس اکائی میں ہر ایک پر بحث کی گئی ہے۔

8.15 کلیدی الفاظ(Key Words)

- **اسٹیٹس سیٹ۔** مختلف سماجی حیثیتوں کا مجموعہ جو بیک وقت کسی فرد کے اندر پایا جاتا ہو اسے اسٹیٹس سیٹ کہتے ہیں۔مثلا، ایک فرد بیک وقت کسی کا بیٹا ہوتا ہے، توکسی کا استاذ، کسی کا شوہر ، توکسی کا بھاءی۔یہ تمام حیثیتیں مل کر اسٹیٹس سیٹ کھلاتی ھیں۔
- **رول۔** یہ سماجی حیثیت سے وابستہ حرکاتی پہلو ہوتا ہے۔یعنی اپنی حیثیت کے اعتبار سے فرد جو فرایض انجام دیتا ہے اسے رول کہتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- حیثیت کی تعریف اور خصوصیات بیان کیجیے۔۔
- رول تصادم پرایک مختصر نوٹ لکھیے۔

• کلیدی حیثیت کو سمجھایئے۔

8.16 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

8.16.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ فرد کی تمام حیثیتوں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔

(a)رول (b)حیثیت (c)حیثیت سیٹ (d)رول سیٹ

2۔ مخصوص نظام میں حیثیت ایک مقام ہے جسے ایک مخصوص وقت میں ایک فرد حاصل کرتا ہے"کس نے کہا؟

(a)رالف لنٹن (b)لینڈ برگ (c)مورس جنسبرگ (d)رابرٹ برسٹیڈ

3۔ ویبر کے مطابق اس میں سے کون سا سماجی درجہ بندی کا جُز نہیں ہے؟

(a)جائیداد (b) طاقت (c)وقار (d)پوزیشن

4۔ کس نے سماجی کو معاشی دارالحکومت فرض کیا ہے؟

(a)کنگسلے ڈیوس (b) بورڈیو (c)آگبرن اور نمکاف (d)بوگارڈس

5۔ " Organizational Stress: Studies in Role Conflict and Ambiguity " کس کی تصنیف ہے؟

(a)رابرٹ کاہن (b)ڈنکن مچل (c)بورڈیو (d)بوگارڈس

6۔ سماجی رول و متوقع برتاؤ ہے جس کا تعلق سماجی رتبے سے ہوتا ہے ؟

(a)رابرٹ کاہن (b)ڈنکن مچل

(c) بورڈیو (d)بوگارڈس

7۔ "رول حیثیت کا ایک فریضہ ہے"کس نے کہا؟

(a) ینگ اور میک (b)روبرٹ بائسٹیڈ

(c) کنگسلے ڈیوس (d) میکس ویبر

8۔ کئی لوگوں میں تصادمی رول کے دباؤ کی وجہ سے نفسیاتی اور جسمانی علامات پائی گئیں۔

(a) رابرٹ کان (b) ڈنکن مچل

(c)بورڈیو (d) ایلٹن ایف جیکسن

9۔ .... وہ حیثیتیں ہوتی ہیں جن کا تعین پیدائش سے ہوتا ہے؟

(a) انتسابی　　　(b)اکتسابی

(c) حیثیت سیٹ　　　(d) رول

10۔ .... وہ حیثیتیں ہیں جن کو فرد سماج میں علم' قابلیت'صلاحیت'ہنر اور استقامت کی بنیاد پر حاصل کرتا ہے۔

(a) انتسابی حیثیت　　　(b)اکتسابی حیثیت

(c) حیثیت سیٹ　　　(d)رول

8.16.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ رول تصادم پر مختصر نوٹ لکھیے۔

2۔ انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت میں فرق بیان کیجیے۔

3۔ حیثیت سیٹ اور کلیدی حیثیت میں کیا فرق ہے؟واضح کیجیے۔

8.16.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی حیثیت کی تعریف، خصوصیات اور قسموں کو بیان کیجیے۔

2۔ رول کے معنی'تعریف اور خصوصیات بیان کیجیے۔

3۔ رول تصادم سے نمٹنے کے طریقوں کو بیان کیجیے۔

8.17 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Gidden & P.W. Sutton,Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Holborn, 2018,Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. Richard Osborne, 2016, Sociology for Beginners, Zidane Press, London
4. Gath Messey, 2003,Readings for Sociology, W.W. Norton & Co Inc
5. Alex Inkles, 1979, What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall, India Learning Private Limited

اکائی 9۔ شادی: معنی واقسام

(Marriage: Definition and Types)

اکائی کے اجزا

9.0 تمہید

9.1 مقاصد

9.2 شادی کی تعریفیں

9.3 شادی کی خصوصیات

9.4 شادی کے افعال

9.5 شادی کی اقسام

9.6 اکتسابی نتائج

9.7 کلیدی الفاظ

9.8 نمونہ امتحانی سوالات

9.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

9.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

9.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

9.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

9.0 تمہید(Introduction)

خاندان کی طرح شادی بھی سماج کا ایک اہم ادارہ ہے۔ یہ قانونی اور سماجی لحاظ سے عام طور پر ایک مرد اور عورت کے مابین منظور شدہ اتحاد ہے ،جو قوانین ، قواعد ، رواج ، عقائد ، اور رویوں کے ذریعے باقاعدگی سے چلتا ہے اور شراکت داروں کے حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے نیز ان کے اولاد کو (اگر کوئی ہے) رضامندی کی حیثیت دیتا ہے۔ مختلف معاشروں اور ثقافتوں میں شادی کی آفاقیت کو بہت سارے بنیادی سماجی اور ذاتی فرائض سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے جنسی تسکین، جنسوں کے مابین تقسیم کار ، معاشی پیداوار اور کھپت، پیار ، حیثیت ، اور صحبت(Companionship) جیسی ذاتی ضرورتوں کے اطمینان جیسے کام انجام دیے جاتے ہیں۔ اس کا سب سے اہم کام،ان کی پیدائش ، بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم اور سماجی نظام کے لیے ان کی تیاری ہے۔

ماہرین سماجیات شادی کے ادارے اورخاندان کے ادارے کے مابین تعلقات میں دلچسپی رکھتے ہیں کیوں کہ تاریخی طور پر ، شادیوں ہی سے ایک خاندان پیدا ہوتا ہے ، اور خاندان سماج کا سب سے بنیادی سماجی اکائی ہے جس پر سماج تعمیر ہوتا ہے۔شادی اور خاندان دونوں ہی اسٹیٹس اوررول تخلیق کرتے ہیں جو سماج کے ذریعے منظور شدہ ہوتے ہیں۔

9.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی میں ہم شادی یاشادی کے نظام(Marriage System) کے بارے میں مطالعہ کریں گے اور اس اکائی کے مطالعے سے آپ کودرج ذیل چیزوں کے متعلق معلومات حاصل ہوں گی۔

- شادی کی معنویت ، تعریف اور خصوصیات ۔
- شادیوں کی مختلف اقسام ۔
- مختلف مذاہب کی شادی کی رسومات۔

9.2 شادی کی تعریفیں(Definitions of Marriage)

شادی ایک خاص سماجی ادارہ ہے جو دولوگوں کے درمیان ایسارشتہ بناتاہے جس میں کچھ خاص حقوق اور ذمے داری شامل ہے ۔ یہ ادارہ افراد کو ان لوگوں کے ساتھ قانونی اور معاشرتی طورپرتسلیم شدہ جنسی تعلقات بنانے کی اجازت دیتا ہے جس سے انہوں نے شادی کی ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف جنسی تعلقات کی اجازت دیتا ہے بلکہ یہ بچوں کی تولید کی اجازت اور ان کی سماج کاری کی بھی ذمے داری دیتا ہے۔ماہرین نے شادی کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

- **ایرکسن (Eriksen)** کے مطابق "شادی کو عام طور پر افراد کے مابین نہیں ، بلکہ گروہوں کے مابین ایک رشتہ سمجھا جاتا ہے خواہ افراد اپنی شریک حیات کا انتخاب خود کریں یا نہ کریں ،"۔
- **ویسٹرمارک (Westermarck)** کے مطابق "شادی ایک یا زیادہ مرد اور خواتین کا ایسا رشتہ ہے جو رسم و رواج یا قانون کے ذریعے تسلیم شدہ ہو اور یہ اس رشتے میں جڑنے والے دونوں فریق اوراس سے پیدا ہونے والے بچوں کے متعلق حقوق وفرائض کا تعین کرتا ہے"۔
- **مالینوسکی (Malinowski)** کے مطابق ، "شادی بچوں کی افزائش اور دیکھ بھال کا معاہدہ ہے۔"
- **ایچ ایم جانسن (H.M. Johnson)** کا کہنا ہے کہ شادی "ایک ایسا مستحکم رشتہ ہے جس میں مرد اور عورت کو سماجی حیثیت گنوائے بغیر بچے پیدا کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔"
- **لوئی (Lowie)** کے مطابق ، "شادی ایسے لوگوں کے درمیان نسبتاً ایک مستقل رشتہ ہے جن کی سماج اجازت دیتا ہے۔"
- **ہرٹن اور ہنٹ (Horton and Hunt)** کے مطابق ، "شادی ایک منظور شدہ معاشرتی طریقہ ہے جس کے تحت دو یا زیادہ افراد ایک کنبہ قائم کرتے ہیں۔"

9.3 شادی کی خصوصیات (Characteristics of Marriage)

مذکورہ بالا تعریفات کی روشنی میں شادی کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

i. شادی ایک آفاقی ادارہ ہے :

شادی کا ادارہ ہر سماج میں پایا جاتا ہے، یعنی یہ ادارہ ابتدائی سماج سے لے کر آج کے جدید سماج تک میں بھی پایا جاتا ہے۔

ii. دو مخالف جنسوں کے مابین تعلقات:

شادی عام طور پر دو مخالف جنس یعنی مرد اور عورت کے مابین ایک اتحاد ہے۔ لیکن کچھ جدید معاشروں نے ایک ہی جنس کے دولوگوں کے درمیان بھی شادی کی اجازت دی ہے۔

iii. شادی ایک پائے دار ادارہ ہے:

شادی شوہر اور بیوی کے مابین ایک دیرپا رشتہ ہے۔ یہ صرف جنسی زندگی تک ہی محدود نہیں ہے ، بلکہ یہ رشتہ جنسی اطمینان کے بعد بھی مرد اور عورت کے مابین قائم رہتا ہے۔ اسی وجہ سے ہندو مذہب میں یہ تصور ہے کہ شادی موت کے بعد بھی قائم رہتی ہے۔

iv. شادی کو سماجی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے:

مرد اور عورت کے درمیان رشتہ سماج کی منظوری سے قائم ہوتا ہے۔ جب سماج اس رشتے کو شادی کی حیثیت سے تسلیم کرلیتا ہے تو یہ رشتہ ایک قانونی معاہدہ ہوجاتا ہے۔

v. شادی کا تعلق کسی شہری اور مذہبی تقریب کے ذریعے ہوتا ہے:

شادی کو سماج میں تسلیم کیے جانے کے لیے چند رسومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس رشتے کو قائم کرتے وقت تقریباتی جشن اور بہت سے سماجی رسوم کی پیروی کی جاتی ہے۔ یعنی عام طور سے شادی عوامی اور اعلانیہ انداز میں واقع ہوتی ہے اور بعض اوقات اسے مذہب کا حصہ مانا جاتا ہے۔

vi. شادی باہمی ذمے داریوں کو پیدا کرتی ہے:

شادی شوہر اور بیوی دونوں پر کچھ حقوق اور فرائض عائد کرتی ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

9.4 شادی کے افعال (Functions of Marriage)

شادی کے چند اہم افعال درج ذیل ہیں:

1۔ جنسی خواہشات انسان کی ایک بنیادی جبلت ہے۔ شادی کا سب سے اہم کام اس خواہش کی تسکین کو منضبط کرنا ہے۔ اگر انسان کی اس خواہش کی تکمیل کو ضابطے میں نہ رکھا جائے تو سماج میں جنسی بے راہ روی پیدا ہوگی اور سماجی نظام میں فساد برپا ہونے کے خطرات بڑھ جائیں گے۔

2۔ شادی دو بالغوں کے مابین جنسی تعلقات کو قانونی حیثیت دیتا ہے۔ اس کے ذریعے سماج کچھ ایسے قانونی حقوق کو تسلیم کرتا ہے جو شادی شدہ افراد کو دیے جاتے ہیں۔

3۔ شادی افراد کے مابین جنسی تعلقات کو سماج میں تسلیم شدہ بناتی ہے۔ یہ قبولیت مذہبی اور سماجی دونوں طرح کی ہے۔ مذہبی اور سماجی تقریب کے ذریعے اسے قبولیت ملتی ہے۔

4۔ شادی تمام قانونی حقوق اور ذمے داریوں کے ساتھ خاندان کے قیام کے لیے ضروری ہے۔ خاندان شادی کے بغیر بھی قائم کیا جاسکتا ہے ، لیکن اس میں خاندان کے افراد کو قانونی تحفظات نہیں ملتے ہیں۔

5۔ شادی قانون کے ذریعے تسلیم شدہ طریقوں سے بچوں کی پیدائش اور پرورش کے لیے ضروری ہے۔

6۔ شادی سے فرد کی زندگی کو توازن ملتا ہے۔ اس کے نتیجے میں شادی شدہ افراد کے جذباتی، نفسیاتی، معاشی اور دیگر مسائل

مشترک ہو جاتے ہیں، اور دونوں اس کے حل میں کوشاں رہتے ہیں۔

9.5 شادی کی اقسام (Types of Marriage)

ہر سماج میں شادیوں کی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں۔ شادی کا ارتقا ایک ادارے کی حیثیت سے سماج میں آہستہ آہستہ ہوا۔ یہ مانا جاتا ہے کہ ابتدائی سماج میں شادی کی شکل صرف ایک ساتھ رہنے کے طور پر مانی جاتی تھی۔ جب کہ شادی کا ادارہ ارتقائی مراحل طے کرتا ہوا چند زوجگی سے یک زوجگی تک پہنچا ہے۔ اس دوران اس میں بہت ساری شکلیں پیدا ہوتی رہیں جنہیں ہم درج ذیل میں جانیں گے۔

I. ساتھیوں کی تعداد کی بنیاد پر:

یک زوجی (Monogamy)

مونوگیمی یا یک زوجی، شادی کی ایک قسم ہے جس میں صرف ایک شریک حیات ہوتا ہے یعنی ایک شوہر اور ایک بیوی۔ شادی کی ایک شکل کے طور پر ، مونوگیمی دنیا کےتقریباً تمام ممالک میں پائی جاتی ہے اور یہ شادی کی سب سے مقبول شکل ہے۔

بہت سے ماہرین سماجیات اس کو شادی کی سب سے پائے دار قسم سمجھتے ہیں۔ ان کے مطابق اس قسم کی شادی میں بچوں کی پرورش، نگہداشت اور تربیت میں آسانی ہوتی ہے اور اس طرح کی شادی کے نتیجے میں عمر رسیدہ والدین کی دیکھ بھال بہتر انداز میں کیے جانے کے امکانات بتائے جاتے ہیں۔ ویسٹرمارک کے مطابق شادی کی یہ قسم اتنی قدیم ہے جتنی کہ انسانی سماج۔ مونوگیمی عالمی طور پر تمام افراد کو ازدواجی مواقع اور اطمینان فراہم کرتی ہے۔ یہ شوہر اور بیوی کے مابین محبت اور پیار کو فروغ دیتی ہے۔ اس سے خاندانی امن ، یکجہتی اور خوشی میں مدد ملتی ہے۔ یک زوجی شادی مستحکم اور دیرپا ہوتی ہے۔ یک زوجی شادی اپنے بچوں کی سماج کاری پر زیادہ توجہ دیتی ہے۔ یک زوجی میں خواتین کو بہتر سماجی مقام حاصل ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

سیریل یک زوجی (Serial Monogamy)

بہت سے سماج میں فرد کو پہلے شریک حیات کی موت یا طلاق کے بعد شادی کرنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن وہ ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ شادی نہیں کر سکتا ہے/کر سکتی۔

اسٹریٹ یک زوجی (Straight Monogamy)

اسٹریٹ یک زوجی میں افراد کی دوبارہ شادی کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔

کثرت ازدواج (Polygamy)

کثرت ازدواج شادی کی ایسی شکل ہے جس میں ایک سے زیادہ شریک حیات ہوتے ہیں ، یعنی ایک یا ایک سے زیادہ

شوہر یا ایک سے زیادہ بیوی رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔کثیر ازدواجی کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے: کثیر زنی اور کثیر شوہری۔

کثیر زنی (Polygyny)

پولی جینی شادی کی ایک قسم ہے جس میں ایک مرد ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرتا ہے۔ پولی جینی پولی ینڈری سے زیادہ مقبول ہے لیکن یہ اتنا آفاقی نہیں جتنی یک زوجی۔ پولی جینی قدیم تہذیبوں میں عام طور پر پائی جاتی تھی۔ آج بھی یہ کرو انڈین Crow Indians ، بیگاس اور ہندوستان کے گونڈ جیسے قدیم قبائل میں پائی جاتی ہے۔ پولی جینی کی بھی دو قسمیں ہیں:

سورورل پولجینی (Sororal Polygyny)

یہ شادی کی ایک ایسی قسم ہے جس میں بیویاں ہمیشہ بہنیں ہوتی ہیں۔ اسے اکثر سوروریٹ (Sororate) کہتے ہیں۔ لاطینی لفظ سورور کا مطلب بہن ہے۔ جب متعدد بہنیں بیک وقت ایک ہی آدمی کی شریک حیات ہوتی ہیں تو اسے سوروریٹ کہتے ہیں۔

غیر سورورل پولجینی (Non-sororal Polygyny)

یہ شادی کی ایک ایسی قسم ہے جس میں بیویوں کا آپس میں بہن کا رشتہ نہیں ہوتا ہے۔

پولجینی کی وجوہات:

1. **زیادہ خواتین کم مرد(More Womenless Men)**

اس وقت یہ ایک قدرتی عمل بن جاتا ہے جب مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ایسی صورت حال عورت کو کثیر زنی شادی پر عمل کرنے پر مجبور کرتی ہے یعنی اگر وہ اپنے جنسی تعلقات کو قانونی حیثیت دینا چاہتی ہے، تو اسے اس طرح کی شادی کرنی ہوتی ہے۔

2. **معاشی فائدہ (Economic Advantage)**

افریقی قبیلوں میں سے کچھ کے یہاں معاشی وجوہات کی بنا پر کثیر زنی پر عمل کیا جاتا ہے۔ قبیلے میں خواتین معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہیں اور مختلف طریقوں سے خاندانی آمدنی کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ ایسے قبائل میں پہلی بیوی شوہر کو اس بات کے لیے مجبور کرتی ہے کہ وہ دوسری شادی کرلے تاکہ اس کے کام کا بوجھ کم ہوسکے۔

3. **خواتین سماجی حیثیت کی علامت (Women as Badges of Distinction)**

کچھ قبیلوں میں مرد کی سماجی حیثیت اس کی بیویوں کی تعداد سے متعین ہوتی ہے۔ایسے قبائل میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ زیادہ بیویاں رکھنا مرد کی سماجی حیثیت کو بڑھاتا ہے۔یعنی جس کی جتنی زیادہ بیویاں ہوں گی اس کی اتنی زیادہ سماجی حیثیت ہوگی۔

4. پہلی بیوی کا بے اولاد ہونا (Childlessness of the First Wife)

پہلی بیوی کی طرف سے بانجھ پن بھی کثرت ازدواج کی وجہ ہے۔ بے اولاد بیوی خود شوہر کو دوسری شادی کے لیے تاکید کر سکتی ہے۔

II. کثیر شوہری (Polyandry)

پولی ینڈری شادی کی ایک ایسی قسم ہے جس میں ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے ہیں۔ یہ پولینیشیا کے مارکسان جزیروں ، افریقہ کے بہامہ اور ساموا کے قبیلوں میں پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں تیان ، توڈا ، کوٹہ ، خاصہ اور لداخی بوٹا کے قبائل کے درمیان اب بھی یہ رواج پایا جاتا ہے۔پولینڈری دوطرح کی ہے۔

a۔ برادرانہ پولینڈری (Fraternal Polyandry)

جب کئی بھائی ایک ہی عورت سے شادی کرتے ہیں تو اس کو برادرانہ پولینڈری کہا جاتا ہے۔

b۔ غیر برادرانہ پولینڈری(Non-fraternal Polyandry)

شادی کی اس قسم میں شوہر آپس میں ایک دوسرے کے بھائی نہیں ہوتے ہیں۔ بیوی ہر شوہر کے ساتھ کچھ وقت گزارنے جاتی ہے۔ جب عورت اپنے ایک شوہر کے ساتھ رہتی ہے، تو اس وقت دوسروں کا اس پر کوئی دعویٰ نہیں ہوتا ہے۔ پولی ینڈری کے اپنے مضمرات ہیں۔ اس سے بچے کے حیاتیاتی والد کے تعین کا مسئلہ جنم لیتا ہے۔ ٹوڈ قبیلے میں شوہر ایک تقریب سے گزرتا ہے جسے عورت کے ساتھ کمان اور تیر کی تقریب کہا جاتا ہے اور اس طرح وہ اپنے بچے کا قانونی باپ بن جاتا ہے۔ساموانس Samoans میں ، ابتدائی چند سالوں کے بعد بچوں کو ان کے مستقل قیام کے اپنے والدین کا انتخاب کرنے کی آزادی دی جاتی ہے۔منتخب والد بچوں کا اصل باپ بن جاتا ہے۔

پولینڈری کی وجوہات(Reasons of Polyanry)

پولینڈری کی وجوہ کے سلسلے میں کوئی متعینہ بات نہیں کی جاسکتی ہے۔ لیکن خواتین کی کمی ، جائیداد کو برقرار رکھنے کی خواہش ، دلہن کی بھاری قیمت ، غربت اور مردوں کی نس بندی جیسے عوامل اور وجوہات ہیں جو کثیر شوہری کے لیے راغب کرتا ہے ہیں۔

A. اجتماعی شادی (Group Marriage)

ابتدائی شادی کے نظاموں کے مطالعے میں شادی کی ایک اور شکل ہے جسے "اجتماعی شادی" کہا جاتا ہے۔ ماہرین سماجی انسانیات کے ذریعے تیار کردہ تجرباتی اعداد و شمار میں شادی کی اس شکل کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ہے۔ لوئی Lowie کا کہنا

ہے کہ "شادی" کی جس طرح ہم روایتی تعریف کے ذریعے سمجھتے ہیں اگر اسی کی روشنی میں دیکھا جائے تو ،'اجتماعی شادی'نام کی کسی چیز کاوجود نہیں ہے"۔وہ کہتاہے کہ جسے ہم اصل میں " اجتماعی شادی " کہتے ہیں وہ دراصل جنسی کمیونزم ہے۔

ہر معاشرے میں ، تعدد ازواج ، کثرت ازدواجی اور کثیر شوہری کی روایت کے علاوہ ، ازدواجی اور غیر ازدواجی جنسی تعلقات کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ ان جنسی تعلقات کو اجتماعی شادی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ لوئی نے تفصیل سے ماہرین سماجی انسانیات کی ایک بڑی تعداد خاص طور پر ریورس ، مورگن اور دیگر کا حوالہ دیتا اور کہتا ہے کہ شادی کی کوئی ایسی شکل کبھی نہیں ملی جس کو اجتماعی شادی کہا جا سکے۔ وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں جنسی کمیونزم کے وجود کی تردید کرتا ہے۔ اس طرح لوئی اور دوسرے ماہرین سماجی انسانیات خاص طور سے ریور، مورگن (Rivers, Morgan) کی تحقیقات کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اجتماعی شادی کو شادی کی ایک شکل سے تعبیر کرنا غلط ہے۔ یہ بھی واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی قبائل میں اجتماعی شادی کے واقعات کبھی نہیں ہوئے اور نہ کہیں موجود ہیں۔ افریقہ اور ہندوستان کے کچھ حصوں میں کثرت ازدواج کی عمومیت کے باوجود، پوری دنیا میں شادی کی عمومی شکل یک زوجی بنی ہوئی ہے۔

B. ساتھی کے انتخاب کی بنیاد پر یا ساتھی کے انتخاب کے اصولوں کی بنیاد پر:

ساتھی کے انتخاب کی بنیاد یا ساتھی کے انتخاب کے قواعد کی بنیاد پر شادی دو اقسام میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔ مثلاً انڈوگیمس اور ایگزوگیمس شادیاں۔ انڈوگیمی کو چار ذیلی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے جیسے ذات ، ذیلی ذات ، ورنا اور قبائلی انڈوگیمی۔ اسی طرح ایگزوگیمس شادی کو چار ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جیسے گوترا ، پروار ، سیپنڈا اور گاؤں کی ایگزوگیمی۔

I. انڈوگیمی یاانڈوگیمس شادی(Endogamy or Endogamous Marriage)

درون ازدواجی شادی (Endogamy or Endogamous Marriage)

درون ازدواجی شادی سے مراد اپنے ہی گروہ میں شادی جیسے ایک شخص کی شادی اسی کی ذات ، ذیلی ذات ، اور قبیلہ میں ہی ہو ۔ انڈوگیمس شادی کی متعدد اقسام ہیں جیسے ، ذات پات سے تعلق رکھنے والی درون ازدواجی شادی ، ورنا ذیلی ذات کی درون ازدواجی شادی،انڈوگیمی اور قبائلی انڈوگیمی۔

a. ذات سے تعلق رکھنے والی درون ازدواجی شادی(Caste Endogamy)

ذات سے تعلق رکھنے والی شادی ایک ایسی قسم کی شادی ہے جس میں شادی ایک ہی شخص کی ذات میں ہوتی ہے۔ ذات پات پر مبنی معاشرے میں انڈوگیمی کی سختی سے پیروی کی جاتی ہے۔ ہر ذات کے افراد اپنی ذات کے گروہ میں ہی شادی کرتے ہیں۔

b. ذیلی ذات کی درون ازدواجی شادی (Sub-caste Endogamy)

یہ شادی کی ایک اور قسم ہے۔ ذات پات پر مبنی سماج میں ہر ذات متعدد ذیلی ذاتوں میں منقسم ہوتی ہے۔ ذات کی طرح ہر ذیلی ذات بھی ایک حتمی اکائی ہے۔ذیلی ذات سے تعلق رکھنے والے فرد کی شادی صرف اسی ذیلی ذات میں ہوتی ہے۔

c. ورنا انڈوگیمی(Varna Endogamy)

ورنا انڈوگیمی ایک اور قسم کی انڈوگیمس شادی ہے۔ روایتی ہندوستانی سماج میں ہمیں چار اقسام یعنی برہمن ،شتریہ ، ویشیہ اور شودرا کا وجود ملتاہے۔ورنا انڈوگیمی میں ساتھی کے انتخاب کادائرہ صرف اس کی اپنی ورنا تک ہی محدود ہوتا ہے۔

d. قبائلی انڈوگیمی(Tribal Endogamy)

قبائل ایک علاقائی گروپ ہے۔ قبائلی انڈوگیمی شادی کا اصول ہے جس میں ساتھی کا انتخاب اپنے ہی قبائلی گروہ تک محدود ہے۔ذات کی طرح قبیلہ بھی ایک اختتامی اکائی ہے۔

II. ایگزوگیمس شادی(Exogamous Marriage)

یہ انڈوگیمی یا انڈوگیمس میرج سسٹم کے بالکل برعکس ہے۔ اس سے مراد شادی کا ایک ایسا نظام ہے جس میں فرد کو اپنے ہی گروپ جیسے گوترا، سپینڈا یا گاؤں سے باہر شادی کرنی ہوتی ہے۔ایگزوگیمی کی متعدد اقسام ہیں جیسے:

- **گوترا ایگزوگیمی (Gotra Exogamy)**

گوترا ایگزوگیمی کے مطابق ہر کسی کو اپنے گوترا سے باہر شادی کرنی ہوتی ہے۔

- **سپینڈا ایگزوگیمی (Sapinda Exogamy)**

سپینڈا کا مطلب نسب ہے۔ باپ کی طرف سے پانچ نسلوں اور ماں کی طرف سے تین یا سات نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کو سپینڈس کہا جاتا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ایک خاص پنڈا سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہٰذا سپنڈا ایگزومی کے مطابق کسی کو اپنے ہی سپنڈا میں شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ہر ایک کو اپنے سپینڈا سے باہر شادی کرنی ہوتی ہے۔

- **گاؤں کی ایگزوگیمی (Village Exogamy)**

اس اصول کے مطابق کسی بھی فرد کو اپنے گاؤں کے لوگوں میں شادی کی اجازت نہیں ہوتی ۔ہر سماج میں شادی سے متعلق کچھ اصول وضع کیے جاتے ہیں۔ کچھ سماج رشتے داروں میں شادی پر متعدد پابندیاں عائد کرتے ہیں جب کہ کچھ دیگر معاشرے محدود رشتے داروں کے مابین شادی کی اجازت دیتے ہیں۔

لہٰذا ان معاشروں میں ترجیح کی بنیاد پر شادی کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس کے مطابق رشتے داروں کے مابین سماجی طور پر منظور شدہ شادی کو ترجیحی شادی کہا جاتا ہے۔ ترجیحی شادی کی بنیاد پر اسے چار اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہےیعنی کراس

کزن میرج ، متوازی کزن کی شادی ، لیوریٹ اور سوروریٹ۔

I. کراس کزن شادی (Cross-cousin marriage)

جب شادی کسی کی ماں کے بھائی کی بیٹی یا بیٹے کے ساتھ یا پھر باپ کی بہن کے بیٹے یا بیٹی کے ساتھ ہوتی ہے تو ہم اسے کراس کزن میرج کہتے ہیں۔ ابھیمانو کا ساشیکالا کے ساتھ شادی کراس کزن شادی کی ایک مثال ہے۔ اس طرح کی شادی اڑیسہ ، راجستھان ، اور مہاراشٹرا کے کچھ حصوں میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح کی شادی زیادہ دلہن کی قیمت کی ادائگی سے بچنے اور کسی کی خاندانی جائداد کو برقرار رکھنے کے لیے ہوتی ہے۔

II. متوازی کزن شادی (Parallel Cousin Marriage)

جب دو بہنوں یا دو بھائیوں کے بچوں کے مابین شادی ہوتی ہے تو اسے متوازی کزن کی شادی کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی شادی زیادہ تر مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔

III. لیوریٹ (Levirate)

یہ دوسری صورت میں 'دیور ویواہ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جب عورت اپنے شوہر کی موت کے بعد اپنے شوہر کے بھائی سے شادی کرتی ہے تو اسے لیوریٹ کہا جاتا ہے۔ اس طرح کی شادی کچھ قبیلوں کے مابین پائی جاتی ہے جیسے گوند ، منڈا یا سانتل اوران اور ٹوڈا وغیرہ۔

IV. سوروریٹ (Sororate)

یہ دوسری صورت میں " سالی ویواہ " کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی کی بہن سے اپنی بیوی کی وفات کے بعد شادی کرتا ہے تو اسے سوروریٹ شادی کہتے ہیں۔ اس طرح کی شادی کھاریا اور گوند جیسے کچھ قبیلوں میں پائی جاتی ہے۔

انولوما اور پراتیلوما (Anuloma or Pratiloma)

ماہرین سماجیات نے شادی کو انولوما (Hypergamy)اور پراتیلوما(Hypogamy) میں تقسیم کیا ہے۔

I. انولوما شادی(Anuloma Marriage)

انو لوما شادی کا ایک اصول ہے جس کے مطابق ایک خاص ذات سے تعلق رکھنے والا مرد اپنے سے نچلی ذات کی عورت سے شادی کرسکتا ہے۔ یعنی برہمن مرد شتریہ ، ویشیہ یا شودرا عورت سے شادی کرسکتا ہے۔ ایک شتریہ آدمی شتریہ ، ویشیہ یا شودرا عورت سے شادی کرسکتا ہے۔ اسی طرح شتریہ مرد اپنے سے نیچی ذات یعنی ویشیہ اور شودر عورتوں سے شادی کر سکتا

ہے۔ویشیہ مرد شودرا عورت سے شادی کر سکتا ہے۔

II. پراتیلوما(Pratiloma)

'پراتیلوما' شادی انولوما کی بالکل ایک متضاد شکل ہے ، اور اسے ہندوؤں کے یہاں قبول نہیں کیا جاتا ہے۔جب کوئی چھوٹی ذات کا لڑکا بڑی ذات کی لڑکی سے شادی کرتا ہے تو اسے پراتیلوما شادی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شودرا مرد ویشیہ ، شتریہ یا برہمن عورت سے شادی کرے، یا ویشیہ ذات سے تعلق رکھنے والا لڑکا کسی شتریہ یا برہمن عورت سے شادی کرے ، یا پھر شتریا مرد برہمن عورت سے شادی کرے۔ پراتیلوما اس وقت بھی ہوتا ہے جب ایک برہمن عورت شتریہ ، ویشیہ یا شودرا مرد سے شادی کرتی ہے، یا ایک شتریہ عورت ویشیہ یا شودرا مرد سے شادی کرتی ہے ، اور ویشیہ عورت شودرا سے شادی کرتی ہے۔غرض یہ کہ اس میں عورت کا تعلق کسی ایسی ذات سے ہو جو سماجی درجہ بندی میں لڑکے سے اعلا اور بڑی تصور کی جاتی ہے۔شادی کی یہ قسم ہندو مذہب میں ممنوع ہے۔

9.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

ہم جانتے ہیں کہ شادی ایک اہم ادارہ ہے جو بچوں کی تولید اور بازیافت کو قانونی حیثیت دیتا ہے۔ معاشرے کی نوعیت کچھ بھی ہو ، اس میں جنسی ضروریات کو قانونی حیثیت فراہم کرنے کے لیے ایک ہی فطری طریقہ موجود ہے۔ تاہم ، شادی کا ادارہ جو افعال انجام دیتا ہے اس کی مختلف معاشروں میں مختلف ترجیحات ہوتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- شادی ایک عالمگیر ادارہ کیسے ہے؟نوٹ لکھیے۔
- پولیجینی(polygyny) کی وجوہات پر ایک مختصر نوٹ لکھیے ؟
- شادی کی یکجہتی(monogamous) شکل پر تبادلہ خیال کیجیے؟
- شادی ایک آفاقی سماجی ادارہ ہے۔اس پر ایک مختصر نوٹ لکھیے ۔
- اجتماعی شادی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

9.7 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **شادی(Marriage):** شادی، دو یا اس سے زائد افراد کے درمیان ایک قانونی اور معاشرتی طور پر منظور شدہ ایک جنسی

تعلق ہے جو عام طور پر ایک مرد اور عورت کے مابین پایا جاتا ہے۔

- **درون ازدواجی شادی(Endogamous marriage):** جب کوئی شخص اپنی بنیادی گروہی اکائی کے ممبران سے شادی کرتا ہے تو اسے درون ازواجی شامل کہتے ہیں۔
- **ایگزوگیمس شادی (Exogamous Marriage):** جب کوئی شخص اپنی بنیادی گروہی اکائی کے باہر شادی کرتا ہے تو اسے ایگزوگیمس شادی کہتے ہیں۔
- **بین ذات شادی(Inter-caste Marriage) :** جب مختلف ذات سے تعلق رکھنے والے دو افراد کے مابین شادی ہوتی ہے تو اس کو انٹر کاسٹ شادی کہا جاتا ہے۔

9.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

9.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ شادی کی ہندی اصطلاح ________ ہے؟

(a) ویوہا

(b) ویواہ

(c) کنیادان

(d) لگن

2۔ مندرجہ ذیل افراد میں سے کس نے کہا کہ "شادی جائز شریکوں کے مابین نسبتاً مستقل رشتہ ہے؟"

(a)لوئی

(b) ہارٹن اور ہنٹ

(c) مالینوسکی

(d) جانسن

3۔ کون بچوں کی پیداوار اور دیکھ بھال کے معاہدے کے طور پر شادی کی وضاحت کرتا ہے؟

(a)لوئی

(b) ہارٹن اور ہنٹ

(c) مالینوسکی

(d) جانسن

4۔ ساتھیوں کی تعداد کی بنیاد پر شادی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(a) یک زوجی اور کثرت ازدواجی

(b) پولی اینڈری

(c) انڈوگیمس اور ایگزوگیمس

(d)مشترکہ

5۔ __________ یک زوجی میں افراد کی دوبارہ شادی کی اجازت نہیں ہے؟

(a) اسٹریٹ یک زوجی

(b) سیریل مونوگیمی

(c) متوازی مونوگیمی

(d)سورورل مونوگیمی

6۔ لاطینی لفظ 'سورور' کا مطلب ہے۔

(a) بہن

(b)بھائی

(c) انکل

(d)باپ

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کون کون سے کثرت تعدی کی وجہ نہیں ہے؟

(a)بے اولاد

(b) زیادہ عورتیں مرد کم ہیں

(c) معاشی فائدہ

(d) دلہن کی بھاری قیمت

8۔ ایک خاص ذات سے تعلق رکھنے والا مرد نچلی ذات کی عورت سے شادی کر سکتا ہے؟

(a)ہائپر گیمی

(b) سورورٹ

(c) ہائپو گیمی

(d)لیویریٹ

9۔ 'دیور ویواہ' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے؟

(a)ہائپر گیمی

(b) سورورٹ

(c) ہائپو گیمی

(d)لیویریٹ

10۔ 'سالی ویواہ' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے؟

(a) ہائپر گیمی

(b) سورورٹ

(c) ہائپو گیمی

(d)لیویریٹ

9.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ شادی کے معنی اور تعریف پر تبادلہ خیال کیجیے۔

2۔ شادی کی مختلف خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔

3۔ یکساں شادی پر مختصر نوٹ لکھیے۔

4۔ شادی کے اقسام بیان کیجیے۔

5۔ انولوما اور پراتیلوما شادی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟واضح کیجیے۔

9.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان کے مختلف مذاہب کے ذریعے کی جانے والی شادی کی رسومات کی تفصیل بیان کیجیے۔

2۔ شادیوں کی مختلف اقسام کی وضاحت کیجیے۔

3۔ اس بارے میں گفتگو کریں کہ "خاندان کی تشکیل کے لیے شادی کس طرح ایک اہم ادارہ ہے۔"

9.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Giddens & P.W. Sutton, Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Holborn,Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. Richard Osborne, 2016,Sociology for beginners, Zidane Press, London
4. Gath Messey, 2003,Readings for Sociology, W.W. Norton & Co Inc
5. Madan and Majumdar, 2020, Social Anthropology, Asia Publishing House, Mumbai
6. Harry M. Johnson, Sociology: A Systematic Introduction, Allied Publishers, New Delhi.
7. John Levi Martin, Social Structure, Princeton University Press, Princeton and Oxford, 2009.
8. Douglas V. Porpora, The Concept of Social Structure, Greenwood Press, New York, Westport Connecticut London, 1987.
9. Jeffrey C. Allexander, Gary T. Marx and Chiristine W. Williams, Self Social Structure and Beliefs Explorations in Sociology, University of California Press, Berkeley Los Angeles London, 2004.
10. Nan Lin, Social Capital A Theory of Social Structure and Action, Structural Analysis in the Social Sciences, Cambridge University Press, Cambridge, England, 2001.

اکائی10۔ خاندان: تعریف واقسام

(Family: Definition and Types)

اکائی کے اجزا

10.0 تمہید

10.1 مقاصد

10.2 خاندان: معنی اور تعریف

10.3 خاندان کی خصوصیات

10.4 خاندان کے کام

10.5 خاندان کے اقسام

10.6 انفرادی خاندان

10.6.1 انفرادی خاندان کے کام

10.7 مشترکہ خاندان

10.7.1 مشترکہ خاندان کی خصوصیات

10.7.2 مشترکہ خاندان کے افعال

10.8 توسیعی خاندان

10.9 اکتسابی نتائج

10.10 کلیدی الفاظ

10.11 نمونہ امتحانی سوالات

10.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

10.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

10.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

10.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

10.0 تمہید(Introduction)

خاندان انسان کی سماجی کاری کے لیے سب سے اہم ادارہ ہے۔ یہ پہلا اور بنیادی سماجی ماحول ہے جس میں بچہ اپنے بنیادی رویوں کو فروغ دیتا ہے۔ خاندان سماجی تنظیم کی سب سے چھوٹی اور طاقتور اکائی ہے۔ یہ ایک انوکھا سماجی ادارہ ہے جس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ خاندان پہلا گروہ ہے جس میں ہم خود کو پاتے ہیں۔ یہ کسی نہ کسی شکل میں انتہائی پائے دار تعلقات کی فراہمی کرتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک خاندان میں پروان چڑھتا ہے اور ہر ایک کسی نہ کسی خاندان کا ممبر ہوتا ہے۔ یہاں سے ہی خاندان میں سماجی عمل کا آغاز ہوتا ہے۔ خاندان ایک عالمگیر ادارہ ہے جو بہت مستقل اور سب سے زیادہ پھیلا ہوا ہے اور یہ ہر سماج میں پایا جاتا ہے چاہے سماج بڑا ہو یا چھوٹا، روایتی ہو یا مہذب، قدیم ہو یا جدید۔

10.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی میں ہم سماج میں صدیوں سے چلی آرہی خاندانی نظام (Family System) پر روشنی ڈالیں گے اور اس اکائی کے مطالعے سے ہم کو درج ذیل چیزوں کے متعلق معلومات حاصل ہوں گی۔

- خاندان کے تصور، معنی اور تعریف۔
- خاندان کی مختلف خصوصیات اور اس کے مختلف کام۔
- مختلف قسم کے خاندان اور ان کی خصوصیات۔

10.2 خاندان: معنی اور تعریف(Family: Meaning and Definition)

انگریزی زبان کا لفظ "فیملی" لاطینی زبان کے لفظ 'فیمولس' سے آیا ہے جس کا مطلب ہے نوکر۔ رومن قانون کے مطابق اس لفظ کا مطلب پیدا کرنے والوں، غلاموں اور ایسے لوگوں کا وہ گروہ جو آپس میں نسل یا شادی کے بندھن سے بندھا ہوا ہو۔ لہٰذا خاندان دراصل ایک ایسا گروہ ہے جس میں ایک مرد اور عورت بشمول بچے ہوں۔ اس کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے لیے کچھ تعریفوں کا جاننا ضروری ہے جو

مختلف ماہرین سماجیات نے دی ہیں۔ درج ذیل میں انہیں بیان کیا جارہا ہے۔

میک آئیور (MacIver) کے مطابق خاندان:

"ایک ایسا گروہ ہے جس کی تعریف جنسی تعلقات کے ذریعے کی جاتی ہے جو بچوں کی پیدائش اور ان کی پرورش کی فراہمی کے لیے کافی حد تک عین مطابق اور پائے دار ہوتا ہے۔"

ایلیٹ اور میرل (Eliot and Merrill) کے مطابق خاندان ایک ایسا "حیاتیاتی سماجی اکائی ہے جو شوہر، بیوی اور بچوں پر مشتمل ہے۔"

برجیس اور لوک (Burgess and Locke) کے مطابق:

"خاندان لوگوں کا ایک ایسا گروہ ہے جو ایک دوسرے سے شادی، خونی رشتے یا گود لینے کے عمل سے بنا ہو اور جو اپنے اپنے سماجی رول جیسے شوہر اور بیوی، ماں اور باپ، بیٹا اور بیٹی، بھائی اور بہن کے ذریعے ایک دوسرے سے ملتے ہوں۔ ان کے گھر مشترک ہوں اور ایک مشترک تہذیب بناتے ہوں۔"

مردم شماری کے **امریکی بیورو** کا کہنا ہے کہ،

"خاندان" دو یا دو سے زیادہ افراد کا ایک ایسا گروہ ہے جو خون، شادی یا گود لینے کے ذریعے رشتوں سے مربوط ہوں اور ایک ساتھ رہتے ہوں، ایسے تمام افراد کو ایک ہی خاندان کا کارکن سمجھا جاتا ہے۔"

ڈیوس (Davis) کے مطابق خاندان "ان افراد کا ایک گروہ ہے جن کے تعلقات ایک دوسرے سے مستقل مزاجی پر مبنی ہوں اور جو ایک دوسرے کے رشتے دار ہوں۔"

سمنر اور کیلر (Sumner & Keller) کے مطابق خاندان

"ایک چھوٹی سی سماجی تنظیم ہے، جس میں کم از کم دو نسلیں شامل ہوں، اور یہ خاص طور پر خونی رشتے پر قائم ہے۔"

کلیئر (Clare) نے کہا کہ خاندان

"والدین اور بچوں کے مابین تعلقات کا ایک نظام ہے۔"

مذکورہ بالا تعریف سے یہ بات واضح ہے کہ خاندان حیاتیاتی سماجی اکائی (Biological Social Unit) ہے جو شوہر اور بیوی کے مابین جنسی تعلقات کے ذریعے وجود میں آیا ہے جو ان کو بچوں کی پیدائش میں سماجی اجازت دیتا ہے۔

10.3 خاندان کی خصوصیات (Characteristics of Family)

مندرجہ بالا تعریفیں ہمیں خاندان کی بہت سی خصوصیات بتاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1۔ **ہم آہنگی کا رشتہ (Mating Relationship)**: ایک خاندان اس وقت وجود میں آتا ہے جب مرد اور عورت کے مابین شادی کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ شادی کے ذریعے بنا رشتہ قانونی حیثیت رکھتا ہے اور انہیں اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

2۔ **نام کا ایک نظام (A System of Nomenclature)**: ہر خاندان مختلف نام سے جانا جاتا ہے یا یہ کہ ایک خاص نام سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔

3۔ **نسب پتہ کرنے کا ایک طریقہ (A Way of Tracing the Descent)**: ہر خاندان میں نسب کو جاننے کے متعلق اپنا اپنا نظام موجود ہے۔ نسب سے مراد افراد کے مابین حیاتیاتی تعلقات کی سماجی شناخت ہے۔ نسب آباء کے ذریعے یا خاندان لائن کے ذریعے جانی جاتی ہے۔ جب آبائی لائن کے ذریعے ایک نسل کو سمجھا جاتا ہے، تو اسے پیٹر یلنیل نسب کہا جاتا ہے۔ جب یہ مادر لائن کے ذریعے جانا جاتا ہے تو اسے میٹر یلنیل نسب کہا جاتا ہے۔ جب دونوں لائنوں کے ذریعے نسب کا پتہ لگایا جاتا ہے تو اسے باہمی نسب کہا جاتا ہے۔

4۔ **معاشی فراہمی (An Economic Provision)**: ہر خاندان کو اپنے ممبران کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے معاشی رسد درکار ہوتی ہے۔ لہٰذا خاندان کا سربراہ اور خاندان کے دوسرے افراد خاندان کی برقراری کے لیے کچھ خاص پیشہ یا کاروبار اپناتے ہیں تاکہ خاندان کی معاشی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔

5۔ **ایک عام رہائش گاہ (A common Habitation)**: خاندان کے افراد کو رہائش کے لیے ایک گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔ رہائش گاہ کے بغیر بچوں کی پیدائش اور بچوں کی پرورش کا کام مناسب طریقے سے انجام نہیں دیا جا سکتا۔

اس طرح یہ خاندان ایک حیاتیاتی اکائی ہے جو شوہر اور بیوی کے مابین ادارہ جاتی جنسی تعلقات کو متاثر کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ دو شادی شدہ افراد کے جسمانی اتحاد سے ہوتا ہے جو یونٹ کے دوسرے ممبروں کی تخلیق کرتا ہے۔ یہ عالمگیر ادارہ ہے جو ہر دور اور ہر سماج میں پایا جاتا ہے۔

10.4 خاندان کا کام (Functions of family)

بطور سماجی گروہ اور ایک اہم سماجی ادارہ، خاندان مختلف کام انجام دیتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ خاندان ایک ایسی اکائی ہے جس کے ذریعے اس کا اپنا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ شادی سے جنسی تعلقات کو منضبط کیا جاتا ہے، اور یہ ایک ایسا خاندان بھی قائم کرتا ہے، جو بچوں کی پیدائش کے ساتھ مزید تقویت پذیر ہوتا ہے۔

2۔ افزائش نسل کے عمل کو خاندان میں ادارہ جاتی نوعیت باقاعدگی اور سماجی کنٹرول کے نظریے سے دیکھا جاتا ہے۔ خاندان تولیدی عمل کو قانونی حیثیت دیتا ہے۔

3۔ خاندان نوع انسانی کے پھیلاؤ اور اس کی بقامیں مددگار ہوتا ہے۔

10.5 خاندان کے اقسام (Types of Family)

شادی کے طریقوں کی بناپر خاندان کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیاہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

مونوگیمس خاندان (Monogamous Family)

اس کے تحت ایک وقت میں ایک شخص ایک عورت سے شادی کرتا ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں سے غیر شادی شدہ تعلقات رکھنے کی ممانعت ہے۔ اسے دنیامیں خاندان کی ایک مثالی شکل سمجھا جاتا ہے۔

مونوگیمی کی خصوصیات (Characterstics of Monogamy)

- اس میں ایک شوہر اور ایک بیوی ہوتے ہیں۔
- اس قسم کے خاندان میں والدین کی طرف سے بچوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جاتی ہے۔
- والدین اور بچوں کے مابین اور خود بچوں کے درمیان زیادہ پیار اور صحت مند تعلق ہوتا ہے۔
- جذباتی اور نفسیاتی تنازعہ کم ہوتا ہے۔

تعدد ازدواجی خاندان (Polygamous Family)

تعدد ازدواجی یہ وہ خاندان ہے جس میں ایک سے زیادہ شوہر یا ایک سے زیادہ بیوی بیک وقت رہتے ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

چند شوہری خاندان (Polyandrous Family)

جب ایک عورت شادی کر کے ایک سے زیادہ مردوں کے ساتھ ایک خاندان میں رہتی ہے تو اسے چند شوہری خاندان کہتے ہیں۔

چند شوہری خاندان کی بنیادی خصوصیات:

(i) ایک عورت ایک مقررہ وقت میں ایک سے زیادہ مرد سے شادی کرتی ہے اور ان سب کے ساتھ یا باری باری رہتی ہے۔

(ii) بہت سے مرد ایک عورت اور اس کے بچوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

اس طرح کی شادی کو عام طور پر ایسکیموس، جنوبی بحر جزیروں اور افریقہ کے وہوموں، منڈاس اور مالے جزیرہ کے کچھ قدیم قبائل

کے درمیان دیکھا جاتا ہے۔اس طرح کی شادیوں کی وجہ درج ذیل ہے:

- خواتین کی کم تعداد
- دلہن کی زیادہ قیمت
- غربت
- پسماندگی
- مشترکہ خاندانی نظام کو مضبوط بنانے کی کوشش

کثیر زنی خاندان (Polygynous Family)

جب ایک مرد شادی کے بعد ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ رہتا ہے تو اسے کثیر زنی خاندان کہتے ہیں۔ کثیر زنی خاندان کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک ہی وقت میں ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوتی ہیں۔اس قسم کا خاندان امریکہ، ایشیااور آسٹریلیا کے بہت سے قبائل اور افریقہ کے نیگروز اور ایسکیمو قبائل میں پایا جاتا ہے۔اس طرح کے خاندان کے اسباب درج ذیل ہیں:

- سماجی وقار حاصل کرنا
- معاشی مدد کے لیے زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچوں کو حاصل کرنا
- سماج کی خواتین اور مردوں کا غیر متوازن تناسب

پدرانہ خاندان(Patriarchal Family)

پدرانہ خاندان میں خاندان کے مرد کو سربراہانہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ خاندان کا باپ یا سب سے بڑا مرد خاندان کا محافظ اور حکمران ہوتا ہے اور وہ خاندان کے ممبروں پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔ خاندان پر اس کا اختیار مطلق ہوتا ہے۔ جب باپ کا انتقال ہو جاتا ہے تو سربراہی بڑے بیٹے کے پاس یہ جاتی ہے۔

پدرانہ خاندان کی خصوصیات:

1۔ شادی کے بعد بیوی شوہر کے گھر رہتی ہے۔
2۔ باپ خاندانی جائداد کا مالک ہوتا ہے۔
3۔ باپ کے ذریعے نسب چلتا ہے اور بچے اپنے والد کے خاندان کے نام سے جانے جاتے ہیں۔
4۔ بچے صرف اپنے والد کی جائیداد کا وارث ہوسکتے ہیں۔ماں کے خاندان کی جائیداد پر ان کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے۔

مادری خاندان(Matriarchal Family)

مادری خاندان میں سربراہی کا اختیار خاندان کے خاتون خصوصاً بیوی یاماں کے پاس ہوتا ہے اس میں مرد محکوم ہوتا ہے۔ اس

نظام میں عورت جائیداد کی مالک ہوتی ہے اور خاندان پر حکمرانی کرتی ہے۔ اس میں نسب ماں کے سلسلے سے دیکھا جاتا ہے۔

مادری خاندان کی خصوصیات:

1۔ نسب ماں کے توسط سے لیا جاتا ہے۔

2۔ شوہر کی حیثیت محض ایک آرام دہ اور اطمینان بخش سیاح کی ہوتی ہے جو اپنی اہلیہ کے ساتھ رہائش پذیر ہوتا ہے۔

3۔ بچوں کی پرورش بیوی کے رشتے داروں کے گھر میں ہوتی ہے۔

4۔ املاک ماں کے توسط سے منتقل ہوتی ہے اور صرف خواتین اس میں کامیاب ہوتی ہیں۔

اس طرح کا خاندان نایر اور تیاذاتوں میں کیرل، آسام کی خاسی اور گارو قبائل اور شمالی امریکہ کے ہندوستانیوں میں غالب ہے۔

رہائش کی بنیاد پر خاندان کو میٹریلوکل، پیٹریلوکل، بائی لوکل، ایونکولوکل، نیولوکل اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

میٹریلوکل خاندان(Matrilocal Family): اس طرح کے خاندان میں شوہر اپنی بیوی کے گھر رہتا ہے۔

پیٹریلوکل خاندان(Patrilocal Family): اس طرح کے خاندان میں بیوی اپنے شوہر کے گھر رہتی ہے۔

بائی لوکل خاندان (Bilocal): جب کوئی جوڑا یعنی دولہا یا دلہن اپنے والدین کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو اسے بائی لوکل خاندان کہا جاتا ہے۔

اون کولوکل خاندان(Avunculocal Family): لفظ آئنکو کا مطلب ماموں یا انکل ہے۔ یہ وہ خاندان ہے جہاں شادی کے بعد جوڑے ماموں کے گھر رہتے ہیں۔

نیولوکل خاندان(Neolocal Family) : شادی شدہ جوڑے نہ تو دولہا کے خاندان میں اور نہ ہی دلہن کے خاندان میں بلکہ ایک مکمل نئی رہائش گاہ میں رہتے ہیں۔

نسب کی بنیاد پر خاندان کو پیٹر یلینئل، میٹر یلینئل، دوطرفہ خاندان اور امبیلینئل خاندان میں منقسم کیا جاتا ہے۔

پیٹر یلینئل خاندان(Patrilineal Family): سرپرستی والے خاندان میں باپ کے ذریعے نسب چلتا ہے۔ جائداد اور خاندانی نام بھی مرد کے سلسلے سے ایک دوسرے تک منتقل ہوتا ہے۔ آج کل یہ عام خاندان کی عام قسم ہے۔

میٹر یلینئل خاندان(Matrilineal Family): میٹر یلینئل خاندانمیں والدہ نسب کی واحد بنیاد ہے۔ اس خاندان میں خواتین ممبران ہی جائیداد اور وراثت کے حقوق سے بہرہ مند ہوتی ہیں۔ اس طرح کا خاندانی نظام شمالی امریکہ اور ہندوستان کے بعض قبیلوں میں اور مالابار کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔

دوطرفہ خاندان(Bilateral Family) : اس طرح کے خاندان میں باپ اور ماں دونوں کے ذریعے نسب چلتا ہے۔

روایتی خاندان(Ambilineal Family) : یہ ایک ایسا خاندان ہے جس میں ایک نسل میں باپ کے ذریعے کسی کے آبائی حصے کا پتہ لگایا جا

سکتا ہے لیکن اگلی نسل میں ایک بیٹا اپنی ماں کے ذریعے نسب کا پتہ لگا سکتا ہے۔

رشتے کی نوعیت کی بنیاد پر خاندان کی دو قسم یعنی کونجوگل خاندان اور کون سینگوئن خاندان ہوتی ہیں۔

کونجوگل خاندان(Conjugal Family): ازدواجی خاندان ان بالغوں سے بنا ہوتا ہے جن میں جنسی تعلق ہوتا ہے۔ یہ میاں بیوی اور ان کے بچوں پر منحصر خاندانی نظام ہے۔ اس میں شوہر اور بیوی کے مابین ازدواجی تعلقات پر زور دیا جاتا ہے۔ جدید دور میں ایسے جوڑوں کے لیے جن کا طویل مدتی جنسی تعلق ہے "شادی بیاہ کا خاندان" کی اصطلاح استعمال کی جارہی ہے۔

کون سینگوئن خاندان(Consanguine Family): ایک کون سینگوئن خاندان ان ممبروں پر مشتمل ہوتا ہے جن میں خون کا رشتہ ہوتا ہے، یا وہ لوگ جو حقیقی رشتے دار ہوتے ہیں، یعنی ایسا خاندان جس میں والدین (بچوں) اور بچوں، یا بہن بھائیوں (بھائیوں، بہنوں، یا بھائیوں اور بہنوں) پر مشتمل ہوتا ہے۔

ڈھانچے کی بنیاد پر خاندان کو نیو کلیئر خاندان، مشترکہ خاندان اور توسیعی خاندان میں منقسم کیا جاتا ہے۔

10.6 انفرادی خاندان (Nuclear Family)

انفرادی خاندان ایک شوہر، بیوی اور ان کے غیر شادی شدہ بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ بچے شادی شدہ ہوتے ہی والدین کے گھروں سے نکل جاتے ہیں۔ یہ بزرگوں کے کنٹرول سے آزاد اور خود مختار یونٹ ہے اور معاشی طور پر خود کفیل ہوتی ہے۔ بچے والدین کی زیادہ سے زیادہ دیکھ بھال، محبت اور پیار سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

اس خاندان میں دونوں شوہر اور بیوی اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے ہم آہنگی سے تعلقات استوار رکھتے ہیں لیکن نیو کلیر خاندان میں بچے جذباتی پریشانیوں کا سبب بن سکتے ہیں جس کی وجہ خاندان کی حد سے زیادہ مرکزیت اور ان کے لیے والدین کی ہم آہنگی ہے۔ نیز اموات یا علاحدگی جیسے بحرانوں میں، نیو کلیئر خاندان کے بچے زیادہ افسردہ ہوسکتے ہیں اور انہیں بہت تکلیف ہوسکتی ہے۔ جدید خاندان اس قسم کے خاندان کی بہترین مثال ہے۔

10.6.1 انفرادی خاندان کے کام (Functions of Nuclear Family)

جارج مرڈوک (1949) نے کہا ہے کہ انفرادی خاندان سماج اور اس کے ممبروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے چار بنیادی کام انجام دیتا ہے: یہ جنسی ضرورت کی مستحکم اور مطمئن تسکین فراہم کرتا ہے اور سماج ان ممکنہ مسائل کو پیدا ہونے سے روکتا ہے جو آزاد جنسی تسکین کا نتیجہ ہوسکتے ہیں۔ اگلی نسل کی تولید اور اس طرح وقت کے ساتھ سماج کے تسلسل کی برقراری کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ تیسرا نئے ممبران کے اندر سماج کاری کے ذریعے سماج کے مشترک اقدار اور اصولوں کی ترسیل کرتا ہے اور آخر میں اس نے یہ دلیل پیش کی کہ

خاندان سماج کو کھانا اور رہائش فراہم کرکے سماج کی معاشی ضروریات پوری کرتا ہے۔

اس طرح مرڈاک کہتا ہے کہ انفرادی خاندان ان کے علاوہ اور بھی زیادہ کام انجام دیتا ہے۔ مزید یہ کہ اس نے 250 سے زیادہ مختلف سماجوں کے مطالعے کے بعد یہ بھی پایا کہ نیوکلیئر خاندان (Nuclear Family) عالمگیر ہے۔ تاہم، کچھ ماہر معاشیات نے مرڈاک کے اس نقطہ نظر پر تنقید کی ہے اور کہا ہے اس نے نیوکلیر خاندان کو ایک خوبصورت گلاب کی شکل میں پیش کیا ہے جب کہ ان سماجوں میں جہاں نیوکلیئر خاندان غالب ہے، تنازعہ اور تفرقہ بھی پایا جاسکتا ہے۔ اس پر دوسری تنقید یہ بھی ہے کہ انفرادی خاندان آفاقی نہیں ہے- گف نے جنوبی ہند کے نائر کا مطالعہ کیا اور پتہ لگایا کہ خواتین اور مردوں کے کئی جنسی پارٹنرز ہیں۔

دوسرا فنکشنلسٹ، ٹالکوٹ پارسنز نے استدلال کیا کہ سماج کی قسم خاندان کی شکل کو متاثر کرتی ہے۔ مختلف معاشروں میں خاندان کو مختلف افعال انجام دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور لہٰذا خاندان کی کچھ قسمیں خاص معاشروں کے ساتھ بہتر انداز میں فٹ ہو جاتی ہیں۔ اس کی مثال دینے کے لیے، پارسنز نے دلیل دی کہ سماج کی دو بنیادی اقسام ہیں۔ جدید صنعتی سماج اور روایتی قبل صنعتی سماج۔ انہوں نے استدلال کیا کہ نیوکلیئر خاندان صنعتی سماج کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جب کہ مشترکہ خاندان قبل صنعتی سماج کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اس نے استدلال کیا کہ جب کوئی سماج صنعتی ہو جاتا ہے تو اس کی ضروریات بھی مختلف ہو جاتی ہیں اور انفرادی خاندان ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیار ہوا ہے۔ مثال کے طور پر، صنعتی سماج کی ایک ضرورت جغرافیائی طور پر موبائل ورک فورس تھی - انفرادی خاندان اس کی تکمیل کے لیے موزوں ہے کیوں کہ یہ توسیعی خاندان سے زیادہ موبائل ہے۔

پارسنس نے یہ بھی استدلال کیا کہ جوں جوں سماج صنعتی ہوتا جاتا ہے یہ خاندان کم افعال انجام دیتا ہے۔ مثلاً ریاست صحت کی دیکھ بھال اور فلاحی کاموں کا ذمے لے لیتی ہے۔ تاہم، خاندان زیادہ مہارت حاصل کرتا ہے اور دو 'ضروری اور ناقابل تلافی فرائض' انجام دیتا ہے۔ ایک بچوں کی بنیادی سماجی تعلیم یعنی خاندان وہ جگہ ہے جہاں بچوں کو سب سے پہلے معاشروں کے اصول واقدار سکھائے جاتے ہیں اور وسیع تر سماج کے ساتھ ملنا جلنا سکھایا جاتا ہے۔ دوسرے بڑوں کا استحکام یعنی یہ وہ جگہ ہے جہاں پر خاندان کے بڑے لوگوں کو آرام ملتا ہے۔ یعنی ایک شخص سخت محنت کے بعد واپس آکر یہاں آرام کرتا ہے اور اسے سکون محسوس ہوتا ہے۔

مرڈوک کی طرح پارسنس پر بھی تنقید کی گئی ہے۔ حقوق نسواں تحریک کا کہنا ہے کہ روایتی انفرادی گھرانے میں خواتین کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا ہے۔ دوسری تنقید یہ بھی ہے کہ یہ 1950 کے دہے تک ٹھیک تھا، مگر انفرادی خاندان اب ایسے دور میں داخل ہو گیا ہے جہاں بہت سے جوڑوں کو دوہری آمدنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اوپر بیان کردہ دونوں افعال کو انفرادی خاندان مؤثر طریقے سے انجام دینے کے لیے بہت چھوٹا اور قاصر ہو سکتا ہے نیز ان افعال کے لیے کچھ اور ادارے سامنے آسکتے ہیں۔

10.7 مشترکہ خاندان(Joint Family)

مشترکہ خاندان صرف شوہر، بیوی اور ان کے بچوں پر مشتمل نہیں بلکہ ماموں، خالہ، چچازاد بھائی اور پوتے بھی ان میں شامل ہوتے ہیں اور اس نظام کو مشترکہ خاندان کہا جاتا ہے۔ اس طرح کے خاندان میں شادی کے بعد ایک بیٹا عام طور پر اپنے آپ کو والدین سے الگ نہیں کرتا بلکہ اسی چھت کے نیچے ان کے ساتھ رہتا ہے ایک ساتھ کھانا کھاتا ہے اور املاک کو مشترک رکھتا ہے۔ اس خاندان کی مشترکہ جائیداد ہوتی ہے اور اس کی پیدائش کے وقت سے ہی ہر فرد اس میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ تمام ممبروں کی کمائی ایک مشترکہ فنڈ میں رکھی جاتی ہے جس میں سے خاندانی اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ کمائی والے ارکان کا اتنا ہی حصہ ہوتا ہے جتنا نا کمانے والے رکن کا۔ یہ خاندانی نظام اس طرح ایک سوشلسٹ برادری کی طرح ہے جس میں ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق کماتا ہے اور اپنی ضروریات کے مطابق وصول کرتا ہے۔ اراواتی کاروے کے مطابق، "ایک مشترکہ خاندان ان لوگوں کا ایک گروہ ہے جو عام طور پر ایک ہی چھت کے نیچے رہتے ہیں، جو ایک چولہے میں پکا ہوا کھانا کھاتے ہیں، جو مشترک جائیداد رکھتے ہیں اور جو ایک ہی طرح کی عبادت میں شریک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے خاص قسم کے رشتوں کے ذریعے تعلق رکھتے ہیں۔

آئی۔ پی۔ دیسائی نے کہا کہ

> "ہم اس گھرانے کو ایک مشترکہ خاندان کہتے ہیں جس میں انفرادی خاندان سے زیادہ نسلی گہرائی ہوتی ہے یعنی اس میں کئی نسل کے لوگ ہوتے ہیں اور جس کے ممبر ملکیت، آمدنی اور باہمی حقوق اور ذمے داریوں سے ایک دوسرے سے وابستہ ہوتے ہیں۔"

ڈیوس کے مطابق،

> "مشترکہ خاندان ایک مشترکہ مرد جد، غیر شادی شدہ عورتیں، اور وہ خواتین جو شادی کے ذریعے اس گروہ میں شامل ہوئیں ہوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ سب افراد مشترکہ گھر یا ایک دوسرے کے قریب متعدد گھروں میں رہ سکتے ہیں۔ ہر صورت میں، جب تک کہ مشترکہ خاندان ہے، اس کے ممبران سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی حمایت کریں گے اور اس کے مجموعی پیداوار میں سے اپنا حصہ لیں گے"۔

جولی نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے کہ

> "مشترکہ خاندان میں نہ صرف والدین، بچے، بھائی اور سوتیلے بھائی مشترکہ املاک پر رہتے ہیں، بلکہ اس میں بعض اوقات کئی نسلوں تک جڑنے والے اور ملحقین بھی شامل ہوسکتے ہیں"۔

ہینری مین کے مطابق،

> "ہندو مشترکہ خاندان ایک ایسا گروہ ہے جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں باپ، دادا، بیٹا منھ بولا بیٹا اور

ان بیٹوں سے تعلق رکھنے والے رشتے داروں کو شادی کے ذریعے اپنایا گیا ہو۔"

10.7.1 مشترکہ خاندان کی خصوصیات (Characteristics of Joint Family)

مندرجہ بالا تعریفوں کی بنیاد پر، مشترکہ خاندان کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **بڑا سائز (Large Size)**: مشترکہ خاندان کی پہلی خصوصیت اس کا بڑا سائز ہے۔ ایک اکیلا خاندان صرف شوہر، بیوی اور ان کے بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن ایک مشترکہ خاندان والدین، بچوں، بچوں کے بچوں اور دیگر قریبی رشتے داروں پر مشتمل ہوتا ہے جو اپنی خواتین کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس میں کئی بنیادی خاندان ایک ہی وقت میں ایک ساتھ رہتے ہیں۔

2۔ **مشترکہ جائداد (Joint Property)**: مشترکہ خاندان میں، دولت کی ملکیت، پیداوار اور کھپت مشترکہ بنیاد پر ہوتی ہے۔ یہ ایک مشترکہ اسٹاک کمپنی کی طرح ایک کوآپریٹو ادارہ ہے، جس میں مشترکہ املاک ہوتا ہے۔ خاندان کا سربراہ ایک امانت دار کی طرح ہوتا ہے جو خاندان کے ممبروں کی مادی اور روحانی فلاح و بہبود کے لیے خاندان کی جائیداد کا انتظام کرتا ہے۔ خاندان کے تمام افراد کی کل آمدنی ایک ساتھ رکھی جاتی ہے۔

3۔ **عام رہائش گاہ (Common Residence)**: مشترکہ خاندان کے افراد عموماً ایک ہی چھت کے نیچے رہتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے قریب قریب الگ مکانات میں بھی رہ سکتے ہیں۔ وہ ایک ہی جگہ پکا ہوا کھانا کھاتے ہیں اور ایک ہی قسم کے کپڑے پہنتے ہیں۔

4۔ **مشترکہ مذہب (Common Religion)**: عام طور پر مشترکہ خاندان کے افراد ایک ہی مذہب پر یقین رکھتے ہیں اور ایک ہی طرح کے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ مشترکہ طور پر مذہبی رسومات اور فرائض انجام دیتے ہیں۔ وہ تمام تیوہار اور سماجی کاموں کو مشترکہ طور پر مناتے ہیں۔ وہ شادی، موت، دکھ اور خوشی کے دیگر مواقع جیسی سماجی تقاریب میں شریک ہونے کے لیے خود کو مشترکہ طور پر جوابدہ بھی رکھتے ہیں۔ وہ سب مل کر خاندانی بوجھ بانٹتے ہیں۔

5۔ **باہم حقوق اور واجبات (Mutual Rights and Obligations)**: مشترکہ خاندان کے ممبران میں ایک دوسرے کے تئیں حقوق اور فرائض ہوتے ہیں۔ خاندان کے سربراہ کے علاوہ کسی کو بھی خصوصی مراعات نہیں ہوتی ہے۔ خاندان کے ہر فرد کی مساوی ذمے داری ہوتی ہے۔ اگر ایک خاتون ممبر باورچی خانے میں کام کرتی ہے تو، دوسرا لانڈری کا کام کرتی ہے، اور تیسری خاتون بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔

10.7.2 مشترکہ خاندان کے افعال (Functions of Joint Family)

مشترکہ خاندان ہندوستانی سوسائٹی کا ایک عجیب اور انوکھا سماجی ادارہ ہے۔ اس کی ابتدا سے ہی یہ اپنے ممبروں کو تحفظ، معاشی مدد اور تفریح فراہم کرنے میں مددگار رہا ہے۔ اس سے ممبروں میں اچھی خصوصیات کو فروغ دینے میں بھی مدد ملتی ہے۔ یہ اپنے ممبروں کی پرورش اور سماج کاری پر زور دیتا ہے۔ ایک اہم سماجی ادارے کی حیثیت سے یہ مختلف طریقے سے اپنے ممبروں کی بھلائی کرتا ہے۔ یہ بہت سے کام انجام دیتا ہے۔ اس کے کچھ اہم کام ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔ :

1۔ **معاشی افعال (Economic Functions)**: مشترکہ خاندان متعدد معاشی فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ اپنے ممبروں کو کھانے، لباس اور رہائش کی ضمانت دیتا ہے۔ مشترکہ خاندان کے سارے ممبران باہمی تعاون کی بنیاد پر مل کر کام کرتے ہیں اور اس طرح اس سے وہ پیسہ بچ جاتا ہے جو مزدوری پر خرچ ہو سکتا تھا۔ اس سے زرعی اراضی کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچایا جاتا ہے اور اس طرح پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے مشترکہ خاندان، خاندان کے ساتھ ساتھ سماج کی معاشی ترقی بھی کو یقینی بناتا ہے۔

2۔ **حفاظتی افعال (Protective Functions)**: مشترکہ خاندان اپنے ممبروں کے لیے متعدد حفاظتی فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ جسمانی یا ذہنی طور پر معذور، بیمار، بوڑھے ممبروں کے لیے محفوظ گھر کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ یہ یتیموں کی جائے پناہ کا بھی کام کرتا ہے۔ اس میں بیوہ خواتین کے مناسب زندگی گزارنے کی یقین دہانی بھی ہوتی ہے۔ اس طرح مشترکہ خاندان بوڑھوں، بیماروں اور لاچاروں کے لیے ایک سماجی انشورنس کمپنی کے طور پر کام کرتا ہے۔

3۔ **تفریحی افعال (Recreational Functions)** : مشترکہ خاندان اپنے ممبروں کے لیے متعدد تفریحی کام انجام دیتا ہے۔ یہ اپنے تمام ممبروں کو صحت مند تفریح فراہم کرتا ہے۔ مختلف مذہبی اور سماجی تیوہاروں کے مواقع پر دعوتوں کا اہتمام کرکے یہ اپنے ممبروں کے لیے ذہنی و نفسیاتی طمانیت کا سبب بنتا ہے۔ مشترکہ خاندان میں مذاق کرنے والے رشتے تفریح کا ایک اور ذریعہ ہوتے ہیں۔

4۔ **یہ سماجی کنٹرول کی ایک ایجنسی ہے (Agency of Social Control)** : مشترکہ خاندان سماجی کنٹرول کی ایجنسی کے طور پر کام کرتا ہے۔ غیر رسمی ایجنسی کی حیثیت سے یہ اپنے ممبروں کے منحرف سلوک کو کنٹرول کرتا ہے۔ صحت مند خاندانی ماحول میں اس کے ممبروں کی غیر سماجی اور سماجی سرگرمیاں دبا دی جاتی ہیں۔

5۔ **یہ سماج کاری کی ایک ایجنسی ہے (Agency of Socialization)**: مشترکہ خاندان سماج کاری کی ایک اہم ایجنسی کے طور پر کام کرتا ہے۔ خاندان پہلے بچے کو سماج کے لائق بناتا ہے۔ بچہ خاندان میں متعدد شہری اصول سیکھتا ہے۔ خاندان کا ماحول بچے کی نشوونما کے لیے بہتر رہنمائی کرتا ہے۔ بچے کو خاندان میں پہلا سبق ملتا ہے۔ خاندان فرد کی شخصیت کو بہتر انداز میں ڈھال دیتا

ہے اور زندگی بھر اس کے اثر ور سوخ کا استعمال کرتا رہتا ہے۔

10.8 توسیعی خاندان (Extended Family)

توسیعی خاندان کو کئی نیوکلیر خاندانوں کے انضمام کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ اس میں ایک بوڑھا آدمی اور اس کی بیوی، ان کے بیٹے، بیٹے کی بیوی اور بیٹے کے بچے شامل ہوسکتے ہیں۔ اس طرح کے خاندان سائز میں بڑے ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا مرد خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اور تمام بالغ افراد گھریلو کاموں کی ذمے داریاں بانٹتے ہیں۔

تاہم یہ ایک مستقل ادارہ ہے جہاں بچوں کی دیکھ بھال ہوتی ہے اور یہ بزرگوں کی توجہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ عمر کے مختلف درجے کے افراد کے ساتھ ایڈجسٹ کرنا بھی سیکھتے ہیں نیز ابتدائی عمر میں ہی کچھ خوبیوں جیسے تعاون، ہمدردی وغیرہ پیدا کرتے ہیں۔ اس کے ممبروں کو وسیع پیمانے پر تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔

دوسری طرف یہ بچوں کو زیادہ انحصار کرنے والا اور خود انحصاری اور خود اقدام جیسی صفت کو بڑھنے سے روک سکتا ہے۔ یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ اس خاندان کو مختلف اقسام میں درجہ بند کیا گیا ہے لیکن پھر بھی دنیا کے بیشتر حصوں میں مشترکہ اور نیوکلیئر خاندان غالب ہے۔

10.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ خاندان ایک حیاتیاتی اکائی ہے جو شوہر اور بیوی کے مابین ادارہ جاتی جنسی تعلقات کا تقاضا کرتی ہے۔ خاندان کی اہم بات یہ ہے کہ اس کا نتیجہ دو شادی شدہ افراد کے جسمانی اتحاد سے ہوتا ہے جو اس یونٹ کے دوسرے ممبروں کی تخلیق کرتے ہیں۔ اس کے ارکان حیاتیاتی لحاظ سے دوسرے گروہ کے ممبروں کی نسبت تولیدی عمل کے ذریعے ایک دوسرے سے زیادہ قریب سے وابستہ ہیں۔ یہ جنسی تعلقات کی اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اس کے اہم کام کے طور پر بچوں کی پیداوار اور ان کی پرورش ہوتی ہے۔ یہ ایک عالمگیر ادارہ ہے جو ہر دور اور ہر سماج میں پایا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- خاندان کے معنی اور تعریفیں لکھیے۔
- خاندان کی خصوصیات پر مختصر نوٹ لکھیے ۔
- مشترکہ خاندان کے مختلف کام لکھیے ۔

10.10 کلیدی الفاظ(Key Words)

- **خاندان :** لوگوں کا ایک ایسا گروہ جس میں شوہر، بیوی اور بچے یا بچوں کے بغیر شامل ہوں ۔
- **انفرادی (نیوکلیئر) خاندان:** ایسا خاندان جو شوہر، بیوی اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- **مشترکہ خاندان:** ایسا خاندان جس میں شوہر، بیوی اور بچوں کے علاوہ دادا، دادی، چچا وغیرہ ایک ساتھ رہتے ہیں۔

10.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

10.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ خاندان کی اصطلاح کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) فیمولس (b) تمولس (c) فیملیئل (d) واقفیت

2۔ کس نے کہا ہے کہ خاندان بچوں کے ساتھ یا بغیر کسی مرد یا عورت کے ساتھ یا بغیر بچوں کے شوہر اور بیوی کی زیادہ سے زیادہ پائے دار رفاقت ہے؟

(a) اوگبرن اور نیم کوف (b) میک آئیور (c) گیڈنگس (d) ڈیوس

3۔ مندرجہ ذیل افراد میں سے کس نے کہا ہے کہ والدین اور بچوں کے مابین خاندان تعلقات کا ایک نظام ہے؟

(a) اوگبرن اور نیم کوف (b) میک آئیور (c) گیڈنگس (d) کلیئر

4۔ __________ کی بنیاد پر خاندان مونوگیمی اور متعدد میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(a) شادی (b) ساخت (c) ریلیشن (d) اتھارٹی

5۔ __________ کی بنیاد پر خاندان پیٹر یلینئل اور میٹر یلینئل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(a) شادی (b) خاندانی (c) رہائش (d) اتھارٹی

6۔ __________ کی بنیاد پر خاندان میٹریلوکل اور پیٹریلوکل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(a) شادی (b) خاندانی (c) رہائش (d) اتھارٹی

7۔ __________ کی بنیاد پر خاندان کو نجیوگل خاندان اور کون سینگوئن خاندان میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(a) شادی (b) ساخت (c) ریلیشن (d) اتھارٹی

8۔ مندرجہ ذیل میں کس نے جنوبی ہندوستان کے نایر کا مطالعہ کیا؟

(a) مرڈوک (b) گاف (c) میک آئیور (d) کروے

9۔ مشترکہ خاندان کو لوگوں کے ایسے گروہ کے طور پر کون بیان کرتا ہے جو عام طور پر ایک ہی چھت کے نیچے رہتے ہیں، جو ایک چولہے میں پکا ہوا کھانا کھاتے ہیں، جو املاک کو عام رکھتے ہیں اور جو عام عبادت میں شریک ہیں اور ایک دوسرے سے کسی خاص قسم کے تعلق رکھنے والے کے طور پر تعلق رکھتے ہیں؟

(a) آئی۔ پی۔ دیسائی (b) اراوتی کاروے (c) ہنری مین (d) جولی

10۔ اونکو لفظ کا مطلب ہے۔

(a) انکل (b) باپ (c) بیٹا (d) ماں

10.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. خاندان کی معنی تعریف اور خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔
2. مختلف قسم کے خاندان پر تبادلہ خیال کیجیے۔
3. مشترکہ خاندان کی مختلف خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔

10.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مشترکہ خاندان کی معنوی تعریف اور خصوصیات لکھیے۔
2. خاندان کے معنی، خصوصیات اور افعال کو لکھیے۔
3. مختلف اقسام کے خاندان اور اس کی خصوصیات کو بیان کیجیے۔

10.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Giddens & P.W. Sutton, 2017,Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Holborn, Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. Richard Osborne, 2016,Sociology for beginners, Zidane Press, London

اکائی 11۔ قرابت داری: تعریف اور افعال

(Kinship: Definition and Functions)

اکائی کے اجزا

11.0 تمہید

11.1 مقاصد

11.2 قرابت داری کی تعریف

11.3 قرابت داری کی خصوصیات

11.4 قرابت داری اصطلاحات کے افعال

11.5 قرابت داری کی قسمیں

11.6 قرابت داری کی سطح

11.7 قرابت داری اور نسب

11.8 قرابت داری کی اصطلاحات

11.9 قرابت داری کے استعمال

11.10 دیہی سماج میں قرابت داریوں میں تبدیلی

11.11 اکتسابی نتائج

11.12 کلیدی الفاظ

11.13 نمونہ امتحانی سوالات

11.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

11.13.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

11.13.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

11.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

11.0 تمہید (Introduction)

ہر سماج میں لوگ طرح طرح کے رشتوں کے ذریعے گروہوں میں بندھے ہوتے ہیں۔ ان بندھنوں میں سے سب سے زیادہ آفاقی اور بنیادی بندھن وہ ہے جو تولید (Reproduction) پر مبنی ہو، جو ایک فطری انسانی نفسیات ہے اور یہ بندھن قرابت داری (Kinship) کہلاتا ہے۔ قرابت داری سماجی ڈھانچے کا ایک اہم پہلو ہے۔ یہ افراد کو معاشرتی گروہوں، زمرے اور نسب میں منظم کرنے کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ قرابت داری نظام میں افراد پیدائش اور شادی کے بندھن کے ذریعے شامل ہوتے ہیں۔ شادی سماج میں دو لوگوں کے ایک ساتھ رہنے کو تسلیم کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ ازدواج سماجی طور پر منظور شدہ اتحاد ہے جو نسل کو پروان چڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ 'شوہر' اور 'والد' کی سماجی حیثیت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا، قرابت داری ازدواجی زندگی اور پیدائش کے حیاتیاتی رشتوں کی معاشرتی پہچان ہے اور وہ تمام لوگ جو ان بندھنوں کے ذریعے ایک دوسرے سے وابستہ ہیں، 'رشتے دار' کے طور پر جانے جاتے ہیں اور 'غیر رشتے داروں' سے الگ ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے مختلف طریقوں سے وابستہ ہوسکتے ہیں۔

11.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں ہم سماج میں صدیوں سے چلے آرہے قرابت داری کے نظام (Kinship System) کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اور اس اکائی کے مطالعے سے آپ کو درج ذیل چیزوں کے متعلق معلومات حاصل ہوں گی۔

- قرابت داری کے معنی، تعریفیں، خصوصیات اور افعال۔
- قرابت داری کے مختلف اقسام۔
- قرابت داری کی مختلف درجات۔
- قرابت داری کی مختلف شرائط اور ان کا استعمال۔
- قرابت داری اور نسب۔

- قرابت داری کی اہمیت اور دیہی معاشرے میں قرابت داری میں بدلاؤ۔

11.2 قرابت داری کی تعریف(Definition of Kinship)

قرابت داری کی کچھ بنیادی تعریفیں مندرجہ ذیل ہے۔

ایبر کرمبی(Abercrombie) قرابت داری کے بارے میں کہتا ہے کہ "معاشرتی تعلقات جو خون کے رشتوں (چاہے اصلی یا سمجھے جانے سے بنے) ہوں اور شادی سے پیدا ہوتے ہیں، ان کو اجتماعی طور پر قرابت داری کہا جاتا ہے"۔

ایل اسٹون(L. Stone) نے قرابت داری کی تعریف اس طرح کی ہے وہ کہتا ہے کہ

" یہ نسب اور شادی کی بنیاد پر بنے تعلقات کی پہچان ہے۔ اگر ایک دوسرے کے مابین تعلقات کو نسب میں شامل کرنے پر غور کیا جاتا ہے تو، وہ دونوں ایک دوسرے کے "خونی رشتے دار ہیں اور اگر رشتہ ازدواجی تعلقات کے ذریعے قائم ہوا ہے تو، یہ پیار کا رشتہ کہلاتا ہے"۔

رابن فاکس(Robin Fox) کے الفاظ میں

" قرابت داری صرف "رشتے داروں" کے مابین رشتہ ہے جس میں شخص حقیقی، غیر حقیقی رشتوں کے ذریعے تعلق رکھنے والا ہوتا ہے"۔

اے۔ آر۔ ریڈکلف براؤن(A.R. Redcliff Brown) کے مطابق قرابت داری

"معاشرے میں فرد اور فرد کے مابین متحرک تعلقات کا ایک نظام ہے، ان تعلقات میں کسی بھی دو افراد کا سلوک، کسی نہ کسی طرح سے اور کم و بیش، سماجی استعمال (Social Usage) سے منظم کیا جاتا ہے"۔

مذکورہ بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرابت داری افراد کے مابین یا تو شادی کے ذریعے یا خون کے ذریعے بنا معاہدہ ہے۔

رشتے داری کا تصور علم انسانیات میں ایک بہت ہی اہم نقطہ ہے۔ سادے سماجوں (Simple Societies) میں، قرابتداری کے تعلقات اتنے وسیع ، بنیادی اور اثر و رسوخ والے ہوتے ہیں کہ درحقیقت وہ خود ہی سماجی نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔ پیچیدہ معاشروں (Complex Societies) میں قرابت داری عام طور پر سماجی تعلقات کے مجموعے کا ایک چھوٹا سا حصہ بناتا ہے جو سماجی نظام کو تشکیل دیتا ہے۔

11.3 قرابت داری کی خصوصیات (Characteristics of Kinship)

ریڈکلف براؤن (Redcliff Brown) قرابت داری نظام کے اپنے ساختیاتی مطالعے (Structural Study) میں قرابت داری کے سماجی ڈھانچے کی مندرجہ ذیل خصوصیات بیان کرتا ہے۔

1۔ **بدلتا ہوا نظام (Changing System)**: براؤن کے مطابق قرابت داری کا نظام، سماجی طریق کے ذریعے بار بار بنایا جاتا ہے۔

2۔ **بھائی بہن کے گروہ کا استحکام (Solidarity of the Sibling Group)**: قرابتی نظام کی ایک اور خصوصیت بہن بھائیوں کے گروہ کا استحکام ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ بہن بھائیوں میں مضبوط رشتہ قائم کرتا ہے اور آپس میں 'سب ایک محسوس' کرتے ہیں۔

3۔ **بہن بھائیوں کا اتحاد (Unity of the Sibling Group)**: اس سے مراد یہ ہے کہ جب لوگ جانتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ آزادانہ طور پر اپنے خیالات ایک دوسرے سے بانٹتے ہیں اور ایک دوسرے کو بہتر طریقے سے سمجھتے ہیں، جس سے ان کے مابین اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

4۔ **تفریق کے اصول کے طور پر جنس (Sex as the Principle of Differentiation)**: بہت سارے رشتے دارانہ نظاموں میں، جنس مختلف ممبروں کے مابین تفریق کی ایک اہم بنیاد ہے۔

5۔ **تفریق کے اصول کے طور پر سنیارٹی (Seniority as the Principle of Differentiation)**: جہاں سنیارٹی پر زور دیا جاتا ہے، وہاں ایک شخص سینئر بھائی اور جونیئر بھائی کے درمیان فرق یا تو سلوک میں یا دونوں ہی یعنی رویے اور اصطلاحات میں فرق کر سکتا ہے، لیکن پھر بھی طرز عمل کے انداز میں سب میں ایک مشترکہ عنصر باقی رہتا ہے۔

6۔ **نسل میں تقسیم (Division into Generation)**: ابتدائی دور کے خاندان (Elementary Family) میں، والدین اور بچوں کے تعلقات میں نسل کے امتیاز کی اساس ہوتی ہے۔ اکثر قرابت دارانہ نظام میں مختلف نسل کے رشتے داروں کے سلوک میں بہت سے عمومی رجحان دکھائی دیتے ہیں۔ درحقیقت دونوں نسلوں کے مابین بڑکپن اور محکومیت کا عمومی تعلق ہوتا ہے۔

7۔ **متبادل نسلوں کے مجموعے (Combinations of Alternate Generations)**: ایک نسل کے رشتے دار / افراد اپنی نسل کے افراد سے دوسروں کے بنسبت زیادہ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دادا کی نسل کے رشتے داروں کے بارے میں یہ سوچا جاتا ہے کہ وہ اپنے والدین کی نسل کے رشتے داروں کے بالمقابل اپنی نسل سے ایک ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔

نسلوں کے لیے اصطلاحات (Terminology for Generations)

براؤن (Brown) نے تقابلی مطالعہ کے بعد اصطلاحات اور نسلوں کے مابین چار قسم کے تعلقات پر اشارہ کیا ہے:

(i) قرابت داری کی اصطلاح کسی خاص نسل کی طرف اشارہ نہیں کرتی، یہ غیر رشتے داروں اور قریبی رشتے داروں کے مابین نشان دہی کے لیے استعمال ہوتی ہے جن کی طرف مخصوص فرائض کی ادائگی اور مخصوص حقوق تسلیم کیے جاتے ہیں۔

(ii) وہ اصطلاحات جن میں کسی خاص رشتے دار کے ساتھ مطلوبہ رویہ اور اس نسل کے تئیں جس سے وہ تعلق رکھتا ہے کے عام رویہ کے مابین عدم مطابقت ہے۔

(iii) وہ ساختیاتی اصول جس کے نتیجے میں متبادل نسلیں مل جاتی ہیں۔

(iv) اس میں چوکٹو اور عماہا(Choctaw and Omaha) اوران کے علاوہ کچھ دوسرے قبائل کے نظام بھی شامل ہیں۔ ان میں نسلوں کے درمیان فرق کو گروہی اتحاد کے بالمقابل الگ رکھا جاتا ہے۔

براؤن(Brown) کے مطابق، "نسبی گروہ(Lineage Group) نسب کے ان تمام ممبروں پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی خاص وقت میں زندہ ہوتے ہیں۔" نسب پیٹر یلینیئل یا میٹر یلینیئل(Patrilineal or Matrilineal) ہو سکتا ہے۔ پٹیر یلینیئل یا اگنیٹک نسب(Agnatic Lineage) مرد اور اس کی تمام نسلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ میٹر یلنیل نسب(Matrilineal Lineage) خواتین کے ذریعے ایک عورت اور اس کی ساری اولاد پر مشتمل ہوتا ہے۔

11.4 قرابت داری اصطلاحات کے افعال(Functions of Kinship Terms)

1۔ قرابت داری کی اصطلاحات سماجی نظاموں میں فرد کے ایک دوسرے کے ساتھ رشتے، اور رشتے داری کے نظام کو برقرار رکھنے میں معاون ہوتے ہیں۔

2۔ قرابت داری کی اصطلاحات افراد کو نسلوں میں تقسیم کرنے کا کام انجام دیتی ہیں۔

3۔ قرابت داری کی اصطلاحات کے وہ چار استعمال بھی ہیں جن کو پچھلے بالا صفحات میں بتایا گیا ہے۔

11.5 قرابت داری کی قسمیں(Types of Kinship)

قرابت داری دو وسیع پہلوؤں پر مبنی ہیں: (1) پیدائش (خون کے رشتے) اور (2) شادی

1۔ **مستقل یا اجتماعی رشتے داری(Consanguineal kinship):** یہ قرابتیں خون کے رشتے پر مبنی ہے جس کا مطلب والدین اور بچوں کے مابین اور بہن بھائیوں میں رشتہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تعلقات بنیادی اور آفاقی ہیں۔

2۔ **افینل قرابت داری(Affinal kinship)**: یہ قرابت داری شادی پر مبنی ہے۔ یہ شوہر اور بیوی کے مابین تعلقات کے بنیادی رشتے ہیں۔

11.6 قرابت داری کی سطح (Degree of Kinship)

افراد یا لوگوں کے مابین رشتہ قربت اور علاحدگی کی سطح پر منحصر ہوتا ہے۔ قربت اور دوری اس بات پر مبنی ہے کہ یہ افراد کس طرح ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔

بنیادی قرابت داری(Primary Kinship)

اس طرح کے رشتے براہ راست تعلقات پر مبنی ہیں۔ وہ لوگ جن کا براہ راست تعلق ہوتا ہے ان کے رشتے بنیادی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ بنیادی قرابت داری کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

بنیادی مستقل رشتے داریاں یا بنیادی اجتماعی قرابت داری(Primary Consanguineal Kinship)

اس رشتے سے مراد وہ رشتہ ہے جو پیدائش کے ذریعے ایک دوسرے سے براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر، بھائیوں کے درمیان اور والدین اور بچوں کے مابین تعلقات وغیرہ۔

بنیادی افینل رشتے داری (Primary Affinal Kinship)

وہ رشتہ جو شادی کے ذریعے بنتا ہے اسے بنیادی رشتہ کہا جاتا ہے۔ براہ راست بنیادی تعلق سے مطلب شوہر اور بیوی کا رشتہ ہے۔

ثانوی قرابت داری(Secondary Kinship)

اس سے وہ افراد مراد ہیں جو بنیادی قرابت داروں کے بنیادی قرابت دار ہیں۔ مثال کے طور پر حامد کے ابا حامد کے بنیادی قرابت دار ہیں اور حامد کے چچا حامد کے ابا کے بنیادی قرابت دار ہیں اور یہ حامد کے ثانوی قرابت دار ہوئے۔

ثانوی رشتے کی دو اقسام ہیں۔

ثانوی اجتماعی قرابت داری(Secondary Consanguineal Kinship)

اس قسم کے رشتے سے مراد بنیادی اجتماعی قرابت داری ہے۔ ثانوی اجتماعی قرابت کی بنیادی مثال دادا دادی اور پوتے پوتی کے مابین تعلق ہے۔

ثانوی افینل قرابت داری(Secondary Affinal Kinship)

اس قسم کے قرابتوں سے مراد بنیادی اعصابی رشتہ ہے۔ مثال کے طور پر انیتا کا شوہر اس کے لیے بنیادی رشتے دار ہے اور انیتا کے شوہر کے لیے اس (انیتا) کے والدین اور بہن بھائی ثانوی رشتے دار ہیں۔ اسی طرح انیتا اور اس کی بھابھی یا نند یا ساس یا سسر یا بہنوئی یا دیور کے تعلقات ثانوی تعلق کہلاتے ہیں۔

تیسری یا ثلاثی قرابت داری(Tertiary Kinship)

تیسری قرابت داری ہمارے بنیادی رشتے داروں کے ثانوی رشتے دار یا ہمارے ثانوی قرابتوں کے بنیادی رشتے دار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کسی عورت کے دیور کی بیوی۔

تیسری قرابت داری کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

ثلاثی اجتماعی قرابت داری(Tertiary Consanguineal Kinship)

ثلاثی اجتماعی رشتے داروں کی مثال ہمارے بنیادی رشتے دار (یعنی ہمارے والدین) کے بنیادی رشتے داروں (یعنی ہمارے والدین کے والدین کے معنی ہیں جو ہمارے دادادادی) کے بنیادی رشتے دار ہیں۔ (یعنی ہمارے دادادادی کے والدین)۔

ثلاثی افینل قرابت داری(Tertiary Affinal Kinship)

اس کا مطلب بنیادی افینل رشتے داروں کے بنیادی رشتے دار یا ثانوی افینل رشتے دار کے ابتدائی رشتے دار یا ابتدائی افینل رشتے دار کے ثانوی رشتے دار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہمارے شریک حیات کے دادادادی یا نانانانی ماموں اور آنٹی۔

11.7 قرابت داری اور نسب (Kinship and Descent)

کسی معاشرے کے ممبروں میں نسلی تعلق کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ قرابت داری سے نسب کے تصور کو الگ کیا جائے۔ قرابت داری نظام میں، معاشرتی شناختوں اور حیثیتوں کو اگو سینٹرک(Egocentric) طریقے سے بیان کیا جاتا ہے جب کہ نسبی نظام آباو اجداد(Ancestor-oriented) پر زور ہوتا ہے۔ فورٹس (Fortes) نسب(Descent) اور ولدیت (Filiations) میں فرق کرتا ہے۔ نسب میں ایک شخص کا اپنے باپ دادا کے ساتھ تعلق ہے جس میں قریب ترین دادا، دادی ہوتے ہیں جب کہ مؤخر الذکر میں ایک شخص کا اپنے والدین سے تعلق ہوتا ہے۔ جو تعلق خون کے ذریعے بنتا ہے وہ نسبی نظام (Descent System) میں شمار ہوتا ہے۔ اگر نسب کو صرف ایک لائن میں تلاشا جائے تو اسے یک موروثی نسب (Unilineal Descent) کہا جاتا ہے۔ جہاں خاص طور پر مرد کے ذریعے نسب کا پتہ لگایا جاتا ہے اسے پیٹریلنیل یا اگنیٹک(Patrilineal or Agnatic) کہا جاتا ہے اور اگر یہ خواتین کے ذریعے تلاشا جاتا ہے تو

اس کو میٹریلینیل (Matrilineal) کہتے ہیں۔

پیٹر یلینیئل نسب میں ایک بچہ اپنے والد سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے والد سے اپنے رشتے کی وجہ سے ایک فرد کا تعلق نسب کے پیداواری وسائل پر نہ صرف اس کی دعویداری کے لیے ہوتا ہے بلکہ وہ اپنی خصوصی ضرورتوں کے لیے بھی دعویٰ کرتا ہے، جیسے، اس کی شادی یا پھر کسی دوسرے نسب کے ممبر کے ساتھ کسی غلط کام کے بدلے یا معاوضے کی ادائگی وغیرہ۔ فرد کی حیثیت کا تعین اس کے نسل کی ممبر شپ سے ہوتا ہے۔ مخصوص نسلی گروہ میں اپنی رکنیت کی وجہ سے فرد کی کچھ ذمے داریاں بھی ہوتی ہیں۔ میٹریلینیل نسب میں، ہر شخص اپنی ماں کی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ گھانا کی اشانتی، خاسی، ہندوستان کی گارو وغیرہ میں میٹریلینیل نسبی نظام موجود ہے۔

جب ایک شخص اپنی نسب کا پتہ لگاتا ہے، تو اسے دوسرے رشتے داروں کے ساتھ باہمی حقوق اور ذمے داری کا شعور بھی ہوتا ہے۔ پیٹر یلنیل سماج میں میٹریلنیل رشتے کی اور میٹریلنیل سماج میں پیٹر یلنیل رشتوں (Patrilateral Kin) کی اہمیت ہوتی ہے۔

اگر نسب کو کچھ مقاصد کے لیے پدر لائن میں اور دوسرے مقاصد کے لیے مادری لائن میں دیکھا جاتا ہے تو اسے دوہری یک رخی نسب (Double Unilineal Descent) کہا جاتا ہے۔ نائیجیریا کے مشرق میں دریائے کراس کے یاکو میں، جہاں اس نوع کا نسب پایا جاتا ہے، ایک شخص پیٹر یلنیل سرپرستی کے ذریعے زمین کی ملکیت کا وارث ہوتا ہے اور اسے میٹریلینیل لائن میں مویشیوں اور کرنسی، اوزار، اسلحہ اور گھریلو سامان بھی وراثت میں ملتا ہے۔ نسب کی ایک اور شکل دوطرفہ نسب (Bilateral or Ambilateral Descent) ہے جو ایک شخص کو اس کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی نسل کو والد کے لائن میں یا ماں کے لائن میں منتخب کرے، لیکن دونوں لائنوں میں نہیں۔ ایبورن آف بورنیو (Iban of Borneo)، نیوزی لینڈ کے ماوری (Maori of New Zealand)، دوطرفہ نظام کے ذریعے نسب کا پتہ لگاتے ہیں۔

11.8 قرابت داری کی اصطلاحات (Kinship Terms)

قرابت داری کی اصطلاحات وہ اصطلاحات ہیں جو مختلف اقسام کے رشتے داروں کو نامزد کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ مورگن (Morgan) نے قرابت داری کی اصطلاحات کا مطالعہ کیا۔ اس نے ان اصطلاحات کی زمرہ بندی کی: (i) درجہ بندی کا نظام (Classificatory System)، اور (ii) وضاحتی نظام (Descriptive System)۔

(i) درجہ بندی کا نظام (Classificatory System)

درجہ بندی کے نظام کے تحت مختلف رشتے داروں کو ایک ہی زمرے میں شامل کیا جاتا ہے اور سبھی ایک ہی اصطلاح کے حوالے سے جانے جاتے ہیں۔ اس طرح 'انکل' ایک درجہ بند اصطلاح ہے۔ یہ چاچا، ماما، موسا، پھوپھا، تاؤ وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے اسی طرح آسام کی سیمانا گاماں، والد کے بھائی کی بیوی اور ماں کی بہن کے لیے 'آجا' لفظ استعمال کرتی ہیں۔

کوکی قبیلوں میں، 'ہیپو hepu' کا استعمال والد کے والد، ماں کے والد، ماں کا بھائی؛ بیوی کے والد؛ ماں کے بھائی کا بیٹا؛ بیوی کا بھائی؛ بیوی کے بھائی کا بیٹا جیسے رشتے کے لیے ہوتا ہے۔۔ مختلف عمر کے لوگوں کو ایک ہی اصطلاح کے ذریعے نامزد کیا گیا ہے۔ انگامی ناگا میں، ایک ہی اصطلاح مخالف جنسوں کے ممبروں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ لفظ 'شی' کا مطلب بڑے بھائی کی بیوی ہے، ماں کے بھائی کی بیوی؛ والد کے بھائی کی بیوی۔ ہندی میں لفظ 'سمدھین' ایک کلاسیکی اصطلاح ہے کیوں کہ اس سے بہو یا داماد کے ماں کا ذکر ہوتا ہے۔

(ii) وضاحتی نظام (Descriptive System)

وضاحتی نظام کے تحت ایک اصطلاح سے مراد صرف ایک تعلق ہوتا ہے۔ یہ دوسرے کے ساتھ کسی شخص کے قطعی تعلق کو بیان کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، والد ایک وضاحتی اصطلاح ہے۔ اسی طرح، ماں ایک وضاحتی اصطلاح ہے۔ ہندی میں ہمارے پاس زیادہ تر، وضاحتی اصطلاحات ہیں، لہٰذا، چاچاماما کی اصطلاحات ہیں۔ موسا، تاؤ، سالا، بہنوئی، نندوئی، بھانجا، بھتیجا، بھابی، دیور وغیرہ وضاحتی اصطلاحات ہیں اور بولنے والے کے عین مطابق تعلق کو نامزد کرتی ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دنیا میں ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں خالص وضاحتی یا خالص طبقاتی اصطلاح کو استعمال کیا جاتا ہو۔ ہر جگہ دونوں نظام پائے جاتے ہیں۔

11.9 قرابت داری کے استعمال (Kinship Usages)

قرابت داری نظام کا مطالعہ مختلف اقسام کے رشتے داری اور ان کی درجہ بندی کے ساتھ ختم نہیں ہوتا ہے بلکہ اس میں مختلف رشتے داروں کے طرز عمل کے طریقوں کا مطالعہ بھی شامل ہے۔ ہر رشتے میں ایک خاص قسم کا سلوک شامل ہوتا ہے۔ ایک بیٹے کا اس کے والد کے ساتھ سلوک احترام کا ہے جب کہ شوہر کا بیوی کے ساتھ سلوک محبت کا ہے۔ بھائی کا بہن کے ساتھ سلوک پیار کا ہے۔ قرابت داری کا استعمال مختلف رشتے داروں کے طرز عمل کو منظم کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

I. اجتناب (Avoidance)

تمام معاشروں میں اجتناب کا استعمال کسی نہ کسی شکل میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دونوں رشتے دار ایک دوسرے سے دور رہیں۔ دوسرے الفاظ میں، انہیں ایک دوسرے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ انہیں نہ صرف جنسی تعلقات سے گریز کرنا چاہیے بلکہ کچھ معاملات میں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ مثلاً کچھ معاشروں میں سسر کو بہو سے بچنا چاہیے۔ ہندو خاندان میں پردہ نظام کچھ رشتوں سے بچنے کے استعمال کی مثال ہے۔

اجتناب کے استعمال کے لیے مختلف وضاحتیں دی گئی ہیں۔ ان میں سے دو وضاحتیں ہیں جو ریڈکلف براؤن اور جی۔ پی۔ مرڈوک (Redcliff Brown and G. P. Murdock.) نے دی ہیں۔ ان کے مطابق، اجتناب رشتے داروں کے مابین سنگین پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ تیسری فرائڈیان (Freudian) کی وضاحت ہے جس کے مطابق اجتناب ایک طرح کی تنظیمی علامت کی نمائندگی کرتا ہے۔

II. مذاق کارشتہ (Joking Relationship)

یہ اجتناب کے رشتہ کا الٹا ہے۔ اس کے تحت کسی دوسرے کو چھیڑنے یا مذاق اڑانے کی اجازت ہے۔ دیور۔ بھابی، جیجا۔ سالی کے مابین رشتے مذاق کے ہیں۔ یہ مذاق جنس کے بارے میں بدسلوکی اور فحش حوالوں کے تبادلے کے برابر ہو سکتا ہے۔

خوش گوار تعلقات عام طور پر تین میں سے کسی ایک شکل میں پائے جاتے ہیں، یہ سبھی عام طور پر ایسے حالات میں پائے جاتے ہیں جن میں تنازعہ یا دشمنی ممکن ہے لیکن ان سے گریز کیا جانا چاہیے۔ اس کی ایک شکل یہ ہے کہ اسے سماجی منظوری کے ایک آلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مذاق کرنے والے تعلقات کی دوسری شکل اکثر اجتناب کے رشتے سے وابستہ ہوتی ہے، جو براہ راست ذاتی رابطے کو محدود کرتی ہے اور لوگوں کے زمرے کے مابین بڑی حد تک احترام برقرار رکھتی ہے۔ ایسے معاملات میں، مذاق کارشتہ عام طور پر مخالف جنس کے لوگوں کے مابین پایا جاتا ہے جو شادی یا جنسی تعلقات میں ممکنہ شراکت دار ہیں، جب کہ مخالف جنس کے افراد کے درمیان اجتنابی تعلقات ضروری ہیں جن کے لیے ازدواجی یا جنسی تعلقات ممنوع ہیں۔ مثال کے طور پر، بہت سی ثقافتوں میں مرد کو اپنی ساس سے بچنا چاہیے اور اپنے بہنوئی کے ساتھ مذاق کرنا چاہیے، جب کہ عورت کو اپنے خسر (شوہر یا بیوی کے والد) سے بچنا چاہیے اور اپنے بہنوئیوں کے ساتھ مذاق کرنا چاہیے۔

مذاق کے رشتے کی تیسری عام شکل بدلی ہوئی نسلوں (Alternating Generations) کے لوگوں میں ہوتی ہے۔ ان معاملات میں، دادا دادی اور نواسے خاص طور پر پسند کرتے ہیں جس میں نرمی سے چھیڑنے سے لے کر ایک دوسرے کے جسمانی اعضا یا جسمانی افعال کی واضح اور تفصیلی بات چیت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، والدین اور بچوں کے مابین تعلقات نظم و ضبط کے تئیں زیادہ رسمی ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ مذاق کارشتہ رکھنے والے لوگوں کو ان لوگوں سے الگ کرتا ہے جن سے سماجی مدد کی توقع ہوتی ہے اور وہ لوگ جن سے معاشرتی استحکام کی توقع کی جاسکتی ہے۔

III. ٹیکنونیمی (Teknonymy)

لفظ 'ٹیکنونیمی' یونانی لفظ سے لیا گیا ہے اور ٹیلر (Taylor) نے پہلی بار انسانیات میں استعمال کیا۔ اس استعمال کے مطابق متعلقین کا براہ راست حوالہ نہیں دیا جاتا ہے بلکہ اسے دوسرے رشتے داروں کے ذریعے بلایا جاتا ہے۔ ایک رشتے دار دور شتے کے درمیان حوالہ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس طرح، روایتی ہندو خاندان میں ایک بیوی اپنے شوہر کا نام نہیں لیتی۔ وہ اسے اپنے بیٹے یا بیٹی کے ذریعے پکارتی ہے۔ وہ اسے گڈو یا ٹنو کے ابا کہہ کر پکارتی ہے۔

IV. اونکلیٹ (Avunculate)

اس قرابت کا استعمال اس سماج میں پایا جاتا ہے جس میں عورتوں کو سربراہانہ حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا استعمال ماموں کو خاص

اہمیت دیتا ہے۔ یعنی ماموں (ماما) کو اپنے بھانجے اور بھانجیوں کی زندگی میں ایک نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔ ان کی وفاداری پر ان کا اولین حق ہے۔ وہ تمام مرد رشتے داروں میں پہلے نمبر پر آتا ہے۔

V. امیٹیٹ (Amitate)

امیٹیٹ کا استعمال باپ کی بہن کو خاص کردار دیتا ہے۔ یہاں والد کی بہن کو ماں سے زیادہ عزت دی جاتی ہے۔ توڈا اس میں یہ نام اس کے والدین کے ذریعے نہیں بلکہ باپ کی بہن کے ذریعے ملتا ہے۔ بچے کو نام دینا پھوپھی کی سعادت ہے۔

VI. کاویڈ (Couvade)

یہ ایک قطبی (Queer) استعمال ہے جو خاسی اور توڈا (Khasi and Toda) جیسے بہت سے قدیم قبائل میں پایا جاتا ہے۔ اس استعمال کے تحت شوہر کو بیوی کے ساتھ ساتھ ناجائز رشتے میں زندگی گزارنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے جب تک وہ کسی بچے کو جنم دیتی ہے۔ اس کے بعد وہ فعال زندگی سے باز آجاتا ہے اور بیمار غذا کھاتا ہے۔ وہ انہیں مانع چیزوں کو اپناتا ہے جو ان کی اہلیہ کو کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح رشتے کے استعمال میں شوہر اور بیوی شامل ہیں۔

قرابت داری دو بڑے کام انجام دیتی ہے۔ سب سے پہلے، وہ گروہ رشتے داروں کی خصوصی جماعتیں بناتی ہے ۔ اس طرح شادی ہر مرد کو ایک عورت کے شوہر کی حیثیت دیتی ہے، اور وہ مرد عورت کے بچوں کو اپنا بچہ بناتا ہے، اس طرح باپ، ماں اور بچوں کا ایک خاص گروہ بنتا ہے، جسے ہم "خاندان" کہتے ہیں۔

قرابت داری کے استعمال کا دوسرا بڑا کام رشتے داروں کے مابین مختلف کردار کے تعلقات کو منظم کرنا ہے۔ یعنی، ایک رشتے دار کو کسی خاص رشتے دار کی موجودگی میں کس طرح برتاؤ کرنا چاہیے، یا ایک رشتے دار پر دوسرے کا کیا حق ہے۔ قرابتداری افراد کے مابین تعامل کے لیے رہنما اصول وضع کرتی ہے۔ اس میں باپ اور بیٹی کے درمیان، بھائی اور بہن کے بیچ، داماد اور ساس کے مابین اور نسبتی ممبروں اور دعویداروں کے مابین مناسب تعلقات اور قابل قبول کردار کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اس طرح قرابت داری معاشرتی زندگی کو باقاعدہ بنانے کا کام کرتی ہے اور معاشرتی نظام کی یکجہتی کو برقرار رکھتی ہے۔

تاہم یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ رشتے داروں کے جوڑے کے درمیان تعلقات کو کنٹرول کرنے والے قواعد انتہائی "نمونہ دار" (Patterned) ہوسکتے ہیں، کچھ معاشروں میں خود مختاری اور انفرادی اختلافات کے لیے تھوڑی بہت راہداری اختیار کرنے کے لیے آزادی ہوتی ہے ، جب کہ دوسرے معاشروں میں ، اس طرح کے قواعد کم "نمونہ دار" ہوسکتے ہیں تاکہ انفرادی طرز عمل کے لیے بہت زیادہ گنجائش چھوڑی جاسکے۔ ہندو معاشرے میں زیادہ سے زیادہ نمونہ دار رشتے ہیں۔

11.10 دیہی سماج میں قرابت داریوں میں تبدیلی

(Changes in the Kinship Relations in Rural Society)

صنعت کاری اور جدید کاری کی وجہ سے قرابت داریوں سمیت دیہی معاشرے کے تمام اداروں میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ان تبدیلیوں کو خواتین کی طرف سے ملکیت کے مطالبے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے، شادی کے اصولوں کو چیلنج کیا جارہا ہے اور طلاق سے متعلق روایتی قواعد بھی کمزور ہوتے جارہے ہیں۔

اگرچہ قرابت داری کے کچھ پہلو اپنی اہمیت کھو رہے ہیں، لیکن کچھ دوسرے اہم مقام حاصل کر رہے ہیں۔ قرابت داری سیاست کے میدان میں خاص طور پر پنچایتی راج اداروں کے دیہی انتخابات میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ فیورٹزم (Favoritisms) یعنی طرفداری ملازمتوں کی تقسیم کے دوران، رشتے داروں میں پایا جاتا ہے۔ ایسی نئی قوتوں کے ابھرنے کی وجہ سے، قرابت داری ایک نیا ڈھانچا اور شکل حاصل کر سکتا ہے۔

11.11 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

قرابت داری ازدواجی زندگی اور پیدائش کے حیاتیاتی رشتوں کی معاشرتی پہچان ہے اور وہ تمام لوگ جو ان رشتوں کے ذریعے ایک دوسرے سے وابستہ ہیں، وہ "رشتے دار" کہلاتے ہیں جو "غیر رشتے داروں" سے الگ ہیں جو دوسرے طریقوں سے ایک دوسرے سے متعلق ہوسکتے ہیں۔ قرابت داریاں نسب سے اخذ کی جاسکتی ہیں یا قرابت داری کے ذریعے قائم ہوسکتی ہیں۔ دوسرے لفظ میں، رشتے پیدائش (خون کے رشتے) یا شادی کے ذریعے ہوتے ہیں۔ سادے معاشروں میں اہم حیثیتوں کو قرابت کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے جس کے ذریعے معاشرے میں دوسرے ممبروں سے انسان کا مقام، اس کے حقوق اور فرائض، اور اس کے املاک سے متعلق دعویٰ زیادہ تر نسلی تعلقات پر منحصر ہوتا ہے۔ قرابت پوری معاشرتی تنظیم کا مرکز ہے۔ اس کے نتیجے میں، ماہر انسانیات، جو سادہ معاشروں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں، انہوں نے قرابت داری سے وابستہ ڈھانچے اور معنی پر بڑی توجہ دی ہے۔ ماہر انسانیات وقت اور جگہ کے ذریعے معاشروں اور ثقافت کے تقابلی مطالعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- قرابت داری کے معنی اور تعریف لکھیے۔
- قرابت داری اور نسب پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
- قرابت داری کے افعال پر تبادلہ خیال کیجیے۔

11.12 کلیدی الفاظ(Key Words)

- **تعلق(Affinity):** شادی کے ذریعے بنے رشتہ کو "تعلق" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔
- **اگنیٹ(Agnate):** مراد نسب سے یا باپ کی طرف سے تعلق۔
- **اتحاد(Alliance):** قرابت داری کے مطالعے کے تناظر میں، شادی کے بعد دو خاندانوں کے مابین بانڈ کو 'اتحاد' کا رشتہ قرار دیا گیا ہے۔
- **قبیلہ(Clan):** ایک مشترکہ باپ دادا کے ذریعے متحد ہونے والے گروہ کو قبیلہ کہا جاتا ہے۔ ہندوستانی معاشرے میں قرابت داری کے تناظر میں، ایک مشترکہ گوترا کو بانٹنے والے سب کاسٹ کو قبیلہ کہا جاتا ہے۔
- **مستقل ہم آہنگی(Consanguinity):** اس سے مراد خونی رشتے ہیں ۔ کسی بھی شخص کے خون کے رشتے دار اس کے Consanguine ہیں۔

11.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

11.13.1 معروضی جوابات کے حامل سولات(Objective Answer Type Questions)

1۔ قرابت داری کو کون 'رشتے داروں' کے مابین رشتہ قرار دیتا ہے جو حقیقی، مضامین یا افسانوی ہم آہنگی سے تعلق رکھنے والا شخص ہے؟

(a)رابن فاکس (b)ایبر کومبی

(c)ایل۔ اسٹون (d)اے آر۔ ریڈکلف براؤن

2۔ وہ قرابت داری جو خون کے رشتے پر مبنی ہے اسے کس نام سے جانا جاتا ہے؟

(a) افینل قرابت داری (b) بنیادی اجتماعی قرابت داری

(c)اجتماعی قرابت داری (d)بنیادی افینل قرابت داری

3۔ شادی میں قرابت داری کو____________کے طور پر مانا جاتا ہے۔

(a) افینل قرابت داری (b)ابتدائی مطابقت

(c)اجتماعی قرابت داری (d)ابتدائی افینل قرابت

4۔ شادی کے ساتھ جو رشتہ ہوتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(a)بنیادی مستقل رشتے　　　　(b)ابتدائی افینل قرابت

(c)ثانوی افینل قرابت　　　　(d)ثانوی مطابقت پذیری

5۔ اس رشتے کا نام بتائیں جو پیدائش کے ذریعے ایک دوسرے سے براہ راست تعلق رکھتا ہو؟

(a)بنیادی مستقل رشتے　　　　(b)ابتدائی افینل قرابت

(c)ثانوی افینل قرابت　　　　(d)ثانوی مطابقت پذیری

6۔ خسر اور بہو کے مابین تعلقات کس رشتے کے استعمال پر مبنی ہیں؟

(a)اجتناب　　　　(b) مذاق کا رشتہ

(c)ٹیکنونیمی　　　　(d)پرائمری

7۔ کس سسٹم کے تحت مختلف رشتے داروں کو ایک ہی زمرے میں شامل کیا جاتا ہے اور سبھی کو ایک ہی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے؟

(a)کلاسیفیکیٹری سسٹم　　　　(b)بیانیہ نظام

(c)وضاحتی نظام　　　　(d)مشتق نظام

8۔ کس رشتے میں باپ کی بہن کو ماں سے زیادہ عزت دی جاتی ہے؟

(a)امیٹیٹ　　　　(b)اونکلیٹ

(c)ٹیکنونیمی　　　　(d)کاویڈ

9۔ کون سا رشتے داری میں ماموں (ماما) کو اپنے بھانجے اور بھانجی کی زندگی میں ایک نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے؟

(a)امیٹیٹ　　　　(b)اونکلیٹ

(c)ٹیکنونیمی　　　　(d)کاویڈ

10۔ جب بیوی اپنے شوہر کو اس کے نام سے نہیں، بلکہ اپنے بچے کے نام سے پکارتی ہے تو اسے کیا کہتے ہیں؟

(a)امیٹیٹ　　　　(b)اونکلیٹ

(c)ٹیکنونیمی　　　　(d)کاویڈ

11.13.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ قرابت داری کی تعریف اور خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔

2۔ قرابت داری نظام کے معاشرتی تجزیے کی قدر پر تبادلہ خیال کیجیے۔

3۔ قرابت داری کی مختلف اقسام کو لکھیے۔

11.13.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ قرابت داری کے استعمال پر تفصیل سے نوٹ لکھیے۔

2۔ قرابت داری کی مختلف ڈگری پر ایک نوٹ لکھیے۔

3۔ قرابت داری کے معنی اور اہمیت کی وضاحت کیجیے۔

11.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Giddens & P.W. Sutton, 2017,Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Holborn,2018,Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. Richard Osborne, 2016,Sociology for beginners, Zidane Press, London
4. Gath Messey, 2003,Readings for Sociology, W.W. Norton & Co Inc
5. Madan and Majumdar, 2020, An Introduction to Social Anthropology, Asia Publishing House, Mumbai

اکائی 12۔ معاشی نظام

(Economic System)

اکائی کے اجزا

12.0 تمہید
12.1 مقاصد
12.2 معاشی نظام
12.3 معاشی نظام کے اقسام
12.4 قبائلی معیشت
12.5 زرعی معیشت
12.6 سرمایہ دارانہ معیشت
12.6.1 سرمایہ دارانہ معیشت کی خصوصیات
12.6.2 سرمایہ دارانہ معیشت کے قواعد
12.6.3 سرمایہ دارانہ معیشت کے نقصانات
12.7 اشتراکی معیشت
12.8 اکتسابی نتائج
12.9 کلیدی الفاظ
12.10 نمونہ امتحانی سوالات
12.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
12.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
12.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

12.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

12.0 تمہید (Introduction)

انسان صرف ایک سماجی جانور ہی نہیں بلکہ یہ ایک معاشی وجود بھی ہے۔ اپنی پوری زندگی میں پوری تگ و دو سے وہ معاشی سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے۔ یہ سرگرمیاں اتنی کثیر الجہات (Multifaceted) ہوتی ہیں کہ انہیں ایک نظام کا نام دیا جاتا ہے۔ معیشت کو بذات خود ایک نظام یا ایک ذیلی نظام کی حیثیت سے سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ وسیع تر سماجی پس منظر میں ایک ذیلی نظام ہے۔ جب کہ معیشت کو ایک بنیادی نظام کی حیثیت سے بھی دیکھنا ممکن ہے اور اس کی سرگرمیاں یعنی پیداوار ، سرمایہ کاری، اور اس کے تئیں جدت طرازیوں(Innovation) کا علاحدہ تجزیہ اور اسی طرح اس کے تحت مزید ذیلی نظام کی تشکیل بھی ممکن ہے۔ معیشت کے تحت ہم منفرد ڈھانچے، جیسے بینک یا کارپوریشن کا تجزیہ کرسکتے ہیں اور اس بات کو بھی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سماجی ضرورتوں کی تکمیل میں کیا کردار ادا کرتے ہیں۔ معاشی نظام فرد کی معاشی ضروریات کی تکمیل کے لیے بہت ضروری ہے۔

معاشی نظام ایک ایسا نظام ہے جس کے ذریعے سماج ،حکومت ، جغرافیائی خطے یا ملک میں دستیاب وسائل ، خدمات اور سامان کو منظم اور تقسیم کیا جاتا ہے۔ معاشی نظام پیداوار کے عوامل کو کنٹرول کرتا ہے ، جن میں زمین ، سرمایہ ، مزدوری اور جسمانی وسائل شامل ہیں۔ معاشی نظام بہت سارے اداروں ، ایجنسیوں، فیصلہ سازی کے عمل ، اور استعمال کے طریقوں پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک سماج کے معاشی ڈھانچے کا حصہ ہوتے ہیں۔

اس کے تحت وہ سماجی ادارے بھی ہیں جن کے ذریعے سماج کے وسائل (سامان اور خدمات) کا انتظام کیا جاتا ہے۔ سامان کو ہم بڑھاتے ہیں یا بناتے ہیں تاکہ ہماری اور دوسروں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ سامان اہم ضروریات کو پورا کرتا ہے، جیسے رہنے کی جگہ ، لباس اور کھانا ، یا آسائش کے سامان۔

جیسے جیسے سماج بڑھتا اور بدلتا ہے ، اسی طرح ان کی معیشتیں بھی بڑھتی اور بدلتی ہیں۔ ایک چھوٹی سی کاشت کار برادری کی معیشت جدید ٹیکنالوجی والی بڑی معیشت سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ اس باب میں ہم معاشی نظام کے مختلف اقسام کا جائزہ لیں گے۔

12.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں ہم معاشی نظام (Economic System) کے متعلق معلومات حاصل کریں گے اور اس اکائی کے مطالعے سے آپ درج ذیل چیزوں سے واقف ہو سکیں گے۔

- کام کی اصطلاح کے معنی اور تعریف ۔
- معیشت کی اصطلاح کے معنی اور تعریف۔
- مختلف سماج میں موجود معیشت کے متعدد اقسام ۔

12.2 معاشی نظام (Economic System)

ہمارے اجداد شکار اور خوراک جمع کرنے والی معیشت (Hunter-gatherers) میں رہتے تھے۔ توسیعی خاندانوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ اپنی گزر بسر کے ذرائع کی تلاش میں جگہ جگہ گھومتے رہتے تھے۔ جہاں وسائل کثرت سے موجود ہوتے تو وہ کچھ وقت کے لیے اس علاقے میں آباد ہوجاتے تھے۔ وہ گوشت کے لیے جانوروں کا شکار کرتے تھے اور جنگلی پھل ، سبزیاں اور اناج جمع کرتے تھے۔ جانور کا شکار کرتے یا ان کا سامان جمع کرتے اور جتنی جلدی ممکن ہو اسے کھا لیتے ، کیوں کہ ان کے پاس کھانے پینے کی اشیا کو محفوظ کرنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا۔ ایک بار جب کسی علاقے کے وسائل کم ہو جاتے تو اس گروہ کو آگے بڑھنا پڑتا تھا ، اور ان کے پاس موجود ہر چیز کو انہیں اپنے ساتھ لے جانا پڑتا تھا۔ کھانے کے ذخائر میں صرف وہی ہوتا تھا جو وہ لے جاسکتے تھے۔ بہت سے ماہرین معاشیات کا دعویٰ ہے کہ شکار جمع کرنے والوں کے پاس حقیقی معیشت نہیں تھی ، کیوں کہ سامان کی کمی کی وجہ سے گروہ دوسرے گروہوں کے ساتھ تجارت نہیں کرتے تھے۔ جب سماج نے معیشت کے ذرائع میں ترقی کیا تو ان کی پیداوار کے طرقوں میں بھی تبدیلی آئی۔مثال کے طور پر ابتدائی معاشرے میں لوگ شکار اور خوراک جمع کرنے پر انحصار کرتے تھے۔ اس کے بعد لوگوں کا بھروسہ زراعت پر ہوا۔ زرعی سماج کے بعد جدید دور کا مرحلہ شروع ہوا اور اس مرحلے میں سرمایہ داری اور اشتراکی معیشت کی دو شکلوں کا ظہور ہوا جن کا تفصیلی ذکر آگے کے صفحات میں آئے گا۔

12.3 معاشی ڈھانچے کی اقسام(Types of Economic Structure)

معیشت کے مختلف اقسام مختلف سماجوں میں موجود ہیں۔ جن میں سے قبائلی معیشت ، زرعی معیشت، سرمایہ دارانہ معیشت اور اشتراکی معیشت کے بارے میں مختصر طور پر جاننے کی کوشش کریں گے۔

12.4 قبائلی معیشت (Tribal Economy)

قبائلی معیشت ہندوستان میں درج فہرست قبائل(Scheduled Tribes) کی درجہ بندی میں ایک اہم پیمانہ ہے۔ ان کی اہم معیشتیں درج ذیل ہیں:

1۔ شکار ، ماہی گیری اور خوراک جمع کرنے کی معیشت

2۔ منتقلی کاشت کاری اور لمبرنگ کی معیشت

3۔ غیر منتقلی کاشت اور جانور پالن کی معیشت

ان معیشتوں پر گزر بسر کرنے والے قبائل کے بارے میں ہم مختصراً جاننے کی کوشش کریں گے۔

- **شکار ، ماہی گیری اور اجتماع (Hunting, Fishing and Gathering)**

قبائل کی ایک بڑی تعداد جنگلات میں تنہائی کی زندگی بسر کرتی ہے وہاں وہ شکار ، ماہی گیری اور خوراک جمع کرنے پر انحصار کرتی ہے۔ ان پیشوں کو اپنانے والے اہم قبائل اتر پردیش میں راجی ہیں۔ جھارکھنڈ میں کھاریا ، برہور ، کوروا ، پریہا اور برجیاس۔ مغربی بنگال میں کوکی؛ چھتیس گڑھ میں ہل ماریہ ، اڑیسہ میں جوانگ ، آندھرا پردیش میں چنچو اور یاناڈی؛ کویا ، تمل ناڈو میں ریڈی ، کدر اور مہاراشٹرا اور گجرات میں پالیان، بھیل اور گارسیا ، راجستھان میں بھیل ، گارسیا اور سہریہ اور کوکی ، کونایک اور ناگا آسام ، میگھالیہ ، ناگالینڈ اور اروناچل پردیش میں پائے جاتے ہیں۔

- **منتقلی کاشت کاری اور لمبرنگ (Shifting Cultivation and Lumbering)**

شفٹنگ کاشت کاری اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ تاریخ زراعت۔ اس قسم کی کاشت میں ، جنگل کی زمین کا ایک ٹکڑا جلانے کی تکنیک سے صاف کیا جاتا ہے اور فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ 2-3 کھیتی کے بعد ، مٹی کی زرخیزی کم ہو جاتی ہے اور کسان زمین کے دوسرے ٹکڑے پر منتقل ہوجا تا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے شفٹنگ زراعت کہا جاتا ہے۔ اسے ملک کے مختلف حصوں میں مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے۔ اسے شمال مشرقی ہندوستان میں جھوم یا جم (Jhum or jum) ، مغربی گھاٹوں میں کماری ، جنوب مشرقی راجستھان میں واٹرا اور چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش کے مختلف حصوں میں پینڈا، بیوار یا دہیہ اور ڈیپا کہا جاتا ہے۔ لمبرنگ میں جنگلات سے لکڑی حاصل کرنا شامل ہے۔ اس طرح کے اہم قبائل اترپردیش میں کوریا ، صحریہ ، بھوٹیاس اور کھوار ، جھارکھنڈ میں کوروا اور اسور ہیں۔ مغربی بنگال میں گارو ، مال پہاڑیا، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں ماریا ، گونڈا ، بیگا اور دھورا؛ آندھرا پردیش میں سورا ، کھونڈ ، کرومبا اور باگولا؛ اڑیسہ میں سورا ، کیریا اور کھونڈ؛ تمل ناڈو میں کھونڈ ، گونڈ ، کرومبا اور موددان؛ بھیل اور گراسیا مہاراشٹر اور گجرات میں؛ راجستھان میں کٹھوڈیا ، شمال مشرقی ریاستوں میں ناگا ، لکھیر، چکماس ، گارو ، ریانگ ، نوٹیا وغیرہ۔

- **غیر منتقلی کاشت اور جانور پالن (Sedentary Cultivation and Animal Husbandry)**

بیشی کاشت ایک ایسی زراعت ہے جس میں کاشت کار اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے فصلیں اگاتا ہے اور یہ

مارکیٹ میں زیادہ فروخت نہیں ہوتا ہے۔ یہ کھیتی باڑی کی جدید قسم نہیں ہے اور عام طور پر قبائلی لوگ اس کے ساتھ جانوروں کا پالن کرتے ہیں۔

ان پیشوں کو اپنانے والے اہم قبائل اترپردیش کے تھارو ، ماگھی خاصہ ، بھوکسا ، کول اور بھوٹیاس ہیں؛ جھارکھنڈ میں منڈا ، ہو ، اوراون ، تماریا ، کوروا اور سنتھال؛ مغربی بنگال میں سنتھال ، پولیا ، اور بھومجی؛ چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں پرجا ، بھترا ، بائجا اور گونڈ ؛ تمل ناڈو میں بڈاگا ، اروولا ، پرگا اور مالیدی ؛ آندھرا پردیش میں بیداگا ، کویا ، ایرولا اور کوٹا؛ مہاراشٹر اور گجرات میں بھیل ، ڈوبلا ، رائےواری ، برالی، کولی ، ڈھالیہ وغیرہ ، اور راجستھان میں بھیل ، گارسیہ اور مینا۔

12.5 زرعی معیشت (Agricultural Economy)

پہلی حقیقی معیشت اس وقت وجود میں آئی جب لوگوں نے فصلوں کو اگانا اور جانور پالنا شروع کیا۔ اگرچہ اس کے بارے میں وقت کے تعین کو لے کر ماہرین آثار قدیمہ کے مابین بہت زیادہ اختلاف رائے ہے ، لیکن تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت کا آغاز دنیا کے متعدد مقامات پر آزادانہ طور پر اور مختلف اوقات میں ہوا۔ ابتدائی زراعت تقریباً 11000-10000 سال قبل مشرق وسطی (Middle East) میں زرخیز کرسنٹ (Fertile Crescent) میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد ہندوستان اور چین میں دریائے سندھ ، یانگسی ، اور پیلی ندیوں (Yellow Rivers)کی وادیوں میں 10000 سے 9000 سال پہلے ہوئی۔ نیو گنی کے پہاڑی علاقوں میں رہنے والے لوگوں نے 9000 اور 6000 سال پہلے کے دوران زراعت میں ترقی کی تھی ، جب کہ لوگ 5000 سے 4000 سال پہلے سب سہارا افریقہ میں کاشت کاری کر رہے تھے۔ مغربی نصف کرہ جو بعد میں یونائیڈ اسٹیٹس(United States)، وسطی میکسیکو اور شمال جنوبی امریکہ میں 5000 سے 3000 سال پہلے بنا، ان میں زراعت کی نشو نما ہوئی۔

ہندوستان ایک زرعی ملک کے طور پر جانا جاتا ہے ، کیوں کہ دیہات کی زیادہ تر آبادی کا دارومدار زراعت پر ہے۔ زراعت ملک کی معیشت کو ریڑھ کی ہڈی کی شکل دیتی ہے۔ زرعی شعبہ ملک کی معاشی ترقی میں سب سے زیادہ تعاون کرتا ہے۔ یہاں زراعت سب سے آسان ٹکنالوجی کے ساتھ شروع ہوئی یعنی مٹی کو توڑنے کے لیے ایک نوکدار چھڑی کا استعمال کیا گیا۔ لیکن اس وقت زراعت میں زیادہ ترقی ہوئی جب لوگوں نے جانوروں کو اسی کام کے لیے یعنی ہل کھینچنے کے لیے استعمال کیا۔ اس نئی ٹکنالوجی کے ذریعے ایک خاندان اتنی فصلیں اُگا سکتا تھا کہ جس سے وہ نہ صرف خود کو بلکہ دوسروں کو بھی کھلا سکے۔ یہ جانتے ہوئے کہ کھیتی اور فصلوں کی بہبودی کی وجہ سے ہر سال وافر مقدار میں کھانا ملے گا، لوگوں نے شکار جمع کرنے والوں کی خانہ بدوش زندگی ترک کردی اور کھیتی باڑی کرنے لگے۔ گاؤں ایک خود کفیل اور خود مختار معیشت بن گیا۔ گزشتہ چالیس

سالوں کے دوران ، دیہی تعمیر نو(Rural Reconstruction) اور ترقی(Development) پر معاشی منصوبہ بندی کا بڑا زور رہا، جس کی وجہ سے ہندوستانی دیہی معاشی ڈھانچے میں تیزی سے تبدیلی واقع ہوئی۔

کھانے کی پیداوار میں بہتر کارکردگی کا مطلب یہ تھا کہ ہر فرد کو کھیتوں میں سارا دن محنت کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ جیسے جیسے زراعت میں اضافہ ہوا ، نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ نئی ملازمتیں سامنے آئیں ۔ اضافی فصلوں کو ذخیرہ کرنے، انہیں محفوظ رکھنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی ضرورت پیش آئی۔ کاشت کاری کے سازوسامان اور آبپاشی کے نظام کو تعمیر کرنے اور انہیں برقرار رکھنے کی بھی ضرورت پیش آئی ۔ نیز جنگلی جانوروں کو پالتو بنانے اور بھیڑ پالن کی ضرورت پیش آئی ۔ پھر دھیرے دھیرے معیشتیں ترقی کرنے لگیں کیوں کہ اب لوگوں کے پاس تجارت کے لیے سامان ہوگیا۔

جیسے جیسے لوگوں نے غیر زرعی کاموں میں مہارت حاصل کی، دیہات، قصبوں (Towns)اور پھر شہروں(Cities) میں تبدیل ہوتے گئے۔ شہری علاقوں نے منتظمین اور ملازمین کی ضرورت کو پیدا کیا۔ ملکیت ، ادائگی ، قرضوں ، ہرجانے کے معاوضے اور اس طرح کے قوانین اور تنازعات نے عدالتوں اور ججوں ، کلرکوں ، وکلا اور پولیس کی ضرورت کو پیدا کیا جنہوں نے ان قوانین کو منظم اور نافذ کیا۔

ابتدا میں زیادہ تر سامان اور خدمات کو تحفے کے طور پر یا پھر چھوٹے سماجی گروہوں کے مابین بارٹرنگ کے ذریعے، کاروبار ہوتا تھا۔ کسی دوسرے کے لیے سامان یا خدمات کی ایک شکل کا تبادلہ کرنا بارٹرنگ کے نام سے جانا جاتا ہے ۔ یہ سسٹم صرف اس صورت میں کام کرتا ہے جب ایک شخص کے پاس کچھ ایسی چیز ہوتی تھی جس کی دوسرے شخص کوضرورت ہوتی تھی ۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ، لوگوں نے تبادلے کا ذریعہ تیار کیا جو کسی بھی وقت استعمال ہوسکتا ہو: یعنی رقم ۔ رقم سے مراد ایک ایسی چیز ہے جس کی قیمت پر سماج کا اتفاق ہوتا ہے تاکہ ادائگی کے لیے اس کا تبادلہ کیا جاسکے۔ ابتدائی معیشتوں میں ، پیسہ اکثر کوری شیل(Cowry Shells) ، چاول ، جو ، یا رم جیسی اشیا ہوتی تھیں۔ قیمتی دھاتیں بہت ساری ثقافتوں میں اپنی استحکام اور استعداد کی وجہ سے تبادلہ کا پسندیدہ ذریعہ بن گئیں۔ سب سے پہلے سکے کو 650–600 B.C.E کے آس پاس بنایا گیا ۔ ابتدائی قانون نے رقم کی قیمت اور مختلف اشیا کے بدلے کی قیمتوں کو قائم کیا۔ ان کے ذریعے وراثت کے قواعد بھی قائم ہوئے ، جرموں کے جرمانہ ، اور جائیداد کی تقسیم اور ٹیکس لگانے کا طریقہ بھی بنایا گیا۔

12.6 سرمایہ دارانہ معیشت (Capitalist Economy)

سرمایہ داری کی ابتدا 18 ویں صدی میں انگلینڈ میں ہوئی ، اس وقت انگلینڈ صنعتی انقلاب(Industrial Revolution) سے گزر رہا تھا۔ چوں کہ اس قسم کی معیشت میں حکومت کی مداخلت نہیں ہوتی ہے ، لہٰذا اسے آزاد بازار کی معیشت(Free

(Market Economy) بھی کہا جاتا ہے۔ سرمایہ داری ایک معاشی نظام ہے جس میں نجی افراد یا کاروباری سرمایہ دار سامان کے مالک ہوتے ہیں۔ سامانوں اور خدمات کی پیداوارمنڈی میں رسد اور طلب کے اصول پر منحصر ہوتی ہے جو بجائے اس کے کہ مرکزی منصوبہ بندی کے ذریعے منصوبہ بند معیشت(Planned Economy) یاپلانڈ اکانومی کے نام سے جانا جائے، بلکہ اسے بازاری معیشت (Market Economy)کہا جاتا ہے ۔ سرمایہ دارانہ نظام کی خالص ترین شکل آزاد بازار یا لیزز – فیئر (Laissez-faire) نظام ہے۔ یہاں پرائیویٹ افراد بے قابو ہوتے ہیں۔ وہ طے کرسکتے ہیں کہ کہاں سرمایہ کاری کی جائے ، کس چیز کی پیداوار یا فروخت کی جائے ، اور کن قیمتوں پر سامان اور خدمات کا تبادلہ کیا جائے۔ لیزز فیئربازار بغیر کسی روک ٹوک کے چلتی ہے۔

آج زیادہ تر ممالک مخلوط سرمایہ دارانہ نظام (Mixed Capitalist System)پر عمل پیرا ہیں جس میں کاروبار کے کچھ حد تک حکومتی ضابطے اور منتخب صنعتوں کی ملکیت شامل ہے۔ سرمایہ داری ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معاشی پیداوار اور وسائل کی تقسیم کے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ مرکزی سیاسی طریقوں کے ذریعے معاشی فیصلوں کی منصوبہ بندی کرنے کے بجائے،سرمایہ دارانہ نظام کے تحت معاشی منصوبہ بندی غیر مرکزیت (Decentralized)اور رضاکارانہ فیصلوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

سرمایہ دارانہ معاشرے میں جائیداد کی ملکیت اس فرد کی ملکیت ہوتی ہے جو جائیداد خریدتا ہے۔ ایک بار ملکیت حاصل کرنے کے بعد ، جائیداد کی منتقلی کا واحد جائز ذریعہ رضاکارانہ تبادلہ ، تحائف ، وراثت ، یا ترک شدہ جائیداد کی دوبارہ آبادکاری ہے۔ نجی املاک(Private Property) اپنے مالک کو ان املاک کی زیادہ سے زیادہ ترقیمت کرنے کے لیے ترغیبات دے کر بھی کارکردگی کو فروغ دیتی ہے۔ لہٰذا ، وسائل جتنا زیادہ قیمتی ہے ، مالک کو اتنا ہی تجارتی طاقت مہیا کرتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں ، جو شخص جس جائیداد کا مالک ہوتا ہے وہ اس جائیداد سے وابستہ کسی بھی قیمت کا حق دار ہوتا ہے۔

افراد یا کاروباری اداروں کو اعتماد کے ساتھ اپنے سامان کو استعمال کرنے کے لیے ، ایک ایسا نظام ہونا چاہیے جو نجی املاک کی ملکیت اور ان کی منتقلی کے قانونی حق کی حفاظت کرسکے۔ ایک سرمایہ دارانہ سماج کا دارو مدار نجی املاک کے حقوق، باہمی معاہدوں اور منصفانہ سلوک پر ہوتا ہے۔

جب کوئی جائیداد کسی کی نجی ملکیت نہیں ہوتی ہے بلکہ عوام کے درمیان مشترک ہوتی ہے، تو یہ عام لوگوں کے المیے(Tragedy of the Commons) کو جنم دیتا ہے ۔ ایک مشترک وسائل جسے سبھی لوگ استعمال کرسکتے ہیں، اس کے تئیں لوگوں کا ایک المیہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے وہ کسی حد تک استفادہ کرتے ہیں لیکن اس کو سدھارنے یااس کی برقراری کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا ہے۔وسائل کی نجی کاری(Privatizing)، مختلف رضاکارانہ یا غیر ضروری اجتماعی استعمال کے، مسئلے کا ایک ممکنہ حل ہے۔

سرمایہ دارانہ معاشرے میں منافع بھی نجی املاک کے تصور سے وابستہ ہوتا ہے۔ ایک فرد صرف نجی ملکیت کے رضاکارانہ تبادلے (Voluntary Exchange)میں تبھی داخل ہوتا ہے جب وہ یہ مانتا ہے کہ تبادلہ سے اسے نفسیاتی یا مادی فائدہ ہوگا۔ اس طرح کے کاروبار میں ، ہر فریق لین دین سے اضافی نفع حاصل کرتا ہے۔ رضاکارانہ تجارت ایک ایسا طریقہ کار ہے جو سرمایہ دارانہ نظام میں سرگرمی لاتا ہے۔ وسائل کے مالک صارفین کے بالمقابل ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہیں ، اور بدلے میں سامان اور خدمات کے لحاظ سے دوسرے صارفین سے مقابلہ کرتے ہیں۔ اس ساری سرگرمی کو قیمتوں کے نظام میں تشکیل دیا گیا ہے ، جو وسائل کی تقسیم میں ہم آہنگی اوررسد و طلب(Supply and Demand) میں توازن رکھتا ہے۔

ایک سرمایہ دار، سرمایہ دارانہ سامان کو زیادہ مؤثر انداز میں استعمال کرتے ہوئے سب سے زیادہ منافع کماتا ہے اور سب سے زیادہ قیمت والی چیز پیدا کرتا ہے ۔ اس نظام میں ایک فرد رضاکارانہ طور پر سرمایہ دار کا سامان یا خدمت خریدتا ہے۔ زیادہ منافع اس بات کی طرف اشارہ کرتاہے کہ کم قیمتی بیکار اشیا کو زیادہ قیمتی چیزوں میں تبدیل کردیا گیا ہے ۔ اس کے برعکس ، جب سرمایہ دارانہ وسائل کو مؤثر انداز میں استعمال نہ کیا جائے اور اس کے بجائے کم قیمتی آؤٹ پٹس(outputs) تیار کیے جائیں تو سرمایہ دار کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سرمایہ دارانہ معاشرے میں نجی افراد پیداوار کے عوامل(Factors) پر قابو رکھتے ہیں۔ تاہم ، سرمایہ دارانہ نظام کو سرکاری قوانین کے ذریعے کنٹرول کیا جاسکتا ہے ، اور سرمایہ دارانہ کوششوں کے منافع پر بھاری ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔ "آزاد انٹرپرائز" حکومت کے زبردستی اثر و رسوخ سے پاک معاشی تبادلہ کے ایک نظام کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے ۔ اگرچہ اس کا امکان نہیں ،مگر ایسا نظام تصور کرنا ممکن ہے جہاں افراد جائیداد کے تمام حقوق مشترک طور پر منتخب کریں۔

12.6.1 سرمایہ دارانہ معیشت کی خصوصیات(Characteristics of Capitalist Economy)

آیئے سرمایہ داری یا سرمایہ دارانہ معیشت کی اہم خصوصیات پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

نجی ملکیت(Private Property)

یہ سرمایہ داری کا خاصا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نجی ملکیت جیسے پراپرٹی ، فیکٹریاں ، مشینیں ، پلانٹس وغیرہ پرائیویٹ افراد اور کمپنیوں کی ملکیت ہوسکتی ہے۔ اس حق کے تحت تین چیزیں شامل ہیں: ہر فرد کسی بھی طرح کی جائیداد حاصل کرسکتا ہے ، وہ ان املاک کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرسکتا ہے ، اسے وراثت کا بھی حق حاصل ہے۔ یعنی وہ جائداد کو اپنے باپ دادا سے وراثت میں پا سکتا ہے اور وہ اسے اپنی موت کے بعد اپنے جانشینوں تک بھی منتقل کرسکتا ہے۔

انٹرپرائز کی آزادی(Freedom of enterprise)

سرمایہ داری معیشت کے اس نظام کے تحت ہر فرد کو بغیر کسی مداخلت کے اپنے معاشی فیصلے کرنے کا حق حاصل ہے۔ یہ صارفین اور پیدا کرنے والے دونوں پر عائد ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک پروڈیوسر کسی بھی سامان یا خدمت کو تیار کرنے کے لیے آزاد ہے اور صارف اپنی خواہشات کے مطابق جس سے بھی چاہے خرید سکتا ہے،اور بغیر کسی پابندی کے وہ کام کرسکتاہے۔

منافع کا مقصد(Profit Motive)

منافع کا مقصد ہی کسی بھی سرمایہ دارانہ معیشت کو چلانے والی طاقت ہے۔ اس سسٹم میں ، تمام کمپنیاں زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کے لیے صارفین کے لیےاپنی مصنوعات تیار کرنے اورانہیں فروخت کرنے کے بارے میں سوچ رکھتی ہیں۔

قیمت کا طریقہ کار(Price Mechanism)

اس سسٹم کے تحت مارکیٹ میں طلب اور رسد (demand and supply) کا اصول پیداوار کی سطح اور اسی مناسبت سے مصنوعات کی قیمتوں کا تعین کرتا ہے ۔ قیمت کا طریقہ کار سرمایہ دارانہ معیشت کے کاموں کو کنٹرول کرتا ہے۔ رسد اور طلب کی قوتیں معیشت میں قیمتوں اور پیداوار کی سطح کا تعین کرتی ہیں۔حکومت کی اس معاملے میں کوئی مداخلت نہیں ہوتی۔

صارفین کی خودمختاری(Consumer Sovereignty)

اس میں صارفین کے مطالبات کے ذریعے بازار پر قابو ہوتا ہے۔ یہ کمپنیوں کے ذریعے کی جانے والی پیداوار کی سطح کو منظم کرتا ہے اور صارف یہ فیصلہ کرنے کے لیے آزاد ہے کہ کن مصنوعات کو خریدنا ہے۔

آزادانہ تجارت(Free trade)

اس نظام میں بین الاقوامی تجارت کو فروغ ملتی ہے۔

حکومتی مداخلت(Government Interference)

سرمایہ دارانہ معیشت میں کاروبار کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں حکومت کی مداخلت نہیں ہوتی۔ صارف اور پروڈیوسر کسی بھی پیداواریا خدمات سے متعلق اپنے فیصلے کرنے میں آزاد ہیں۔

مزدوری منڈیوں میں لچک(Flexibility in labour markets)

سرمایہ دارانہ نظام میں افرادی قوت کی خدمات حاصل کرنے اورانہیں برخواست کرنے میں لچک ہوتی ہے۔

ملکیت کی آزادی(Freedom of Ownership)

اس نظام میں فرد کسی بھی طرح کی جائیداد کو جمع کرسکتا ہے اور اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرسکتا ہے ، پھر اس کی موت کے بعد اسی جائیداد کو وراثت کے حق سے جانشینوں کے حوالے کردیا جاتا ہے۔

12.6.2 سرمایہ دارانہ معیشت کے فوائد(Advantages of Capitalist Economy)

سرمایہ دارانہ معیشت کے فوائد درج ذیل ہیں۔

(i) سرمایہ دارانہ معیشت میں زیادہ کارکردگی ہوتی ہے کیوں کہ صارفین کی طلب کے مطابق مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔

(ii) حکومت یا افسر شاہی کی مداخلت کم ہے۔

(iii) جدت طرازی (innovation) کے لیے بہتر گنجائش ہوتی ہیں۔ چوں کہ کمپنیاں اپنی پیش کشوں کے ساتھ بازار کا ایک بڑا حصہ حاصل کرنے کی خواہش مند ہوتی ہیں۔

(iv) یہ کسی بھی طرح کے امتیازی سلوک کی حوصلہ شکنی کرتا ہے ، تاکہ تجارت کسی بھی رکاوٹ کے بغیر دو فریقوں کے مابین ہوسکے۔

12.6.3 سرمایہ دارانہ معیشت کے نقصانات(Disadvantages of Capitalist Economy)

(i) سرمایہ داری آمدنی میں عدم مساوات کا باعث بنتی ہے۔

(ii) سرمایہ داری میں ، فرمس(firms) مزدوروں اور صارفین پر اجارہ داری (monopoly)حاصل کرسکتی ہیں۔

(iii) سرمایہ دارانہ معیشت کا زیادہ منافع کا حصول وسائل کو اس طرح استعمال کرنے کا باعث بنتا ہے کہ قدرتی توازن کو ختم کرکے ماحولیاتی مسائل پیدا کرسکتی ہے۔

12.7 اشتراکی معیشت(Socialist Economy)

اشتراکی معیشت کی خصوصیات سرمایہ داری کی خصوصیات کے برعکس ہیں ان کو کارل مارکس نے سب سے زیادہ موثر انداز میں بیان کیا ہے۔ سوشلزم ایک معاشی نظام ہے جس میں پیداوار کے ذرائع اجتماعی طور پراور عام طور پر حکومت کی ملکیت ہوتے ہیں۔ سوشلسٹ کا مطلب ہے وہ نظام جس کے تحت معاشی نظام کو حکومت کے ذریعے کنٹرول اور نافذ کیا جاتا ہے تاکہ معاشرے میں لوگوں کے فلاح و بہبود اور مساوی مواقع کو یقینی بنایا جاسکے۔

اشتراکیت کا نظریہ سب سے پہلے کارل مارکس اور فریڈرک اینگلز (Karl Marx and Fredric Engels)نے ان کی کتاب " دی کمیونسٹ منیفیسٹو('The Communist Manifesto) " میں پیش کیا تھا۔ لفظ سوشلزم کا مطلب ہے 'سب کے

لیے سب کچھ'۔ **سیمویلسن (Samuelson)** کے مطابق ، "سوشلزم سے مراد پیداوار کے ذرائع پر سرکاری ملکیت اور اس کے ذریعے آمدنی کی تقسیم پر سرکاری ملکیت ہے ، "۔ سوشلزم کا سب سے اہم ہدف ذاتی نفع کا حصول نہیں بلکہ اجتماعی بھلائی کے لیے کام کرنا ہے: معاشرے کی ضروریات کو فرد کی ضروریات سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔

اس خیال کی وجہ سے افراد منافع کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ وہ سب کی بھلائی کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ اگر سرمایہ داری کے تحت حکومت معیشت کو اپنے کنٹرول سے آزاد ہونے دیتی ہے تو ، سوشلزم کے تحت حکومت معیشت کو کنٹرول کرتی ہے۔

مارکس نے کہا ، اشتراکیت کا مثالی نتیجہ ایسے سماج کا قیام ہے جو سماجی طبقوں سے مبرا ہو گا۔ ایسے معاشرے میں تمام افراد برابر ہوں گےاور مارکس کے مطابق درجہ بندی نہیں ہوگی۔ ظاہر ہے کہ کمیونسٹ معاشرے کے بارے میں مارکس کا نظریہ کبھی بھی پورا نہیں ہوا، اور وہ قومیں جو خود کو کمیونسٹ کہتی ہیں ، اس کے کمیونزم کے نظریہ سے بالکل ہٹ گئیں۔

اس نظام میں پیداوارپر حکومت کے ذریعے عوام کو اجتماعی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ کوئی نجی مکان مالکان(Private Landlords) اور فیکٹری مالکان (Factory Owners)نہیں ہوتے ہیں۔ تمام کاروبار ریاست کے ذریعے کیا جاتا ہے اور تمام منافع سرکاری خزانے کو جاتا ہے۔

سیمویلسن (Samuelson) کے مطابق ،

> " اشتراکیت کی اہم لوازمات یہ ہیں کہ تمام بڑی صنعتوں اور زمینوں کو عوامی یا اجتماعی ملکیت میں رکھا جائے اور یہ کہ وہ نجی منافع کے بجائے مشترکہ بھلائی کے لیے چلائے جائیں۔"

ویبز (Webbs) کے الفاظ میں،

> "ایک سماجی صنعت(Socialised Industry) ایک ایسی صنعت ہے جس میں پیداوارکے آلات عوامی اتھارٹی یا رضاکارانہ انجمنوں کے ملکیت میں ہوتے ہیں اور وہ دوسرے لوگوں کو فروخت کرکے منافع بخشنے کے مقصد سے نہیں ، بلکہ ان لوگوں کی براہ راست خدمت کے لیے ہوتے ہیں جن کی اتھارٹی یا انجمن نمائندگی کرتی ہے۔"

اشتراکی معیشت کی اہم خصوصیات(Main Features of Socialist Economy)

اشتراکی معیشت کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) اجتماعی ملکیت(Collective Ownership): اشتراکی معیشت میں ، پیداوار کے تمام ذرائع کمیونٹی کی ملکیت

ہوتے ہیں ، یعنی حکومت یا کوئی شخص کسی خاص حد سے زیادہ نجی ملکیت نہیں رکھ سکتا۔ لہٰذا ، حکومت ہی ہے جو ان وسائل کو معاشرتی بہبود کے مفاد میں استعمال کرتی ہے۔

(ii) **معاشی ، معاشرتی اور سیاسی مساوات(Economic, Social and Political Equality)**: اشتراکی معیشت کے تحت ، امیر اور غریب کے مابین برابری ہوتی ہے اور طبقاتی جدوجہد کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا ہے۔

(iii) **معاشی منصوبہ بندی(Economic Planning)**: اشتراکی معیشت کے تحت حکومت کچھ مقاصد طے کرتی ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ، حکومت معاشی منصوبہ بندی کرتی ہے۔ معاشی منصوبوں میں معیشت کے مرکزی مسائل سے متعلق ہر قسم کے فیصلے لیے جاتے ہیں۔ ایک مرکزی پلاننگ اتھارٹی ہوتی ہے ، جو معیشت کے لیے منصوبہ بناتی ہے۔

(iv) **بےمقابلہ (No Competition)**: سرمایہ دارانہ معیشت کے برعکس یہاں کوئی مقابلہ نہیں ہوتا ہے۔ کیوں کہ ریاست کو واحد کاروباری سمجھا جاتا ہے۔

(v) **حکومت کا مثبت کردار(Positive Role of Government)**: سوشلزم میں ، حکومت فیصلہ سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس طرح ، معاشی سرگرمیوں جیسے تقسیم ، تبادلہ ، کھپت ، سرمایہ کاری اور غیر ملکی تجارت وغیرہ پر حکومت کا مکمل کنٹرول ہوتا ہے۔

(vi) **قابلیت اور ضروریات کے مطابق کام اور اجرت(Work and Wages According to Ability and Needs)**: اشتراکی معیشت میں ، کام صلاحیت کے مطابق اور اجرت ضرورت کے مطابق، کے اصول پر عمل ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سوشلزم کے تحت "ہر ایک سے اس کی صلاحیتوں کے مطابق کام لیا جاتا ہے اور ہر ایک کو ان کی ضروریات کے مطابق اجرت دی جاتی ہے۔

(vii) **زیادہ سے زیادہ معاشرتی بہبود(Maximum Social Welfare)**: سوشلزم کا واحد مقصد معاشرے کی زیادہ سے زیادہ سماجی بہبود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مزدور طبقے کے استحصال کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ حکومت منصوبے بناتے ہوئے غریب عوام کی ضروریات پر گہری نظر رکھتی ہے۔

12.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ معیشت سے مراد وہ معاشرتی ادارے ہیں جن کے ذریعے معاشرے کے وسائل (سامان اور خدمات) کا انتظام کیا جاتا ہے۔ معیشت کے مختلف اقسام مختلف معاشروں میں موجود ہیں مثال کے طور پر قبائلی

معاشرے میں شکار اور اجتماع معاشی کا بنیادی وسیلہ ہے ، زرعی معاشرے میں کاشت کاری اور مویشی پالنا معاشرے کا بنیادی ماخذ ہے ، جدید معاشرے میں سرمایہ داری اور سوشلزم معیشت کا بنیادی ذریعہ ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- معیشت کی اصطلاح کے معنی اور تعریف لکھیں اور اس کے اقسام پر روشنی ڈالیں۔
- سرمایہ دارانہ اور اشتراکی معیشت کے فرق کو واضح کریں۔
- قبائلی معیشت پر نوٹ لکھیں۔

12.9 کلیدی الفاظ (Key Words)

کام (Work): کوئی ایسا کام کرنا جس کے لیے جسمانی یا ذہنی کوشش کی ضرورت ہو ، تاکہ پیسہ کمایا جا سکے یا کچھ حاصل ہو سکے۔

معیشت (Economy): معیشت پیداوار ، تقسیم اور تجارت کا ایک ایسا شعبہ ہے جس کے ساتھ ساتھ مختلف ایجنٹوں کے ذریعے سامان اور خدمات کا استعمال ہوتا ہے۔

سرمایہ داری (Capitalism): سرمایہ داری اکثر ایک معاشی نظام کے طور پر سمجھا جاتا ہے جس میں افراد اپنے مفادات کے مطابق پیداوار کے وسائل کی ملکیت اور ان پر کنٹرول رکھتے ہیں ، اور بازاروں میں آزادانہ طور پر قیمتوں کا تعین طلب اور رسد کے اصول پر ہوتا ہے۔

مخلوط معیشت (Mixed Economy): " مخلوط معیشت " کے معنی معیشت میں سرکاری شعبے اور نجی شعبے دونوں کے باہمی وجود مراد ہیں۔کچھ شعبے حکومت کے زیر کنٹرول جب کہ کچھ شعبے نجی ملکیت کے تحت ہوتے ہیں ۔

صارف (Consumer): صارف وہ ہوتا ہے جو استعمال کے لیے سامان یا خدمات حاصل کرتا ہے ۔اس کے بدلے وہ رقم ادا کرتا ہے،اور اس کا مقصد ان اشیا کا استعمال ہوتا ہے۔

12.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

12.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ _______________ وہ پہلا سماجی مفکر ہے جس نے صنعتی انقلاب کے دوران فیکٹریوں میں آرہے حالات کا جائزہ لیا؟

(a)میکس ویبر (b)ایمائل درکھیم (c)کارل مارکس (d)ہنری اروِن

2۔ یہ کس نے کہا کہ 'اشتراکیت کا مثالی نتیجہ ایسے سماج کا قیام ہے جو سماجی طبقوں سے مبرا ہو گا' ؟

(a)میکس ویبر (b)تھیوڈر شانین (c)کارل مارکس (d) امائل درکھائم

3۔ کام کو "آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمی" کے طور پر یا "بطور خوشی یا تفریح کی قربانی میں توانائی کے اخراجاتی مقصد کی سرگرمی" کے طور پر کون بیان کرتا ہے؟

(a)آربی لال (b)میکس ویبر (c)ریمنڈ فرتھ (d)ہنری اروِن

4۔ اس قبیلے کا نام بتائیں جو شکار، ماہی گیری اور اجتماع کی معیشت پر مبنی ہے۔

(a)گارسیا (b) کوریا (c) بھوٹیاز (d)سہریہ

5۔ اس قبیلے کا انتخاب کریں جس کا تعلق اترپردیش سے نہیں ہے۔

(a)گارسیا (b) کوریا (c)بھوٹیاز d))سہریہ

6۔ راجستھان میں پائے جانے والے قبیلے کا نام بتائیں۔

(a) سنتھال b)) ڈبلہ (c) مینا (d) کولی

7۔ انگلینڈ میں سرمایہ دارانہ نظام کی اصل کا پتہ کب لگایا جاسکتا ہے؟

(a)18 ویں قبل مسیح (b) 17ویں قبل مسیح (c) 19ویں قبل مسیح (d) 16ویں قبل مسیح

8۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سرمایہ دارانہ معاشرے کی خصوصیت نہیں ہے۔

(a)نجی ملکیت b))منافع کا مقصد (c)قیمت میکانزم (a)اجتماعی ملکیت

9۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سوشلسٹ سوسائٹی کی خصوصیت نہیں ہے۔

(a)معاشی منصوبہ بندی b))بے مقابلہ (c)صارفین کی خود مختاری (d) حکومت کا مثبت کردار

10۔ مندرجہ ذیل قبیلوں میں سے کون سا قبیلہ کاشت کاری اور لمبرنگ پر منحصر نہیں ہے۔

(a) کھونڈ (b) گونڈ (c) سورا (d) سہریہ

12.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ کام کی اصطلاح کے معنی اور تعریف پر تبادلہ خیال کیجیے۔

2۔ زرعی معیشت پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

3۔ سوشلسٹ معیشت پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

12.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ کام اور معیشت کے معنی اور تعریف لکھیے۔

2۔ سرمایہ دارانہ اور سوشلسٹ معیشت پر ایک نوٹ لکھیے۔

3۔ قبائلی اور زرعی معیشت پر ایک نوٹ لکھیے۔

12.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

1. Andre Beteille, 1974, Studies in Agrarian Social Structure, Oxford University Press, New Delhi
2. Haralambos & Holborn, 2018,Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. Madan and Majumdar, 2020, An Introduction to Social Anthropology, Asia Publishing House, Mumbai
4. Shankar Rao, 2019,Sociology, S.Chand, New Delhi

اکائی 13۔ ثقافت

(Culture)

اکائی کے اجزا

13.0 تمہید
13.1 مقاصد
13.2 ثقافت کی تعریفیں
13.3 ثقافت کی خصوصیات
13.4 ثقافت کے افعال
13.5 ثقافت کے اجزا یا عناصر
13.6 ثقافت کی قسمیں
13.7 ثقافت اور سماج
13.8 ثقافتی اضافیت
13.9 ثقافتی نسلی مرکزیت
13.10 اکتسابی نتائج
13.11 کلیدی الفاظ
13.12 نمونہ امتحانی سوالات
13.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
13.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
13.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
13.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

13.0 تمہید (Introduction)

ہر سماج میں کسی نہ کسی قسم کی ثقافت ضرور پائی جاتی ہے۔تمدن ہی انسان کو عام حیوانات سے ممتاز بناتی ہے۔ انسان کی انفرادی اور سماجی زندگی اس کے تمدن کا عکس ہوتی ہے۔ تمدن انسانی زندگی کی تشکیل کرتی ہےاور اس کی نوعیت اکتسابی ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں اس کو ذہنی ارتقا سے جوڑ کر دیکھا جاتاہے۔ فرد ہی ثقافت کے اجزا کو اپناتا ہے۔ تمدن کا انحصار فرد کی اکتسابی صلاحیت اور اس کی ذہنی نشوونما پر ہوتا ہے۔18ویں اور19ویں صدی کے مورخوں نے ثقافت اور تہذیب کو ہم معنی بتایاہے۔ ابتدا میں ثقافت کا تعلق اعلا سماجی گروہوں سے تھا، لیکن اس محدو مفہوم کی وجہ سے ثقافت کی از سرنو تعریف کی گئی جس کے مطابق ثقافت میں برتاؤ کے تمام نمونوں اور طرز زندگی کو شامل کیا گیاہے۔

ثقافت کی اصطلاح لاطینی لفظ ' Colere ' سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی نشوونما پانا،تربیت پانا یا پرورش پانا ہے۔ کسی بھی سماج کی ثقافت میں مشترک اقدار، فہم، خیالات وتصورات اور مقاصدشامل ہوتے ہیں جن کو پچھلی نسلوں سے حاصل کرتے ہوئے سماج کے موجودہ اراکین پر نافذ اور اگلی نسلوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔ بعض وقت ہم کسی فرد کو تمدن یافتہ یا مہذب انسان کہتے ہیں۔ اس کامطلب یہ ہے کہ یہ فرد چند مخصوص خصوصیات کا حامل ہے جیسے اس کا انداز گفتگو، آداب، زبان وادب،موسیقی اورمصوری وغیرہ سے لگاؤ۔ ان خصوصیات کی بنا پروہ دوسروں سے منفرد اور ممتاز ہوجاتا ہے۔ ان معنوں میں ثقافت سے مراد فرد کی چند شخصی صفات ہیں لیکن سماجی علوم میں ثقافت کی اصطلاح کا استعمال اس مفہوم میں نہیں کیاجاتا۔ بعض اوقات تمدن کا استعمال کسی تقریب،کسی پروگرام یا کسی کلچرل پروگرام کے لیے کیاجاتا ہے۔ اس مفہوم میں تمدن کی شناخت، جمالیات یا فنون لطیفہ جیسے موسیقی، ڈرامہ یا رقص کے پروگراموں سے ہوتی ہے۔ یہ بھی لفظ تمدن کے تکنیکی مفہوم سے بالکل الگ ہے۔

تمدن کا استعمال سماجیات اور انسانیات میں یکساں معنوں میں ہوتا ہے۔ تمدن سے مراد انسانوں کی طرز زندگی، برتاؤ،عقائد،احساسات اور افکار ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں ہروہ چیز شامل ہیں جس کولوگوں نے سماجی افراد کے طورپرحاصل کیا ہو۔کئی ماہرین انسانیات نے تمدن کی تعریف مختلف طریقوں سے کی ہے جس کو ہم اگلے صفحات میں جاننے کی کوشش کریں گے۔

13.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- تمدن کے تصور اور اس کی خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- تمدن کے فرائض اورعناصر کو سمجھ پائیں ۔

- تمدنی اضافیت اور تمدنی نسلی مرکزیت کی اصطلاحات سے واقفیت حاصل کرسکیں۔

13.2 ثقافت کی تعریفیں (Definitions of Culture)

1۔ **ایڈورڈ بی ٹائیلر** نے تمدن کی تعریف اس طرح کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "ثقافت وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم، عقائد، اخلاق، قوانین، رسومات اور ایسی دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جن کو انسان سماج کے رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے۔"

2۔ **میلی نوسکی** تمدن کو انسانی ضروریات کے رد عمل سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ تمدن کو ایک اہم حقیقت تصور کرتا ہے، اور اسے ایک حیاتیاتی (Biological) اور اخذ کردہ (Derived) ضروریات کی تسکین کے لیے اپیریٹس یا آلات (Apparatus) کے طور پر سمجھتا ہے۔

3۔ **ڈیوڈ بڈنی** کہتا ہے کہ ثقافت زرعی حقائق (کاشت کاری)، مصنوعات (صنعتیں)، سماجی حقائق (سماجی تنظیم) اور ذہنی حقائق (زبان، مذہب، آرٹ وغیرہ) کی پیداوار یا حاصل ہے۔

4۔ **میک آئیور اور پیج** کے مطابق تمدن اسٹائیل (طرز)، اقدار، جذباتی وابستگیوں اور ذہنی کارناموں کا میدان ہے۔ یہ ہماری روزمرہ کی طرز زندگی اور طرز فکر کا اظہار ہے جو آرٹ، ادب، بین عمل اور لطف اندوزی کے طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

5۔ **رابرٹ برسٹیڈ** کا خیال ہے کہ ثقافت وہ سنجیدہ نظام ہے جو سماج کے رکن کی حیثیت سے ہمارے سوچنے اور کام کرنے کے طریقوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

6۔ **سنگر** کے مطابق تمدن کی موجودہ تعریفیں بہت زیادہ رسمی اور مجرد ہیں۔ تمدن کی تعریف عام طور پر برتاؤ یا کردار کے طور پر کی جاتی ہے جس کا سماجی تعلقات اور مادی مصنوعات کے ذریعے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

7۔ **پھاٹک، بھگت اور کشلک** نے تمدن کو ایسا تصور قرار دیا ہے جسے دنیا کے مختلف مقامات میں کئی سماجی علوم میں انسانی فکر کے طریقوں میں تبدیلی کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

8۔ **جے پی لیڈرک** (J.P Lederach) کے مطابق ثقافت میں مشترکہ معلومات اور اسکیمیں شامل ہیں جسے افراد کے ایک گروہ نے سمجھنے، تشریح کرنے، اپنے اطراف کی سماجی حقیقتوں کے اظہار کرنے اور ان کے رد عمل کے لیے تشکیل دیا ہے۔

9۔ **آر لنٹن** (R.Linton) کے مطابق ثقافت اکتسابی برتاؤ اور برتاؤ کے نتائج کی شکل ہے۔ جس کے اجزا اور عناصر مشترک ہوتے ہیں اور مخصوص سماج کے اراکین کے ذریعے منتقل کیے جاتے ہیں۔

10۔ **جی ہاف اسٹیڈ** (J. Hofstede) کہتا ہے کہ ثقافت ذہن کی اجتماعی پروگرامنگ ہے جو ایک زمرہ کے لوگوں کو دوسروں سے الگ کرتا ہے۔

11۔ **مجمدار** کے مطابق ثقافت انسان کے ماڈی اور غیر ماڈی کارناموں کا مجموعہ ہوتا ہے اور سماجیاتی اعتبار سے روایات اور مواصلات کے ذریعے عمودی اور افقی اقدار میں قابل منتقلی ہوتا ہے۔

اس طرح عام معنوں میں ثقافت سے مراد وہ برتاؤ ی نمونے ہیں، جن کو علامات کے ذریعے سماجی اعتبار سے حاصل اور منتقل کیا جاتا ہے۔اس میں زبان،روایات،رسومات اوراداارے شامل ہیں۔

13.3 ثقافت کی خصوصیات(Characterstics of Culture)

مندرجہ بالا تعریفات کی بنیاد پر ثقافت کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

i. **ثقافت اکتسابی ہوتی ہے :** ثقافت حیاتیاتی طریقے سے منتقل نہیں ہوتی بلکہ سماج کاری کے طریق کے ذریعے اس کو سیکھا جاتا ہے۔ ہرسکوٹز (Herskovits) نے ثقافتیت (Enculturation)کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ ثقافتیت کے ذریعے فرد سماج کے ابتدائی آداب اور طور طریقے سیکھتا ہے۔ہاتھ ملانا، سلام کرنا، شکریہ ادا کرنا، برتن میں کھانا، اخبار بینی، کار چلاناوغیرہ۔ یہ سماج کے وہ طور طریقے ہیں جن کو فرد سماج میں رہتے ہوئے سیکھتا ہے۔ فرد کی یہ اکتسابی صلاحیت اس کو دوسرے حیوانات سے ممتاز بناتی ہے۔

ii. **ثقافت ترسیلی ہوتی ہے:** یعنی فرد کی ترسیلی صلاحیت کی وجہ سے ثقافتی خصوصیات اور ثقافتی اجزا ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتے ہیں جیسے رسومات،روایات،عقائد،خیالات،اقدار،اخلاق وغیرہ نسل درنسل منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

iii. **ثقافت سماجی ہوتی ہے :** ثقافت علاحدگی میں تشکیل نہیں پاتی۔ ثقافت سماج کی پیداوار ہے۔ فرد کے معیارات اور برتاؤ ایک مخصوص گروہی ثقافت کی نمائندگی کرتے ہیں جس میں وہ رہتا ہے۔ انسان سماجی ماحول میں رہتے ہوئے انسانی صفات اور طور طریقوں کوراست یابالراست طورپر اپناتا ہے اور اس کے سیکھنے کے اقدار اور طور طریقے سماجی نوعیت کے ہوتے ہیں۔اس طرح ثقافت بھی سماجی ہوتی ہے۔

iv. **ثقافت مجموعی اور جاری رہتی ہے:** ثقافتی طریق ایک مسلسل اور جاری رہنے والا عمل ہے جو تاریخی ترقی کے ذریعے مجموعی نوعیت اختیار کرتا ہے۔ ثقافت کی مثال ایک قسم کے نہر جیسی ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل میں آبیاری کرتی ہے۔ لنٹن جیسے ماہر سماجیات نے ثقافت کو انسانی سماج کا ورثہ کہا ہے۔

v. **ثقافت حرکی اور مطابقتی ہوتی ہے :** مختلف ثقافتی پہلو نئے ماحول یا طبعی اور سماجی ماحول کے چیلنجوں سے مطابقت پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح یہ حرکی ہوتی ہے۔ ثقافت طبعی دنیا کے بدلتے حالات سے مطابقت پیدا کرتی ہے اور یہ فطری ماحول میں مداخلت کرتے ہوئے افراد کو مطابقت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

vi. **ثقافت تسکین دہ ہوتی ہے :** ثقافت مناسب مواقع فراہم کرتے ہوئے خواہشات کی تکمیل کے لیے ذرائع فراہم کرتی ہے۔ یہ

ضروریات سماجی یا حیاتیاتی ہوتے ہیں۔ ایک جانب روٹی، کپڑا اور مکان کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری جانب نام، شہرت اور دولت کی خواہش ہوتی ہے۔ ان کی تکمیل ثقافتی ذرائع اور ثقافتی طور طریقوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہ فرد کی مختلف سرگرمیوں کا تعین اور رہنمائی کرتی ہے۔ دراصل ثقافت ایک ایسا طریق ہے جس کے ذریعے فرد اپنی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے۔

vii. **ثقافت کی نوعیت ایک سماج سے دوسرے سماج میں مختلف ہوتی ہے :** ہر سماج کی اپنی ایک ثقافت ہوتا ہے جو دوسرے سماج سے علاحدہ ہوتی ہے۔ رسومات، روایات، اخلاق، عقائد وغیرہ جیسے ثقافتی اجزا ہر سماج میں یکساں نہیں ہوتے۔ وقت کے ساتھ ثقافت میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ کوئی ثقافت مستقل یا غیر تغیر پذیر نہیں ہوتی۔

viii. **ثقافت مجرد ہوتی ہے :** ثقافت افراد کے ذہنوں یا عادات واطوار میں موجود رہتی ہے۔ ثقافتی فکر اور عمل کے مشترک طریقے ہیں۔ ثقافتی برتاؤ کی نموداری کے کچھ درجات ہوتے ہیں۔ افراد کی باقاعدہ سرگرمیوں سے لے کر ان سرگرمیوں کو انجام دینے کے اندرونی وجوہات ہیں۔ بہ الفاظ دیگر ہم ثقافت کو دیکھ نہیں سکتے صرف انسانی برتاؤ کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ برتاؤ باقاعدہ اور پیٹرن فیشن (Pattern Fashion) میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔

ix. **ثقافت برتاؤ کی پیداوار ہے :** فرد برتاؤ کے نمونوں کو ثقافت کے ذریعے سیکھتا ہے۔ فرد کے برتاؤ کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ تیرنا سیکھتا ہے، دوسروں سے نفرت کرتا ہے، یا کسی کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتا ہے۔ یہ اس کے سابقہ برتاؤ کی نشانیاں ہیں۔ دونوں صورتوں میں انسانی برتاؤ اس کے برتاؤ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ دوسروں کے تجربات سے فرد متاثر ہوتا ہے اور اس کی کئی ثقافتی خصوصیات اور صلاحیتیں اس کے اپنے ماضی کے برتاؤ کی پیداوار ہوتی ہیں۔

x. **ثقافت میں رجحانات اقدار اور علم شامل ہیں:** لوگوں کی سوچ میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے خیالات، رجحانات اور تصورات کو اپنا ذاتی سمجھتے ہیں۔ کسی کے رویوں اور نظریات کی انفرادیت کا جائزہ لینا آسان ہوتا ہے۔ جب دوسرے لوگوں کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے تو اس میں کسی کے اختلافی نظریات پر بہت زیادہ دزور نہیں ہوتا مگر جب نا اتفاقی یا اختلاف ہوتا ہے تو عام طور پر اسے اجاگر کیا جاتا ہے۔ تاہم، اختلافات ثقافتی بھی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص کیتھولک ہے اور دوسرا شخص پروٹسٹنٹ، ایسے میں اختلافات ثقافتی ہوتے ہیں۔

xi. **ثقافت میں مادی اشیا بھی شامل ہوتی ہیں :** انسان کے برتاؤ کی وجہ سے اشیا کی تخلیق ہوتی ہے۔ اشیا کی تیاری میں بے شمار اور مختلف مہارتوں اور ہنر کی ضرورت ہوتی ہے جن کو افراد طویل عرصے سے حاصل کرتے آرہے ہیں۔ انسان کسی نہ کسی چیز کی تخلیق کرتا آرہا ہے۔ انسان کو یہ خیال آتا رہتا ہے کہ وہ حقیقتاً فولاد کو یا جنگی جہاز کو نہیں بناتا بلکہ یہ تمام اشیا اولاً فطری حالت میں پائی جاتی ہیں۔ انسان صرف ان کی ہیئت کو بدل دیتا ہے۔ یعنی ایک شکل سے دوسری شکل میں لاتا ہے جس کو وہ استعمال کرتا ہے۔

xii. **سماج کے افراد ثقافت کو اپناتے ہیں:** اکتسابی برتاؤ کے نمونے اور برتاؤ کے نتائج ایک یا دو افراد کے پاس نہیں ہوتے بلکہ ایک بڑا گروہ

ان کا حامل ہوتا ہے۔ اس طرح کئی ملین افراد اس قسم کے برتاوی نمونوں کو شیئر کرتے ہیں جیسے عیسائیت، آٹوموبائیلس کا استعمال یا کوئی زبان۔ افراد ثقافت کے کسی حصے کو غیر مساوی طور پر اپناتے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکی عیسائیت کے معتقد ہیں۔ بعض افراد کے لیے عیسائیت بہت اہم ہے اور ان کی زندگی میں غالب وبرتر ہے۔ دیگر افراد کے لیے یہ کم اہمیت کی حامل ہے۔ جب کہ بعض دوسرے افراد کے لیے اس کی معمولی اہمیت ہے۔ بعض افراد ثقافت کے مختلف پہلوؤں کو ساجھا کرتے ہیں مثلاً عیسائیوں میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ آزاد خیال یا قدامت پسند، پادری یا عام افراد۔

xiii. **ثقافت فوق نامیاتی ہوتی ہے:** بعض اوقات ثقافت فوق نامیاتی کہلاتی ہے یعنی ثقافت فطرت سے بالاتر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک ماہر نباتات جو ایک درخت کا مشاہدہ کرتا ہے اس کے لیے وہ کئی مفہوم کا حامل ہوتا ہے۔ ایک بوڑھی عورت درخت کو دوپہر کے وقت سایہ کے لیے استعمال کرتی ہے، ایک کسان اس کے پھل توڑتا ہے، ایک موٹر نشین اس سے ٹکراتا ہے اور نوجوان عاشق اپنے نام کندہ کرتے ہیں۔ یکساں طبعی اشیا اور طبعی خصوصیات دوسرے معنوں میں بالکل مختلف قسم کی ثقافتی اشیا اور ثقافتی خصوصیات کی تشکیل کرتے ہیں۔

xiv. **ثقافت ایک انسانی پیداوار ہے :** ثقافت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو خود کار یا انسانی کارندوں سے آزاد ہو۔ یہ ثقافت کے مزاحمت کے لیے ایک غیر شعوری رجحان ہے تاکہ اس کو زندگی عطا کرتے ہوئے ایک شئے تصور کیا جائے۔ ثقافت پر عمل کے ذریعے سماج کی تخلیق ہوتی ہے اور اپنی بقا کے لیے اس کا سماج پر انحصار ہوتا ہے۔ واضح مفہوم میں ثقافت اپنے طور پر کچھ نہیں کرتی۔ یہ فرد کو مخصوص انداز میں عمل پیرا ہونے کے لیے نہیں کہتی اور نہ ہی ایک عام فرد کو بے ترتیب اور بے آہنگ فرد بناتی ہے۔ مختصر یہ کہ ثقافت ایک انسانی پیداوار ہے۔ اس کا آزادانہ طور پر زندگی سے تعلق نہیں ہوتا۔

13.4 ثقافت کے افعال (Functions of Culture)

ذیل میں ثقافت کے افعال درج ہیں۔

i. **ثقافت حالات کی وضاحت کرتا ہے :** ہر ثقافت میں بہت سے لطیف اشارے ہوتے ہیں جو صورت حال کی وضاحت کرتے ہیں۔ ثقافت بتاتی ہے کہ کس کو لڑائی کرنی چاہیے، کس کو دوڑ لگانا چاہیے، ہنسنا چاہیے یا محبت سے پیش آنا چاہیے۔ مثلاً فرض کرو کہ اگر کوئی آدمی آپ سے ملنے آتا ہے جس کا دایاں ہاتھ کمر کی سطح سے کھینچا ہوا ہو تو اس کا کیا مطلب ہے۔ ظاہر ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ اس سے دوستانہ انداز میں ہاتھ ملائیں۔ اس ثقافت سے ہر کوئی واقف ہوتا ہے۔ لیکن کسی دوسرے مقام پر یا وقت پر یہ کھینچا ہوا ہاتھ دشمنی یا وارننگ کی علامت ہے۔ کوئی یہ نہیں جانتا کہ اسے اس صورت

میں کیا کرنا چاہیے جب تک کہ وہ صوتحال سے واقف نہ ہوں۔ ہر سماج کے تضحیک آمیز اور لڑائی کے مخصوص کلمات ہوتے ہیں۔ صورت حال کی وضاحت کرنے والے اشارے لامحدود اقسام کے ہوتے ہیں جو شخص ایک سماج سے دوسرے سماج میں جاتا ہے اس کے اشاروں کو سمجھنے کے لیے برسوں لگ جاتے ہیں۔

ii. **ثقافت رجحانات،اقدار اورمقاصد کی توضیح کرتی ہے :** ہر فرد ثقافت سیکھتا ہے۔ثقافت فرد کےرجحانات،اقدار اورمقاصد کی صراحت کرتی ہے۔ فرد ثقافت کو بھی زبان کی طرح غیر شعوری طور پر سیکھتا ہے۔وہ رجحانات کومحسوس کرتے ہوئے مخصوص انداز میں عمل پیرا ہوتا ہے۔اقدار اچھائی اور خواہشات کے پیمانے ہوتے ہیں۔

مقاصد ہماری وہ کامیابیاں اور کارنامے ہیں جن کوہمارے اقدار قابل قدر سمجھتے ہیں مثلاً دوڑ میں جیتنا،یاکسی فرم کا صدر بننا۔مقاصد کی تصدیق کرتے ہوئے اور دوسروں کو مضحکہ آمیز قراردیتے ہوئے ثقافت انفرادی خواہشات کوپارلگاتا ہے۔اس طرح ثقافت مقاصد زندگی کا تعین کرتی ہے۔

iii. **ثقافت اوہام، داستانوں اور مافوق الفطری عقائد کی تفہیم کرتی ہے :** اوہام اور داستانیں ثقافت کا ایک حصہ ہوتی ہیں۔ یہ حوصلہ افزائی کے ذریعے غیروں کے دوبارہ نفاذ اور ایثاروقربانی کے ذریعے مصیبتوں میں دلاسہ دیتے ہیں۔ اس طرح کے سوالات کہ کیا بھوتوں کا وجود حقیقت میں ہے۔سماجیاتی اعتبار سے غیراہم ہے۔ جو لوگ اس میں یقین رکھتے ہیں وہ اپنے عقیدے کے مطابق کام کرتے ہیں۔ ہم کسی بھی گروہ کے برتاؤ کوان کے اوہام،داستانوں اور مافوق الفطری عقائد کی جانکاری کے بغیر سمجھ نہیں سکتے۔اوہام اور داستانیں کسی بھی گروہی برتاؤ کی بڑی طاقتیں ہوتی ہیں۔

الغرض ثقافت فرد کو کائنات کا تیار شدہ منظرفراہم کرتی ہے۔ الہیاتی طاقت اور اہم اخلاقی مسائل کی نوعیت ثقافت کی صراحت کردہ ہوتی ہے۔ ایک فردعام طور پر کسی کا انتخاب نہیں کرتا لیکن وہ عیسائی، بدھ مت، ہندو ، مسلمان یا کسی اورمذہبی روایات کے زیرتربیت ہوتا ہے۔ یہ روایات زندگی کے اہم سوالوں کا جواب دیتی ہیں اور زندگی کے بحران کو حل کرنے میں فرد میں پختگی پیدا کرتی ہیں۔

iv. **ثقافت برتاوی رجحانات فراہم کرتی ہے :** ایک فردکوکون سی غذا کا استعمال کرنا چاہیے یا لوگوں کے درمیان بلاخوف کیسے جیا جاتا ہے یہ جاننے کے لیے ایک فرد کوآزمائش اور غلطی (Trial and Error)کے مرحلے سے گزرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لیے تیار شدہ نمونوں کا ایک سیٹ موجود ہے۔ اس کو صرف سیکھنے اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ثقافت زندگی کے جملہ معاملات میں انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔

اگر افراد اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے ثقافت کا استعمال کرتے ہیں تو یہ واضح ہے کہ ثقافت انسان کی سرگرمیوں پر تحدیدات عائد کرتی ہے۔ منظم برتاؤ کوفروغ دیتا ہے اور بدنظمی والے برتاؤ پرپابندی لگاتی ہے۔ بغیراصولوں اور بغیرمعیارات والا

سماج جس میں صحیح اورغلط کی نشاندہی کی جاتی ہے بالکل ایسا ہی ہے جیسے بغیر ٹریفک سگنلس والی سڑک پر پرہجوم ٹریفک۔ اس سے افراتفری پھیلنے کااندیشہ ہوتا ہے۔ سماجی نظم اس مفروضے پر قائم نہیں ہوتا ہے کہ افراد کا برتاؤسماجی ہم آہنگی کے لیے سازگار ہوگا۔

13.5 ثقافت کے اجزایا عناصر (Components or Elements of Culture)

ثقافت کے اہم اجزامندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **زبان:** زبان خیالات اورمعلومات کے ترسیل کا بنیادی ذریعہ ہے۔ مقامی زبان کی جانکاری مددگارثابت ہوتی ہے کیوں کہ:

- یہ صورت حال کی واضح واقفیت میں معاون ہوتی ہے۔
- یہ مقامی افراد سے براہ راست رابطہ فراہم کرتی ہے۔
- مضمراتی مفہوم کی جانکاری دیتی ہے۔

2۔ **مذہب :** سماج کے روحانی عقائد اکثر اس قدر بااثرہوتے ہیں کہ وہ دیگرثقافتی پہلوؤں سے برترہوتے ہیں۔ نیز مذہب کے اثرات ان پرواضح ہوتے ہیں :

- لوگوں کے کام کرنے کے عادات۔
- کام اورسماجی رسومات۔
- سیاست اورکاروبار۔

3۔ **معیارات:** ثقافت برتاؤ کے معیارات اور توقعات کے اعتبار سے الگ الگ ہوتے ہیں۔ معیارات کی عام طورپردوقسمیں ہوتی ہیں۔ رسمی معیارات اورغیررسمی معیارات۔ رسمی معیارات کواصول اورقوانین کہاجاتا ہے۔ یہ برتاؤ کے معیارات ہوتے ہیں جن کوکسی بھی سماج میں بہت اہم تصورکیاجاتا ہے۔ غیررسمی معیارات کو لوک طریقے اور رسومات بھی کہتے ہیں۔یہ برتاؤ کے معیارات وہ ہیں جوکم اہمیت کے حامل ہوتے ہیں لیکن ہمارے برتاؤ پراثرانداز ہوتے ہیں۔

4۔ **علامات:** ہرثقافت میں مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں،جن کے مختلف رد عمل ہوتے ہیں۔ بعض علامتیں غیرزبانی یا اشاراتی مواصلات کی شکلیں ہوتی ہیں جب کہ دوسری علامات ماڈی ہوتی ہیں۔

5۔ **اقدار:** اقدارکسی بھی سماج کے اچھے یا برے، صحیح یا غلط ہونے سے متعلق خیالات ہوتے ہیں۔ جیسے یہ ایک عام

بات ہے کہ چوری ایک غیر اخلاقی اور بددیانتی والا عمل ہے اور اقدار ہی اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ صورت حال میں افراد کا ردعمل کیسا ہونا چاہیے یا ہوگا۔

6۔ **رویہ یا رجحان:** رویہ احساس یا مخصوص برتاؤ سے متعلق ایک مستقل رجحان ہے۔دراصل یہ لوگوں کے عقائد کے خارجی نمونے ہیں جن کو وہ دوسروں کواشارہ دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

7۔ **رسومات:** رسومات وہ طریقے یا اعمال کا مجموعہ ہوتے ہیں جن کو مخصوص حالات میں مخصوص معنوں کے ساتھ دہرایاجاتا ہے۔ جیسے ریٹائرمنٹ یا پروموشن کے وقت ادا کی جانے والی رسومات۔کمپنی کے تقریبات مختلف تہواروں کے موقع پر ادا کی جانے والی رسومات وغیرہ۔

8۔ **رسم ورواج اورآداب:** رسم ورواج عام اور مصدقہ اعمال ہیں۔ آداب وہ برتاؤ ہے جس کومخصوص سماج میں مناسب ماناجاتا ہے۔ ان میں برتاؤ کے وہ اصول شامل ہوتے ہیں جو صحیح یا غلط خیالات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ روایات، اصول اور تحریری قوانین کی شکل میں بھی ہوسکتے ہیں۔

9۔ **مادّی ثقافت:** دوسرا ثقافتی عنصر، کاریگری کا نمونہ یا وہ مادّی اشیا ہیں جوسماج کے مادّی ثقافت کی تشکیل کرتے ہیں۔ یہ ان اجزا پر مشتمل ہوتا ہے جن کوافراد تیارکرتے ہیں جیسے :

- معاشی انفراسٹرکچر (حمل و نقل، مواصلات اورتوانائی کی صلاحیتیں)۔
- سماجی انفراسٹرکچر (صحت،رہائش اور تعلیمی نظام)۔
- مالیاتی انفراسٹرکچر (بنک کاری،انشورنس اور مالیاتی خدمات)۔

10۔ **تعلیم:** تعلیم ثقافت کے کئی پہلوؤں پراثرانداز ہوتی ہے ۔ دراصل ثقافت تمام مصنوعی، اشیا، حالات، اوزار، تکنیکیں، خیالات، علامات اور افراد کے منفرد برتاوی نمونوں کا مجموعہ ہوتی ہے جو کسی حد تک مستقل ہوتے ہیں اور ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقلی کی صلاحیت رکھتے ہیں اور تعلیم ان تمام پہلوؤں کواثرانداز ہوتی ہے۔

11۔ **مادّی مصنوعات :** یہ ٹھوس، ظاہری اور تنظیمی ثقافت کے کلیدی عناصرہوتے ہیں۔ اگرآپ مختلف تنظیموں کا دورہ کریں توآپ کوپتہ چلے گا کہ اپنے طبعی وجودکی بنا پر، سہولتوں کے استعمال،مرکزیت یا مشترک سہولتوں کی بنا پر یہ تنظیمیں ایک دوسرے سے منفردہیں۔ یہ انفرادیت اتفاقی یا عارضی نہیں ہے بلکہ یہ کسی تنظیم میں افراد کے مشترک اقدار اورعقائد کے علامتی اظہار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کام کے مقام کا کلچر تنظیم کی کارکردگی پربہت زیادہ اثرانداز ہوتا ہے۔

12۔ **تقریبات:** یہ شعوری طورپر نافذ کردہ موضوعات ہوتے ہیں جو تنظیم کے ثقافتی اقدار اور مفروضات کو دوبارہ

نافذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ مثلاً ہر سال ٹاٹا اسٹیل یوم بانی (Founder's Day) مناتا ہے تاکہ تنظیم کے اصل اقدار سے وابستگی کی یاددہانی کرائی جائے۔ تقریبات کی اہمیت بتاتے ہوئے ڈیل اور کینڈی (Deal & Kennedy 1982) ہیں کہ واقعات کے اظہار کے بغیر ثقافت ختم ہوجاتی ہے۔ تقریبات کی غیر موجودگی میں اہم اقدار بے اثر ہوجاتے ہیں۔

13.6 ثقافت کی قسمیں (Types of Culture)

ثقافت کے مطالعے میں انسانی برتاؤ کے نمونوں کو سمجھنا ایک بہت بڑا کام ہے جب کہ کچھ غیر محدود طریقے ہیں جن کے ذریعے لوگ اپنے ثقافت کا اظہار کرتے ہیں۔ سماجی سائنس دانوں نے ثقافت کی دو قسمیں بتائی ہیں۔ مادی ثقافت اور غیر مادی ثقافت۔

مادّی ثقافت (Material Culture) : مادی ثقافت سے مراد اشیا، وسائل اور وہ مقامات ہیں جن کو لوگ اپنے ثقافت کی وضاحت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان میں مکانات، مدارس، چرچ، مساجد، دفاتر، منادر، فیکٹریاں، کپڑے، برتن، سڑکیں، زیوارات، ٹی وی، ریڈیو، مشین، اوزار، مصنوعات، اسٹورس اور دیگر اشیا شامل ہیں۔ یہ تمام اشیا انسان کی بنائی ہوئی ہیں۔ عرصہ دراز سے انسان کی بہتری اور آرام کے لیے ان کا ارتقا کیاجارہا ہے۔ غرض یہ کہ مادّی ثقافت سے مراد خریدوفروخت کی اشیا نہیں ہے بلکہ یہ وہ اشیا ہیں جن کو ہم بناتے ہیں اور جس کا کوئی جسمانی وجود ہو۔

غیر مادّی ثقافت (Non Material Culture) : ثقافت کی دوسری قسم غیر مادی ثقافت ہے جسے چھوا یا محسوس نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے چکھا یا پکڑا جاسکتا ہے۔ غیر مادّی ثقافت کا تعلق افراد کے غیر طبعی خیالات یعنی عقائد، اقدار، اصول، معیارات، اخلاق، زبان، سماجی رول، اصول اخلاق، موسیقی، ادب، رسم ورواج، روایات، تنظیموں اور اداروں سے ہے، جو ان کے ثقافت میں شامل ہیں۔ غیر مادّی ثقافت کا اثر ہماری زندگیوں میں مادّی ثقافت کی طرح بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جب ہم غیر مادّی ثقافت کا تصور کرتے ہیں تب ماہرین سماجیات ہم کو ثقافت کے مختلف طریقوں کا حوالہ دیتے ہیں جو افراد کے افکار، احساسات اور برتاؤ کی صورت گری کرتے ہیں۔ ان میں چار اہم یہ ہیں۔

(1) علامات　　(2) زبان　　(3) اقدار　　(4) معیارات

13.7 ثقافت اور سماج (Culture and Society)

رالف لنٹن (Ralph Linton) نے سماج، ثقافت اور شخصیت کے آپسی تعلق پر بہت زور دیا ہے۔ سماج افراد کا ایک

منظم گروہ ہوتا ہےاور ثقافت ایک منظم گروہ کا اکتسابی رد عمل ہوتا ہے۔ فرد ایک جاندار عضویہ ہے جس میں فکر، احساسات اوراعمال کی آزادی ہوتی ہے،لیکن اس کی آزادی محدود ہوتی ہے اور اس کے وسائل سماج اور ثقافت جس میں وہ رہتا ہے،کے آپسی ربط کی وجہ سے تبدیل پذیر ہوتی ہے۔

ثقافت کے بغیر کوئی بھی سماج وجود میں نہیں آتا۔ سماج اورافراد انسانی گروہوں کی وجہ سے تشکیل پاتے ہیں۔ لوگ ثقافت کو اپناتے ہیں اور اس کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرتے ہیں۔ کوئی ثقافت انسانی سماج کے بغیر نشوونما نہیں پاسکتی اور کوئی سماج ثقافتی ہدایات کے بغیر کارکرد نہیں ہوسکتا۔ یہ مادہ اور توانائی کی طرح جسم اوردماغ ہیں جو ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں اور ان میں باہمی عمل جاری رہتا ہے حالاں کہ یہ انسانی حالات کے مختلف پہلوؤں کا اظہار کرتے ہیں۔ سماج اور فرد کا بہت گہرا تعلق ہے۔اسی طرح ثقافت اور سماج کے باہمی تعلق اور باہمی انحصار کو بھی ذہن نشین کرلینا چاہیے۔

13.8 ثقافتی اضافیت(Cultural Relativism)

یہ ایک طریقہ ہے جس کے مطابق ایک ثقافت کے اقدار کا استعمال کیے بغیر دوسرے ثقافت کی اہمیت کی جانچ کی جاتی ہے اور مختلف سماجوں اور ثقافتوں کا تجزیہ کیاجاتا ہے۔ ہم کودوسرے گروہوں کے رد عمل اور برتاؤ کا اندازہ نہیں بالکل ہوسکتا۔ ہم اپنے محرکات اوراقدار کے مطابق ان کے ثقافت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اگرہم کوان کے برتاؤ کو سمجھنا ہے تو ان کے محرکات،عادات اور اقدار کی روشنی میں ان کے برتاؤ کی تشریح کرنی چاہیے۔

ثقافتی اضافیت سے مراد ثقافتی خاصہ (Cultural Trait)کے فرائض اورمفہوم ہیں جو اس کی ثقافتی ترتیب (Setting)سے جڑے ہوتے ہیں۔ خاصہ اپنے آپ میں نہ تو اچھا ہوتا ہے اورنہ ہی برا۔یہ اچھا اوربرا اس کے متعلقہ ثقافت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ فر(Fur) کا لباس آرکٹک علاقوں میں مناسب ہوتا ہے۔ ٹراپیکی علاقوں میں مناسب نہیں ہوتا۔ بعض شکاری سماجوں میں جہاں طویل اوقات تک بھوکا رہنا پڑتاہے موٹاپن اچھا ہوتا ہے۔ یہ حقیقی معنو ں میں ایک بقائی قدر (Survival Value)ہے۔ ایسے سماج میں موٹے لوگوں کی تعریف ہوتی ہے۔ ہمارے سماج میں موٹاہونا نہ صرف غیرضروری ہے بلکہ یہ غیر صحت مندانہ نشانی ہے اورموٹے لوگوں کی تعریف نہیں کی جاتی۔

ثقافتی اضافیت کایہ مطلب نہیں ہے کہ تمام رسومات مساوی طورپراہم ہیں۔ ثقافت کے بعض نمونے ہرجگہ نقصاندہ ہوتے ہیں۔ لیکن یہ نمونے ثقافت اورسماج کے چند مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں۔ یہ اس وقت تک نقصاندہ ہوتے ہیں جب تک کہ ان کا کوئی متبادل نہ فراہم کیاجائے۔ ثقافتی اضافیت میں مرکزی نقطہ مخصوص ثقافتی ترتیب میں ہوتا ہے۔ بعض خاصے (Traits) صحیح ہوتے ہیں کیوں کہ وہ اس ترتیب یا سیٹنگ میں اچھی طرح کام کرتے ہیں جب کہ دوسرے خاصے غلط ہوتے

ہیں کیوں کہ ثقافت کے دیگر اجزا سے متصادم ہوتے ہیں۔

13.9 ثقافتی نسلی مرکزیت(Cultural Ethno - Centrism)

ثقافتی نسلی مرکزیت کا تصور ثقافتی اضافیت کے تصور سے قریبی تعلق رکھتا ہے۔ لفظ "ethno" یونانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کے معنی لوگ، قوم یا ثقافتی گروہ کے ہوتے ہیں۔ جب کہ لفظ Centricلاطینی زبان سے لیا گیا ہے جس کے معنی مرکز کے ہیں۔ لہذا نسلی مرکزیت کی اصطلاح ہر سماج میں اپنے ثقافتی نمونوں کو مرکزیت عطا کرنے کے رجحان کو ظاہر کرتی ہے۔ نسلی مرکزیت ایک ایسا عمل ہے جو دیگر ثقافتی اعمال سے موازانہ کرتے ہوئے اپنے ثقافتی نمونوں کو دوسروں کے ثقافتی نمونوں پر فوقیت دیتا ہے اوریگر ثقافتی نمونوں کو کمتر سمجھتا ہے۔ یہ گروہ کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے ثقافت کی برتری کو برقرار رکھے۔ یہ اپنے ثقافت کوپیمائش کے پیمانے سے تعبیر کرتے ہوئے دوسرے ثقافتوں کی پیمائش کرتے ہوئے ان کی بہ نسبت اچھا یا برا، اونچا یا نچلا،سچا یا کھوٹا قرار دیتا ہے۔

نسلی مرکزیت ایک آفاقی انسانی رد عمل ہے جوتمام معروف سماجوں یا گروہوں میں اور عملاً تمام افراد میں پائی جاتی ہے۔ ہر فرد نسلی مرکزیت کو سیکھتا ہے ۔مثلاً چھوٹے بچے کی اضیافت کی خصوصیت اس بات کا اشارہ دیتی ہے کہ میرے کھلونے آپ کے کھلونوں سے بہترہیں۔ ماں باپ اپنے ناشائستہ بچو ں کواس قسم کے خیالات سے زبانی تاکید کرتے ہوئے ان کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں لیکن وہ تنہائی میں ان کے کھلونوں کی سراہنا کرتے ہوئے ان کی ہمت افزائی کرتے ہیں اورکہتے ہیں ان کے کھلونے ہی زیادہ بہترہیں۔نسلی مرکزیت کی زیادہ ترسیکھ بالواسطہ اور غیرارادی اوربعض اوقات ارادی بھی ہوتی ہے۔مثال کے طورپر تاریخ کواکثر اپنی قوم کے کارناموں کی عظمت بیان کرتے ہوئے پڑھایاجاتا ہے۔ مذہبی اور دیگر گروہ اپنے حریفوں سے کھلے عام اختلاف کرتے ہیں۔ لوگوں میں نسلی مرکزیت ایک حقیقت ہے۔ ایک بارجب کوئی نسلی مرکزیت کے تعلق سے باشعورہوجاتا ہے تب اخلاقی بنیادوں پرجائزہ لینے میں اس میں تحریص اور ترغیب زیادہ طاقتور ہوجاتی ہے اور متعصب ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے۔

سماجی نظم کی برقراری میں نسلی مرکزیت کے فرائض سماجی تبدیلی کے فروغ سے زیادہ واضح ہیں۔ پہلے نسلی مرکزیت گروہ کے اتحاد کو فروغ دیتا ہے یعنی نسلی مرکزیت دیگرافراد سے ہم شعوری (We Feeling)کے احساس کوبڑھاتا ہے اوراپنے ساتھیوں سے وفاداری کے جذبے کو مضبوط کرتا ہے۔ نیز برتری کے احساس کا تحفظ نسلی مرکزیت کی اہم قدر ہے۔ نسلی مرکزیت منفی طورپر حسب حال برقراری کو جاری رکھتی ہے۔یہ تبدیلی کے خلاف ہے۔ دوسرے نسلی مرکزیت اور دوسرے گروہوں سے تعاون میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ اگر اپنے گروہ کے طریقے بہترہیں تو اپنے سے کمتر گروہوں سے رد عمل کی کم امید ہوتی ہے۔ حقیقت میں شک وشبہات،نفرت اور عداوت کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں۔ شدید نسلی مرکزیت کی وجہ سے

تصادم کو بڑھاوا ملتا ہے۔ماضی کی جنگیں اور مذہبی نسلی تصادم اس کی مثالیں ہیں۔

13.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

ثقافت ایک ایسا تصور ہے جس میں ہمارے اطراف واکناف کی تمام اشیا شامل ہوتی ہیں اور یہ فرد کے برتاؤ اور فکری طریق پر اثرانداز ہوتی ہے۔ ثقافت میں مشترکہ اقدار، عقل وفراست، مفروضات اور وہ مقاصد شامل ہیں جن کو ہم پچھلی نسلوں سے سیکھ چکے ہیں اور موجوہ سماج کے اراکین پر اس کا اطلاق کرتے ہوئے اگلی نسلوں میں منتقل کرتے ہیں۔ سماجیات اورانسانیات میں ثقافت کا استعمال مخصوص معنوں میں ہوتا ہے۔ اس میں انسانوں کی طرز زندگی، برتاؤ،عقائد،احساسات اورافکار شامل ہیں۔اس میں ہروہ چیز شامل ہے جن کو سماجی رکن کی حیثیت سے حاصل کیاجاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- ثقافت کی تعریف کرتے ہوئے اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔
- ثقافتی اضافیت پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
- ثقافتی نسلی مرکزیت کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔

13.11 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **ثقافت:** سماج کے مشترک عادات، اطوار، اقدار اور زندگی کے طریقے کو کہتے ہیں، جو انسان سماج سے سیکھتا ہے اور دوسری نسل تک منتقل کرتا ہے۔
- **نسلی مرکزیت:** جب کسی سماج میں لوگ اپنے ثقافتی نمونوں کو مرکزیت دینے کا رجحان رکھتے ہیں تو اسے نسلی مرکزیہ کہا جاتا ہے۔
- **ٹراپیکی علاقہ:** خط سرطان (Cancer Line) کی گزرگاہ میں پڑنے والا علاقہ

13.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

13.12.1 معروضی جوابات کے حامل (Objective Answer Type Questions)

1۔ ثقافت کی اصطلاح کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) Colere (b) Socius (c) Collair (d) Contra

2۔ ”ثقافت وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم‘عقائد‘اخلاق‘قوانین‘رسومات اور ایسی دیگرصلاحیتیں اورعادات شامل ہیں جن کو انسان سماج کے رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے“۔یہ تعریف کس کی ہے؟

(a) ای.بی ٹائلر (b) رابرٹ برسٹیڈ (c) میلی نوسکی (d) میک آئیور اور پیج

3۔ ”ثقافت زرعی حقائق‘مصنوعات‘سماجی حقائق اور ذہنی حقائق کی پیداوار یا حاصل ہے“۔یہ کس نے کہا؟

(a) ای.بی ٹائلر (b) رابرٹ برسٹیڈ (c) میلی نوسکی (d) ڈیوڈ بڈنی

4۔ ”ثقافت میں مشترکہ معلومات اوراسکیمیں شامل ہیں جسے افراد کے گروہ نے سمجھنے‘تشریح کرنے‘اظہارکرنے اوراپنے اطراف کی سماجی حقیقتوں کے رد عمل کے لیے تشکیل دیا ہے“۔یہ کس کی تعریف ہے؟

(a) ای.بی ٹائلر (b) رابرٹ برسٹیڈ (c) میلی نوسکی (d) جی.پی لیڈراک

5۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سی مادی ثقافت کی مثال نہیں ہے؟

(a)اسکول (b) مسجد (c) چرچ (d) عقیدہ

6۔ ان میں کون سی غیرمادی ثقافت کی مثال نہیں ہے؟

(a) آئیڈیالوجی (b) فکری طریق (c) معیارات (d) برتن

7۔ ....کے بغیر سماج کا وجود نہیں ہے۔

(a)ثقافت (b) معیارات (c) ادارے (d) انجمن

8۔ نسلی مرکزیت " Ethno Centrism "میں لفظ'Ethno'یونانی لفظ سے لیاگیاہے اور لفظ 'Centrism' کس زبان سے ماخوذ ہے؟

(a) لاطینی (b) انگریزی (c) پرتگالی (d) یونانی

9۔ .... سے مراد ثقافتی خاصہ کے فرائض اور معنی اس کی ثقافتی ترتیب سے جڑے ہوتے ہیں۔

(a) ثقافتی نسلی مرکزیت (b) ثقافتی اضافیت

(c) ثقافتی اجنبی مرکزیت (d) ثقافتی خودمرکزیت

10۔ ....ایک ایسا عمل ہے جودیگرثقافتی اعمال سے موازنہ کرتے ہوئے اپنے ثقافتی نمونوں کو دوسروں کے ثقافتی نمونوں پر فوقیت دیتا ہے اور دیگر ثقافتی نمونوں کو کمتر سمجھاجاتا ہے۔

(a) ثقافتی نسلی مرکزیت (b) ثقافتی اضافیت

(c) ثقافتی اجنبی مرکزیت (d) ثقافتی خود مرکزیت

13.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ثقافتی اضافیت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

2۔ ثقافت کے فرائض لکھیے۔

3۔ ثقافت کے مختلف عناصر یا اجزا پر بحث کیجیے۔

13.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ثقافت کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

2۔ ثقافت کے اہم فرائض بیان کرتے ہوئے اس کے عناصر یا اجزا کے بارے میں لکھیے۔

3۔ ثقافتی اضافیت اور ثقافتی نسلی مرکزیت میں کیا تعلق ہے۔

13.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Yogendra Singh, 1996, Modernization of Indian Tradition, Rawat Publication, New Delhi
2. Nadeem Hasnain, 2011, Indian Society and Culture: Continuity and Change, New Royal Book Company
3. Anthony Giddens & P.W. Sutton,2017,Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
4. Haralambos & Holborn,Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
5. Madan and Majumdar, 2020, An Introduction to Social Anthropology, Asia Publishing House, Mumbai

اکائی 14۔ ثقافت اور شخصیت

(Culture and Personality)

اکائی کے اجزا

14.0 تمہید

14.1 مقاصد

14.2 ثقافت کے معنی اور تعریف

14.3 ثقافت کا پھیلاؤ

14.4 ثقافتی پسماندگی

14.5 ثقافتی خاصے اور نمونے

14.6 ثقافت کی تغیر پذیری اور یکسانیت

14.7 شخصیت کے معنی اور تعریف

14.7.1 تعریفیں

14.8 شخصیت کی خصوصیات

14.9 شخصیت کے عوامل

14.10 ثقافت اور شخصیت کے درمیان تعلق

14.11 اکتسابی نتائج

14.12 کلیدی الفاظ

14.13 نمونہ امتحانی سوالات

14.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
14.13.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
14.13.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
14.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

14.0 تمہید (Introduction)

اس باب میں ہم دو مختلف عنوانات، یعنی ثقافت اور شخصیت کا مطالعہ کرنے جارہے ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے یہ پڑھ چکے ہیں کہ ثقافت علم، عقائد، اخلاق، قوانین، رسومات اور دوسری صلاحیتوں کا پیچیدہ مجموعہ ہے، جن کو افراد سماج کے اراکین کی حیثیت سے حاصل کرتے ہیں۔ شخصیت میں فرد کی سوچ، عقائد، برتاؤ اور رجحانات شامل ہیں جن کے ذریعے دوسروں سے بین عمل جاری رہتا ہے، لہٰذا یہ واضح ہوتا ہے کہ ان دو اصطلاحات کا ایک دوسرے سے باہمی ربط ہے کیوں کہ فرد کی شخصیت ثقافت کے مطابق بنتی اور ترقی کرتی ہے۔

14.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- ثقافت کے تصور اور اس کی خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- شخصیت کے تصور اور اس کی خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- ثقافت اور شخصیت کے آپسی تعلق کو سمجھ پائیں۔

14.2 ثقافت کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Culture)

ثقافت سے مراد رسومات، عقائد، آرٹ، طرز زندگی اور کسی خاص ملک، سماج یا گروہ کے افراد کی سماجی تنظیم ہے۔ ہرسکوٹز کے الفاظ میں انسان ایک ثقافت ساز حیوان ہے۔ انسانیات (Anthropology) میں یہ لفظ ہماری سماجی زندگی کے تمام پہلو، اصول بشمول علم، عقائد، کوڈ، برتاؤ اور آرٹ کا احاطہ کرتا ہے۔ وسیع انسانیاتی مفہوم میں نہ صرف ان سرگرمیوں کا احاطہ کیا جاتا ہے جو ماڈی نوعیت کے ہیں جیسے زراعت، معدنی وسائل کان کنی اور مشینوں کی ایجاد بلکہ اس کا جمالیاتی اور روحانی پہلو بھی اس میں شامل ہے۔

ٹائیلر (Tylor) کا کہنا ہے کہ ثقافت وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم، عقائد، آرٹ، اخلاق، قانون، رسومات اور دیگر صلاحیتیں

اور عادات شامل ہیں جسے انسان سماج کے ایک رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے۔ میک آئیور کے مطابق ثقافت انسان کا مکمل سماجی ورثہ ہے۔

مختلف سماجی نظاموں کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ سماجی زندگی ہر سماج میں مختلف ہوتی ہے۔ جہاں ایک طرف لوگوں کی حیاتیاتی بناوٹ میں فرق ہوتا ہے وہیں دیگر سماجی سرگرمیوں جیسے مواصلات، اقدار اور معیارات میں بھی فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس طرح ثقافت کو ایک ایسا میکانیکی نظام کہا جاسکتا ہے جس کے ذریعے انسان تیزی کے ساتھ ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہوتا ہے یا اپنی صلاحیتوں میں ایسا اضافہ کرسکتا ہے جس کی مدد سے وہ موجودہ ماحول سے استفادہ حاصل کرسکے۔ لنٹن نے ثقافت کو اکتسابی برتاؤ اور برتاؤ کے نتائج کی شکل سے تعبیر کیا ہے جس کے اجزا اور عناصر مشترکہ ہوتے ہیں اور مخصوص سماج کے اراکین کے ذریعے منتقل کیے جاتے ہیں۔

ثقافت کو فرد کی طرح نسبتاً مسلسل فکر و عمل کا عکس کہا جاتا ہے۔ ہر سکوٹز کے مطابق زندگی کے ابتدائی برسوں میں فرد کی ثقافتیت وہ اہم میکانزم ہے، جس سے ثقافتی استحکام پیدا ہوتا ہے لیکن پختہ عمر کو پہنچنے کے بعد اس طریق کی کارکردگی میں تبدیلی کی ترغیب کافی اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ دراصل ثقافتیت کی وجہ سے ہی انسان زندگی کے تجربے کے ساتھ ساتھ ثقافتی طریقوں کو فطری طور پر قبول کرنے لگتا ہے۔ ثقافت میں فرد کی فن کارانہ، مذہبی اور فلسفیانہ اصول شامل ہیں۔ میک آئیور اور پیج کے مطابق تکنیکی کی ترقی ثقافت کو ظاہر کرتی ہے اور مخصوص معیارات کے اندر اعلا جمالیاتی تقاضوں کو ثقافت کہا جاتا ہے۔ آلون ٹافلر (Alvin Toffler) نے انسان کے ماضی کی پچاس ہزار سالہ ترقی کو 800 عرصہ حیات میں بیان کیا ہے۔ ہر عرصہ حیات کی مدت 62 سال کے عرصے پر محیط تھی۔ اس کے مطابق 650 عرصہ حیات غاروں میں گزرے ہیں۔ زبان کا ارتقا پچھلے 70 عرصہ حیات قبل ہوا تھا۔ چھپائی کی مشین کی ایجاد پچھلے چھ عرصہ حیات اور الیکٹرک موٹر کی ایجاد دو عرصہ حیات (Life Time) قبل ہوئی تھی۔

تاریخ سے ہمیں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ صنعتی سرگرمیوں کا آغاز 1800ء میں ہوا تھا۔ ابتدا میں ثقافت کا ارتقا بہت دھیما تھا۔ کچھ عرصے قبل ہی ثقافت کا پھیلاؤ تیزی سے ہونے لگا۔ دراصل ثقافت کا وجود اس زمین پر نوع انسانی کے وجود سے ہے۔ ظاہر ہے کہ اختراع (Innovation) دریافت، تبدیلی اور ایجاد کا ایک پیچیدہ طریق ہے جو ثقافت کا ایک اہم محرک ہوتا ہے۔ ماہرین سماجیات کے لیے اختراع سے مراد مشینیں اور میکانیکی اشیا نہیں ہیں۔ اختراع کی ابتدا ایجاد سے ہوتی ہے جو کسی نئی چیز کی پیداوار کے لیے رائج ثقافتی معلومات اور فکر کی ترتیب نو سے ہوتی ہے۔

14.3 ثقافت کا پھیلاؤ (Diffusion of Culture)

جب ایک سماج کسی دوسرے سماج سے ثقافتی عناصر حاصل کرتا ہے اور یہ عناصر مقامی عناصر سے ربط میں آتے ہیں تب ثقافت کا

پھیلاؤ ہوتا ہے۔ پھیلاؤ تہذیب کے طریق سے بالکل علاحدہ ہے۔ اگر کوئی ترقی یافتہ ثقافت قدیمی سماج میں داخل ہوتا ہے تب ہم اس کو پھیلاؤ یا انتشار (Diffussion) نہیں کہیں گے۔ ثقافت کا انتشار سماج کی ثقافتی بنیادوں کو پھیلاتا ہے اور ثقافت کی ترقی کی رفتار بہت زیادہ ہو جاتی ہے لہٰذا سماج کی ثقافتی بنیاد کی توسیع غیر منصوبہ بند انداز میں نہیں پھیلتی۔ موجودہ ترقی کے مرحلے کے مطالبات توسیعی راہوں کا تعین کرتے ہیں۔

بعض مصنفین کا خیال ہے کہ ثقافت کا رہنمایانہ رول ہوتا ہے۔ ان کے مطابق نہ صرف ٹیکنالوجی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ ثقافت بھی ٹیکنالوجی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ سوروکن کہتا ہے کہ معاشی، سیاسی اور ثقافتی طریق متواتر نوعیت کے ہوتے ہیں وہ مکرر عمل کو اپناتے ہوئے مدت کے اگلے مراحل میں داخل ہو جاتے ہیں۔ میک آئیور کے مطابق سماجی تبدیلی صرف متواتر ہی نہیں بلکہ اس میں توازن اور یکسانیت بھی پوشیدہ ہوتی ہے۔

14.4 ثقافتی پسماندگی (Cultural Lag)

آگبرن ماڈی اور غیر ماڈی ثقافت کے فرق کی وضاحت کرتا ہے۔ ثقافت کا تعلق سماج کے اقدار، معیارات، رجحانات اور عقائد سے ہے اور اس اصطلاح کو بلڈنگ، کار، یا راکٹ جیسی ماڈی اشیا کے لیے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔

ماڈی ثقافت کی اصطلاح سے مراد یہ ہے کہ ماڈی اشیا پر ثقافت کا اثر لازمی نظر آتا ہے۔ علم میں اضافے کی مدد سے اوزار اور آلات میں بہتری پیدا ہوئی، اور اس کی وجہ سے پیداوار میں سدھار ہوا جو راست طور پر ثقافت کا نتیجہ تھا۔ سماج میں صرف زبان، رسم ورواج اور برتاؤ کے طور طریقوں کی وجہ سے فرق نہیں ہوتا، بلکہ ٹیکنالوجی کی ترقی اور ماڈی اشیا کی بنیاد پر بھی سماج ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ آگبرن کہتا ہے کہ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ماڈی ایجادات کی رفتار میں اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن غیر ماڈی ثقافت کی ترقی میں اس رفتار سے اضافہ نہیں ہوتا، چوں کہ ماڈی ثقافت کی صلاحیت کا ایک متعین معیار اور پیمانہ ہے اور اس کا مثبت رہنمایانہ رول ہے۔ اسی لیے اس کی ترقی کی پیمائش کرنا ممکن ہے۔

کاروں اور ہوائی جہازوں کے ماڈلس کی ترقی اور ان کی افادیت کا تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس غیر ماڈی ثقافت میں ایسا کوئی پیمانہ نہیں ہے جس کے ذریعے مذہبی، حکومتی اور نظم ونسق کے شعبوں یا فن کارانہ سرگرمیوں کی پیمائش کی جاسکے۔ غیر ماڈی ثقافت کی بہ نسبت ماڈی ثقافت میں تیز رفتار تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر اور دیگر ترقی یافتہ وجدید آلات دنیا میں پائے جاتے ہیں اور ان کا استعمال لوگوں میں بہت زیادہ ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دنیا کے تمام سماج اقدار، معیارات اور عقائد کے اعتبار سے ترقی یافتہ ہیں۔ ماڈی اور غیر ماڈی ثقافت سے متعلق ترقی کے اس فرق کو آگبرن نے ثقافتی پسماندگی (Cultural Lag) کہا ہے۔ بہ الفاظ دیگر ثقافتی پسماندگی سے مراد نئی ماڈی ایجادات اور سماج کا نئی ٹیکنالوجی سے غیر ماڈی ثقافت کے شعبے میں مطابقت پیدا کرنے کے درمیانی وقفے کو ثقافتی پسماندگی یا

ثقافتی تساہل کہا جاتا ہے۔ یہ ترقی یافتہ اور جدید ٹیکنالوجی سے مطابقت میں ناکامی کی وجہ سے ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے یعنی آگبرن نے ٹیکنالوجی کی تیز رفتار شرح اور خاندانوں، سیاسی اور دیگر روایتی عقیدوں اور اداروں کی سست رفتار تبدیلیوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ غیر ماڈی ثقافت کی تبدیلیاں ماڈی ثقافت کی تبدیلیوں کے پیچھے رہ جاتی ہیں۔

14.5 ثقافتی خاصے اور نمونے (Culture Traits and Patterns)

کسی مخصوص ثقافت کی سب سے چھوٹی اکائی کو ثقافتی خاصایا Culture Trait کہتے ہیں۔ ہر ثقافت بے شمار خاصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر یہ خاصے دوسرے خاصوں سے منسلک اور مربوط ہوتے ہیں تو اس کو کلچر کامپلکس کہتے ہیں اور جب یہ متعلقہ ثقافتی خاصے بہت زیادہ ہوتے ہیں اور یہ زندگی کے دیگر پہلوؤں میں سرائیت کر جاتے ہیں تب وہ سب مل کر ثقافتی نمونے (Culture Pattern) بن جاتے ہیں۔ جانوروں کو مارنے کے لیے ہتھیار کا استعمال ایک ثقافتی خاصا ہے جو ہر سماج میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح مہمانوں کے استقبال کا طریقہ گلے مل کر یا ہاتھ ملا کر یا صرف ہاتھ جوڑ کر ان کی آمد کا استقبال ہندوستان میں ہوتا ہے۔ کلچر کامپلکس اور ثقافتی نمونے شکار سے لے کر شادی بیاہ، گاؤں کی دعوتوں وغیرہ جیسی تمام سرگرمیوں کا احاطہ کرتے ہیں۔

ثقافتی خاصے اور کلچر کامپلکس کو سماج کے تمام اراکین ہمیشہ قبول نہیں کرتے۔ جب سماج کے تمام اراکین کسی خاصے کو قبول کرتے ہیں تو وہ خاصہ آفاقی کہلاتا ہے۔ آفاقی خاصہ وہ ہے جس سے کوئی بھی مستثنیٰ یا خارج نہیں ہے جیسے لباس کا پہننا۔ جب افراد کو برتاؤ یا مختلف معیارات کے درمیان حق انتخاب ہوتا ہے تو ہم اس طرح کے ہر معیار کو متبادل معیار کہتے۔ اس طرح آج ہندوستان میں خاص طور پر مردوں کے لیے ہندوستانی ملبوسات اور مغربی ملبوسات کے درمیان حق انتخاب متبادل خاصے کی ایک مثال ہے۔ متبادلات، مخصوصات سے علاحدہ نوعیت کے ہوتے ہیں جو چند افراد اور گروہوں کے معیارات اور برتاؤ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

بالغ برتاوی معیارات (Adult Behavioural Norms) بچوں کے معیارات سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ عوامی جلسوں میں سیاستدانوں کے معیارات، اساتذہ کے کلاس روم کے معیارات سے الگ ہوتے ہیں۔ مذہبی اساتذہ کو اظہار خیال کی اتنی آزادی نہیں ہوتی جتنا کہ ایک ٹرک ڈرائیور کو ہوتی ہے۔ ماہرین سماجیات اس حقیقت سے غافل نہیں ہیں کہ مخصوص ثقافت کے نمونوں میں فرق پایا جاتا ہے جس کو مخصوص ثقافت، ذیلی ثقافت یا متضاد ثقافت کہا جاتا ہے۔

اگر ہم ہندوستانی ثقافت کا جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ معیارات اور برتاؤ جو شادی بیاہ، بچوں کی نگہداشت، عورت کی حیثیت اور وراثت سے متعلق ہوتے ہیں ان میں بہت فرق ہے۔ نیز اس بات کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے کہ کیا یہ معیارات اور برتاؤ علاقہ یا کمیونٹی کے اعتبار سے یا مذہبی وراثت کے مطابق ہیں یا نہیں۔

ثقافتی نمونہ میں تبدیلی کو "ثقافتی خصوصیت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت ایک ذیلی ثقافت کی شکل اختیار کرتا ہے جب یہ

مخصوص گروہ کے مشترکہ برتاوی نمونے بن جاتے ہیں اوراس میں سماج شراکت دار ہوتا ہے۔ مخصوصات اور ذیلی ثقافت کے درمیان امتیازی لکیر زیادہ واضح نہیں ہوتی۔ امتیازی لکیر پر زور دینے کا مطلب یہ ہے کہ ذیلی ثقافت کے ذریعے ایک منفرد طرز زندگی اپناتے ہوئے سماجی علاحدگی کو برقرار رکھا جائے۔ ایک فرد یا گروہ یا طبقے کا خصوصی طرز برتاؤ اوران کے خصوصی خاصے سماج سے جبری علاحدگی کے لیے زور نہیں دیتے۔

14.6 ثقافت کی تغیر پذیری اور یکسانیت (Variability and Uniformity of Culture)

اگر ہم مشرقی اور مغربی ثقافت کو تقسیم کریں یا ہم مختلف ممالک کے ثقافتوں کے درمیان فرق کرنے کی کوشش کریں تب اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مختلف سماجوں میں اقدار اور معیارات مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ مارگریٹ میڈ نے جنس اور مزاج (Sex and Temperament) پر نیوگنیا کے آراپیش، مندوگومر اور تچمبولی کے تین قبائیلی سماجوں میں ایک کا مطالعہ کیا۔

تچمبولی (Tchambuli) کمیونٹی اپنی خواتین کو سماج میں اہم ذمے داریاں تفویض کرتی ہے، جب کہ وہاں کے مرد ڈرپوک اور کاہل ہوتے ہیں اور خواتین پر انحصار کرتے ہیں۔ مندوگومر (Mundugumor) قبیلے میں بہت زیادہ مردانگی پائی جاتی ہے۔ ان کی خواتین بھی بہت زیادہ جارحانہ مزاج کی ہوتی ہیں اوران کا برتاؤ مردانہ انداز کا ہوتا ہے۔ اس سماج میں بچے کی پیدائش کو ایک ناپسندیدہ عمل سمجھا جاتا ہے۔

آراپیش (Arapesh) سماج میں نسائی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ والدین اپنے بچوں کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ مرد وخواتین دونوں نرم مزاج، شرمیلی طبعیت کے ہوتے ہیں اور باہمی تعاون کا جذبہ رکھتے ہیں۔ ان کے تعلقات کا تعین بچوں کی پیدائش اور پرورش کے مشترکہ اقدامات سے ہوتا ہے۔ جزائر مارکیوسس (Marquesas) کے لوگ جنسی عمل (Sex) کی جانب کم راغب ہوتے ہیں لیکن وہ غذا کی قلت کے مسئلے کو لے کر سے بہت زیادہ فکر مند رہتے ہیں۔

فرق اور اختلاف کے علاوہ، کچھ مشابہتیں بھی ہوتی ہیں جو انسانی سماجوں اور ثقافتوں میں پائی جاتی ہیں۔ ہر ثقافت کی اساس چند مخصوص عملی ضروریات پر ہوتی ہے جو مختلف نمونوں میں پائی جاتی ہیں۔ ابتدائی انسانی ثقافت کی بنیاد انسانوں کے حیاتیاتی اور نفسیاتی میلان اوران کے سماجی اور طبی ماحول کی یکسانیت یا مشابہت پر ہوتا ہے۔ تمام انسانوں میں حیاتیاتی ضروریات یکساں ہوتی ہیں۔ حقیقتاً ہم سب ایک ہی کرّہ ارض پر رہتے ہیں یہ کوئی سبب نہیں یہ صرف فلسفیانہ عمل ہے جو انسانی برتاؤ کے تمام پہلوؤں پر اثرانداز ہوتا ہے لہذا ماہرین سماجیات کا جھکاؤ اراکین کے مربوط برتاؤ کی طرف ہوتا ہے جو مختلف ثقافتوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ جھکاؤ ثقافتی انضمام (Cultural Integration) کے نمونوں کی تشکیل کرتا ہے۔

ثقافتی انضمام ایک ایسا طریق ہے جس میں مختلف ثقافتوں کے مختلف خاصے کم وبیش متحد ہوتے ہوئے زندگی کو جامع اور ہم آہنگ

انداز میں بہت زیادہ استحکام اور معنویت عطا کرتے ہیں۔ البتہ نفسیاتی اسباب جو توافق طریق کی راہ میں ہوتے ہیں وہ دوسروں کی ستائش کے لیے فرد یا گروہ کی نااہلی کہلاتی ہے۔ ایک فرد کو دوسروں کی غذائی عادات کافی عجیب سے لگتی ہیں۔ وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر سوچتا ہے کہ کیا یہ جمالیاتی خامیاں اس کے اپنے گروہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے ماہرین سماجیات ثقافتی اضافیت کے تصور کو تسلیم کرنے کی وکالت کرتے ہیں۔

ثقافتی طریقوں کو اس وقت صحیح سے سمجھا جاسکتا ہے جب ان کو ان کے مکمل ثقافتی ماحول میں دیکھا جائے یعنی جن حالات اور جس تناظر میں وہ پائے جاتے ہیں۔ ثقافتی اضافیت ایک ایسا نظریہ ہے جو مختلف ثقافتی نمونوں کو تسلیم کرتے ہوئے مخصوص مسائل کے لیے مختلف حل پیش کرتے ہیں جو تمام انسانوں کے لیے مشترک ہوتے ہیں۔ انسان کو پناہ گاہوں میں رہنا پڑتا ہے اور یہ پناہ گاہیں چوبی مکانات سے لے کر ایگلو طرز کی ہوتی تھیں جو ان سماجوں کے مادّی حالات کے مطابق بنائی جاتی تھیں۔ ثقافتی اضافیت کی اہمیت میں مزید کمی ہوگی اگر اپنے طریقے دوسروں کے طریقوں کے ہمراہ ہوں تو اپنے ثقافت کے تعلق سے برتری کا احساس ہوگا اور بیرونی ثقافتوں کے تعلق سے احساس کمتری کا شعور بیدار ہوگا۔ اس رویہ اور رجحان کو نسلی مرکزیت یا ایتھنوسینٹرزم (Ethnocentrism) کہتے ہیں اور ساری انسانی نسل اس رجحان سے متعلق کسی نہ کسی حد تک متاثر ہے۔

14.7 شخصیت کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Personality)

پیدائش کے وقت بچے کی حیثیت حیاتیاتی عضویہ کی ہوتی ہے۔ اس کی حیاتیاتی ضروریات اور جذبات ہوتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ سماجی اور ثقافتی دنیا سے متعارف ہوتا ہے یعنی تجربہ اور ماحول کی وجہ سے اس کی صلاحیتیں نشوونما پاتی ہیں۔ ارتقا کے اس طریق کو شخصیت کی نشوونما کہتے ہیں اور وہ ایک شخص یا Person بنتا جاتا ہے۔ فرد کی شخصیت، صلاحیت، ماحول اور اکتساب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ کیمبال ینگ کے مطابق شخصیت فرد کی ہم آہنگ عادات، خصوصیات اور رجحانات کا مجموعہ ہے جو اس کے خارجی رول اور حیثیتوں میں کارکرد نظر آتے ہیں اور جن کا تعلق فرد کے محرکات، مقاصد اور تکمیل ذات کے مختلف پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ اس میں دونوں قسم کے یعنی پیدائشی اور اکتسابی برتاوی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو ایک فرد سے دوسرے فرد میں امتیاز پیدا کرتے ہیں اور کسی ماحول میں ان کے تعلقات کے ذریعے ان کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ شخصیت یعنی Personality کا لفظ لاطینی لفظ Persona سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ لاطینی لفظ اداکاروں کے چہروں کے ماسک کے لیے استعمال ہوتا تھا جن کو وہ لوگ ڈراموں میں استعمال کرتے ہیں۔ ایک فرد کی شخصیت ان نمونوں اور خصوصیات کا مجموعہ ہوتی ہے جو ان کے برتاؤ، فکر، محرکات اور جذبات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

شخصیت کی اصطلاح کا استعمال کئی معنوں میں ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ لفظ کسی فرد کے ظاہری رنگ وروپ کی نشاندہی کے لیے کیا جاتا ہے۔ فلسفہ میں شخصیت کے معنی فرد کی باطنی خصوصیت ہے۔ لیکن سماجی نفسیات میں شخصیت سے مراد نہ تو ظاہری رنگ روپ ہے اور

نہ ہی باطنی خصوصیت ہے بلکہ یہ دونوں کا مجموعہ ہے۔ ماہرین نفسیات نے اس تصور کے دو مفہوم نکالے ہیں۔ پہلے مفہوم کے مطابق لوگوں میں پائے جانے والے مختلف مسلسل اختلافات ہیں۔ اس مفہوم کے مطابق شخصیت کا مطالعہ نسبتاً مستحکم انسانی نفسیاتی خصوصیات کی تفہیم و تشریح پر مرکوز ہوتا ہے۔ دوسرا مفہوم ان خصوصیات پر زور دیتا ہے جو تمام لوگوں کو یکساں قرار دیتا ہے اور جو نفسیاتی انسان کو دیگر انواع سے الگ کرتا ہے۔ یہ شخصیت کے نظریہ سازوں کو تمام لوگوں میں ان باقاعدگیوں کی تلاش کی ہدایت دیتا ہے جس سے آدمی کی فطرت اوراس کی زندگی پر اثرانداز عوامل کی توضیح ہو سکے۔ یہ دوہرا پن شخصیت کے مطالعے کے دو ہدایات کوواضح کرتے ہیں۔ ایک لوگوں کی مخصوص خصوصیات کا مطالعہ اور دوسرا نفسیاتی فرائض کی منظم کلیت جو افراد میں نامیاتی اور نفسیاتی حالات کے باہمی مداخلت پر زور دیتے ہیں اور وہ سماجی اور حیاتیاتی حالات جس میں افراد گھرے ہوتے ہیں۔

14.7.1 تعریفیں (Definitions)

1۔ **کمبال ینگ** کے مطابق شخصیت فرد کی ہم آہنگ عادات، خصوصیات، رجحانات اور خیالات کا مجموعہ ہے جو اس کے خارجی رول اور حیثیتوں میں منظم نظر آتے ہیں اور جن کا تعلق فرد کے محرکات، مقاصد اور تکمیل ذات کے مختلف پہلوؤں سے ہوتا ہے۔
2۔ **جی۔ ڈبلیو البورٹ** کہتا ہے کہ شخصیت فرد کی عادات، رجحانات اور خصوصیات کا مجموعہ ہے جن کی وجہ سے وہ ماحول سے مطابقت پیدا کرتا ہے۔
3۔ **آگبرن** کے الفاظ میں شخصیت انسان کے سماجی، نفسیاتی برتاؤ کا مجموعہ ہے جس کی نمائندگی، عادات، احساسات، رجحانات اور خیالات کے ذریعے کی جاتی ہے۔
4۔ **لینڈبرگ** کے مطابق شخصیت کی اصطلاح عادات، رجحانات اور دیگر سماجی خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہے جو فرد کے برتاؤ کی خصوصیات کہلاتے ہیں۔
5۔ **لارنس۔ اے پیون** کے الفاظ میں شخصیت فرد یا افراد کے ان ساختی اور حرکیاتی خصوصیات کی نمائندگی کرتے ہوئے خصوصی رد عمل کی عکاسی کرتی ہے۔
6۔ **فیسٹ اور فیسٹ (Feist and Feist)** نے کہا ہے کہ شخصیت نسبتاً مستقل خاصے اور منفرد خصوصیات کا نمونہ ہوتی ہے جو فرد کے برتاؤ میں انفرادیت اور استقلال عطا کرتی ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شخصیت طور طریقوں کا مجموعہ ہے جس میں فرد کا دیگر افراد سے عمل اور رد عمل جاری رہتا ہے۔ فکر، احساس اور برتاؤ کے نمونوں میں انفرادی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ہر شخصیت منفرد خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔ شخصیت سازی میں سماجی ماحول کا بہت بڑا رول ہوتا ہے۔ فرد کی شخصیت پر اس کے نفسیاتی اور سماجی ماحول، اس کے عادات واطوار اور برتاؤ میں

اہم رول ادا کرتے ہیں۔

14.8 شخصیت کی خصوصیات (Characteristics of Personality)

ذیل میں شخصیت کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔

1۔ **ہر فرد کی شخصیت منفرد ہوتی ہے:** شخصیت سے مراد فرد کی داخلی اور خارجی خصوصیات ہیں۔اس میں سے بعض عمومی نوعیت کی ہوتی ہیں لیکن ہر فرد میں یہ منفرد ہوتی ہے۔کسی بھی شخص کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ دوسرے فرد کی خصوصیات کی نقل کرے یا اسے دوبارہ پیش کرے۔

2۔ **شخصیت سے مراد فرد کی مستقل خصوصیات ہیں :** ہر فرد میں کچھ جذبات اور کچھ مستقل خصوصیات اور صفات ہوتی ہیں۔ شخصیت میں مستقل خصوصیات شامل ہیں جو سماجی برتاؤ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں اور جو ماحول سے مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

3۔ **شخصیت اکتسابی ہوتی ہے :** شخصیت ماحول اور اکتساب کا نتیجہ ہوتی ہے۔اس کے ذریعے اکتساب کا عمل جاری رہتا ہے۔ شخصیت کی نشوونما ماحول میں ارتقائی انداز میں ہوتی ہے۔ شخصیت کی خصوصیات کو فرد بیک وقت حاصل نہیں کرسکتا۔

4۔ **شخصیت سماجی بین عمل کے زیر اثر ہوتی ہے:** شخصیت ایک انفرادی خصوصیت نہیں ہے۔ یہ سماجی بین عمل کا نتیجہ ہوتی ہے۔ بہ الفاظ دیگر جب ہم سماج کے دوسرے افراد سے ربط میں آتے ہیں تب ہم کچھ خصوصیات کو اپناتے ہیں جب کہ دوسری خصوصیات کا اظہار کرتے ہیں۔یہ سب مل کر فرد کی شخصیت کو تشکیل دیتے ہیں۔

5۔ **شخصیت ایک منفرد نظم کی نمائندگی کرتے ہوئے مستقل حرکیاتی اور سماجی میلان کا اظہار ہوتی ہے :** شخصیت میں مختلف خصوصیات کو یکجا نہیں کیا جاتا بلکہ حقیقت میں ان کا انضمام ہوتا ہے۔ یہ انضمام ایک نظم کا نتیجہ ہوتی ہے جو ایک آدمی سے دوسرے آدمی میں الگ الگ ہوتا ہے۔ایک فرد کا برتاؤ دوسرے فرد کے برتاؤ سے الگ ہوتا ہے کیوں کہ ہم مناسب ماحول فراہم کرتے ہیں۔اس مناسبت کا تعلق انفرادی توضیحات سے ہوتا ہے۔

6۔ **استقلال:** عام طور پر ایک قابل شناخت نظم اور برتاؤ میں باقاعدگی پائی جاتی ہے۔ مختلف حالات میں لوگوں کا برتاؤ مشابہ ہوتا ہے یا ان کے برتاؤ میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

14.9 شخصیت کے عوامل (Factors of Personality)

مثبت رجحانات کا حامل فرد اپنے افکار کی رہنمائی کرسکتا ہے۔اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکتا ہے اور اپنے برتاؤ کو باقاعدگی عطا

کر سکتا ہے۔ ہر فرد کی شخصیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ کئی عوامل ہوتے ہیں جو اس کی شخصیت کی نشو ونما کرتے ہیں جن کو ہم شخصیت کے عوامل کہتے ہیں۔ شخصیت کے اہم عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **ماحولیاتی عوامل:** ہماری شخصیت کی تشکیل میں جو عوامل بہت اہم ہیں ان میں سے ثقافت کافی اہمیت رکھتا ہے جس میں ہماری پرورش ہوئی ہے۔ خاندانی معیارات، دوست احباب و سماجی گروہ اور دیگر اثرات اور تجربات شامل ہیں۔ یہ ماحولیاتی عوامل ہماری شخصیت کے نشو ونما میں زبردست رول ادا کرتے ہیں۔ یہ فرد کے رجحانات، اقدار، معیارات اور تصورات کی تشکیل کرتے ہیں۔ ثقافت اور روایات کی بنیاد پر افراد کے مختلف احساسات صحیح یا غلط پائے جاتے ہیں۔ ان ماحولیاتی عوامل میں پڑوسی، مدرسہ، کالج، یونیورسٹی، کام کی جگہ، دوست، والدین وغیرہ قابل ذکر سماجی ایجنسیاں بھی شامل ہیں۔ فرد کی شخصیت کے متعینات میں ان سب کا اہم رول ہوتا ہے۔

2۔ **جسمانی عوامل:** جسمانی عوامل بھی فرد کی شخصیت میں نمایاں رول ادا کرتے ہیں۔ ان جسمانی عوامل میں فرد کی مکمل جسمانی ساخت، اس کا قد، وزن، رنگ، جنس، خوبصورتی، جسمانی حرکات و اشارات (Body Language) وغیرہ شامل ہیں۔ جسمانی عوامل اس کا ایک اہم سبب ہے۔ وقتاً فوقتاً جسمانی ساختیں بدلتی رہتی ہیں اور اسی طرح فرد کی شخصیت میں بھی فرق نمایاں ہوتا رہتا ہے۔ ورزش، بناؤ سنگھار اور عمل جراحی کے ذریعے جسمانی ساخت کو بدلا جاتا ہے۔ اس طرح فرد کی شخصیت میں بھی فرق آتا ہے۔

3۔ **مواقع جاتی عوامل:** مواقع جاتی عوامل کا مشاہدہ اس وقت کیا جاسکتا ہے جب ایک فرد کا برتاؤ متضاد ہوتا ہے اور وہ مختلف خصوصیات کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح مواقع جاتی عوامل شخصیت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اس دوران فرد اپنی ان خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے جو اس میں عام طور پر دکھائی نہیں دیتے۔

ایک فرد کی شخصیت میں استحکام اور استقلال پایا جاتا ہے لیکن مختلف حالات میں یہ تبدیل پذیر ہوتی ہے۔ مختلف حالات فرد کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہم شخصیت کے نمونوں کا علاحدگی میں جائزہ لیں گے۔ یہ پہلو برتاؤ کی نشو ونما میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

4۔ **موروثی:** موروثی سے مراد پیدائش سے قبل بچہ میں ماں یا باپ یا دادا دادی یا پر دادا اور پر دادی کی صفات غالب رہتی ہے۔ ان کی یہ صفات فوری نمایاں نہیں ہوتی۔ جسمانی ساخت، چہرے کی بناوٹ، جنس، مزاج، طاقت وغیرہ جیسی صفات کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ صفات ماں باپ یا ان کے خاندانی سلسلے سے تعلق رکھتی ہیں۔ وراثت فرد کی ذہنی، جسمانی اور جذباتی کیفیات کی نشاندہی کرتی ہے۔ تحقیقات کے ذریعے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ موروثی کے ذریعے نفسیاتی خصوصیات ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی ہیں۔ سائنس کے مطابق ایک صحت مند اختلاط کی وجہ سے یہ مانا جاتا ہے کہ آئندہ نسلوں میں دونوں

سلسلوں کی بہترین خصوصیات غالب ہوں گی۔

5۔ **خاندان اور سماجی عوامل:** شخصیت کی نشو ونما میں خاندان اور دیگر سماجی گروہوں کے بہت زیادہ اثرات ہوتے ہیں۔ والدین اور خاندان کے دیگر افراد کا بچہ کی شخصیت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ان میں خاندان کے دیگر افراد کی بہ نسبت بچہ کی شخصیت کی نشو ونما پر والدین کا بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ خاندانی ماحول کے علاوہ دوست احباب، پڑوسی، دیگر رشتے دار فرد کی شخصیت کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ شخصیت سازی کا یہ کام سماج کاری کے طریق کے ذریعے انجام پاتا ہے۔

6۔ **ثقافتی عوامل:** ثقافت فیصلہ سازی میں بنیادی اور فیصلہ کن اہمیت کی حامل ہے۔ عام طور پر یہ آزادی، جارحیت، مقابلہ وغیرہ کے تعلق سے رجحانات کا تعین کرتا ہے۔ ہر ثقافت اپنے افراد کی تربیت کرتی ہے اور یہ توقع رکھتی ہے کہ اس کے افراد کا برتاؤ اور کردار گروہ کے لیے قابل قبول ہو گا۔

7۔ **ذہانت:** ثقافت اور ذہانت کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ ذہانت کا تعلق وراثت سے ہے جو لوگ زیادہ ذہین ہوتے ہیں وہ کم ذہین افراد کی بہ نسبت گھر، اسکول اور سماج میں بہتر مطابقت پیدا کرتے ہیں۔

14.10 ثقافت اور شخصیت کے درمیان تعلق (Relationship Between Culture and Personolity)

ثقافت اور شخصیت کا باہمی ربط ہے۔ شخصیت کی تشکیل میں ثقافت کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ ثقافت اور شخصیت کے آپسی تعلق پر مختلف مفکروں نے بحث کی ہے جن کو یہاں سمجھایا گیا ہے۔ انسان ایک سماجی حیوان ہے لیکن اس کی تخلیق سماجی نہیں ہوئی۔ اس کی پیدائش سماجی طریق کے دھارے میں ثقافتی ماحول میں ہوئی ہے۔ ثقافت ہی فرد کو ایک حیاتیاتی عضویہ سے ایک سماجی عضویہ یعنی ایک انسان بناتا ہے۔ اس کے دیگر افراد سے بین عمل کی وجہ سے ثقافت کا ثقافتی کارکنوں کے ذریعے اس کی اصلی فطرت انسانی فطرت میں تبدیل ہوتی ہے اور وہ اعمال اور افکار کے مجموعے کو اپناتا ہے جسے شخصیت کہا جاتا ہے۔

کلفورڈ گیرٹز (Clifford Geertz) کے مطابق ثقافت ایک رابطہ فراہم کرتی ہے کہ بنیادی طور پر افراد کیا بننے کے قابل ہیں اور وہ حقیقتاً ایک کے بعد دیگر کیا بنتے ہیں۔ انسان بنتا ہی فرد بنتا ہے اور ہم ثقافتی نمونوں کے زیر اثر فرد بنتے ہیں۔ سماجی طریق کے ذریعے فرد جو تجربات حاصل کرتا ہے وہ ثقافتی جزو ہوتا ہے لہذا ثقافتی نمونے بنیادی طور پر شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔

لنٹن نے ثقافت اور شخصیت کے تعلق سے مندرجہ ذیل مفروضات پیش کیے ہیں۔

1۔ بچپن کے تجربات اور واقعات فرد کی شخصیت پر دیرپا اثرات قائم رکھتے ہیں۔

2۔ یکساں قسم کے تجربات شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔

3۔ سماج کے افراد اپنے بچوں کی پرورش کے لیے یکساں طریقے استعمال کرتے ہیں حالاں کہ وہ یکساں نہیں ہوتے۔

4۔ بچوں کی پرورش کے طریقے ہر سماج میں علاحدہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔

بعض ماہرین سماجیات اور ماہرین انسانیات نے شخصیتوں پر ثقافت کے اثرات سے متعلق تحقیقاتی مطالعے کیے ہیں۔اس ضمن میں **رتھ بینڈیکٹ** کی تحقیقات بہت ہی کارآمد ہیں۔ یہ تحقیقات نیو میکسیکو کے زونی قبیلہ، ملیشیاء کے دوبو قبیلے اور نیوگینیا کے اراپاش قبیلے میں کی گئی تھی۔ یہ تحقیقات سماج کے افراد کی شخصیتوں ثقافت کے اثرات سے متعلق مخصوص خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہ خصوصیات ثقافت کے ان اثرات کی نشاندہی کرتی ہیں جو فرد کی حیاتیاتی اور نفسیاتی سرگرمیوں کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں۔ان کی توضیح کے لیے ذیل میں چند مثالیں دی گئی ہیں۔

i. **داخلی حیاتیاتی برتاؤ پر ثقافت کے اثرات:** ثقافت فرد کے حیاتیاتی برتاؤ پر اثرانداز ہوتی ہے جیسے جسمانی نشوونما، خواہش یا رغبت وغیرہ۔

ii. **جنسی برتاؤ پر ثقافت کا اثر:** برڈوک، بیچ اور فورڈ نے جنسی برتاؤ سے متعلق انسانی شخصیت پر ثقافت کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے تحقیقی مطالعہ کیا ہے۔ان کے مطالعات سے پتہ چلا ہے کہ بڑی حد تک جنسی برتاؤ ثقافتی خصوصیات کے زیر اثر ہوتا ہے۔

iii. **احساسات پر ثقافت کے اثرات:** ہلوویل(Hellowel) نے احساسات اور خیالات پر ثقافت کے اثرات کو ثابت کرنے کے لیے کئی تجربات کیے ہیں اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ فرد کے ادراک اور احساسات پر ثقافتی خاصے بہت زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں۔

iv. **ثقافت اور قوت ادراک:** کئی ماہرین سماجیات اور ماہرین انسانیات کے مطابق ادراک بہت زیادہ ثقافت کے زیر اثر ہوتا ہے۔ یوروبا نامی قبیلہ معنوی توضیحات اور اہم حقائق کے درمیان بہت زیادہ امتیاز کرتا ہے۔

v. **احساسات اور جذبات پر ثقافت کے اثرات :** اس سے متعلق لیبورا نے کئی تجربات کیے ہیں۔ مثال کے طور پر کئی سماجوں میں تھوکنا نفرت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے لیکن افریقہ کے بعض قبائل میں اس کو ایسا نہیں سمجھا جاتا ہے۔

vi. **عادات پر ثقافت کے اثرات:** مختلف ثقافتوں میں مختلف قسم کی عادتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً امریکہ میں ایک بچہ اپنے قد کو بتانے کے لیے اپنی ہتھیلی کو زمین کے متوازی یا افقی انداز میں لے جاتا ہے۔ لیکن میکسیکو میں اس کے لیے ہتھیلی کو کھڑے یا عمودی انداز میں اٹھاتا ہے۔

مختلف سماجوں کے افراد کی شخصی خصوصیات میں ہم کو فرق نظر آتا ہے جیسے پابندی اور صفائی وغیرہ۔ رسومات، قانون، مذہب، آرٹ اور آئیڈیالوجی ہم کو اقدار فراہم کرتے ہیں جو ہماری شخصیت پر اثرانداز ہوتے ہیں کیوں کہ یہ اقدار ہر سماج میں الگ الگ ہوتے ہیں، اس لیے مختلف سماجوں کے اراکین کی شخصیت میں بھی فرق نظر آتا ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی مذہبی زندگی کی اہمیت کی وجہ سے ان کی ایک علاحدہ شخصیت نظر آتی ہے۔

ایک ہی ثقافت میں افراد کی شخصیت میں فرق نظر آتا ہے۔ سماج کے تمام اراکین کی شخصیت یکساں نہیں ہوتی اور یہ سماج کے ثقافتی

تجربات میں فرق کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک شخص عام ثقافت سے موافقت پیدا کرتا ہے جسے قومی ثقافت کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سماج کے مخصوص گروہ کے ثقافت سے بھی ہم آہنگ ہوتا ہے جیسے طبقہ، مذہب اور ذات۔ ان گروہوں کی مخصوص ثقافت ہوتے ہیں جو ایک گروہ سے دوسرے گروہ میں علاحدہ ہوتی ہیں۔ بعض ثقافت ذیلی ہوتی ہیں۔

ثقافت ایک انسانی پیداوار ہے۔ یہ کوئی جبری عمل نہیں ہے۔ ثقافت سے انحراف ایک غیر شعوری رجحان ہے۔ ثقافت سماج کی دین ہے اور اس کا انحصار سماج کے تسلسل پر ہوتا ہے۔ ثقافت اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتا۔

14.11 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

آخر میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ شخصیت اور ثقافت دو الگ اصطلاحات ہیں جن کے بالکل الگ معنی ہیں لیکن کسی حد تک یہ دو اصطلاحات آپس میں مربوط ہیں کیوں کہ فرد کی شخصیت سازی میں ثقافت کا اہم رول ہوتا ہے۔ کلیفورڈ گریٹز کے مطابق ثقافت افراد کی پوشیدہ صلاحیتوں اور ان کی حقیقی صورت حال کے درمیان ایک رابطہ پیدا کرتی ہے۔ انسان بنناہی فرد بننا ہے اور انسانی شخصیت کی تعمیر ثقافتی نمونوں کی رہنمائی میں ہوتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- ثقافت کی تعریف کرتے ہوئے اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔
- شخصیت کی تعریف بیان کیجیے اور اس کی اہم خصوصیات واضح کیجیے۔
- ثقافت اور شخصیت سے متعلق لنٹن کے خیالات کو قلم بند کیجیے۔

14.12 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **ثقافت :** اس سے مراد علم، عقائد، آرٹ، اخلاق، قانون، رسومات اور دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جسے انسان سماج کے ایک رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے۔
- **شخصیت:** یہ انسان کے سماجی، نفسیاتی برتاؤ کا مجموعہ ہے جس کی نمائندگی، عادات، احساسات، رجحانات اور خیالات کے ذریعے کی جاتی ہے۔

14.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

14.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ثقافت سے مراد..................ہے۔

(a) رسومات اور عقائد (b) معیارات اور اقدار (c) تصورات اور نقطہ نظر (d) کوڈ اور برتاؤ

2۔ "ثقافت وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم، عقائد، آرٹ، اخلاق، قانون، رسومات اور دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جسے انسان سماج کے ایک رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے" یہ کس نے کہا تھا؟

(a) ٹائیلر (b) رابرٹ برسٹڈ (c) میلی نوسکی (d) میک آئیور اور پیج

3۔ ثقافت کو دو حصوں میں کس نے تقسیم کیا تھا؟

(a) ای.بی ٹائیلر (b) رابرٹ برسٹڈ (c) میلی نوسکی (d) ڈیوڈ بڈنی

4۔ وہ طریق جس کے ذریعے ثقافت ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا ہے اُسے.................. کہتے ہیں۔

(a) انتشار (b) مادی ثقافت (c) ثقافتی پسماندگی (d) ثقافتیت

5۔ "Personality" کی اصطلاح کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) Persona (b) Person (c) Personal (d) Personyze

6۔ "شخصیت انسان کے سماجی نفسیاتی برتاؤ کا مجموعہ ہے جس کی نمائندگی عادات، احساسات، رجحانات اور خیالات کے ذریعے کی جاتی ہے" یہ کس کی تعریف ہے؟

(a) آگبرن (b) کمبال ینگ (c) اپلپورٹ (d) لنڈبرگ

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا شخصیت کا عامل نہیں ہے؟

(a) سماجی (b) ثقافتی (c) طبعی (d) سیاسی

8۔ زونی قبیلہ............ میں ہے۔

(a) ملیشیا (b) نیوگینیا (c) ناگالینڈ (d) نیومیکسیکو

9۔ اراپاش قبیلہ.................. میں ہے۔

(a) ملیشیا (b) نیوگینیا (c) نیویارک (d) نیومیکسیکو

10۔ "شخصیت نسبتاً مستقل خاصے اور منفرد خصوصیات کا نمونہ ہوتی ہے جو فرد کے برتاؤ میں انفرادیت اور استقلال عطا کرتے ہیں۔" یہ کس نے کہا تھا؟

(a) آگبرن (b) کمبال ینگ (c) اپلپورٹ (d) فیسٹ اور فیسٹ

14.13.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ثقافت سے کیا مراد ہے؟

2۔ شخصیت کے عوامل بیان کرو۔

3۔ شخصیت کے تعلق سے کلیفورڈ گریٹز کے خیالات پر بحث کیجیے۔

14.13.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ثقافت کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

2۔ شخصیت کی تعریف اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

3۔ ثقافت اور شخصیت کے آپسی تعلق پر ایک نوٹ لکھیے۔

14.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Yogendra Singh, 1996, Modernization of Indian Tradition, Rawat Publication, New Delhi
2. Nadeem Hasnain, 2011, Indian Society and Culture: Continuity and Change, New Royal Book Company
3. Anthony Giddens & P.W. Sutton,2017,Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
4. Haralambos & Holborn,Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
5. Madan and Majumdar, 2020, An Introduction to Social Anthropology, Asia Publishing House, Mumbai

اکائی 15۔ سماج کاری

(Socialization)

اکائی کے اجزا

15.0 تمہید

15.1 مقاصد

15.2 سماج کاری کی تعریفیں

15.3 سماج کاری کی خصوصیات

15.4 سماج کاری کی قسمیں

15.5 سماج کاری کے عناصر

15.6 سماج کاری کے خطوط

15.7 سماج کاری کے فوائد اور نقصانات

15.7.1 سماج کاری کے فوائد

15.7.2 سماج کاری کے نقصانات

15.8 سماج کاری کے مراحل

15.9 اکتسابی نتائج

15.10 کلیدی الفاظ

15.11 نمونہ امتحانی سوالات

15.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

15.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
15.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
15.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

15.0 تمہید (Introduction)

سماج کاری کسی بھی فرد اور اس کے سماج کے مابین متوازن رشتہ قائم کرنے کے لیے ایک باہمی تعامل ہے۔ سماج کاری کا عمل ہمیں بتاتا ہے کہ طے شدہ قواعد وضوابط کے مطابق سماج میں کس طرح رہنا اور کام کرنا ہے۔ یہ ہمیں اصولوں پر عمل کرنے، آداب سیکھنے، اچھی اور بری چیزوں اور صحت مند عادات کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔ یہ سماج ہی ہے جو ایک فرد کو قابل قبول اور نا قابل قبول برتاؤ کے درمیان فرق سکھاتا ہے تاکہ ہر فرد سماج میں سکون سے زندگی گزار سکے۔

انسانی شیر خوار دنیا میں ایک حیاتیاتی ہستی (Biological Organism) کی شکل میں آتا ہے۔ اس کا سارا وجود حسی ضروریات کے ارد گرد گھومتا ہے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ ایک سماجی وجود میں ڈھلتا ہے اور وہ سماجی اداکاری اور احساس کے طریقے سیکھتا ہے۔ اس عمل کے بغیر سماج خود کو جاری نہیں رکھ سکتا، نہ ہی کلچر زندہ رہ سکتا ہے، اور نہ ہی فرد ایک سماجی فرد بن سکتا ہے۔ اس عمل کو سوشیلائزیشن (Socialization) کہا جاتا ہے۔ ہر آدمی اپنے آپ کو سماج کے مطلوبہ حالت اور ماحول کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں وہ رہتا ہے۔ لہٰذا، سماج کاری کی اصطلاح سے مراد وہ بین عمل ہے جس کے ذریعے بڑھتا ہوا فرد جس معاشرے میں پیدا ہوا ہے اس کی عادات، رواج، اقدار اور عقائد سیکھتا ہے۔

سماج کاری وہ طریق ہے جس کے ذریعے انسانی شیر خوار اپنے معاشرے کے ایک فعال ممبر کی حیثیت سے کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے ضروری مہارت حاصل کرتا ہے۔ یہ سیکھنے کا ایک ایسا سب سے موئثر عمل ہے جس کا ایک انسان تجربہ کر سکتا ہے۔ بہت ساری زندہ مخلوق کے برعکس جن کا طرز عمل صرف حیاتیاتی عناصر کا مرکب ہے، انسانوں کو اپنی ثقافت سیکھنے اور زندہ رہنے کے لیے سماجی تجربات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماہرین سماجیات کا کہنا ہے کہ معاشرتی نظام بنیادی طور پر زندگی کے دوران سیکھنے کے پورے عمل کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کے طرز عمل، عقائد، اور ان کے اعمال پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

سماج کاری بیرونی طور پر عائد اور خود سے مسلط کردہ توقعات اور قواعد کا انضمام ہے۔ کسی تنظیم میں، ایک نیا ملازم ابتدائی ایام میں تنظیمی ڈھانچے اور طرز عمل کے قواعد کو سنبھالنے کے طریقے سیکھتا ہے۔

سماج کاری ایک ایسا عمل ہے جس کی مدد سے ایک زندہ حیات انسان ایک معاشرتی وجود میں بدل جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا طریق ہے

جس کے ذریعے نوجوان نسل بالغ کردار سیکھتی ہے جو اسے بعد میں ادا کرنا ہے۔ یہ کسی فرد کی زندگی میں ایک مستقل طریق ہے جو نسل در نسل جاری رہتا ہے۔ سماج کاری لوگوں کو اصولوں اور توقعات کی تعلیم دے کر سماجی گروہ میں حصہ لینے کے لیے تیار کرتی ہے۔ سماج کاری کے تین بنیادی اہداف ہیں: تسلسل کو قائم رکھنا، لوگوں کو کچھ سماجی کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرنا، اور اقدار کے مشترکہ ذرائع کو سیکھانا۔ سماج کاری کا ایک مخصوص پس منظر ہوتا ہے۔

اس طرح، سماج کاری ثقافتی تعلیم کا ایک طریق ہے جس کے تحت ایک نیا فرد سماج کاری میں باقاعدگی سے حصہ لینے کے لیے ضروری صلاحیتیں اور تعلیم حاصل کرتا ہے۔ یہ عمل بنیادی طور پر تمام معاشروں میں یکساں ہے، اگرچہ ادارہ جاتی انتظامات (Institutional Arrangements) مختلف ہوتے ہیں۔ یہ عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے کیوں کہ زندگی میں ہمیشہ ایک نئی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ سماج کاری افراد کو اجتماعی زندگی کی مخصوص شکلوں کے لیے تیار کرنے کا عمل ہے، جس سے انسان کی حیاتیات کو ثقافتی روایات (Cultural Traditions) میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

15.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں ہم سماج کاری (Socialization) کے تصور کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اس اکائی کے مطالعے سے ہم کو درج ذیل چیزوں کے متعلق معلومات حاصل ہوں گی۔

- سماج کاری کے معنی، تعریف اور خصوصیات۔
- سماج کاری کے مختلف اقسام۔
- سماج کاری کے مختلف مراحل۔

15.2 سماج کاری کی تعریفیں (Definitions of Socialization)

عام طور پر "سماج کاری" کی تعریف اس طریق کے طور پر کی جاتی ہے جس کے ذریعے ہم اپنی معاشرتی شناخت حاصل کرتے ہیں اور معاشرتی دنیا کے اقدار، اصول، وضع اور کردار کو اپناتے ہیں۔

شیفر (Schaefer) کے بقول "سماج کاری" وہ طریق ہے جس کے تحت لوگ موزوں رویوں، اقدار اور اقدامات کو کسی خاص تہذیب کے ممبر کی حیثیت سے سیکھتے ہیں"۔

میک آئیور (MacIver) کے الفاظ میں سماج کاری "وہ طریق ہے جس کے ذریعے معاشرتی انسان ایک دوسرے کے ساتھ وسیع تر اور گہرے تعلقات قائم کرتا ہے، جس میں وہ خود سے اور دوسروں کی شخصیت کے ساتھ زیادہ پابند ہوجاتا ہے، اور قریب تر اور وسیع تر

انجمن کے پیچیدہ ڈھانچے کی تشکیل کرتے ہیں۔

کم بال ینگ (Kimball Young) لکھتا ہے کہ، " سماج کاری کا مطلب فرد کو معاشرتی اور ثقافتی دنیا میں شامل کرنے کا عمل ہے۔ اسے معاشرے اور اس کے مختلف گروہوں کا ایک خاص رکن بنانا اور اس معاشرے کے اصول و اقدار کو قبول کرنے پر آمادہ کرنا ہے۔ سماج کاری اجتماعی طور پر اور یقینی طور پر سیکھنے کا معاملہ ہے نہ کہ حیاتیاتی وراثت کا۔ سماجی عمل کے ذریعے ہی نوزائیدہ فرد کو ایک معاشرتی وجود میں ڈھالا جاتا ہے۔ انسان کا وجود وہی ہوتا ہے جو وہ سماج کاری کے ذریعے بنتا ہے۔"

بوگارڈس (Bogardus) نے سماج کاری کو "مل کر کام کرنے، گروہ کی ذمے داری کو ترقی دینے، دوسروں کی فلاحی ضروریات کے ذریعے رہنمائی کرنے کے عمل" کے طور پر بیان کیا ہے۔

اوگ برن(Ogburn) کے مطابق، "سماج کاری وہ عمل ہے جس کے ذریعے فرد گروہ کے اصولوں کے مطابق رہنا سیکھتا ہے۔"

راس (Ross) نے سماج کاری کی تعریف 'لوگوں میں ہم کے احساس کا پیدا ہونا اور ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش کے طور پر کی ہے۔ سماج کاری کے ذریعے فرد ایک سماجی فرد بن بنتا ہے اور ایک شخصیت کا مالک بنتا ہے۔

گرین (Green) نے سماج کاری کی تعریف "اس طریق کے طور پر کی ہے جس کے ذریعے بچہ ثقافتی مواد، خودی اور شخصیت حاصل کرتا ہے،"۔

سماج کاری کے مقاصد(Objectives of Socialization)

ارنیٹ(Arnett) کا خیال ہے کہ سماج کاری کے تین مقاصد ہیں:

1۔ تسلسل، کنٹرول اور حسی ترقی۔

2۔ کردار کی تیاری اور کارکردگی، جس میں پیشے ورانہ کردار، صنف کے کردار جیسے شادی اور والدین کے کردار شامل ہیں۔

3۔ کسی بھی چیز کے معنی تک پہنچنے کے ذرائع، اور کون سی چیز کتنی اہم اور قابل قدر ہے جس کے لیے جیا جائے۔

مذکورہ بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہے کہ سماج کاری وہ طریق ہے جو انسانوں کو سماجی زندگی میں کام کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہاں اس بات کا اعادہ کیا جانا چاہیے کہ سماج کاری کا ثقافتی پس منظر ہوتا ہے- مختلف ثقافتوں کے لوگوں، مختلف نسلوں، گروہ، صنف، جنس اور مذہب کے افراد کو مختلف انداز میں سماجی بنایا جاتا ہے۔

15.3 سماج کاری کی خصوصیات(Characteristics of Socialization)

سماج کاری کی کچھ اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سماج کاری رسمی اور غیر رسمی طور پر ہوتی ہے(Socialization Takes Place Formally and Informally)

اسکولوں اور کالجوں میں باضابطہ سماج کاری براہ راست ہدایت اور تعلیم کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہاں افراد کی شعوری طور پر سماج کاری کی جاتی ہے، اور مستقبل میں پیش آنے والے رول کے لیے انہیں تیار کیا جاتا ہے۔ تاہم، خاندان جو سماج کاری کا سب سے بنیادی اور موئثر وسیلہ ہے۔ بچے خاندان میں اپنی زبان، رسم ورواج، اصول اور اقدار سیکھتے ہیں۔ خاندان میں افراد کی سماج کاری رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح سے ہوتی ہے۔

2۔ سماج کاری ایک مستعدی عمل کی بجائے مستقل اور تدریجی عمل ہے

(Socialization is a Continuous and Gradual, Rather than a Salutatory Process)

سماج کاری تاحیات چلنے والا طریق ہے۔ انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک سماج کاری کا عمل جاری رہتا ہے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہر ذات یا حیاتیات (species or organism) سماج کے نمونے پر عمل پیرا ہے۔ انسانوں کا بھی یہی حال ہے۔ سماج کاری منظم انداز میں ہوتی ہے اور ایک خاص ترتیب کی پیروی کرتی ہے۔

3۔ سماج کاری حیاتیات اور اس کے ماحول کے باہمی رابطے کی ایک پیداوار ہے

(Socialization is a Product of Interaction of the Organism and its Environment)

سماج کاری ایک حیاتیات اور اس کے ماحول کے باہمی تعامل کی پیداوار ہے۔ انسان کے عادات واطوار پر اس کے ارد گرد کے ماحول کا گہرا اثر رہتا ہے۔ لیکن اس بات کا قطعی طور پر تعین ممکن نہیں ہے کہ کس تناسب میں وراثت اور ماحول انفرادی سماج کاری کے لیے کردار ادا کرتے ہیں۔

4۔ سماج کاری جاری کا طریق ہے (Socialization is Continuous Process)

سماج کاری طریق کسی بھی وقت رکتا نہیں ہے۔ یہ فرد کی پیدائش سے اس کی پختگی تک جاری رہتا ہے۔ یہ سست یا تیز شرح سے ہو سکتا ہے۔ سماج کاری کا عمل انسان کی بیماری، بھوک، نقص تغذیہ یا دیگر ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے سست رفتار تو ہو سکتے ہیں، لیکن اس کا عمل فرد کی زندگی میں مسلسل جاری رہتا ہے۔

5۔ اگر سماج کی ایجنسیوں میں انسانیت زیادہ ہو تو سماج کاری تیز ہوتی ہے

(Socialization is Rapid if There is More Humanity Among the Agencies of Socialization)

اگر سماج کاری کی ایجنسیاں اپنے نظریات اور صلاحیتوں پر زیادہ متفق ہیں تو سماج کاری تیزی سے واقع ہوتی ہے۔ جب گھر میں منتقل کردہ نظریات، مہارتوں، اسکول یا ہم گروہ کے ذریعے پھیلائے جانے والے نظریات کے مابین تنازعہ ہوتا ہے تو، فرد کی سماجی کاری آہستہ اور غیر مؤثر ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر سماج کاری کی ایجنسیوں کے ذریعے پھیلائے جانے والے نظریات میں کوئی تنازعہ نہیں ہے تو ایسے حالات میں سماج کاری کا عمل تیز رفتاری سے جاری رہتا ہے۔

6۔ سماج کاری عموم سے مخصوص رد عمل کی طرف بڑھتی ہے

(Socialization Proceeds from General to Specific Responses)

یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ عمومی سرگرمی ہمیشہ مخصوص سرگرمی سے پہلے ہوتی ہے۔ بچے کے ابتدائی رد عمل فطرت میں بہت عمومی ہے جو آہستہ آہستہ مخصوص افراد کے ساتھ بدل جاتے ہیں۔ نوزائیدہ کے ابتدائی جذباتی رد عمل عموماً مختلف جوش و خروش میں مبتلا ہوتے ہیں اور یہ آہستہ آہستہ غصے، خوشی، خوف وغیرہ کے مخصوص جذباتی نمونوں کو راستہ فراہم کرتے ہیں، بچے اس طرح کے مخصوص رد عمل کے قابل ہونے سے پہلے ان کے سامنے جو چیزیں رکھی ہوتی ہیں ان تک پہنچنے کے لیے عمومی طور پر اپنے ہاتھ اور پیر بے ترتیب طریقے سے ہلاتے رہتے ہیں۔

7۔ سماج کاری میں اکثر پیش گوئی کی جاتی ہے (Socialization is Often Predictable)

ماہرین نفسیات نے دیکھا ہے کہ ہر مرحلے میں کچھ سماجی کاری کی عام پہچان اور خصوصیات ہیں۔ کسی بھی فرد کے اندر سماجی راوایات کو اپنانے کے تعلق سے اس کی صلاحیت اور کوشش کی بنیاد پر اس کے مستقبل کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے۔ اسی لیے یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ ہر بچے کے لیے سماج کاری کی شرح ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے لیے ابتدائی عمر میں ہی اس حد کی پیشن گوئی کرنا ممکن ہے جس میں بچہ کے گرنے کا خدشہ ہے۔ یا اس بات کہ پیشن گوئی کہ بچہ بڑا ہو کر کیا بنے گا۔

8۔ سماج کاری منفرد ہے (Socialization is Unique)

ہر بچہ منفرد ہوتا ہے۔ کسی بھی دو بچوں سے یکساں انداز میں برتاؤ یا نشوونما کی توقع نہیں کی جاسکتی چاہے وہ ایک ہی عمر کے کیوں نہ ہوں۔ مثال کے طور پر، اسی طبقے میں، ایک سماجی اور معاشی لحاظ سے پسماندہ ماحول سے آنے والے بچے سے اسی صلاحیت کے بچے کی طرح تعلیم حاصل کرنے کی توقع نہیں کی جاسکتی ہے جس کے والدین تعلیم کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور بچے کو مطالعے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ان دونوں کے سیکھنے کی رفتار میں فرق ہونا لازمی ہے۔

9۔ سماجی عمل ایک سماج سے دوسرے سماج میں واضح طور پر مختلف ہوتا ہے

(Socialization Practices Varied Markedly from Society to Society)

عام طور پر ایک ہی سماج کے لوگوں میں سماج کاری کے طریق ایک جیسے ہوتے ہیں۔ یہ تعجب کی بات نہیں ہے کیوں کہ ایک ثقافت کے افراد بنیادی قدروں اور تاثرات کا ساجھا کرتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ سماج کاری کا طریق ہر سماج میں مختلف ہوتا ہے، کیوں کہ ہر سماج کے اپنے اقدار اور اخلاقی اصول ہوتے ہیں جس کے حصول کے لیے ہر سماج اپنے انداز میں افراد کی سماج کاری کرتا ہے۔

15.4 سماج کاری کی قسمیں (Types of Socialization)

سماج کاری ایک طویل المیعاد طریق ہے اور یہ اپنے آپ کو زندگی کے کسی خاص مرحلے تک محدود نہیں رکھتا، حالانکہ یہ عمل مختلف مراحل کے دوران تھوڑا سا مختلف ہوتا ہے۔ سماج کاری کی مختلف اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ پرائمری سماج کاری (Primary Socialization)

اس قسم کی سماج کاری سے مراد بچے کے بنیادی یا ابتدائی سالوں میں پیدا ہونے والی سماج کاری ہے۔ بنیادی سماج کاری کے ذریعے، ایک نوزائیدہ بچہ طے شدہ اقدار اور اصولوں کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمر میں وہ سماج کی بنیادی چیزیں اور زبان سیکھتا ہے۔ وہ سماج کی گروہ بندی کو سمجھنا اور سیکھنا بھی شروع کر دیتا ہے تاکہ بعد میں اسے اس گروہ میں ایک معاشرتی شریک کے طور پر ڈھالا جا سکے۔ یاد رکھیں ایک نوزائیدہ بچہ صحیح اور غلط کا فرق نہیں کر سکتا۔ وہ آہستہ آہستہ بالواسطہ اور براہ راست مشاہدے کے ذریعے اس میں فرق کرنا سیکھتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اقدار اور اصول اس کی شخصیت کے لازمی جزو بن جاتے ہیں۔

2۔ ثانوی سماج کاری (Secondary Socialization)

اس طرح کی سماج کاری سے مراد وہ طریق ہے جس کے ذریعے علم و تجربات کو ایک بڑھتا ہوا بچہ اپنے خاندان (immediate family) سے باہر سیکھتا ہے۔ وہ ہم عمر گروہ کے ساتھ وابستگی اور اسکول میں اپنے تجربات سے کچھ چیز سیکھتا ہے۔ غرض یہ کہ ثانوی سماج کاری وہ ہے جو ساری زندگی رسمی تربیت کے حاصل کرنے کے ساتھ جاری رہتی ہے۔

3۔ بالغ سماج کاری (Adult Socialization)

اس طرح کی سماج کاری لوگوں کو نئے منصبی فرائض انجام دینے کے لیے تیار کرتی ہے جس کے لیے پرائمری اور ثانوی سماج کاری نے انہیں مکمل طور پر تیار نہیں کیا ہوتا ہے۔ بالغ سماج کاری کا مقصد کسی فرد کے خیالات اور طرز عمل کو تبدیل کرنا ہوتا ہے۔

4۔ متوقع سماج کاری (Anticipatory Socialization)

جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے، متوقع سماج کاری سے مراد وہ طریق ہے جس کے ذریعے لوگ کسی مخصوص گروہ میں شامل ہونے کی امید میں کسی گروہ کی ثقافت، اقدار اور رواج سیکھتے ہیں۔ یہاں وہ اپنے نئے کردار میں اداکاری کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

5۔ دوبارہ سماج کاری (Re-Socialization)

ری سوشیئلائزیشن ایک ایسی نوعیت کی سماج کاری ہے جہاں فرد طرز عمل کے سابق نمونوں کو ترک کرتا ہے اور اس کی جگہ نیا عمل اختیار کرتا ہے۔ دوبارہ سماج کاری کا طریق کچھ بنیادی تبدیلیوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں زندگی کا ایک طریقہ چھوڑنا اور اس کی جگہ مختلف طریقۂ عمل کو اپنانا ہوتا ہے۔

6۔ گروہی سماج کاری(Group Socialization)

گروہ بندی یا گروہی سماج کاری میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ والدین کے بجائے فرد کو اس کے ہم عمر گروہ زیادہ متاثر کرتے ہیں ۔ ہم عمر گروہ، والدین کے مقابلے میں ساتھیوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ لہٰذا، ہم عمر گروہوں میں والدین کے نسبت شخصیت کی نشوونما کے ساتھ مضبوط ارتباط ہوتا ہے۔ ہائی اسکول میں داخل ہونا بہت سے نوعمر کی زندگی میں ایک اہم لمحہ ہے جس میں ان کے والدین کی پابندی کا کم ہونا شامل ہے۔ ہم عمر نوجوان اپنے والدین کے بجائے اپنے ہم عمر گروہوں میں بہت سے ان امور پر جنہیں سماج میں معیوب سمجھا جاتا ہے، تبادلہ خیال کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔

7۔ صنف سماج کاری(Gender Socialization)

ہینسلن کا دعویٰ ہے کہ "سماج کاری کا ایک اہم حصہ ثقافتی طور پر متعین صنفی کرداروں کی تعلیم ہے۔" صنف کی سماج کاری سے مراد وہ سلوک اور رویہ سیکھنا ہے جو ایک جنس کے لیے مناسب (appropriate) سمجھا جاتا ہے۔ لڑکے لڑکے بننا سیکھیں اور لڑکیاں لڑکیاں بننا سیکھیں۔ یہ "سیکھنا" سماج کے بہت سے مختلف ایجنٹوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

صنف سماج کاری میں والدین بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ماہرین معاشیات نے ان چار طریقوں کی نشاندہی کی ہے جن میں والدین اپنے بچوں میں صنف کے کردار کو سماجی بناتے ہیں: کھلونوں اور سرگرمیوں کے ذریعے صنف سے وابستہ صفات کی تشکیل، بچے کی جنس پر مبنی بچوں کے ساتھ ان کے تعامل کو مختلف کرنا، اور صنفی نظریات اور توقعات پر بات چیت کرنا۔

15.5 سماج کاری کے عناصر(Elements of Socialization)

سماج کاری کے بہت سے عناصر ہیں ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) **تفتیش(Investigation):** جیسا کہ نام سے پتہ چلتا ہے، تفتیش وہ مرحلہ ہے جہاں سے کوئی شخص معلومات کو تلاش کرتا ہے۔ ایک شخص مختلف گروہوں کی طرف دیکھتا ہے تاکہ اس بات کا تعین کر سکے کہ کون سا گروہ اس کی ضروریات پوری کرنے میں مدد کرے گا، جب کہ یہ گروہ ممکنہ ممبر کی قیمت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ تحقیقات کا مرحلہ اس وقت ختم ہوتا ہے جب گروہ انفرادی طور پر اسے داخلے کی پیش کش کرتا ہے اور وہ اسے قبول کرتا ہے۔

(ii) **سماج کاری(Socialization):** جب ایک ممکنہ ممبر نیا ممبر بن جاتا ہے تو اسے گروہ کی ثقافت، نقطہ نظر، اقدار اور رواج کو قبول کرنا ہوتا ہے جب کہ گروہ نئے ممبر کی مختلف خواہشات اور ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر یہ دونوں ایک دوسرے پر مثبت رد عمل ظاہر کرتے ہیں تو گروہ کی قبولیت ہو جاتی ہے لیکن اگر نتائج مطلوبہ توقعات کے مطابق نہیں ہوتے تو قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے۔

(iii) **بحالی**(Maintenance): اس مرحلے کو ایک کردار کے تئیں مذاکرات کی طرح سمجھا جاتا ہے کیوں کہ فرد اور اس کا نیا ممبر دونوں فرد سے گروہ کی توقعات پر بات چیت کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے کردار میں دوسروں کو مطمئن کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور اس گروہ کو چھوڑ دیتے ہیں، اور کچھ اس میں تاحیات باقی رہتے ہیں۔

(iv) **دوبارہ سماج کاری**(Re-Socialization): انحراف کی صورت میں، ممبر کو، اختلافات حل کر کے دوبارہ سماجی بنایا جاتا ہے اور وہ ایک بار پھر گروہ کا مکمل ممبر بن جاتا ہے۔ اگر یہ ناکام ہوتا ہے تو اسے یا تو نکال دیا جاتا ہے یا وہ گروہ کو رضاکارانہ طور پر چھوڑ دیتا ہے۔

15.6 سماج کاری کی خطوط (Features of Socialization)

سماج کاری سماجی اقدار اور اصولوں کو ایک سے دوسری نسل تک منتقل کرنے کا طریق ہے۔ اس کے اہم خطوط مندرجہ ذیل ہیں۔

- **بنیادی نظم وضبط کو متاثر کرنا**(Infuse Basic Discipline): معاشرتی نظام اپنی زندگی کے دور کے آغاز سے ہی کسی شخص میں بنیادی نظم وضبط کو مربوط کرتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ سماجی منظوری حاصل کرنے کے لیے جذبات پر قابو رکھنا سکھاتا ہے۔
- **ضبط سلوک**(Control Behaviour): سماج کاری معاشرے میں اپنے ممبروں کے سلوک کو شعوری اور لاشعوری طور پر قابو کرنے میں مدد دیتی ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک فرد کی تربیت ہوتی ہے اور اس کے، سلوک کو متعدد طریقوں سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ معاشرتی نظم وضبط کو برقرار رکھنے کے لیے معاشرے میں قطعی طریقہ کار یا طریقہ کار(mechanism) موجود ہوتا ہے۔ یہ طریقہ کار انسان کی زندگی کا حصہ بن جاتا ہے اور انسان معاشرے میں ایڈجسٹ ہو جاتا ہے۔ سوشیلائزیشن کے ذریعے، معاشرہ غیر ارادی طور پر اپنے ممبروں کے سلوک کو کنٹرول کرتا ہے۔
- **متفقہ آئیڈیاز اور ہنر**(Unanimous Ideas and Skills): سماج کاری کی ایک بنیادی خصوصیت متفقہ خیالات اور ہنر کو سماج کے افراد میں منتقل کرنا ہے۔ تنازعہ کی صورت میں سماج کاری کا نتیجہ یا تو بے اثر ہوتا ہے یا آہستہ ہو جاتا ہے۔
- **رسمی اور غیر رسمی** (Formal and Informal): فرد کی سماج کاری رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح سے ہوتی ہے۔ سماج کاری کے لیے خاندان ایک بنیادی ذریعہ ہے جس میں فرد کی غیر رسمی طور پر سماج کاری ہوتی ہے، اس کے بعد اسکول اور کالج ہیں جو سماج کاری کی رسمی ایجنسیاں ہیں۔ اس میں بچوں کی رسمی طور پر سماج کاری کی جاتی ہے۔ بچے رسمی اور غیر رسمی سماج کاری کے ذریعے خاندان اور معاشرے سے زبان، اقدار، اصول اور رواج سیکھنے کے لیے کم عمری میں ہی شروعات کرتے ہیں۔
- **مسلسل عمل** (Continuous Process): سماج کاری کو ایک مستقل عمل کے طور پر بیان کیا جاتا ہے کیوں کہ یہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کی زندگی کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔ جب وہ بالغ ہوتا ہے یا بوڑھا ہوتا ہے تب بھی یہ ختم نہیں

ہوتا۔ سماج کاری ثقافت اور اقدار کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرتا رہتا ہے۔

15.7 سماج کاری کے فوائد اور نقصانات(Advantages and Disadvantages of Socialization)

15.7.1 سماج کاری کے فوائد(Advantages of Socialization)

سماج کاری کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

- سیکھنا(Learning)اور سماج کاری آپس میں جڑے ہوئے ہیں اور آپس میں مل کر چلتے ہیں۔
- سماج کاری لوگوں کو خود مختار ہونے میں مدد کرتی ہے۔
- تعلیمی ادارے سماج کاری کی ایک لازمی ایجنسی ہیں اور اس سے انسان کو معاشرے کے اصول سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ کسی شخص کو آزادانہ طور پر بولنے، خیال بنانے اور اپنی انفرادی شخصیت تیار کرنے کا درس دیتی ہے۔
- سماج کاری معاشرے میں انسان کی موجودگی کو بنائے رکھنے میں معاون ہے۔
- سماج کاری کسی فرد کو تاحیات دوست بنانے میں مدد دیتی ہے۔
- ہم عمر گروہ جو سماج کاری کی اہم بنیادی ایجنسی ہے، فرد کو اپنے اہل خانہ سے باہر مستحکم سپورٹ گروہ رکھنے کے قابل بناتا ہے۔
- سماج کاری انسان کے نیٹ ورک کو باہمی رابطوں کے ذریعے اور پیشہ ورانہ کام کی جگہ پر ساتھیوں، ہم منصبوں، اور بزرگوں کے ساتھ مل کر مدد فراہم کرتی ہے۔
- سماج کاری کام کی جگہ پر یکجہتی اور ٹیم ورک کا احساس بڑھاتی ہے۔

15.7.2 سماج کاری کے نقصانات(Disadvantages of Socialization)

سماج کاری کے نقصانات مندرجہ ذیل ہیں۔

- بہت زیادہ سماج کاری آپ کی عزت اور شبیہہ کو نقصان پہنچا سکتی ہے خاص کر اگر آپ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جو پارٹی کرتے یا اس طرح کی چیزوں سے پیار کرتے ہیں۔ یعنی زیادہ پارٹی کرنے سے فرد کی شبیہ سماج میں مجروح ہوتی ہے۔
- ہم عمر گروہ سماج کاری کا ایک لازمی جزو ہے اور شراب اور تمباکو نوشی جیسی بری عادتوں کی حوصلہ افزائی کرکے ایک فرد کو اس کے رشتے داروں اور اس کے خاندان کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر سکتا ہے۔

15.8 سماج کاری کے مراحل (Stages of Socialization)

سماج کاری کے پانچ مراحل ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

I. زبانی مرحلہ (The Oral Stage)

سماج کاری کا پہلا مرحلہ جسے زبانی مرحلہ کہا جاتا ہے۔ کسی بچے کی پیدائش کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ ایک سال کا نہ ہو جائے۔ پیدائش سے پہلے، بچہ رحم میں آرام سے سوتا ہے۔ اسے دنیا میں آتے ملتے ہی کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے زندہ رہنے کے لیے سانس لینا پڑتا ہے۔ اسے باہر کے عناصر جیسے گرمی، سردی اور گیلے سے بچانا پڑتا ہے تاکہ وہ آرام سے رہ سکے۔

بچہ رونے کے ذریعے ایک زبانی انحصار قائم کرتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکے۔ وہ اپنے کھانے کے وقت کے بارے میں کچھ توقعات رکھتا ہے اور رونے یا اشاروں کے ذریعے سگنل دینا سیکھتا ہے۔ زندگی کے اس مرحلے میں بچہ خود سے اور اپنی ماں کے ساتھ ملا ہوتا ہے، ماں اس کی بنیادی نگہداشت ہے اور وہ دونوں کی شناخت کو ایک ہی میں ضم کرتا ہے۔

II. مقعد مرحلہ (The Anal Stage)

دوسرا مرحلہ 'مقعد' مرحلہ جو پہلے سال کے بعد شروع ہوتا ہے اور تیسرے سال تک جاری رہتا ہے۔ اس مرحلے میں بچہ ایک احساس پیدا کرتا ہے کہ وہ اپنی ماں پر پوری طرح منحصر نہیں رہ سکتا، بلکہ اسے خود اپنی دیکھ بھال کرنی ہوگی اور اپنی نگہداشت کے لیے دوسرے لوگوں پر بھی انحصار کرنا ہوگا۔ وہ کچھ ضروری کام کرنا جیسے ٹوائلٹ کی تربیت، اپنی پتلون گیلا نہ کرنا، اور اپنے کپڑے صاف رکھنا، سیکھتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جب بچہ اندرونی طور پر اپنا کردار اپنی ماں سے الگ کرنا شروع کرتا ہے۔ وہ پیار اور دیکھ بھال حاصل کرنا سیکھتا ہے اور اسے ان لوگوں کو واپس کرنا بھی سیکھتا ہے جو اس کی دیکھ بھال کرنے والے ہیں۔ وہ صحیح اور غلط اعمال کے درمیان فرق کو سمجھتا ہے۔

اس مرحلے میں ماں دوسرے بچوں کے ساتھ بات چیت کرنے اور اسے سماجی گروہ کا ایک حصہ بنانے میں بچے کی مدد کرتی ہے۔

III. اوڈیپل مرحلہ (The Oedipal Stage)

سماج کاری کا تیسرا مرحلہ چوتھے سال سے شروع ہوتا ہے اور بلوغت تک جاری رہتا ہے۔ یہاں بچہ خاندان کا ایک ممبر بن جاتا ہے اور اس کی شناخت جنس پر مبنی سماجی کردار سے کرنی پڑتی ہے۔ ایک لڑکا ماں کی طرف پیار کا جذبہ اور باپ کی طرف حسد رکھتا ہے جب کہ ایک لڑکی کے معاملے میں اس کا برعکس ہے۔

یہاں ایک لڑکے کو لڑکے کی طرح برتاؤ کرنے اور لڑکی کو لڑکی کی طرح برتاؤ کرنے کا صلہ دیا جاتا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے لڑکی اپنی ماں اور لڑکے اپنے والد کے ساتھ شناخت کرتے ہیں۔ لڑکا اور لڑکی اپنے کردار کو واضح طور پر سیکھتے (Internalize) ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ والد اس خاندان میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

IV. تاخیری مرحلہ (The Latency Stage)

اس مرحلے کے آغاز تک بچہ گھر میں روز مرہ کے معمول میں خود مختار ہونا سیکھ چکا ہوتا ہے۔ وہ معاشرتی اصولوں کو سیکھتا ہے۔ کچھ ماہرین معاشیات کے ذریعے اس مرحلے کو 'گینگ اسٹیج (Gang Stage)' کہا گیا ہے۔ گروہی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جاتا ہے اور گروہی وفاداری کو اہم سمجھا جاتا ہے۔ بڑوں کے اختیار اور تسلط کے خلاف زیادہ سے زیادہ بغاوت ہوتی ہے۔

V. بلوغت کا مرحلہ (The Adolescence Stage)

سماج کاری کا پانچواں یا جوانی کا مرحلہ بلوغت سے شروع ہوتا ہے اور لوگوں میں ہونے والی بے شمار نفسیاتی اور جسمانی تبدیلیوں کی وجہ سے اس کی بہت اہمیت ہے۔ لڑکی اور لڑکا دونوں والدین کے قابو سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرد مخالف جنس کے ممبروں کی طرف زیادہ راغب ہوتا ہے لیکن جنسی سرگرمیوں پر والدین کی پابندیاں ہوتی ہیں۔ ہم عمر افراد عام طور پر تفریحی سرگرمیوں جیسے T.V.، کھیلوں، رقص، موسیقی، فیس بک پر آن لائن نیٹ ورکنگ ہونے میں دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ پوری طرح سے خاندانی انحصار سے نہیں بچ سکتے اور اپنے آپ میں تنازعہ محسوس کرسکتے ہیں۔ نو عمر بچہ نئی ذمے داریوں کو قبول کرتا ہے اور معاشرے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے طرز عمل کے نئے انداز سیکھتا ہے۔

15.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

سماج کاری ایک ایسا عمل ہے جس کی مدد سے ایک زندہ انسان ایک معاشرتی وجود میں بدل جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے نوجوان نسل بالغ کردار سیکھتی ہے جو اسے بعد میں ادا کرنا ہے۔ یہ فرد کی زندگی میں ایک مستقل عمل ہے اور یہ نسل در نسل جاری رہتا ہے۔ سماج کاری لوگوں کو اپنے اصولوں اور توقعات کی تعلیم دے کر معاشرتی گروہ میں حصہ لینے کے لیے تیار کرتی ہے۔ معاشرے کے لوگوں کی سماج کاری کے لیے پانچ مراحل ہیں یعنی زبانی ، مقعد ، اوڈیپل ، تاخیر اور بلوغت کا مرحلہ۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- سماج کاری کی معنی، تعریف اور خصوصیات لکھیے۔
- سماج کاری کے مختلف عناصر اور خصوصیات لکھیے۔
- متوقع سماج کاری اور دوبارہ سماج کاری کے درمیان فرق لکھیے۔

15.10 کلیدی الفاظ(Key Words)

- **ہم آہنگی(Conformity):** طرز عمل میں کچھ معاشرتی قواعد وضوابط کا جذب کرنا، جیسے سماجی مجلس میں مناسب طریقے سے ملبوس ہونا۔
- **انٹرنلائزیشن(Internalisation):** دماغ کے اندر کسی چیز کو اتنی گہرائی میں جذب کرنا کہ وہ کسی کے طرز عمل کا حصہ بن جاتا ہے، جیسے، اچھے اخلاق کو جذب کرنا۔
- **دوبارہ سماج کاری(Re-socialisation):** کسی کے طرز عمل کو تبدیل کرنا اور اس عمل میں نئی معاشرتی اقدار اور طرز عمل کو وضع کرنا۔
- **ایجنسیاں(Agencies):** وہ وسیلہ جس کے تحت سماج کاری کے عمل (ہمارے معاملے میں) کی سہولت دی جاتی ہے، جیسے۔ خاندان اور اسکول۔

15.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

15.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ کس نے وضاحت کی ہے کہ " سماج کاری وہ عمل ہے جس کے تحت لوگ کسی خاص ثقافت کے ممبر کی حیثیت سے افراد کے لیے موزوں رویوں ، اقدار اور اقدامات کو سیکھتے ہیں؟"

(a) شیفر (b) میک آئیور

(c) بوگارڈس (d) کم بال ینگ

2۔ کس نے کہاہے کہ "سماج کاری ایک ساتھ کام کرنے ، گروہ کی ذمے داری کو ترقی دینے ، دوسروں کی فلاحی ضروریات سے رہنمائی کرنے کا عمل ہے؟"

(a) شیفر (b) میک آئیور

(c) بوگارڈس (d) کم بال ینگ

3۔ اوکیناوا معاشرہ کس ملک کا ہے؟

(a) جاپان (b)نیو انگلینڈ

(c) ہندوستان (d) فلپائن

4۔ کس مقام پہ ایک نوزائیدہ بچہ علمی مہارت اور زبان سیکھتا ہے؟

(a) پرائمری　　(b)سیکنڈری

(c) گروہ　　(d) صنف

5۔ ______________ سماج کاری کی قسم لوگوں کو نئے فرائض کی انجام دہی کے لیے تیار کرتی ہے جس میں پرائمری اور سیکنڈری نے ان کو مکمل طور پر نہیں بنایا ہے؟

(a) بالغ　　(b) متوقع

(c)پرائمری　　(d)سیکنڈری

6۔ ______________ سماج کاری عمل وہ عمل ہے جس کے ذریعے لوگ کسی مخصوص گروہ میں شامل ہونے کی امید میں کسی گروہ کی ثقافت ، اقدار اور رواج کو سیکھتے ہیں۔

(a) بالغ　　(b) متوقع

(c)پرائمری　　(d)سیکنڈری

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا سماج کاری کا عنصر نہیں ہے؟

(a) تفتیش　　(b) سماجی

(c)بحالی　　(d) ضبط سلوک

8۔ مندرجہ ذیل میں سے کون "گینگ اسٹیج" کے نام سے جانا جاتا ہے؟

(a) زبانی مرحلہ　　(b) مقعد مرحلہ

(c)اوڈیپل اسٹیج　　(d) تاخیری مرحلہ

9۔ کس مرحلے میں سماج کاری خاص طور پر کسی بچے کی پیدائش کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور اس کی عمر ایک سال کی ہونے تک جاری رہتی ہے؟

(a) زبانی مرحلہ　　(b) مقعد مرحلہ

(c)اوڈیپل اسٹیج　　(d) تاخیری مرحلہ

10۔ عجیب یعنی جو سب سے الگ ہے، کو تلاش کریں۔

(a) زبانی مرحلہ　　(b) مقعد مرحلہ

(c)تاخیری مرحلہ　　(d) ضبطِ سلوک مرحلہ

15.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماج کاری کے معنی اور تعریف پر تبادلہ خیال کیجیے۔

2۔ گروہ اور صنف سماج کاری کے درمیان فرق پر تبادلہ خیال کیجیے۔

3۔ پرائمری اور سیکنڈری سماج کاری کے مابین فرق پر تبادلہ خیال کیجیے۔

15.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماج کاری کے معنی، تعریف اور خصوصیات پر نوٹ لکھیے۔

2۔ سماج کاری کے عناصر پر مختصر نوٹ لکھیے۔

3۔ سماج کاری کے مختلف مراحل کو بیان کیجیے۔

15.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Giddens & P.W. Sutton, 2017, Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Holborn, 2018, Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. N. Aadinaryanappa & P.Veena Rani,2015,Basic Concepts of Sociology, Raj Publications , New Delhi
4. P. Chand Basa, 2016, Sociology: Basic Concepts, Raj Publications, New Delhi

اکائی 16۔ سماج کاری کی ایجنسیاں

(Agencies of Socialization)

اکائی کے اجزا

16.0 تمہید
16.1 مقاصد
16.2 سماج کاری کی ایجنسیاں
16.2.1 خاندان سماج کاری کی ایک ایجنسی کی حیثیت سے
16.2.2 ہم عمر گروہ سماج کاری کے ایجنسی کے طور پر
16.2.3 اسکول سماج کاری کی ایجنسی کی حیثیت سے
16.2.4 سماج کاری کی ایجنسی کی حیثیت سے پڑوسی
16.2.5 سماج کاری کی ایجنسی کی حیثیت سے مذہب
16.2.6 ذرائعِ ابلاغ سماج کاری کے ایجنسی کے طور پر
16.2.7 کام کی جگہ بحیثیتِ سماج کاری کی ایجنسی
16.2.8 ریاست سماج کاری کی ایجنسی کے طور پر
16.3 سماج کاری کے مختلف نظریات
16.4 اکتسابی نتائج
16.5 کلیدی الفاظ
16.6 نمونہ امتحانی سوالات

16.6.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
16.6.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
16.6.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
16.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

16.0 تمہید (Introduction)

انسان پیدائش کے وقت صرف ایک حیاتیاتی عضویہ رہتا ہے، لیکن جیسے جیسے اس کی عمر بڑھتی ہے اسے سماجی اقدار، سماجی معیارات اور سماجی نظم و ضبط کو سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ سماجی توقعات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال سکے اور یہ سیکھنے کا عمل پیدائش سے لے کر انسان کی موت تک جاری رہتا ہے جسے سماجیات کی زبان میں ہم سماج کاری (Socialization) کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

سابقہ اکائی میں ہم نے سماج کاری کے معنی، تعریف، خصوصیات اوراقسام کے بارے میں تفصیل سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔اس اکائی میں ہم سماج کاری کی ایجنسیوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں گے۔جن ایجنسیوں کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ ہیں:خاندان، ہم عمر گروہ، اسکول، پڑوسی، مذہب، ذرائع ابلاغ، کام کی جگہ اور ریاست۔ ہر ایک ایجنسی پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح وہ فرد کی زندگی میں سماج کاری کے عمل کو انجام دیتا ہے۔اس کے علاوہ سماج کاری کے نظریات کے حوالے سے چارلس کولے اور ہربرٹ میڈ کے نظریات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

16.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں ہم سماج کاری کی ایجنسیوں(Agencies of Socialization) پر روشنی ڈالیں گے اور اس اکائی کے مطالعے سے آپ کو درج ذیل چیزوں کے متعلق معلومات حاصل گی۔

- سماج کاری کی معنوی تعریف اور خصوصیات
- سماج کاری کی مختلف ایجنسیوں کا کردار
- سماج کاری کے اہم نظریات

16.2 سماج کاری کی ایجنسیاں (Agencies of Socialization)

ہر شخص کی پرورش مختلف ماحول میں ہوتی ہے جس کا اثر اس کے طور طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق و کردار پر مختلف سماجی ایجنسیوں کا اثر ہوتا ہے۔ ہر فرد کی شخصیت ایک خاص جغرافیائی علاقہ، خاص مذہبی و تہذیبی ماحول، خاندان اور تعلیمی اداروں کی پیداوار ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ محض ایک حیاتیاتی عضویہ (Biological Being) ہوتا ہے جسے سماج کاری کی ضرورت ہوتی ہے اور سماج کاری کے لیے پیدائش سے ہی بہت سی ایجنسیاں کام کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر خاندان، اسکول، ہم عمر گروہ، پڑوسی، مذہب، ذرائع ابلاغ، کام کی جگہ اور ریاست وغیرہ۔ ذیل میں ہم ان ایجنسیوں کو تفصیل سے وضاحت کریں گے اور یہ جانیں گے کہ فرد کی سماج کاری میں ان ایجنسیوں کا کیا کردار ہے۔

16.2.1 خاندان سماج کاری کی ایک ایجنسی کی حیثیت سے (Family as an Agency of Socialization)

خاندان سماج کا ایک بنیادی ادارہ ہے۔خاندان کو سماجی نظام کی بنیادی اور سب سے اہم ایجنسی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ خاندان عام طور پر ایک مرد اور عورت اور ان کے بچوں یا دو یا دو سے زیادہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو عام طور پر ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اور ایک جیسے اہداف اور اقدار کا اشتراک کرتے ہیں۔ روایتی طور پر تمام معاشروں میں خاندان کو ہمیشہ سے ایک سماجی ادارے کے طور پر دیکھا جاتا رہاہے۔اس کا سماج پر سب سے زیادہ اثر پڑتا ہے۔

سماج کاری پر خاندان کے اپنے اثرات ہوتے ہیں۔ خاندان کی جو بھی قسم ہو، افراد کی سماج کاری میں اس کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ بچے اپنے والدین کے اخلاق و عادات کو دیکھ کر لوگوں سے میل جول کے طریقے سیکھتے ہیں۔ نیز وہ یہ بھی سیکھتے ہیں خوشی اور غم اور کسی سے اختلاف و ناراضگی کے موقع پر کس طرح کے ردعمل کا اظہار کرنا ہے۔ غرض یہ کہ خاندان میں رائج طور طریقوں کے اثرات فرد کی پوری زندگی میں دیکھنے کو ملتے ہیں جو کی سماج کاری کا بہت اہم اور بنیادی ادارہ ہے۔

خاندان کا ادارہ افراد کی تربیت کرتے ہوئے انہیں اس لائق بناتا ہے کہ وہ سماج کو الگ الگ نقطہ ہائے نظر سے دیکھ سکیں۔ نیز یہ افراد کے اخلاق کو منضبط اور اس کو کنٹرول کرتا ہے۔

سماجی نظام کے ایجنسی کی حیثیت سے خاندان کا اثر و رسوخ کبھی کمزور نہیں ہوتا ہے۔ سماج کاری کے ایجنسی کی حیثیت سے خاندان کسی فرد کو سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے ضروری صلاحیتوں اور طرز عمل کی تعلیم دیتا ہے۔ نیز فرقہ وارانہ اور تہذیبی استحکام بھی خاندان کے ذریعے ہی حاصل ہوتا ہے۔خاندان کے ذریعے لوگوں میں اس بات کا شعور پیدا ہوتا ہے کہ وہ سماج میں واقع ہونے والی تمام ہی چیزوں کو اور لوگوں کے ساتھ ان کے تعلقات کی نوعیت کو سمجھ سکیں۔ خاندان میں سماج کاری فرد کو مختلف قسم کی ذمے داریوں کو اٹھانے کے لائق بناتی ہے۔اس لیے یہ مانا جاتا ہے کہ خاندان سماج کاری کی سب سے اہم ایجنسی ہے۔

خاندان اپنے ممبروں کی دیکھ بھال اور ان کو جذباتی سکون فراہم کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ اس سے بچے کو سماجی ، جذباتی اور جسمانی طور پر بڑھنے میں مدد ملتی ہے۔ والدین بچے کی نشوونما میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خاندان کے دوسرے افراد سے بات چیت کرکے بچہ لاشعوری طور پر لوگوں سے جان پہچان ، وفاداری اور محب وطن کی مہارتیں سیکھتا ہے۔ جب کوئی بچہ خاندان کے ادارے سے محروم رہتا ہے تو اس بچے کے لیے سماج کاری کا عمل بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

خاندان کا بنیادی کام افراد کو جسمانی اور سماجی طور پر وجود میں لانا ہے۔ کسی کے خاندانی تجربات میں وقت کے ساتھ اتار چڑھاؤ ہوتے رہتے ہیں۔ خاندان بچوں کی تربیت و تعلیم کی بنیادی اکائی ہے۔ یہ ان کو سماجی طور پر ایک حیثیت فراہم کرتا ہے اوران کی سماج کاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ والدین کے لیے خاندان بچہ پیدا کرنے کی بنیادی اکائی ہے جس کا مقصد بچوں کو جنم دینا،ان کی صحت اور تعلیم وتربیت کا بہترین نظم کرنا ہے۔

جدید سماج میں خاندان کو ایک ایسے ادارے کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو افراد کو جسمانی، معاشی ،جذباتی اور نفسیاتی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ افراد خاندان میں قربت،محبت،اعتماد جیسی صفات پیدا کرتا ہے۔ نیز خاندان اپنے افراد کی ہر طرح کے بیرونی خطرات سے حفاظت کرتا ہے۔

روایتی سماج میں خاندان بنیادی معاشی اکائی کی تشکیل کرتا ہے۔ خاندان کا یہ معاشی کردار جدید دور میں آہستہ آہستہ کم ہوتا جارہا ہے۔ خاندان کا یہ کردار شہری علاقوں کے مقابلے میں دیہی علاقوں میں آج بھی بے حد موثر ہے۔ خاندانی اکائی کے اثرات قومی اور مذہبی تنظیموں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

16.2.2 ہم عمر گروہ سماج کاری کے ایجنسی کے طور پر (Peer group as an Agent of Socialization)

ہم عمر گروہ ایک ایسا سماج کاری گروہ ہے جس کے ممبران کی عمر، دلچسپیاں ،اور سماجی پوزیشن مشترکہ ہوتی ہے۔ یہ ایک ہی عمر ، حیثیت اور مفادات کے لوگوں کا گروہ ہے۔ایک ہم عمر گروہ دوستوں اور ساتھیوں پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک ہی عمر اور سماجی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یعنی ایک 4 سال کی عمر کا بچہ یا بچی 12 سال کی عمر کے ہم عمر گروہ میں نہیں ہوگا۔ اسی طرح ، کالج کے پروفیسران بھی اپنے طالب علم کے ہم جماعت گروہ میں نہیں ہوں گے۔ اس گروہ میں رہتے ہوئے بچوں پر کسی بھی طرح کی نگرانی اور والدین کا کنٹرول نہیں رہتا۔ وہ بذات خود تعلقات بنانا اور اسے برقرار رکھنے کے سلسلے میں بہت کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔

ہم عمر گروہ خاص طور پر بچپن اور جوانی کے دور میں سماج کاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یعنی یہ ایسا گروہ جس میں ممبران کی کچھ خصوصیات مشترک ہوتی ہیں ۔ جیسے عمر ، جنس وغیرہ۔ ہم عمر گروہ سماج کاری کی واحد شکل ہے جو بڑوں کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ بچہ اپنے ہم جماعت گروہ سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ چوں کہ ہم گروہ میں شامل افراد کے درمیان بے تکلفی کا ماحول رہتا

ہے جس کے سبب وہ آزادانہ اور بے ساختہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ لہٰذا اس گروہ میں سیکھنے اور سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔

ہم عمر گروہ کے ممبران آپس میں تنازعات ، باہمی تعاون اور ہم عمر گروہوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت کرنے کے ذریعے بہت ساری معلومات اور تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ اپنے ہم عمر گروہ میں شمولیت کے لیے بچے کو اس گروہ کے رویوں کو اپنانا ہوتا ہے۔

اسکول میں بچوں کا اپنی عمر کے دوسرے بچوں سے باقاعدہ رابطہ ہوتا ہے۔ ابتدائی یا دوسری جماعت کے شروع ہونے تک ان کا اپنا ایک سماجی گروہ بن جاتا ہے۔ نوجوانوں کے ہم عمر گروہ میں اکثر موسیقی، فلم ، کھیل ،فیشن اور جنسی تعلقات وغیرہ پر گفتگو ہوتی ہے اور ایک نوجوان یہ تمام مسائل اپنے ہم عمر گروہ میں ہی سیکھتا ہے۔ الغرض انسان کی سماج کاری میں اس کے ہم عمر گروہ کا بہت ہی اہم کردار ہے۔

16.2.3 اسکول سماج کاری کے ایجنسی کی حیثیت سے (School as an Agent of Socialization)

اسکول ایک اہم سماجی ایجنسی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد فرد کی سماج کاری کے عمل کو آگے بڑھانا ہے۔ سماج کاری کے ایجنسی کی حیثیت سے اسکول فرد میں ایک "سماجی خود (Social Self) پیدا کرنے" میں معاون ہے۔ اسکول ایک ایسا ادارہ ہے جو ثقافت کو اگلی نسلوں تک منتقل کرتا ہے جس سے فرد کی سماج کاری ہوتی ہے۔ اسکول بچوں پر ایک خاص قسم کا اثر ڈالتا ہے۔ وہاں انہیں مختلف قسم کے افراد سے ملنے کا موقع ملتا ہے۔ مزید یہ کہ اسکول کے نصاب اکثر اس انداز میں تیار کیے جاتے ہیں جو براہ راست بچوں کی سماج کاری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسکول ہمیں اس بات کی تربیت کرتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح بات چیت کریں۔ یہ زبان سے ہمارا تعارف کراتا ہے۔ اگرچہ لوگوں کو ان کے والدین اور گھر کے دوسرے بڑے زبانوں سے تعارف کراتے ہیں، لیکن اسکول اس عمل کو اچھی طرح انجام دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اسکول میں زبان اس انداز میں پڑھائی جاتی ہے جو مختلف سماج اور بولیوں کے مابین تفریق کو دور کرے۔

نتیجتاً سماجی دنیا میں ہمارا پہلا تعارف اس حقیقت سے ممکن ہوا ہے کہ اسکول ہمیں ایسی زبانیں سکھاتا ہے جو ہمارے ماحول سے مطابقت رکھتی ہے۔ یہ افراد کے اندر مختلف صلاحیت اور مہارت پیدا کرتا ہے تاکہ وہ سماج کے لیے مفید اور کار آمد بن سکیں۔ موجودہ سماج میں انسان کی صلاحیت کا اندازہ اس کے پیشے ورانہ اور معاشی کامیابی (Output) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ لوگوں کی سماجی حیثیت متعین کرنے میں بھی اسکول کا غیر معمولی کردار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کو ڈاکٹر بننے کے لیے اسے متعدد درجات کی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری طرف ڈاکٹر سماج کے سب سے معزز ممبروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اسکول طلبا کو سماجی ذمے داریاں اٹھانے کی تربیت بھی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر بچے کو ابتدائی درجات سے ہی یہ

سکھایا جاتا ہے کہ کلاس نمائندوں کا انتخاب کیسے کیا جائے، اور کلاس مانیٹر کی بات مانی جائے۔ الغرض اسکول سماج کاری کی بہت اہم ایجنسی ہے جہاں طلبا مختلف طرح کے رول سیکھتے ہیں جو ان کی سماجی زندگی میں بہت کار آمد ثابت ہوتی ہے۔

16.2.4 سماج کاری کی ایجنسی کی حیثیت سے پڑوسی (Neighbourhood as an Agent of Socialization)

انسان کی تعلیم و تربیت اور اس کی سماج کاری میں صرف ماں باپ اور بھائی بہن کا ہی رول نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس کے پاس پڑوس والے بھی اس میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لیے پڑوسی کو سماج کاری کی اہم ایجنسی مانا جاتا ہے۔ پاس پڑوس میں رہنے والوں کے ساتھ مسلسل تعامل، باہمی انحصار و اعتماد کی وجہ سے لوگوں کو ایک دوسرے سے سیکھنے کے مواقع بہت زیادہ ہوتے ہیں اور اسی طرح بچوں کی سماج کاری ہوتی رہتی ہے۔ پڑوس سماج کاری کی ایک ایسی ایجنسی ہے جو فرد کے گھر کے فوراً بعد آتی ہے، اور انسان کے رویوں پر جس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

16.2.5 سماج کاری کے ایجنسی کی حیثیت سے مذہب (Religion as an Agent of Socialization)

مذہب سماج کاری اور سماجی کنٹرول کی ایک اہم ایجنسی ہے۔ سماجی زندگی کو منظم اور منضبط کرنے میں اس کا نمایاں کردار ہے۔ مندر، مسجد، چرچ، گرودوارے وغیرہ سماج میں مذہب کا ایک اہم عنصر ہیں۔ مذہب ثقافتی نظاموں، عقائد کے نظاموں اور عالمی نظاموں کا ایک مجموعہ ہے جو انسانیت کو روحانیت اور اخلاقی اقدار سے جوڑتا ہے۔

جدید سماج میں مذہب کی اہمیت کم ہوئی ہے لیکن پھر بھی یہ ہمارے عقائد اور طرز زندگی کو ڈھالتا ہے۔ یہ انسان کی سماجی، معاشی و اخلاقی رہنمائی کرتا ہے، اور اس کی زندگی میں نظم وضبط قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ والدین کی مذہبی رسومات میں شرکت سے مذہبی سماج کاری کا انسان پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر مذہبی گھروں میں پرورش پانے والے بچوں کی زندگی میں کچھ حد تک مذہبیت کا امکان رہتا ہے۔ یہ بھی امکان ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بھی مذہبی طور پر تربیت دیں گے۔ غرض یہ کہ مذہب سماج کاری کی ایجنسی کے طور پر انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

16.2.6 ذرائع ابلاغ سماج کاری کے ایجنسی کے طور پر (Mass Media as an Agent of Socialization)

ذرائع ابلاغ انسان کی سماج کاری کی ایک اہم ایجنسی ہے۔ بڑے پیمانے پر میڈیا جیسے اخبارات، رسائل، مزاحیہ کتابیں، ریڈیو، ویڈیو گیمز، فلمیں اور خاص طور پر ٹیلی ویژن اس ایجنسی کی مختلف شکلیں ہیں۔

ٹیلی ویژن شوز، فلمیں، مقبول میوزک، رسالے، ویب سائٹیں اور ماس میڈیا کے دیگر پہلو ہمارے سیاسی خیالات،

ہمارے ذوق، خواتین اور ہم جنس پرستوں کے بارے میں ہمارے خیالات اور بہت سے دوسرے عقائد اور طریق کار کو متاثر کرتے ہیں۔

ماس میڈیا میں مواصلات کی بہت سی شکلیں شامل ہیں جیسے کتابیں ، رسائل ، ریڈیو ، ٹیلی ویژن اور فلمیں جو مرسلین اوروصول کنندگان کے مابین ذاتی رابطے کے بغیرپیغامات لوگوں کی بڑی تعداد تک پہنچ جاتے ہیں۔ ماس میڈیا کو اکثر نوجوانوں پر ہونے والے تشدد اور ہمارے سماج کے بہت سے دوسرے جرائم کا الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ کیوں کہ انسان پر اس کے غیر معمولی اثرات ہوتے ہیں۔ ٹیلیویژن اور فلمیں بچوں کے اخلاق وعادات پر گہرے اثرات ڈالتی ہیں، بچے اس کے ذریعے نئے طور طریقے سیکھتے ہیں اوراس طرح سماج کاری کے عمل میں میڈیااہم کردار ادا کرتا ہے۔

16.2.7 کام کی جگہ بحیثیتِ سماج کاری کی ایجنسی (Workplace as an Agent of Socialization)

کام کی جگہ سماج کاری کی ایک اہم ایجنسی ہے۔ جس طرح بچے اپنے اسکول میں دن کا ایک اہم حصہ گزارتے ہیں، اسی طرح ملازمین بھی اپنے دن کازیادہ تر حصہ اپنے کام کی جگہ پر گزارتے ہیں۔ کام کی جگہ پر ایک شخص مختلف عمر کے لوگوں اور مختلف سماجی اور ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملتاہے۔ اس سے وہ مختلف نظریے اور سوچ کے لوگوں سے قریبی رابطے میں آتا ہے۔ اس کے بعد ہونے والے تعامل سے وہ ایک دوسرے سے مختلف نئی چیزیں سیکھتے ہیں جس سے ان کی ایک نئی قسم کی سماج کاری ہوتی ہے۔ کام کی جگہ تعامل کے نتیجے میں بعض اوقات لوگوں کے پہلے سے بنے ہوئے افکار ونظریات میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یہیں سے وہ 'ذات (self)' اور 'دوسرے (other)' کے مابین حقیقی فرق کو سمجھنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اسی کے ساتھ ساتھ وقت کی پابندی، نظم وضبط کا خیال، گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت، کام میں باقاعدگی کی اہمیت اور اعلا افسران کے ساتھ ساتھ عہدے داروں اور ماتحت کے ساتھ سلوک کرنے کے طریق کار سے بھی واقف ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ کام کی جگہ ایک اہم ایجنسی ہے جس سے انسان کی سماج کاری ہوتی ہے۔

16.2.8 ریاست سماجی کاری کی ایجنسی کے طور پر (State as an Agent of Socialization)

زندگی پر ریاست کے بڑھتے ہوئے اثرات کی وجہ سے ماہرین سماجیات نےاس کی اہمیت کو سماج کاری کی ایجنسی کے طور پر تیزی سے تسلیم کیا ہے۔ افراد کی حفاظت کی ذمے داریاں جو پہلے خاندان انجام دیتے تھے، اب مستقل طور پر بیرونی ایجنسیوں جیسے اسپتالوں ، ہیلتھ کلینکوں اور انشورنس کمپنیوں نے سنبھال لیے ہیں۔ اس طرح ریاست بچوں کی نگہداشت فراہم کرنے والی کمپنی بن گئی ہے جو نوزائیدہ بچوں اور چھوٹے بچوں کی سماج کاری میں براہ راست کردار ادا کرتی ہے۔

اسی طرح ریاست مختلف قسم کے قوانین بنا کر لوگوں کے طرز زندگی کو متاثر کرتی ہے جس کی وجہ سے لوگ اپنے اخلاق وعادات کو اسی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔مثال کے طور پر بچہ مزدوری اور صنفی تشدد کے خلاف قوانین لوگوں کے طور طریقے کو کنٹرول کرتے ہیں، اور بالواسطہ طور پر لوگوں کی سماج کاری میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ الغرض سماج کاری کی دیگر ایجنسیوں کی طرح ریاست بھی سماج کاری کے عمل میں بہت اہم رول ادا کرتا ہے۔

16.3 سماج کاری کے مختلف نظریات(Different Theories of Socialization)

ماہرین سماجیات نے اپنی ریسرچ و تحقیق کی بنیاد پر سماج کاری کے مختلف نظریات پیش کیے ہیں جن میں سے دو مشہور ہیں جس کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے۔

چارلس ہورٹن کولے(Charles Horton Cooley)

سماج کاری کے نظریات میں سب سے مشہور نظریہ چارلس ہورٹن کولے کا پیش کیا ہوا ہے۔چارلس ہورٹن کولے (1864–1929) ایک امریکی ماہر سماجی نفسیات ہے۔ کولے کے مطابق ذات کا تصور بہت اہم ہے اور اس کا نشو نما بچوں میں کئی مرحلوں میں ہوتا ہے۔ کولے کا کہنا ہے کہ ہر شخص ذات کے تصور کو اپناتا ہے۔ وہ یہ تصور کرتا ہے کہ دوسرے کی نگاہوں میں وہ کیسا نظر آتا ہے۔ تمام ہی افراد اس کی ذات کے لیے آئینہ کی حیثیت رکھتے ہیں جس کے ذریعے وہ اپنی ذات کے تصور کی تشکیل کرتا ہے اور اس میں تبدیلیاں لاتا رہتا ہے۔اسی لیے کولے نے اس تصور کو سماجی آئینہ ذات(Looking Glass-self) کے نام سے تعبیر کیا ہے۔سماجی آئینہ ذات ایک آئینہ کی طرح ہوتا ہے جس میں انسان اپنے طرز عمل سے متعلق لوگوں کی حرکات اور اور رد عمل کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ انسان کے خیالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہم اپنے احساس ذات مثلاً فخر، عزت، خوبصورت، ذہین اور غبی وغیرہ کو اپناتے ہیں۔ اس طرح ہماری ذات کا تصور اس پر منحصر ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ ہمارے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔یعنی لوگوں کے رد عمل کے مشاہدے سے ہی ہم اپنی ذات کے بارے میں کوئی رائے رکھ پاتے ہیں اور اسی سے ہمیں اپنی ذات کا احساس ہوتا ہے، جس میں ہم تبدیلیاں کرتے رہتے ہیں۔ یہ انسان کی سماج کاری کے عمل کے تعلق سے بہت اہم نظریہ ہے۔ کولے نے اس کے تین مدارج بتائے ہیں جس کی وضاحت ہم یہاں کر رہے ہیں:

تین مراحل(Three Stages)

کولے نے سماجی آئینہ ذات کے طریق کو بیان کرتے ہوئے اس کے تین مرحلے بتائے ہیں۔ پہلے مرحلے میں فرد کی ذات کا تصور دوسروں کی نگاہوں میں کس طرح کا ہوتا ہے۔ دوسرے میں فرد یہ سوچتا ہے کہ وہ دوسروں کی نظروں میں کیسا دکھائی پڑتا ہے، اور تیسرے مرحلے میں فرد اپنے اعمال کا محاسبہ دوسروں کے قائم شدہ رائے کے مطابق کرتا ہے۔

ان تینوں مرحلوں کے نتیجے میں فرد اپنی ذات کے بارے میں مثبت اور منفی احساسات کی تشکیل کرتا ہے، اور ہم اپنے برتاؤ اور

طور طریقوں کو سمجھنے اور اس کا محاسبہ کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں۔ نیز سماجی آئینہ میں دیکھتے ہوئے ہم اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور اپنے مقام کو قابل قبول بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طریقہ عمل سے ہم اپنے ذات کے تصور میں اضافہ کرتے ہیں اور اس میں ضروری تبدیلیاں کرتے ہیں۔

سماجی آئینہ ذات کا طریق انسان کا اپنے برتاؤ کے تعلق سے دوسرے لوگوں کے رد عمل کے نتیجے میں عمل پذیر ہوتا رہتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سماجی آئینہ ذات دوسرے لوگوں کے حقیقی احساسات کے مطابق نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً بچے کو کسی غلطی کی وجہ سے سزا دی جاتی ہے جو حقیقت میں بچے کے نقطہ نظر سے غلط ہوتا ہے۔ جب بچے کو نامناسب اوقات میں سونے کے لیے کہا جاتا ہے تو یہ نہیں جانتا کہ اس کے والدین وہاں کسی موضوع پر سنجیدہ گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی وہاں کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہ والدین کی گفتگو میں خلل پڑنے کی وجہ سے اسے سزا ملی ہے۔ وہاں پر بچے کا یہ فیصلہ غلط ہے کہ والدین نے اس کو سزا دی ہے اور اس کو غیر اہم فرد سمجھا ہے۔ یہاں پر لوگوں کے خیالات کی غلط طریقے سے تاویل کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ سماجی آئینہ ذات کا طریق مسلسل جاری نہیں رہتا۔ بچہ جب یہ سوچتا ہے کہ والدین اس کو سزا دیتے ہیں کیوں کہ ان کا خیال بچے کے بارے میں ایسا ہی تھا۔

غرض یہ کہ ہم اپنے بارے میں دوسروں کے خیالات کو سمجھتے ہیں اور اسی کے مطابق اپنی ذات کو تشکیل دیتے ہیں۔ لوگوں کے خیالات و قیاسات کو خواہ ہم صحیح طور پر تاویل کریں یا غلط طور پر، ہمارا تصور ذات سماج میں باہمی تعلقات کی پیداوار ہے۔

جارج ہربرٹ میڈ (George Herbert Mead)

جارج ہربرٹ میڈ (1931-1863) نے بھی انسان کی سماج کاری کے متعلق اہم نظریہ پیش کیا ہے۔ اس نے اپنے پیش کردہ نظریے میں یہ واضح کیا کہ سماجی بین عمل فرد میں ذات کے احساس کو کس طرح پیدا کرتا اور نشوونما دیتا ہے۔ اس نے علاماتی بین عمل (Symbolic Interaction) کی اصطلاح وضع کی۔ اس اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ افراد کے مابین وہ تعامل ہے جو علامات، اشارات اور چہرے کے احساسات کے ذریعے ہوتا ہے۔

ہم اب سماج کاری کے حوالے سے میڈ کے نظریے کا مطالعہ کریں گے۔

ذات کے دو حصے (Two Parts of Self)

میڈ کے مطابق انسان کی شخصیت سماج کی پیداوار ہے۔ اس نے ذات (Self) کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصے کو "میں" (I) اور دوسرے کو "مجھے" (Me) کا نام دیا ہے۔ "مجھے" (Me) ذات کا وہ حصہ ہے جس کا وجود سماج کاری کے عمل کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ یہ حصہ سماجی معیارات، سماجی ذمے داریاں جیسے سماج کے حاصل کردہ تقاضوں کی نمائندگی کرتا ہے اور "میں" (I) غیر سماجیت یافتہ ذات کے اس پہلو کی نمائندگی ہوتی ہے جو خود غرضی اور دوسری فطری صفات سے متعلق ہیں۔ انسان کی سماجی زندگی میں "میں" (I) اور "مجھے (Me)" سے مسلسل بین عمل جاری رہتا ہے۔ مثلاً آپ کو "میں" (I) اور "مجھے (Me)" کا تجربہ اس وقت ہوتا ہے جب

آپ کے اندر کسی طرح کا احساس جاگتا ہے تو آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ "میں اس کا حق دار ہوں، یا مجھے اس کی ضرورت ہے۔ "مگر آپ اپنے اندر اٹھنے والے احساسات اور خواہشات کے مطابق عمل نہیں کرتے ہیں۔ آپ اپنے اخلاق و عادات کو دوسرے کے خیالات کے مطابق اپناتے ہیں، اور آپ یہ سوچتے رہتے ہیں کہ آپ کے عمل پر لوگوں کا کیا ردعمل ہوگا۔ ایسے مرحلے میں آپ یہ سوچتے ہیں کہ شاید لوگ مجھ سے ناراض ہوں گے، یا لوگ میرا مذاق اڑائیں گے۔ اس طرح کے خیالات لوگوں کے احساسات سے وجود میں آتے ہیں اور یہی آپ کی ذات کا "مجھے(Me) "والا حصہ ہے۔

میڈ کے مطابق انسان بیرونی نقطہ نظر اپنا کر اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہے اور اپنے اخلاق و اطوار کو منضبط کر سکتا ہے۔ فرد اپنے آپ کو دوسروں کے مقام پر رکھ کر جائزہ لیتا ہے اور لوگوں کے طور طریقے اور رویوں کو دیکھ کر اپنے اندر بھی تبدیلی لاتا ہے۔ اس کے مطابق "میں" (I) بے ساختہ اور فطری پہلو ہے، جب کہ "مجھے(Me) "سماجی تجربات کے نتیجے میں وجود میں آتا ہے۔ ذات کے وجود اور ارتقامیں "میں" (I) اور "مجھے(Me) "دونوں شامل ہیں، اور ذات کے ان دونوں حصوں میں بین عمل کاری رہتا ہے۔

عمومی دیگر کا تصور (Concept of Generalised Other)

میڈ کا کہنا ہے کہ سماج کاری کا مقصد فرد کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ پیش بینی کر سکے کہ دوسرے لوگ اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور اس سے کیا امیدیں رکھتے ہیں تاکہ وہ ان توقعات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے برتاؤ کا جائزہ لے سکے اور اور اس میں ضروری تبدیلیاں کر سکے۔ میڈ کا یہ بھی کہنا ہے کہ انسان کے اندر اپنے طور طریقوں کا جائزہ لینے اور انہیں کنٹرول کرنے کی صلاحیت دوسروں کے رول ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے برتاؤ اور کسی دوسرے فرد کو بھی دوسرے لوگوں کے نقطہ نظر سے دیکھ سکے۔

بچپن میں بچے اپنے والدین کی نقل کرتے ہیں جسے " خصوصی دیگر " (Particular Others) کہا جاتا ہے۔ بچے کی عمر جیسے جیسے بڑھتی ہے وہ سماجی معیارات اور سماج کے تقاضوں کو اپناتے ہیں جسے ہم "عمومی دیگر(Generalised Other) " کہتے ہیں۔ یعنی بچہ جب 10 یا 12 سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو وہ دوسرے لوگوں کے رول کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ نیز اس کے اندر جائزہ لینے اور تقابل کرنے کی بھی صلاحیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس وقت بچے کے لیے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ ایک اوسط آدمی کا جائزہ لے سکے اور اسی کو میڈ عمومی دیگر کہتا ہے۔ وہ مزید کہتا ہے کہ بچے ہمیشہ دوسروں کے خیالات کا تقابل کرتے ہیں تاکہ وہ جان سکیں کہ عمومی دیگر کا کیا خیال ہے۔ جس انسان کو عمومی دیگر کا شعور حاصل ہو جاتا ہے وہ لوگوں کے مختلف خیالات و احساسات کے باوجود اپنے اندر درست و مناسب برتاؤ پیدا کر سکتا ہے۔ اس طرح کے افراد جنہیں عمومی دیگر کا اچھا شعور ہوتا ہے وہ بہت زیادہ خود اعتماد ہوتے ہیں اور ان لوگوں کے مقابلے میں جن کے اندر خود اعتمادی کی کمی ہوتی ہے، یہ زیادہ درست اور اچھا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

کھیل اور گیم کا مرحلہ (Play Stage & Game Stage)

میڈ کا کہنا ہے کہ "کھیل "سیکھنے اور تربیت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ بچے اپنے کھیل کے دوران دوسروں کے رول کی

نقل کرتے ہیں اور لاشعوری طور پر وہ بہت کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔مثال کے طور پر بچے جب گڑیا کا کھیل کھیلتے ہیں تو کبھی وہ ماں کا رول اپناتے ہیں، تو کبھی نرس، ڈاکٹر یا ٹیچر کا رول اختیار کرتے ہیں۔ میڈ کے مطابق اس نشو نما کے دو مراحل ہیں۔۔ ایک کو وہ کھیل کا مرحلہ (Play Stage) اور دوسرے کو گیم کا مرحلہ (Game Stage) کہتا ہے۔اس کا ماننا ہے کہ گیم (Game) یعنی کھیل کود بچوں کے ذہنی ارتقا میں اضافہ کرتا ہے۔ جب بچہ کوئی کردار ادا کرتا ہے تو وہ اپنی معلومات میں اضافہ کرتا رہتا ہے اور اس طرح وہ اپنے طور طریقے سے ہٹ کر دوسروں کے احساسات اور نقطہ نظر کو اپناتا ہے اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔مثلاً ایک لڑکی جب گڑیا سے کھیلتی ہے تو اس دوران وہ اپنے آپ کو ماں کے رول میں ڈھالتی ہے اور اس گڑیا کو اپنا بچہ تصور کرتی ہے۔اس عمل کے ذریعے بچی کو کرداری برتاؤ (Role Behaviour) کا علم حاصل ہوتا ہے۔

کھیل کا مرحلہ 5 یا 6 سال کی عمر میں آتا ہے ،اس مرحلے میں کھیلتے ہوئے بچوں کا تعامل ہوتا ہے۔مثال کے طور پر بھائی اور بہن ڈاکٹر اور نرس کا کھیل کھیلتے ہیں، یہ اپنے رول بالکل الگ اور بحسن خوبی نہیں ادا کرپاتے ہیں۔بچے جب کھیل کود کے مرحلے کو پہنچ جاتے ہیں تو وہ برتاؤ کے نئے طریقے، نئے انداز اور مختلف نوعیت کے رول لاشعوری طور پر سیکھتے ہیں۔کھیل کے مرحلے میں بچہ ماں باپ، ڈاکٹر، نرس وغیرہ کی نقل کرتا ہے۔لیکن کھیل کود کے اصول وضوابط اور دوسروں کے نقطہ نظر کو نہیں سمجھ پاتا ہے۔جب کہ گیم کے مرحلے میں جو کہ 7سات سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے، بچہ کھیل کود کے اصول وضوابط کو سمجھنے لگتا ہے، اور اس عمر میں وہ کھیل کے عمل کے دوران لوگوں کے احساسات اور خیالات بھی سمجھنے لگتا ہے۔اسی مرحلے میں بچے کو عمومی دیگر کا شعور ہوتا ہے۔بچہ گروہ کے سماجی معیارات کے مطابق اپنے برتاؤ کا جائزہ لیتا ہے اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نظریے سے میڈ نے سماج کاری کے عمل کو مرحلہ وار سمجھانے کی کوشش کی ہے، اور یہ بتایا ہے کہ سماج کاری کے عمل میں سب سے اہم فرد کا اپنی ذات کا احساس ہونا ہے جو ایک خاص عمر میں عمومی دیگر کے احساس سے ہوتا ہے۔

16.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے سے یہ خلاصہ ہوتا ہے کہ سماج کاری کا عمل انسان کی زندگی میں اس کی پیدائش سے لے کر موت تک جاری رہتا ہے اور یہ عمل سماج کاری کی مختلف ایجنسیوں کے ذریعے اس کو انجام دیا جاتا ہے۔اس اکائی کے مطالعے سے آپ کو سماج کاری کی مختلف ایجنسیوں کے بارے میں علم ہوا ہے۔انسان کا اپنی زندگی کے مراحل میں مختلف طرح کی سماج کاری کی ایجنسیوں سے سابقہ پیش آتا ہے جس سے ان کی سماج کاری کا عمل ہوتا رہتا ہے

ہم نے یہاں سماج کاری کی مختلف ایجنسیوں کا تعارف کرایا اور واضح کیا کہ ہر ایجنسی کس طرح کسی فرد کی شخصیت کی تشکیل میں معاونت کرتی ہے۔ سماج کاری کے ایجنسی جیسے خاندان ، ہم عمر گروہ ، اسکول، پڑوس، ریاست وغیرہ سماج کاری کے عمل

میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- سی ایچ کولے کے 'لوکنگ گلاس سیلف' کا تصور لکھیے۔
- فرد کو سماج کاری بنانے میں ریاست کے کردار کو بیان کیجیے۔
- سماج کاری کی ایجنسی کے طور پر کام کی جگہ پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

16.5 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **ماس میڈیا (Mass Media):** ماس میڈیا کا مطلب وہ ٹیکنالوجی ہے جس کا مقصد بڑے پیمانے پر سامعین تک پہنچنا ہے۔ یہ مواصلات کا بنیادی ذریعہ ہے جو عام لوگوں کی اکثریت تک پہنچنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ماس میڈیا کے سب سے عام پلیٹ فارم ہیں اخبارات، رسائل، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ۔
- **ایجنسی (Agency):** ایجنسی افراد کے آزادانہ طور پر کام کرنے اور ان کے اپنے آزاد انتخاب کرنے کی صلاحیت کے طور پر بیان کی جاتی ہے۔
- **ہم عمر گروہ (Peer Group):** ایک ہم عمر گروہ ایک سماجی گروہ اور لوگوں کا ایک بنیادی گروہ دونوں ہی ہے جن کی دلچسپی (ہم جنس پرستی)، عمر، پس منظر یا سماجی حیثیت ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس گروہ کے ممبران اس شخص کے اعتقادات اور طرز عمل پر اثر انداز ہونے کا امکان رکھتے ہیں۔ ہم عمر گروہوں میں درجہ بندی اور طرز عمل الگ الگ نمونوں پر مشتمل ہے۔

16.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

16.6.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کس نے "لوکنگ گلاس سیلف" کا تصور دیا؟

(a) جی۔ ایچ۔ میڈ

(b) سی۔ ایچ۔ کولے

(c) ایس۔ فرائڈ

(d) پیاجے

2۔ مندرجہ ذیل میں سے کس نے "عمومی طور پر دوسرے اور اہم دوسروں(genralized others or significant others)" کا تصور دیا؟

(a)جی۔ایچ۔ میڈ

(b) سی ۔ایچ۔کولے

(c) ایس۔ فرائڈ

(d) پیاجے

3۔ ____________ سماجی کی ایک غیر رسمی ایجنسی(Informal Agency) ہے۔

(a) خاندان

(b) ریاست

(c) کام کی جگہ

(d) ماس میڈیا

4۔ ہم عمر گروہ ____________ سماجی کی ایجنسی ہے۔

(a) پرائمری

(b) سیکنڈری

(c) رسمی

(d) غیر رسمی

5۔ جدید دور میں ____________ سماج کاری کے اہم وسائل میں سے ایک ہے۔

(a) خاندان

(b) ریاست

(c) ہم عمر گروہ

(d) ماس میڈیا

6۔ ____________سماج کا ایک بنیادی سماجی ادارہ ہے۔

(a) خاندان (b) ماس میڈیا

(c)ریاست (d) کام کی جگہ

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کس نے 'بنیادی شخصیت کے ڈھانچے(Basic Personality Structure)' کا تصور دیا؟

(a) ون

(b) تھورسٹین ویلبلن

(c) ابرام کارڈینز

(d) اوگبرن

8۔ درج ذیل میں سے کس نے تفریحی کلاس(Leisure Class) کا تصور دیا؟

(a) ون

(b) تھورسٹین ویلبلن

(c) ابرام کارڈینز

(d) اوگبرن

9۔ میڈیا کی اصطلاح لاطینی لفظ سے آئی ہے جس کا مطلب ہے؟

(a) درمیانی

(b) ابتدائی

(c) آخری

(d) پرائمری

10۔ مندرجہ ذیل میں سے کس نے 'مڈل کلاس سنڈروم' کا تصور دیا؟

(a) ماہر معاشیات

(b) ماہر نفسیات

(c) فیزیوولوجسٹ

(d) ماہر انسانیات

16.6.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ جی۔ایچ۔میڈ کے ذریعے دیے گئے عمومی دیگر کے(Genralized Others or Significant Others) تصور پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ افراد کو سماج کاری کرنے میں ہم عمر گروہ کے کردار پر تبادلہ خیال کیجیے۔

3۔ اسکول سماج کاری کا ایک اہم ذریعہ کیسے ہے؟

4۔ ریاست سماج کاری کی ایجنسی ہے۔کیسے؟وضاحت کیجیے۔

5۔ سماج کاری کے متعلق کولے کے نظریے کو بیان کیجیے۔

16.6.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماج کاری کے مختلف نظریات لکھیے۔

2۔ سماج کے ممبروں کو سماج کاری بنانے میں خاندان اور ہم عمر گروہ کے کردار پر تبادلہ خیال کیجیے۔

3۔ سوشل میڈیا کے ایک اہم ذریعہ کے طور پر ماس میڈیا پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

16.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

1. Anthony Giddens & P.W. Sutton,2017,Sociology,Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
2. Haralambos & Holborn, 2018, Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
3. N. Aadinaryanappa & P.Veena Rani,2015,Basic Concepts of Sociology, Raj Publications, New Delhi
4. P. Chand Basa, 2016,Sociology: Basic Concepts, Raj Publications, New Delhi
5. Harry M. Johnson, 1998,Sociology: A Systematic Introduction, Allied Publishers Pvt Ltd, New Delhi
6. Alex Inkels, 1979, What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall India Learning, Private Limited.

اکائی 17۔ سماجی ڈھانچا: تصورات اور شکلیں

(Social Structure: Concepts and Forms)

اکائی کے اجزا

17.0 تمہید
17.1 مقاصد
17.2 سماجی ڈھانچے کا تعارف
17.3 سماجی ڈھانچے کا تصور
17.3.1 ڈھانچائی فنکشنل اسکول
17.3.2 ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول
17.3.3 مارکسسٹ اسکول
17.4 سماجی ڈھانچے کی تعریف
17.5 اکتسابی نتائج
17.6 کلیدی الفاظ
17.7 نمونہ امتحانی سوالات
17.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
17.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
17.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
17.8 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

17.0 تمہید (Introduction)

سماجی ڈھانچے سے مراد سماجی اجزا کی ترتیب ہے۔ سماجی ڈھانچے میں انسانی سماج کس طرح ترتیب وار اور منظم طریقے سے بنا ہوا ہے اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ہر سماج کا اپنا ایک ڈھانچا ہوتا ہے جو بہت ہی خوبصورت اور منظم طریقے سے ترتیب وار سجا ہوا ہوتا ہے۔ اس طرح ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے ہر سماج کا اپنا ایک ڈھانچا ہے جو منظم اور مربوط طریقے سے اپنے اجزا سے جڑا ہوا ہے۔ اس اکائی میں سماجی ڈھانچے کے تصور پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ ساتھ میں کچھ اہم ماہرین سماجیات اورماہرین انسانیات کے مختلف نظریات کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

17.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مقصد سماجی ڈھانچے کو سمجھنا ہے۔اس میں سماجی ڈھانچے کی مختلف شکلوں پر بحث کرتے ہوئے مندرجہ ذیل پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

- سماجی ڈھانچے سے متعلق مختلف ماہرین سماجیات کے نظریات
- ڈھانچائی فنکشنل اسکول کے نظریات
- ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول کے نظریات
- مارکسی اسکول کے نظریات

17.2 سماجی ڈھانچے کا تعارف (Introduction to Social Structure)

اگر ہم دنیا کے تخلیق پر غور کریں تو جب سے دنیا قائم ہے تب سے لے کر آج تک ہر سماج کا اپنا ایک ڈھانچا رہا ہے اور اس ڈھانچائی نظام میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے جس کی مختلف وجوہات ہیں۔ اگر ہم کارل مارکس کے تصور " تاریخی مادیت" (Historical Meterialism) پر غور کریں جس میں اس نے قدیم کمیونزم (Primitive Communism) کا ذکر کیا ہے، اور یہ بتایاہے کہ اس سماج میں کسی طرح کی کوئی درجہ بندی نہیں تھی اور نہ ہی کوئی بھید بھاؤتھا، تو ہم یہ جانیں گے کہ اس دور کے سماج کا بھی اپنا ایک ڈھانچا تھا اور اس کا ایک خاص منظم فنکشن بھی تھا۔ اسی طرح ہم کارل مارکس کے دوسرے دور" پیداوار کا قدیم طریقہ" (Ancient Mode of Production) پر غور کریں تو اس سماج کا بھی اپنا ایک ڈھانچا تھا اور اس کے اجزا ایک دوسرے سے منظم طریقے سے جڑے ہوئے تھے۔ اسی طرح کارل مارکس کے تیسرے دور"جاگیرداری" (Feudalism) کی بات کریں تو وہاں بھی سماج کاایک منظم ڈھانچا دکھائی دیتا ہے۔ کارل مارکس کا پیش کردہ چوتھا دور"سرمایہ داری"

(Capitalism) پر غور کریں تو اس دور میں سماجی ڈھانچے میں مختلف اور تیز رفتار تبدیلیاں رونما ہوئیں۔وقت کے ساتھ سماجی ڈھانچا وسیع اور پیچیدہ ہوتا گیا۔سماجی ڈھانچا اور اس کی پیچیدگی کو سمجھنے کے لیے ماہرین سماجیات نے الگ الگ تصور پیش کیے ہیں۔

سماجی ڈھانچا سماج کا ترتیب کردہ نظام ہے۔اس نظام میں اس کے مختلف اجزا ترتیب وار جڑے ہوئے ہوتے ہیں جسے ہم کسی چیز کے لیے انگریزی میں Systematically Arranged کہتے ہیں۔ اگر انسانی جسم یا انسانی ڈھانچے کی بناوٹ پر غور کیا جائے تو انسانی جسم کے اعضا ایک منظم ترتیب وار طریقے سے بنے ہوئے ہیں اور ہر عضو کا اپنا الگ الگ کام اور فنکشن ہے۔ ہر عضو فنکشن کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جڑا اور مربوط ہے۔ اسی طرح ہم کسی مکان کی بناوٹ کو دیکھیں تو وہاں بھی اس کے مختلف اجزا کو ترتیب کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑا ہوا پائیں گے۔ تبھی ایک مکان یا Building وجود میں آتی ہے۔

جب سے دنیا قائم ہے تب سے لے کر آج تک جو بھی سماجی نظام اس زمین پر قائم ہے اس کی شکل کو ماہر عمرانیات نے سماجی ڈھانچے سے تعبیر کیا ہے کیوں کہ سماجی نظام ترتیب وار اور مربوط ہے۔ دوسرے لفظوں میں منظم (Systematic) ہے۔ اگر سماجی نظام منظم (Systematic) نہ ہو تو یہ سماج چل ہی نہیں سکتا اور ایسی صورت میں سماجی ترقی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔

کسی بھی ترقی کے لیے چاہے وہ مادی ہو یا غیر مادی اس کے لیے اس کی شکل اور ڈھانچے کا ہونا لازمی ہے۔ اگر انسان کی خلقت پر غور کریں تو صاف معلوم ہوگا کہ اس کا بھی بہترین ڈھانچا ہے۔ جسم کے اندر مختلف اعضا کا مختلف کام ہے جو بہت اچھے طریقے سے بٹا ہوا ہے۔ سب اپنی ذمے داریوں کو بخوبی انظام دے رہے ہیں۔ سارے اعضا کے ایک ساتھ کام کرنے سے ہی انسانی زندگی میں حرکت رہتی ہے۔ اگر جسم کے اندر کا ایک بھی عضو کام کرنا بند کردے تو انسان بے چین اور پریشان ہوجاتا ہے۔ جسم کے اندر کچھ مخصوص اعضا ایسے ہیں جو اگر کام کرنا بند کردیں تو انسانی زندگی ختم ہوجاتی ہے۔ مثلاً دل، گردہ وغیرہ۔ جسم کے اندر ہر عضو کا اپنا ایک مخصوص رول ہے،ان میں سب برابر کی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح سماجی نظام کے اندر ہر شخص کے اوپر الگ الگ طرح کی ذمے داریاں ہیں۔ ہر شخص اپنی ذمے داری کو انجام دیتاہے۔ سماجی ذمے داریاں افراد کے اوپر منظم (Systematic) طریقے سے بٹی ہوئی ہے۔اس باہمی ربط کو سماجی ڈھانچا کہتے ہیں۔لفظ سماجی ڈھانچا سنتے ہی ہمارے ذہن میں ایک تصویر بنتی ہے وہ ہے"سماج کی بناوٹ" جس میں انسانی رشتوں کو نبھایا جاتاہے جہاں انسان تعلقات کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جڑا ہوتاہے۔یہ تعلقات قوم در قوم ، خاندان در خاندان ، ملک در ملک ، مذہب در مذہب اور زبان در زبان مختلف ہوتے ہیں ۔ کچھ رشتے اور تعلقات ایسے ہوتے ہیں جو پوری دنیا میں ایک جیسے پائے جاتے ہیں۔ پوری دنیا کے انسانی رشتوں کی بناوٹ کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ ان رشتوں کے مختلف ہونے کی بہت ساری وجوہات ہوتی ہیں

جو جگہ ملک، مذہب اور زبان کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے۔ ان رشتوں کا مطالعہ کرنے سے پہلے ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ سماجی ڈھانچا کیا ہے اور اسے ماہر عمرانیات نے کس طرح سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

کسی بھی چیز کا ترتیب وار بنا ہوا ہونا ڈھانچا کہلاتا ہے (Systematic arrangement of any thing is called structure) اگر کوئی چیز ترتیب وار نہیں ہے تو وہ ڈھانچا نہیں کہلائے گا۔ ڈھانچے کے لیے شرط ہے کہ وہ ترتیب وار بنا ہوا ہو۔ انسانی سماج بھی ترتیب وار ہوتا ہے۔ اس میں لوگ ایک دوسرے سے رشتے کی بنیاد پر جُڑے ہوئے ہوتے ہیں جیسے باپ اور بیٹے کا رشتہ جہاں باپ اور بیٹے کا مختلف کردار ہے اور ایک دوسرے کے لیے محبت ہے۔ یہ ایک ایسا رشتہ ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا اور پوری دنیا میں تقریباً ایک ہی طرح نبھایا جاتا ہے۔ سماجی ڈھانچا بنیادی طور پر ایک سماجی حقیقت ہے جو انسان کی ذاتی زندگی کو مؤثر بناتی ہے۔

17.3 سماجی ڈھانچے کا تصور (Concept of Social Structure)

لفظ ڈھانچا(Structure) کے اصل معنی عمارت کی تعمیر ہے (The Word Structure Means Originally, the Construction of a Building) دوسری عالمی جنگ کے بعد لفظ سماجی ڈھانچا ماہر سماجیات اور ماہر انسانیات کے درمیان کافی مقبول اور مشہور ہوا، یہاں تک کہ ماہر سماجیات اور انسانیات اس لفظ کا استعمال کسی بھی سماجی ترتیب وار اور منظم بناوٹ کے لیے استعمال کرنے لگے۔ سماجی ڈھانچے کے تصور میں تین بڑے خیالات کافی اہمیت رکھتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ڈھانچائی فنکشنل اسکول (Structural Functional School)

2۔ ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول (Structualist School)

3۔ مارکسی اسکول (Marxist School)

17.3.1 ڈھانچائی فنکشنل اسکول (Structural Functional School)

سماجیات میں سماجی ڈھانچے کو سمجھنے اور اس کی تشریح کے لیے مختلف نقطہ نظر کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں ایک طریقہ ڈھانچائی فنکشنل طریقہ ہے۔ اس میں سماجی ڈھانچے کا تصور بنیادی مانا جاتا ہے۔ اس سے ملحق تمام ہی تصورات سماجی ڈھانچے کے اردگرد گھومتے ہیں۔ ڈھانچائی۔ فنکشنل نقطہ نظر کے اہم ماہرین مندرجہ ذیل ہیں۔

ہربرٹ اسپنسر (Herbert Spencer)

ہربرٹ اسپنسر کا شمار ان ماہرین سماجیات میں ہوتا ہے جنہوں نے سب سے پہلے لفظ سماجی ڈھانچا کا استعمال کیا۔ اسپنسر

حیاتیاتی مشابہت(Biological Analogy) سے بہت متاثر تھا۔اس نے سماج اور حیاتیات (Organism)، سماجی ارتقا (Social Evolution) اور حیاتیاتی ارتقا (Biological Evolution) کا مطالعہ کیا۔ ان سب کے باوجود بھی ہربرٹ اسپنسر لفظ سماجی ڈھانچے کو بہت اچھی طرح واضح نہیں کر سکا۔

ہربرٹ اسپنسر کے مطابق سماج کے بہت سارے اجزا ہوتے ہیں اور سماج ان سے مل کر بنا ہوتا ہے۔ سماج میں استحکام اور نظم و ضبط کو بنائے رکھنے کے لیے سارے ہی اجزا کو مل کر ایک ترتیب وار طریقے سے کام کرنا ہوتا ہے۔ اس کو اسپنسر نے حیاتیات سے تعبیر کیا ہے ، وہ کہتا ہے کہ جس طرح حیاتیات کے سارے اجزا اور اعضا مل کر اپنی اپنی ذمے داریوں کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ حیاتیاتی جسم میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہے اور جسم اندرونی اور باہری دونوں تبدیلیوں کا تجربہ کرتا رہتا ہے، بالکل اسی طرح سماج بھی سماجی تبدیلیوں کے تقاضے اور دباؤ کا تجربہ کرتا ہے اور سماجی تبدیلی کے ساتھ سماج چلتا رہتا ہے۔اسپنسر نے سماجی ڈھانچے کے تصور کا تعارف کرایا ، لیکن اس کو مزید آگے نہیں بڑھا سکا۔ سماجیاتی مطالعے سے متعلق ہربرٹ اسپنسر کے بہت سارے نظریات مقبولیت حاصل نہیں کر سکے ، مگر اس کا پیش کردہ تصور "سماجی ڈھانچا" نے کافی ترقی کی اور مقبولیت حاصل کی ہے اور سماجیاتی مطالعے میں اس تصور کی کافی اہمیت ہے۔

ایمائل درکھائم (Emile Durkhaim)

درکھائم نے اپنے مطالعے میں براہ راست سماجی ڈھانچے کے بارے میں بات نہیں کی ہے مگر اس کی کچھ تحریریں ایسی ہیں جن میں اس نے سماجی ڈھانچے کو سمجھانے کی کوشش کی ہے اور سماجی ڈھانچے کا ذکر کیا ہے۔یعنی سماجی ڈھانچا درکھائم کے کچھ تحریروں میں مضمر ہے جس کی اس نے تفصیل سے وضاحت نہیں کی ہے۔ درکھائم نے سماجی مطالعے کے لیے Natural Science کے طریقہ کار بالخصوص حیاتیات (Biology) کے طریقہ کار کو کو اپنایا ہے۔

درکھائم کے مطابق سماجی استحکام (Social Order) انسانی سماج کا ایک اخلاقی پہلو ہے، اس استحکام کو بنائے رکھنے کے لیے انسان اپنی پوری صلاحیت لگا دیتا ہے۔ درکھائم کے بقول سبھی سماجی تعلقات میں کس سے کیسے ملنا ہے، کس طرح بات چیت کرنی ہے، اور کس طرح رشتوں کو زندہ رکھا جاسکتا ہے اور اس کی کیا ترتیب ہو، اس کا ایک منظم نظام سماج میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ سماجی تعلقات کو بڑھاوا دینے اوراس کو بچائے رکھنے میں انسان حقیقت کی طرف دیکھتا ہے۔ اس کا تجزیہ کرتا ہے، اس کے بارے میں سونچتا ہے اور ویسا ہی کردار سماج میں پیش کرتا ہے۔

درکھائم کے مطالعے "Collective Consciousness" پر غور کیا جائے تو وہاں ہمیں یہ صاف دیکھنے کو ملتا ہے کہ درکھائم نے یہاں پر سماجی ڈھانچے (Social Structure) کا ذکر کیا ہے۔ مگر سماجی ڈھانچے کے تصور پر بہت وضاحت سے بات نہیں کی ہے۔ ہربرٹ اسپنسر کی طرح درکھائم نے بھی اس تصور پر بہت وضاحت سے بات نہیں کی ہے۔ درکھائم کے مطابق

سماج کو فرد پر برتری حاصل ہے، اور سماج لوگوں کے حرکتوں پر نظر رکھتاہے۔لوگوں پر جبر اوردباؤ بھی ڈالتا ہے یہاں تک کہ سماجی ڈھانچا افراد کی حرکتوں کو محدود کر دیتا ہے۔ افراد جو کچھ بھی کرنا چاہتا ہے سماج انہیں اپنے قائم کیے ہوئے حدود سے باہر جانے نہیں دیتا، یہاں تک کہ بعض مواقع پر پابندی بھی عائد کرتا ہے۔

ریڈکلف براؤن (Redcliff Brown)

ریڈ کلف براؤن نے سماجی ڈھانچے کو درکھائم اوراسپنسر سے کہیں زیادہ واضح طور پر بیان کیا ہے۔ ریڈ کلف براؤن کے مطابق سماجی ڈھانچا بہت سارے چھوٹے اجزا کے ترتیب وار ملنے سے بنتا ہے۔ سارے اجزا کے ملنے کے بعد ایک اتحاد قائم ہوتاہے جو ڈھانچائی شکل میں نظر آتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سماجی ڈھانچا لوگوں کا ایک دوسرے سے تعلق کی بنیاد پر ایک دوسرے سے ترتیب وار ملنا جلنا ہے یہ آپسی ملنا جلنا اور لین دین ایک ادارے کی شکل اختیار کرتا ہے جو بہت سارے قاعدہ وقوانین کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔

ریڈکلف براؤن نے سماجی ڈھانچے کو ادارے کی شکل میں کافی واضح طور پر بیان کیا ہے مثلاً بادشاہ اور اس کے عوام کے بیچ کا رشتہ، شوہر اور بیوی کے درمیان کا رشتہ وغیرہ کو ادارے کے طور پر بیان کیا ہے اور اس کا یہ بھی ماننا ہے کہ سماج کے اندر جو رشتہ ہے وہ ایک سلسلے وار اور بہت ساری ہدایات سے جڑا ہوا ہے جس پر سماج کے ہر فرد کو سختی سے چلنا پڑتا ہے۔ سماجی گائڈ لائن کی پیروی کرنے پر بعض مواقع پر سماج اسے انعام سے نوازتا ہے اور بعض مواقع پر سماجی گائڈلائن (Social Guidelines) کی پیروی نہیں کرنے پر فرد کی اصلاح کے لیے سزا بھی تجویز کرتاہے مثلاً کسی معاشرے میں کچھ فرد شراب اور نشہ کرنے لگیں تو ایسے مواقع پر سماج معاشرے کو بگڑنے اور تبدیل ہونے سے بچانے کے لیے ان افراد کو سزا دیتاہے۔

ریڈ کلف براؤن کے مطابق رشتہ فرد کو ایک دوسرے سے جوڑے رکھتا ہے اور سماج میں افراد کے خاص مقام کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً رشتے دار سماج میں رشتہ کی بنیاد پر بہت سارے مقام حاصل کرتے ہیں مثلاً رشتے کے نظام میں آج کوئی شخص کسی کاماموا اور چچاہےتو کل کو کسی کا دادا اور نانا بھی ہوگا۔

ریڈکلف کے مطابق شادی کے ذریعے دو خاندان سماجی اور معاشی طور پر ایک دوسرے سے جڑتے ہیں اور دونوں خاندان کے درمیان ایک نئے طرح کا رشتہ قائم ہوتا ہے اوراس رشتہ کے نظام کوقرابت داری کاڈھانچا (Kinship Structure) کہاجاتا ہے۔ہر ملک، مذہب، قوم اورنسل میں قرابت داری کا ڈھانچا (Kinship Structure)ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ دوسری طرف ریڈکلف براؤن کا یہ بھی کہنا ہے کہ انسان سماجی رشتوں میں ایک دوسرے سے بہت ہی پیچیدہ نیٹ ورک کے ذریعے جڑا ہوا ہے (Human beings are connected by a complex network of social

relations).

اسی سماجی رشتوں کے پیچیدہ نیٹ ورک کو ریڈکلف براؤن نے سماجی ڈھانچے (Social Structure) سے تعبیر کیاہے۔ریڈ کلف براؤن کا یہ ماننا ہے کہ سماجی ڈھانچے کے اجزا افراد ہیں اور فردانسان ہے نہ کہ حیاتیات(Organism)، اور انسان سماجی ڈھانچے میں ایک مقام رکھتا ہے۔

(The components of social structure are persons, and a person is a humanbeing considered not as an organism but as occupying position in a social structure).

ریڈکلف براؤن سماجی ڈھانچے کو اتنا ہی اصل مانتا ہے جتنا انفرادی حیاتیات (Individual Organism)کو ، اس کا کہنا ہے کہ سماجی ڈھانچا اور انسانی حیاتیات (Human Organism) دونوں غیر معمولی تبدیلیوں کا شکار ہوتا ہیں۔اس کے باوجود بھی یہ مستحکم (Stable) رہتا ہے۔ سماجی ڈھانچا اور انسانی حیاتیات دونوں کے اعضا میں بڑھنے اور ختم ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ جیسا کہ انسانی حیاتیات میں اس کے اعضا بچپن سے جوانی کی طرف بڑھتے ہیں اور اس کا زوال بڑھاپا آتے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سماجی ڈھانچے میں نئے افراد کی شمولیت ہوتی ہے اور پرانا خود بخود اپنی جگہ سے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً ایک طرف بچوں کی پیدائش ہوتی ہے تو دوسری طرف بوڑھے لوگ دنیا سے رخصت ہوتے رہتے ہیں۔یعنی ایک طرف سماج میں نئے افراد آتے رہتے ہیں تو دوسری طرف لوگوں کا سماج سے جانے کا سلسلہ جاری رہتاہے۔اس طرح کے مستقل بدلاؤ کے باوجود ڈھانچے کی بنیادی خصوصیات (Features) مستحکم رہتی ہے۔ الغرض ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماجی ڈھانچے کا فنکشنل پہلو ہمیشہ تبدیلی کا شکار رہتاہے اور سماجی ڈھانچے کا باہری فریم ورک (Outer Framework) مستحکم رہتاہے۔

17.3.2 ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول (Structuralist School)

کلاڈلیواسٹراس (Claude Levi-Strauss)

کلاڈلیواسٹراس ایک فرانسیسی مفکرہے جس کا شمار اسٹرک چرلسٹ اسکول کے بڑے ماہرین میں ہوتا ہے۔ جس نے سماجی ڈھانچے کی بالکل مختلف تعریف بیان کی ہے۔ اس کے مطابق سماجی ڈھانچے کا تجرباتی حقائق سے لینا دینا نہیں ہے۔مگر ان کو ماڈلز کے ذریعے سمجھناچاہیے جو اس کے بعد تعمیر ہوتاہے۔

(Social structure has nothing to do with empirical reality but it should deal with models which are built after it).

اسٹراس کو ساختیاتی انسانیات (Structural Anthropology)کا بانی ماناجاتاہے۔ 1972 میں اسٹراس نے ایک کتاب

لکھی جس کا نام Structuralism and Ecology ہے جس میں اس نے واضح کیا کہ زبان کی طرح ثقافت بھی پوشیدہ اصولوں پر مشتمل ہے جو اس کے ماننے والوں کے طرزِ عمل میں نظر آتی ہے۔

(Claude Levi-Strauss: Proposed that culture like language is composed of hidden rules that govern the behaviour of its practitioners).

اسٹراس کے مطابق ثقافت ایک مکمل نظام ہے۔ اگر اس کا تجزیہ ڈھانچائی نظام کے طور پر کیا جائے تو ہمیں ان کے اجزا کے درمیان تعلقات (Relations) دکھائی دیتے ہیں اوران تعلقات کی بنا پر ثقافت زندہ رہتی ہے، اور ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

لوئی ڈوموں (Louis Dumont)

لوئی ڈوموں کے مطالعہ "ہندوستان میں ذاتی نظام" پر غور کیا جائے تو ہمیں یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ لوئی ڈوموں نے اپنے مطالعے میں یہ ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں ذاتی نظام درجہ بندی (Hierarchy) کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے اس کا یہ بھی ماننا ہے کہ درجہ بندی کا اصول ذات پات کے نظام کا بنیادی مرکز ہے اور یہ مساوات (برابری) کے اصولوں سے پوری طرح متضاد ہے۔

لوئی ڈوموں کا ماننا ہے کہ ذات پات کے نظام میں فرد، آزادی اور مساوات (Equality) کو بہت کم اہمیت دی جاتی ہے۔ انسانی تقاضا ہے کہ فرد ، آزادی اور مساوات کو اہمیت ملنی چاہیے۔ لوئی ڈوموں نے اہمیت نہ ملنے کی تین وجوہ بتائیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہے۔

i. وراثت (Heredity)

ii. درجہ بندی (Hierarchy)

iii. اینڈوگیمی (Endogamy)

کلاڈلیوی اسٹراس کی طرح لوئی ڈوموں نے بھی Structualist Approach کو واضح کرنے کے لیے قرابت داری نظام (Kinship System) کا استعمال کیا ہے۔

17.3.3 مارکسسٹ اسکول (Marxist School)

کارل مارکس (Karl Marx)

جب ہم کارل مارکس کے نظریات سماجی ڈھانچے پر غور کرتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ مارکس کے نظریات

Structural Functionalists کے استعمال کردہ Organic Analogy کے خامی سے آزاد ہے جو خامی Organic Analogy میں دیکھنے کو ملتی ہے وہ کارل مارکس کے پیش کردہ سماجی ڈھانچے میں نہیں ہے۔

کارل مارکس نے لکھا ہے کہ کسی بھی سماج میں پیداوار کی شکل اور تنظیم معاشی ڈھانچا (Economic Structure) کو تشکیل دیتا ہے۔ کارل مارکس نے اپنے مطالعے میں لفظ ڈھانچا کا استعمال عمارت اور تعمیر کے معنی میں کیا ہے۔اس نے ڈھانچا لفظ کا استعمال حیاتیاتی (Biological) معنی میں نہیں کیا ہے۔ کارل مارکس کا یہ بھی ماننا ہے کہ کسی بھی سماج کا بنیادی ڈھانچا معاشی (Economic) یا مادی چیزوں (Material) پر ہوتا ہے اور یہی ڈھانچا باقی سماجی زندگی پر اثر انداز (Influence) ہوتا ہے۔ مارکس نے سماج کے ڈھانچے کو دو بڑے کلاسوں (Proletatriate) اور (Bourgeoisie) کے درمیان تعلق کی بنیاد پر دیکھا ہے اور ان دونوں طبقوں کے درمیان جو جدوجہد ہے اس جدوجہد کو کارل مارکس نے ڈھانچے میں تبدیلی کا انجن قرار دیا ہے۔ مارکس نے جن دو طبقوں کا ذکر کیا ہے ان میں پہلاطبقہ Bourgeoisie کا ہے جسے ہم سرمایہ دار (Capitalist) بھی کہتے ہیں۔ جو ذریعہ پیداوار کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ طبقہ مالی اعتبار سے کافی طاقتور ہوتا ہے۔یہ خوش حال زندگی گزارتا ہے مگر ان کی تعداد دوسرے طبقے کے مقابلے میں مقابلہ کم ہوتی ہے۔

دوسرا طبقہ Proletariate کا ہے جسے ہم Working Class بھی کہتے ہیں جن کی تعداد سرمایہ داروں کے مقابلہ زیادہ ہوتی ہے یہ طبقہ پہلے طبقے کے مقابلے میں غریب ہوتا ہے ۔مزدور طبقہ (Working Class) ہمیشہ سرمایہ داروں کے ظلم کا شکار ہوتا ہے۔ جس مقدار میں مزدور طبقے (Proletariate) کی جسمانی اور دماغی صلاحیت چیزوں کی پیداوار میں استعمال ہوتی ہے اس حساب سے اس طبقے کو ان کا بدلا نہیں ملتا بلکہ زیادہ فائدہ سرمایہ دار اٹھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں طبقوں کے درمیان ہمیشہ آپسی جدوجہد جاری رہتی ہے۔ کارل مارکس کے مطابق ان دونوں طبقوں کے درمیان کا جو تعلق ہے وہ مالی لین دین پر مبنی ہے اور یہ ایک خاص طرح کا نظام ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ادارتی نظام مثلاً فیملی،مذہب، تعلیم اور رشتے داری سے الگ ہے۔ مارکس نے جس طبقے کا ذکر کیا ہے اس کا اپنا ڈھانچا ہے جو مال کے لین دین پر مبنی ہے۔ جتنے بھی مارکسسٹ (Marxist) ماہر سماجیات ہیں خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا دوسرے ممالک کے سب کلاس کے تصور (Concept of Class) کو ڈھانچائی نظام کے تحت پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ لہٰذا سماجی ڈھانچے کا مطالعہ مذکورہ تینوں اسکول کے نزدیک کافی اہمیت رکھتا ہے۔

17.4 سماجی ڈھانچے کی تعریف (Definition of Social Structure)

کارل مانہیم (Karl Manheim)

کارل مانہیم کے مطابق سماجی ڈھانچا سماجی طاقتوں کے آپسی میل جول کا ایک جال ہے جس سے بہت سارے

مشاہدے اور سوچنے کے مختلف طریقہ کار کو ترقی ملتی ہے۔

ایم جینبرگ کے مطابق سماجی ڈھانچے کا مطالعہ سماجی تنظیم کی بنیادی اشکال یعنی گروہ، انجمنوں، تنظیموں، اور ان کی ساری پیچیدہ چیزیں جو سماج کی تعمیر کرتی ہیں، ہے۔

(Social structure is concerned with the principal forms of social organization i.e. types of groups associations and institutions and the complex of these which constitute societies.)

میکائیور کے مطابق سماجی ڈھانچا اکائیوں میں تقسیم نہیں ہے بلکہ یہ مختلف اکائیوں جیسے خاندان، گروہ، طبقہ، ذات، درجہ، صوبہ وغیرہ کی ملی جلی شکل ہے۔ اس مشترکہ ڈھانچے کو ہی سماجی ڈھانچا کہا گیا ہے۔ اس لیے سماجی ڈھانچے کے تجزیے میں ان تمام اکائیوں کا ہونا بے حد اہم اور ضروری ہے۔

ہیری ایم جانسن (Harry M. Johnson)

ہیری ایم جانسن کے مطابق کسی بھی چیز کا ڈھانچا اس کے اجزا کے مابین نسبتاً مستحکم باہمی تعلقات پر ہوتا ہے۔

(According to Harry M. Johnson: The structure of anything consists of the relatively stable inter-relationship among its parts)

یہاں پر جانسن نے لفظ Part استعمال کیا ہے جو اپنے آپ میں مستحکم (Stable) ہوتا ہے۔ جانسن کے مطابق ڈھانچا اپنے آپ میں مستحکم پیٹرن ہے جو اجزا کے آپس میں ملنے سے وجود میں آتا ہے۔

ایس ایف نڈال (S. F. Nadal)

ایس ایف نڈال کے مطابق سماجی ڈھانچا "مجموعی طور پر ایک نظام ہے۔ رشتوں کا ایک جال ہے یا ایک ترتیب ہے جس کو تجزیہ کار افراد کے اعمال ٹھوس مشاہداتی اعمال سے اخذ کرتا ہے۔"

(Social structure, according to Nadel is "An overall system, network or pattern" of relations, which the analyst abstracts from the concretely observable actions of individuals)

نیٹ ورک سے نڈال کی مراد ایسی قرابت داری ہے جو آپسی تعلقات اور آپسی تبادلہ خیال کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوں۔ نڈال کا خیال ہے کہ رول کو سماجی نظریہ کا مرکز تصور کرنا چاہیے۔ سماجی ڈھانچا کرداروں (Roles) کا ڈھانچا ہے اور بہت سارے کردار مل کر کرداروں کا ایک مجموعہ (Role sets) بناتے ہیں اور یہ ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ نڈال کا یہ بھی ماننا ہے کہ ڈھانچا اجزا کے ترتیب کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قابل نقل وحرکت (Transportable) ہوتا ہے۔

ریمنڈ فرتھ (Raymond Firth)

ریمنڈ فرتھ کے مطابق کمیونٹی کا ڈھانچا اور تنظیم کمیونٹی زندگی کو باقی رکھنے کے لیے کچھ ضروری اجزا ہیں جو نہایت ضروری ہیں۔ کمیونٹی کی سماجی وجود کے لیے جو اجزا اپنے اندر رکھتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

I. سماجی کنٹرول (Social Control)

II. سماجی سیدھ (Social Alignment)

III. سماجی میڈیا (Social Media)

IV. سماجی معیارات (Social Standards)

(According to Raymond Firth: The structure and organization of the community life posses certain constituents which are essential for social existence within a community. These constituents are Social Alignment, Social Media, Social Control, Social Standards)

ریمنڈ فرتھ کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر ہم ڈھانچے کے پہلو کو تنظیم کے پہلو سے دیکھتے ہیں تو وہاں ایک نظام نظر آتا ہے اور تنظیم کو ڈھانچے کے پہلو سے دیکھتے ہیں تو وہاں بھی ایک ڈھانچا نظر آتا ہے۔ اس کا یہ بھی ماننا ہے کہ تنظیم کے اندر جو رشتے ہوتے ہیں ان کے اندر انتخاب (Choice) اور فیصلہ (Decision) ہوتا ہے جو اختیاری ہوتا ہے۔ مگر ڈھانچے کے اندر کا رشتہ بہت بنیادی ہوتا ہے۔

انتھونی گڈین (Anthony Giddens)

انتھونی گیڈین نے Structuration Theory پیش کی جس میں اس نے کہا ہے کہ ڈھانچا اپنے آپ میں دو طرفہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک طرف تو یہ سماجی نظام کو اپنانے کا ذریعہ ہے اور دوسری طرف یہ انہیں کی پیداوار بھی ہے۔ اس طرح سماجی ڈھانچا لوگوں کے عمل کو ایک شکل دیتا ہے۔ لیکن یہ سارا عمل سماجی نظام (Social System) کی تشکیل کرتا ہے۔

(Anthony Giddens has proposed a theory of structuration, which states that structure are themselves dual, that is they are both the medium and the outcome of the practices which constitute social system, thus structure shapes peoples practices, but there practices constitute and reproduce social system)

فریڈ ایگن (Fred Eggan)

فریڈ ایگن ایک امریکی ماہر انسانیات (Anthropologist) ہے جس نے سماجی ڈھانچے سے متعلق بیان کیا ہے کہ سماجی

ڈھانچا کا جزیا اکائیاں ان رشتوں کے اطراف ہوتے ہیں جو حیثیت اور عہدہ کی شکل میں انسان حاصل کرتا ہے اور وہ سماجی ڈھانچے کا حصہ بن جاتی ہیں۔

(He describes that the component or units of social structure are around the interpersonal relations which become part of the social structure in the form of status positions occupied by individuals)

17.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے سے ہم نے سماجی ڈھانچے کے تصور اور اس کے معنی سمجھا۔ نیز مختلف ماہرین سماجیات نے اپنی تحقیقات کی بنیاد پر اس کی جو تعریفیں بیان کی ہیں ان سے بھی واقفیت ہوئی ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مفکرین کے نظریات کے بارے میں معلومات ہوئیں:

ڈھانچائی فنکشنل اسکول کے نظریات، ساختیاتی اسکول کے نظریات اور مارکسی اسکول کے نظریات۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- سماجی ڈھانچے سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- سماجی ڈھانچے کی کیا اہمیت ہے؟
- سماجی ڈھانچے کا مارکسی نظریہ کیا ہے؟

17.6 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **سماجی ڈھانچہ:** سماج کا ترتیب کردہ نظام ہے۔ اس میں تمام ہی اجزا ترتیب وار جڑے اور باہم مربوط ہوتے ہیں جسے ہم انگریزی میں Systematically Arranged کہتے ہیں اور سب مل کر سماج کی مجموعی استحکام میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔
- **حیاتیاتی مشابہت:** سماج اور سماجی اداروں کا انسانی جسم کے مختلف اجزا سے مشابہت۔

17.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

17.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا لفظ دوسری عالمی جنگ کے بعد ماہر سماجیات اور انسانیات کے درمیان کافی مقبول رہا؟

(a) سماجی ڈھانچا (b) حیاتیاتی مشابہت

(c) حیاتیاتی ارتقا (d) حیاتیات

2۔ سماجی ڈھانچا کے بناوٹ میں کتنے بڑے خیالات یا نظریات کافی اہمیت رکھتے ہیں؟

(a) ایک (b) دو

(c) تین (d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ سماجی مطالعے میں سماجی نظام کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل میں سے کون سا نقطہ نظر استعمال ہوتا ہے؟

(a) ڈھانچائی فنکشنل اسکول (b) ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول

(c) مارکسسٹ اسکول (d) تینوں صحیح

4۔ لفظ سماجی ڈھانچا کا استعمال سب سے پہلے کس ماہر سماجیات نے کیا تھا؟

(a) میکائیور (b) جانسنس

(c) ریمنڈ فرتھ (d) ہربرٹ اسپنسر

5۔ مندرجہ ذیل میں کس کے مطابق سماجی ترتیب انسانی سماج کا ایک اخلاقی پہلو ہے؟

(a) درکھائم (b) میلی نوسکی

(c) کارل مارکس (d) ویبر

6۔ مندرجہ ذیل میں سے درکھائم کے کس مطالعے پر غور کیا جائے تو وہاں پر یہ صاف دیکھنے کو ملتا ہے کہ وہاں پر درکھائم نے سماجی ڈھانچے کا ذکر کیا ہے اور اس پر بحث کی ہے؟

(a) Collective Consciousness (b) Suicide

(c) Social Fact (d) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کس ماہر سماجیات نے سماجی ڈھانچے کو درکھائم اور ہربرٹ اسپنسر سے کہیں زیادہ واضح کیا ہے؟

(a) ویبر (b) اگست کامٹ

(c) ریڈکلف براؤن (d) ان میں سے کوئی نہیں

8۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے سماجی ڈھانچا بہت سارے چھوٹے چھوٹے اجزا کے ترتیب وار ملنے سے ہی بنتا ہے؟

(a)اگست کو مٹ (b) میکس ویبر

(c)گارفنکل (d)ریڈکلف براؤن

9۔ انسان سماجی رشتوں میں ایک بہت ہی پیچیدہ نیٹ ورک کے ذریعے جڑا ہوتا ہے مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a)ریڈ کلف براؤن (b)جی۔ ہربرٹ میڈ

(c)مائکل فوکو (d)ان میں سے کوئی نہیں

10۔ مندرجہ ذیل میں سے کون بابائے Structural Anthropology کے نام سے جانا جاتا ہے؟

(a)کلاڈلیوی اسٹراس (b)کوجر

(c)التھوجر (d)ویبر

17.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی ڈھانچا کیا ہے؟ مثال دیتے ہوئے اس پر نوٹ لکھیے۔

2۔ ڈھانچائی فنکشنل اسکول کیا ہے؟ اس کی تعریف کرتے ہوئے مختلف ماہرین کے نظریات پر مضمون لکھیے۔

3۔ ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول کی تعریف کرتے ہوئے مختلف ماہرین کے نظریات پر نوٹ لکھیے۔

17.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ مارکسسٹ اسکول نے سماجی ڈھانچے کو کس طرح بیان کیا ہے اس پر مضمون لکھیے۔

2۔ سماجی ڈھانچے کے تصور پر مختلف ماہرین سماجیات کے نظریہ پیش کیجیے۔

17.8 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

1. Harry M. Johnson, Sociology: A Systematic Introduction, Allied Publishers, New Delhi.

2. John Levi Martin, Social Structure, Princeton University Press, Princeton and Oxford, 2009.
3. Douglas V. Porpora, The Concept of Social Structure, Greenwood Press, New York, Westport Connecticut London, 1987.
4. Jeffrey C. Alexander, Gary T. Marx and Chiristine W. Williams, Self Social Structure and Beliefs Explorations in Sociology, University of California Press, Berkeley Los Angeles London, 2004.
5. Nan Lin, Social Capital A Theory of Social Structure and Action, Structural Analysis in the Social Sciences, Cambridge University Press, Cambridge, England, 2001.
6. S. F. Nadal, The Theory of Social Structure, Chohen and Wart Place of Publication, London, 1957.
7. Vidya Bhushan and D. R. Sachdeva, An Introduction to Sociology, Kitab Mahal, Allahabad.
8. Manvendra Pratap Sing, Sociology an Introduction, Jawahar Publishers and Distributors, New Delhi.
9. Rahul Kumar and Akhilesh Kumar, Sociology, Jivak Prakashan, New Delhi, 2013.
10. Kumar Raka, Sociology a Handbook for Lecturership and JRF.

اکائی 18۔ سماجی درجہ بندی: تعریف، شکلیں اور افعال

(Social Stratification: Definition, forms and functions)

اکائی کے اجزا

18.0 تمہید

18.1 مقاصد

18.2 سماجی درجہ بندی کی تعریف

18.3 ماہرین سماجیات کے نظریات

18.4 سماجی درجہ بندی کی بنیادیں

18.5 سماجی درجہ بندی کے اقسام

18.6 سماجی درجہ بندی کے عوامل

18.7 ہندوستان میں ذات پات کا نظام

18.8 اکتسابی نتائج

18.9 کلیدی الفاظ

18.10 نمونہ امتحانی سوالات

18.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

18.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

18.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

18.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

18.0 تمہید (Introduction)

دنیا کے ہر سماج میں کسی نہ کسی بنیاد پر لوگوں کے مابین سماجی درجہ بندی دکھائی پڑتی ہے۔ کہیں ذات پات کی بنیاد پر، تو کہیں نسل و رنگ کی بنیاد پر، کچھ سماج میں قبیلہ اس کا محرک ہوتا ہے، تو کہیں سماجی حیثیت اس کا سبب ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ دنیا کا کوئی ایسا سماج نہیں ہے جہاں اس طرح کا تصور نہ پایا جاتا ہو۔ اس اکائی میں ہم نے اسی حوالے سے تفصیل سے بحث کی ہے۔

اس اکائی میں سماجی درجہ بندی کے معنی و مفہوم اور اس کے متعلق ماہرین سماجیات کے نظریات کو پیش کیا گیا ہے۔ نظریات کو سمجھے بغیر سماجی درجہ بندی کی وضاحت کرنا ناممکن ہے۔ سماجیات کے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ماہرین سماجیات کے نظریات کی روشنی میں سماجی درجہ بندی کا مطالعہ کرے۔

18.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے درج ذیل مقاصد ہیں:

- سماجی درجہ بندی کو واضح کرنا۔
- سماجی درجہ بندی سے متعلق نظریات کی وضاحت کرنا۔
- سماجی درجہ بندی کی بنیادوں کو بیان کرنا۔
- سماجی درجہ بندی کے اقسام کی وضاحت کرنا۔
- سماجی درجہ بندی کے عوامل پر روشنی ڈالنا۔
- ذات پات کے نظام کو واضح کرنا۔

18.2 سماجی درجہ بندی کی تعریف (Definition of Social Stratification)

انسانی سماج قدرتی طور پر مختلف النوع (Heterogeneous) ہے۔ اس میں مختلف طرح کی کمیونٹی، ادارہ، انجمن اور مختلف طرح کے گروہ وغیرہ کا وجود نظر آتا ہے۔ دنیا کا ہر سماج مختلف طرح کے طبقات میں بٹا ہوا ہے۔ مثلاً معاشی اعتبار سے امیر، غریب، صنعت کار، کسان۔ مذہبی اعتبار سے مذہب کے ماننے والوں کا گروہ اور مذہب میں یقین نہ رکھنے والوں کا گروہ۔ نیز مذہب کے اندر مختلف طرح کے مذاہب (مسلم، ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ)۔ سیاسی اعتبار سے سیاست دانوں کا گروہ الگ الگ ملک میں الگ الگ طرح کی سیاسی جماعتیں۔ سماجی اعتبار سے سماج کا ایک وہ طبقہ جو سماج میں ایک اعلا مقام رکھتا ہے۔ وہیں دوسرا طبقہ جو نہایت کمزور اور گرا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ہندوستان میں صفائی ملازمین وغیرہ۔

ہر سماج میں انسان کو درجہ ذیل بنیادوں پر ایک دوسرے سے مختلف تصور کیا جاتا ہے۔

1۔ عمر

2۔ جنس

3۔ ذاتی خصوصیات

سماجی درجہ بندی پوری دنیا میں دیکھنے کو ملتی ہے، دنیا کا کوئی ایسا معاشرہ اور سماج نہیں ہے جہاں درجہ بندی نہ ہو۔ یہ درجہ بندی ہر سماج میں الگ الگ نوعیت کی ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا سماج نہیں ہے جہاں ہر فرد کو ہر معاملہ میں برابر کا درجہ حاصل ہو۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ جب سے دنیا قائم ہے تب سے یہ درجہ بندی بھی قائم ہے۔مثال کے طور پر جنس (Sex)، نسل، قبیلہ، رنگ،ذات اور برادری کی بنیاد پر انسانوں کے درمیان تفریق کو روا رکھا جاتا ہے۔

ماہرین سماجیات نے انسانوں کے درمیان سماجی درجہ بندی کی تین اہم بنیادوں کو بیان کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- مال و دولت(Wealth)
- قوت (Power)
- عزت وقار(Prestige)

سماجی درجہ بندی کا تصور 1940ء میں وجود میں آیا۔ جس طرح زمین بہت ساری پرتوں (Layers) میں منقسم ہے اسی طرح انسانی سماج بھی بہت سارے طبقات میں بٹا ہوا ہے۔ جس طرح زمین کی پرتوں (Layers) کا مختلف کام ہے اسی طرح سماجی درجہ بندی میں انسان کا مختلف طبقوں میں مختلف طرح کا کردار ہے۔ لہٰذا یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ ماہرین سماجیات نے درجہ بندی کا موازنہ زمین کی پرتوں سے کیا ہے۔ جس طرح زمین بہت ساری پرتوں کا مجموعہ ہے اور ہر پرت ایک دوسرے کے اوپر ہے۔اسی طرح انسانی سماج میں ہر طبقے کو دوسرے طبقے پر فوقیت یا برتری حاصل ہے۔

18.3 ماہرین سماجیات کے نظریات (Views of Sociologists)

ریمنڈ ڈبلیو مورے (Raymond W. Murray) کے مطابق سماجی درجہ بندی سماج کا عموی(Horizontal) تقسیم ہے جو اعلا اورادنیٰ سماجی اکائی ہے۔

جسبرٹ(Gisbert) کا کہنا ہے کہ سماجی درجہ بندی سماج کی ایسی تقسیم ہے جس میں گروہ اور طبقات ایک دوسرے سے برتری اور ماتحتی کے رشتوں سے جڑے ہوتے ہیں۔

جان ایف کیوبر اور ولیم ایف کینکل (John F. Cuber and William F. Kenkel) کا ماننا ہے کہ سماجی درجہ بندی

سماج کے اندر فرد یا لوگوں کے گروہ کا ایک پیٹرن ہے جس کے ذریعے حیثیت کو بہت زیادہ مسلط کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے درمیان اعلا اور کمتر، اونچ اور نیچ کا تصور پیدا ہوتا ہے۔

لنڈبرگ لکھتا ہے کہ طبقاتی سماج وہ سماج ہے جس میں عدم مساوات اور لوگوں کے درمیان سماجی تفریق دیکھنے کو ملتی ہے اور اس طرح کے سماج میں کچھ لوگوں کو اعلا اور کچھ کو ادنیٰ تصور کیا جاتا ہے۔

کرومپٹن کے مطابق سماجی درجہ بندی عدم مساوات کا نظام ہے جہاں عدم مساوات کو جائز قرار دینے کے لیے ہمیشہ لفظ نظام کے ذریعے مدد لیا جاتا ہے۔ نظام کے ذریعے تعاون کا مطلب یہ ہے کہ سماج کے اندر بہت سارے اصول اور الفاظ ایسے استعمال ہوتے ہیں جو ان عدم مساوات کو جائز قرار دیتے ہیں اور اسی وجہ سے بعض مواقع پر عدم مساوات کو سماج کا حصہ سمجھ لیا جاتا ہے۔

انتھونی گڈنس(Anthony Giddens) کے مطابق سماجی درجہ بندی مختلف طرح کے گروہوں کے درمیان ساختیاتی عدم مساوات ہے۔

پیٹر سیون ڈرس(Peter Saunders) کا کہنا ہے کہ مغربی سماج میں سماجی درجہ بندی سماجی اور معاشی طبقوں پر منحصر ہے۔ جن کی تین اہم سطحیں ہیں۔

I. اعلا طبقہ (Upper Class)

II. درمیانی طبقہ (Middle Class)

III. نچلا طبقہ (Lower Class)

اور ان میں سے ہر طبقہ الگ الگ پیشے کی بنیاد پر مزید چھوٹے چھوٹے طبقوں میں بٹا ہوتا ہے۔

کے ڈیوس(K.Davis) کے مطابق سماجی حالات سے جڑے انعام اور ان کا بٹوارہ جب سماجی نظام کا جز بن جاتا ہے تو وہی درجہ بندی کہلاتا ہے۔

18.4 سماجی درجہ بندی کی بنیادیں(Bases of Social Stratification)

سماج کے اندر الگ الگ طرح کے امتیازی سلوک لوگوں کے درمیان دیکھنے کو ملتے ہیں۔ لوگ مختلف درجات میں منقسم ہیں۔ سماجی درجہ بندی کی بنیادیں ان تفریقوں میں مضمر ہیں جو سماج کے اندر دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ذیل میں سماجی درجہ بندی کی اہم بنیادوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

طبقہ (Class)

اس کی بنیاد معاشی تفریق پر ہوتی ہے۔ اس میں لوگ معاشی بنیادوں پر الگ الگ درجات میں بٹے ہوتے ہیں۔ اس میں مذہب اور دوسری چیزوں کا دخل نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس طرح کی درجہ بندی معاشی ہوتی ہے۔

طاقت (Power)

اس طرح کی تفریق طاقت کی بنیاد پر ہوتی ہے، جسے سماج کا ہر فرد طاقت کی بنیاد پر استعمال کرتا ہے۔ مثلاً سیاسی طاقت جسے سیاست داں استعمال کرتے ہیں۔ سماج کے اندر باوقار شخص کی طاقت جس کی بات کو لوگ ٹالتے نہ ہوں۔ اسی طرح مذہبی رہنماؤں کی طاقت جس کی ایک آواز پر اس کے ماننے والے لبیک کہتے ہوں۔

حیثیت (Status)

اس طرح کی تفریق سماج کے اندر عزت اور وقار کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ سماج کے اندر ہر فرد کی اپنی حیثیت ہوتی ہے،اگر حیثیت کی بنیاد پر سماج کو دیکھا جائے تو سماج کاہر فرد کسی نہ کسی درجے کی حیثیت کا مالک ہوتاہے۔

18.5 سماجی درجہ بندی کے اقسام (Types of Social Stratification)

سماجی درجہ بندی کے اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

- عمر کا نظام (Age System)
- غلام نظام (Slave System)
- اسٹیٹ نظام (Estate System)
- ذات پات کا نظام (Caste System)
- طبقاتی نظام (Class System)
- مذہبی نظام (Religious System)

عمر کا نظام (Age System)

انسانی سماج کے اندر عمر کا نظام کافی اہمیت رکھتا ہے۔ انسان عمر کے اعتبار سے مختلف طبقوں میں بٹا ہوا ہے۔ عام طور پر عمر کو تین حصوں میں تقسیم کیاجاتا ہے۔جو کافی مقبول ہے وہ ہے بچپن، جوانی اور بڑھاپا۔ اس کے علاوہ سماج کے اندر بہت سے عہدے اورمناصب ایسے ہیں جو عمر کے مطابق حاصل ہوتے ہیں ، مثلاً سیاسی الیکشن میں حصہ لینے کے لیے عمر کم سے کم 25سال ضروری ہوتی ہے۔ ہندوستان میں کلاس دس پاس کرنے کی عمر کم سے کم 14 سال رکھی گئی ہے۔ اسی طرح بہت ساری

نوکریوں میں عمر کی پابندی ہوتی ہے۔ اسی طرح عمر زیادہ ہوجانے کی صورت میں نوکری سے ریٹائرڈ ہونا پڑتا ہے۔ اسی طرح شادی اوربیاہ کی عمر کو دیکھا جائے تو حکومتی سطح پر شادی کی عمر مقرر کی گئی ہے۔ شادی کے لیے لڑکی کی عمر کم سے کم 18 سال اور لڑکے کی عمر کم سے کم 21 سال رکھی گئی ہے۔اس سے کم عمر میں شادی ہونے کو قانوناً غلط قرار دیا جاتاہے۔

لہٰذا عمر انسانوں کو مختلف طبقات میں بانٹنے کی ایک اہم بنیاد بنتی ہے۔کیوں کہ عمر سے جڑے ہوئے بہت سے سماجی کردار ہیں، جو انسان ایک خاص عمر ہی میں ادا کرسکتا ہے۔اس طرح انسان کے جسم کی طاقت کا راست تعلق عمر سے ہوتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ہر عمر میں ہر کام کرنا کسی بھی فرد کے لیے محال ہے۔

غلام نظام (Slave System)

غلامی نظام موجودہ وقت میں دیکھنے کو نہیں ملتی، پوری دنیا سے یہ نظام پوری طرح ختم ہوچکا ہے۔ غلام اور باندیاں بنانے کے قانون کو 1833ء میں برطانوی حکومت نے منسوخ کر ڈالا اور امریکا میں اسے 1865ء میں ختم کیا گیا۔ اس نظام کے اندر بہت ہی زیادہ غیر برابری اور عدم مساوات پائی جاتی تھی جس کی وجہ معاشی غیر برابری تھی۔غلاموں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل نہیں تھا، انہیں مال داروں کے ماتحت ہوکر زندگی گزارنا ہوتا تھا۔ غلام اپنے پسند کا نہ کپڑا پہن سکتا تھا اور نہ ہی اپنے پسند کا کھانا کھا سکتا تھا۔مگر غلام نظام کی بنیاد بہت ہی ٹھوس قانونی نظام پر تھی۔

اس نظام میں سماج دو طبقوں میں بٹا ہوا تھا آقا اور غلام۔ جو جتنا مال دار ہوتا، اس کے پاس اتنے ہی زیادہ غلام ہوتے تھے۔ ظلم اور بربریت کا یہ عالم تھا کہ غلام کو سخت سے سخت سزائیں دی جاتی تھی۔ غلام اس زمانے کا سب سے زیادہ مظلوم طبقہ تھا۔زمانے کے اعتبار سے دوطرح کی غلامی ہے۔

(i) قدیم غلامی (Ancient Slavery)

(ii) جدید دنیاکی غلامی (New world Slavery)

قدیم غلامی نظام قدیم روم اور یونان میں دیکھنے کو ملتا تھا جہاں لڑائی کے دوران جو آدمی پکڑ کے لائے جاتے تھے ان کو غلام بنایا جاتا تھا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

جدید غلامی نظام پر نظر ڈالی جائے تو یہ نوآبادیاتی استعمار (Colonial) کا پھیلاؤ اور نسل پرست نظریہ کی ترقی تھی جس میں غلاموں کو سیاسی اور سماجی حقوق حاصل نہیں تھے۔انہیں ان کی مرضی کے بغیر کام کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

(Eso p.49)

اسٹیٹ نظام (Estate System)

اس طرح کی درجہ بندی یورپ قرون وسطی (Medieval Europe) کے سماج میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس نظام میں

سماجی درجہ بندی کے مختلف درجات پائے جاتے ہیں۔اس طرح کے سماج میں درجہ بندی قوانین اور رسم ورواج کے ذریعے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ اگر اس سماج کی تعریف کی جائے تو وہاں ہمیں یہ صاف دیکھنے کو ملتا ہے کہ اس نظام کے اندر لوگوں کو جو حیثیت حاصل ہوتی ہے اس کا پورا تعلق زمین کے مالکانہ حق پر منحصر ہے ۔ اس نظام کے تحت وہ سختی نہیں دیکھنے کو ملتی ہے جس طرح کی سختی ہندوستانی ذات پات کے نظام میں ہے۔ اس نظام میں فرد کی سماجی حیثیت ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہتی ہے مثلاً باپ کے گزرجانے کے بعد حیثیت بیٹے کو منتقل ہوجاتی ہے۔ اس نظام میں سماجی درجات کے اندر واضح حقوق اور قوانین دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ہر درجے کے لوگ اپنے اپنے حقوق اور قوانین کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ اس نظام کے تحت سب سے اوپری درجے پر شاہی خاندان آتا ہے اور سب سے نچلے درجے پر مزدور طبقہ آتا ہے۔

ذات پات کا نظام (Caste System)

ہندوستانی سماج بہت ساری ذاتوں کے اندر منقسم ہے۔ ہر ذات کے کچھ مخصوص رسم و رواج اور اپنے افراد کے اخلاق و عادات کو منضبط کرنے کے لیے کچھ قوانین و ضوابط ہوتے ہیں۔ ذات پات کے نظام کے تحت جو جس ذات کے اندر پیدا ہوتا ہے وہ موت تک اس ذات کا ہی فرد شمار ہوتا ہے۔ ذات کبھی بھی نہیں بدلتی مثلاً کوئی برہمن کے گھر پیدا ہوا تو وہ موت تک برہمن ہی ہوتا ہے۔وہ برہمن سے شدر نہیں ہوسکتا ۔

اسی طرح ہر ذات کی اپنی مخصوص پنچایت ہوتی ہے جو کاسٹ کونسل بھی کہلاتی ہے۔ یہ کافی طاقتور ہوتی ہے ، اور اپنی ذات کے سبھی افراد پر کنٹرول رکھتی ہے، جس طرح کاسٹ کونسل ذات کے ہر فرد کو کنٹرول میں رکھتی ہے، اسی طرح ذات کی رسم ورواج اور لوگوں کے آپسی جھگڑے کی صورت میں کاسٹ کونسل کو فیصلہ کرنے کا پورا اختیار ہوتا ہے، اوراس کے فیصلے کو ذات کے ہر فرد کو قبول کرنا پڑتا ہے۔

اگر ہم شادی کی رسم ورواج پر نظر ڈالیں تو ہر ذات میں شادی کے تعلق سے الگ الگ طریقے رائج ہیں ۔ایک ذات کا فرد دوسری ذات میں شادی نہیں کرتا مگر موجودہ دور میں تعلیمی بیداری آنے کی وجہ سے دوسرے ذاتوں میں شادی کرنے کا رواج شروع ہوا ہے ۔اگر چہ اس طرح کی مثالیں بہت کم ہیں، اور سماج میں اس طرح کی شادی کو اچھا نہیں مانا جاتا، بعض موقعہ پر شادی کرنے والے جوڑہ کو سماجی بائیکاٹ (Social Boycott) کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ہندوستانی قانون انٹر کاسٹ شادی کی اجازت دیتا ہے مگراس کے باوجود بھی سماج میں اسے معیوب سمجھا جاتا ہے۔

کاسٹ کونسل شادی بیاہ کی رسم اور طور طریقے پر بھی نظر رکھتی ہے۔ برطانوی دور میں کاسٹ کونسل کافی طاقتور ہوا کرتی تھی۔ تقریباً سارے فیصلے کاسٹ کونسل کے اندر ہی حل ہوجاتے تھے۔ اگر کوئی فرد کسی بھی جرم کا ارتکاب کرتا تھا تو اسے سزادی جاتی تھی۔ سزا کے طور پر جرمانہ عائد کرنا، کچھ وقت کے لیے سماجی بائیکاٹ کرنا اور سنگین جرائم کی پاداش میں مجرم کو ذات سے نکال

دینا وغیرہ جیسی سزائیں دی جاتی تھیں۔ بعض علاقوں میں آج بھی کاسٹ کونسل کافی مضبوط اور طاقتور ہے۔ آج بھی کاسٹ کونسل کی طرف سے سزائیں سنائی جاتی ہیں۔ ہندوستانی ذات پات کے نظام میں آج بھی چھوا چھوت (Untouchability) کا چلن ہے جو موجودہ دور میں کافی کم ہوگیا ہے، مگر دیہی سماج میں آج بھی نظر آتا ہے۔ اس نظام کے تحت نچلی ذات خاص طور پر ہریجن سماج سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو سماجی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔ آج بھی ہمیں ذات کے نام پر درجہ بندی پورے ہندوستانی سماج کے اندر دیکھنے کو ملتی ہے۔

کلاس کا نظام (Class System)

سماجی طبقے (کلاس) کا نظام دنیا کے ہر سماج میں پایا جاتا ہے۔ یہ وہ نظام ہے جس کا تعلق مال و دولت سے ہے۔ اس میں ذات اور نسل کا دخل نہیں ہوتا۔ مذہبی اعتبار سے بھی اس نظام پر کسی کو کسی طرح کا اعتراض نہیں ہے۔ یہ ایک الگ طرح کی سماجی درجہ بندی ہے جو دنیا کے ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ کلاس ایک ایسا انسانی گروہ ہے جس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے، کوئی بھی فرد کلاس کا ممبر بن سکتا ہے۔ کلاس کی حیثیت کو محنت سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مال و دولت کی بنیاد پر عام طور سے دنیا میں تین طرح کے طبقات شمار ہوتے ہیں اوپری (Upper) کلاس دوسرا درمیانی (Middle) کلاس، تیسرا نچلا (Lower) کلاس۔ سب سے زیادہ مال دار لوگوں کا شمار اوپری درجہ یا کلاس میں ہوتا ہے۔ اوپری درجے کے لوگ زیادہ تر لین دین اوپری درجہ سے ہی کرتے ہیں۔ اٹھنا بیٹھنا، شادی وغیرہ کو اوپری کلاس میں ہی ترجیح دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی دوسرے لوگوں سے کافی مختلف ہوتے ہیں۔ مال کی فراوانی ہونے کی وجہ سے زندگی کافی خوش گوار ہوتی ہے۔ اس میں مذہب کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

درمیانی طبقے کی تعداد اوپری طبقے سے زیادہ ہے۔ یہ طبقہ مال داری کے اعتبار سے نہ بہت زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور نہ بہت زیادہ کمزور۔ یہ اوسط درجے کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس میں بھی مذہب کا دخل نہیں ہوتا ہے الگ مذہب کے ماننے والے ایک ساتھ رہتے ہیں۔ سماجی اور معاشی اعتبار سے سماج میں ایک طرح کی حیثیت رکھتے ہیں جسے وہ محنت سے حاصل کرتے ہیں۔

نچلے طبقے کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ طبقہ معیشت کے اعتبار سے کافی کمزور ہوتا ہے۔ زندگی بہت زیادہ خوش گوار نہیں ہوتی، انہیں طرح طرح کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ محنت اور مزدوری کے سارے کام اسی طبقے سے لیے جاتے ہیں۔ مثلاً صفائی وغیرہ کے کام۔ صنعتی انقلاب نے اس طرح کے طبقے کو کافی بڑھاوا دیا ہے۔

کلاس نظام دنیا کے ہر جدید سماج میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک طرح کی اکتسابی حیثیت (Achieved status) ہے اور یہ حیثیت بدلتی رہتی ہے، کلاس کا ممبر بننے کے لیے ہر فرد کے پاس برابر کا موقع ہوتا ہے۔ کلاس میں چھواچھوت اونچ نیچ کا تصور نہیں ہوتا سبھی افراد کو برابر اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ سیکولر نظام پر مبنی ہوتا ہے۔ کلاس میں افراد کے درمیان تعلقات محدود ہوتے

ہیں ۔ اس میں افراد کے درمیان سماجی دوریاں کم ہوتی ہے۔ افراد اپنے کلاس سے باہر شادی کرسکتے ہیں، اس تعلق سے ان پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں ہوتی ۔ کلاس نظام میں بہت زیادہ سختی نہیں ہوتی، ہر کلاس کے اپنے کچھ قاعدے اور قوانین ہوتے ہیں، اس پر عمل کرنا کلاس کے ہر فرد کے لیے لازم ہوتا ہے۔

مذہبی نظام (Religious System)

دنیا میں بڑی تعداد مذہب میں یقین رکھنے والوں کی ہے۔ مذہبی لوگوں کی طرزِ زندگی غیر مذہبی لوگوں سے پوری طرح مختلف ہوتی ہے۔دنیا میں بہت طرح کے مذاہب ہیں، مگر ان میں سے بڑی تعدا دعیسائی مذہب کے ماننے والوں کی ہے۔ اس کے بعد دوسری بڑی تعداد اسلام مذہب کےماننے والوں کی ہے۔ ان مذاہب کے ماننے والوں کی تعداد تقریباً کم و بیش دنیا کے ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان دو مذاہب کے بعد بدھ اور ہندو مذہب کے ماننے والوں کی تعداد ہے۔ ان سارے مذاہب کے اندر مختلف گروہ ہیں جو مختلف طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے پوری دنیا مختلف طبقوں کے اندر بٹی ہوئی ہے۔ مثلاً ہندو مذہب کے اندر برہمن (Brahmin)، چھتریہ (Kshatriya)، ویشیہ (Vaishya) اور شودر (Shudra) کی تقسیم ہوئی ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ مذاہب کے اندر بھی بہت ساری درجہ بندیاں ہیں جس کی بنیاد پر مذہبی لوگ بہت سارے طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

18.6 سماجی درجہ بندی کے عوامل (Factors of Social Stratification)

سماجی درجہ بندی کے تین اہم عوامل ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں -

1۔ حیاتیاتی عوامل (Biological Factors)

2۔ نسلی عوامل (Racial Factors)

3۔ سماجی۔ثقافتی عوامل (Socio-cultural Factors)

حیاتیاتی عوامل (Biological Factors)

خاندان انسان کی حیثیت کو طے کرتا ہے۔ پیٹری آرکل (Patriarchal) سماج میں مرد کو اہمیت دی جاتی ہے۔ سارا فیصلہ مرد لیتا ہے۔عورتوں کے مقابلے مرد سماج میں اعلا مقام رکھتا ہے۔اسی طرح میٹری آرکل (Matriarchal) سماج میں عورتوں کو اہمیت دی جاتی ہے اور خاندان کے سارے فیصلے عورتیں لیتی ہیں۔ ایسے سماج میں عورتوں کو مردوں کے مقابلہ زیادہ اہمیت دی جاتی ہےاور عورتیں سماج میں اعلا مقام رکھتی ہیں۔

نسلی عوامل (Racial Factors)

دنیا میں کچھ ممالک کے اندر نسلی درجہ بندی دیکھنے کو ملتی ہے۔مغربی ممالک میں لوگوں کے درمیان نسل کی بنیاد پر فرق روار کھا جاتا ہے، اور اسی بنیاد پر لوگ ایک دوسرے کو اعلا اور ادنیٰ تصور کرتے ہیں۔ مثلاً گورے نسل کے لوگ کالے نسل سے اپنے آپ کو اعلا سمجھتے ہیں اور انہیں سماج میں کمتر سمجھا جاتا ہے۔ان نسلوں کی طرز معاشرت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔معاشی لحاظ سے ان میں بہت تفاوت نظر آتا ہے ۔کالے لوگوں کی بڑی تعداد غربت کی زندگی گزارتی ہے ۔ اسی طرح شادی بیاہ کے معاملے میں پابندیاں ہیں ، عموماً ایک نسل کے لوگ دوسری نسل میں شادی نہیں کرتے ہیں۔مثلاً گورے نسل کے لوگ کالے نسل کے لوگوں میں شادیاں نہیں کرتے ہیں۔

سماجی ثقافتی عوامل (Socio-cultural Factors)

سماجی ثقافتی اعتبار سے سماجی درجہ بندی کے چار عوامل ہیں۔

1. **معاشی (Economy)**

معاشی لحاظ سے سماجی درجہ بندی کو دیکھا جائے تو سماج کو مندرجہ ذیل تین طبقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جسے ہم تفصیلی طور پر کلاس کے نظام میں پڑھ چکے ہیں۔

i. اعلا طبقہ (Upper Class)

ii. درمیانی طبقہ(Middle Class)

iii. نچلا طبقہ (Lower Class)

2. **ذات(Caste)**

ذات کا نظام بھی مختلف طبقوں میں بٹا ہوا ہے۔مثلاًاعلا ذات (Upper caste) اور نچلی ذات (Lower caste) وغیرہ۔ ان طبقوں کا مطالعہ ہم ذات کے نظام میں کر چکے ہیں۔

3. **پیشہ (Occupation)**

پیشے کے اعتبار سے بھی لوگوں کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔اگر ہم مختلف پیشوں کا بغور مشاہدہ کریں تو ہم پائیں گے کہ پیشے ورانہ طبقات بھی دو درجات میں بٹا ہوا ہے۔ ایک وہ طبقہ جو کسی آفس میں بیٹھ کر کام کرتا ہے خصوصاً اے سی میں بیٹھ کر اور اعلا عہدہ پر فائز ہوتا ہے۔ دوسرا وہ طبقہ ہے جو محنت اور مزدوری کے کام کرتا ہے خاص طور پر صفائی کے کام کرنے والے اور سامان اٹھاکر اپنے کندھوں پر رکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والے شامل ہیں۔ پہلے طبقے کا پیشہ وہائٹ کالر نوکری (White-collar Job) کہلاتا ہے، اور دوسرے طبقے کا پیشہ بلوکالر نوکری (Blue-collar Job) کہلاتا ہے۔

18.7 ہندوستان میں ذات پات کا نظام(Caste System in India)

ہندوستان میں ذات پات کا نظام دنیا بھر میں موجود درجہ بندی کی قدیم صورت ہے اور اس نظام کے تحت ہندو سماج کو کرما (کام) اور دھرما (فرض) کی بنیاد پر مختلف سماجی طبقوں میں بانٹا گیا ہے۔ ذات پات کی بنیاد پر ہندو سماج کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

i. برہمن

ii. چھتریہ

iii. ویشیہ

iv. شودر

اس طبقاتی تقسیم میں سب سے اوپر برہمن آتے ہیں جن کا کام تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ پوجا پاٹھ کے کاموں کو انجام دینا ہے۔ اس کے بعد چھتریہ کا درجہ آتا ہے۔ جو پیشے کے اعتبار سے حکمراں اور سپاہ گری میں مشغول ہوتے ہیں۔ تیسرے نمبر پر ویشیہ آتے ہیں جن کا تعلق تجارت سے ہے اور چوتھے نمبر پر شودر آتے ہیں جن کا کام صفائی ستھرائی کے کام کو انجام دینا ہے۔

یہ درجہ بندی ہندوستانی سماج میں صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ہندو مذہب کے ماننے والوں کی سماجی زندگی میں اس کا اہم کردار ہے۔ اس پیچیدہ نظام میں ہر گروہ کی اپنی مخصوص ایک جگہ ہوتی ہے۔ ہندوستانی سماج میں ذات پات کا نظام دیہی علاقوں میں زیادہ تر دیکھنے کو ملتا ہے،نیز وہاں اس طبقاتی نظام پر لوگ سختی سے عمل درآمد ہوتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں اونچی اور نچلی ذات کے لوگ بالکل علاحدہ دائروں میں زندگیاں بسر کرتے رہے ہیں۔ اوپری ذات کے لوگوں کا پانی کا کنواں یا کل(Handpipe) علاحدہ رہتاہے۔ اوپر ذاتی کے کنویں یا کل (Handpipe) سے نچلی ذاتی کے لوگ پانی نہیں لے سکتے۔ برہمن، شودروں کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتے، پانی نہیں پی سکتے۔یہاں تک کہ شادی بیاہ بھی اپنی ہی ذات میں کی جاتی ہے۔

آزادی کے بعد ڈاکٹر امبیڈ(Dr. B. R. Ambedkar) کر کی قیادت میں تیار ہوا۔ ہندوستان کے آئین میں دات پات کی بنیاد پر تفریق پر پابندی عائد کی گئی۔ تاریخی لحاظ سے ہونے والی ناانصافیوں کو دیکھتے ہوئے شیڈول ذاتوں اور قبائل کے لیے 1950 میں حکومتی نوکریوں اور تعلیمی اداروں کے داخلوں میں ان کے کوٹے(Quota) کو متعارف کرایا گیا۔1989ء میں اوبی سی کلاس (OBC Class) کو بھی اس ذمرے میں شامل کردیاگیا تاکہ اونچی ذات کے مقابلے میں ان کی پسماندگی کو ختم کرنے میں مدد ملے۔

موجودہ دور میں سیکولر تعلیم کے فروغ، شہری زندگی میں ترقی، اور Migration کے باعث ذات پات کے اثر میں

کسی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ سیکولر تعلیم کی وجہ سے اونچی ذات کے لڑکے یا لڑکی کی شادی نچلی ذات کے لڑکے یا لڑکی کے ساتھ دیکھنے کو ملتی ہیں لیکن اس کی تعداد کم ہے ہندوستان کی کئی ریاستوں میں سماجی اصلاحی تحریکوں کے اثر سے ذات پات کی نشاندہی کرنے والے ناموں کے استعمال پر پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔مثلاً کسی کو چمارن کہنا اپنے آپ میں ظلم ہے۔

ذات پات کے نظام میں بعض ذاتوں کو اعلا اور بعض ذاتوں کو گھٹیا سمجھاجاتا ہے۔ ہندوستانی سماج کے اندر بہت سے لوگ دوسری ذات میں شادی کرنا پسند نہیں کرتے، بعض لوگ اپنے بیٹوں کی شادی دوسری ذات میں کردیتے ہیں لیکن اپنے بیٹیوں کی شادی نہیں کرتے صرف اپنی ہی ذات میں کرنا پسند کرتے ہیں۔

ہندوستانی سماج کے اندر مختلف پیشوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ بعض پیشوں کا بہت اچھا ہونا اور بعض پیشوں کا گھٹیا ہونے کا تصور موجود ہے۔ عام طور پر محنت کشوں اور ہاتھ سے کام کرنے والے پیشوں کو حقیر سمجھا جاتا ہے، دیہی علاقے میں زمیندار اپنے یہاں کام کرنے والوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ بہت زیادہ بھلائی کا برتاؤ نہیں کرتے۔ بعض اوقات ان کے ساتھ غلاموں جیسا برتاؤ کرتے ہیں، شہری معاشرے میں اگرچہ ملازمین کے ساتھ اتنی حقارت کے ساتھ سلوک نہیں کیاجاتا، مگر مالکوں اور اعلا افسران کے مقابلے ان کو کمتر ہی سمجھا جاتاہے۔

18.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

سماجی درجہ بندی سے مراد انسانوں کا مختلف طبقات میں منقسم ہونا ہے، جس میں سے کچھ طبقے کو اعلا و اشرف اور کچھ کو ادنیٰ اور رذیل تصور کیا جاتا ہے۔اس اکائی کے مطالعے سے ہم نے جانا کہ دنیا کا کوئی بھی سماج ایسا نہیں ہے جہاں سماجی درجہ بندی کی کوئی قسم موجود نہ ہو۔ ہر سماج میں کسی نہ کسی بنیاد پر لوگوں کے درمیان سماجی درجہ بندی پائی جاتی ہے۔ کلاس، سیاسی طاقت اور حیثیت سماجی درجہ بندی کی اہم بنیادیں ہیں۔اس اکائی کے مطالعے سے ہمیں سماجی درجہ بندی کی مختلف اقسام اور ہندوستانی سماج میں رائج درجہ بندی کی شکل سے واقفیت حاصل ہوئی۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- سماجی درجہ بندی کیا ہے؟ اس کی وضاحت کیجیے۔
- سماجی درجہ بندی کی اقسام کو بیان کیجیے۔
- سماجی درجہ بندی کی اہم بنیادیں کیا ہیں۔ اس پر مضمون لکھیے۔

18.9 کلیدی الفاظ (Key Words)

سماجی درجہ بندی: یہ سماج کی ایسی تقسیم ہے جس میں گروہ اور طبقات ایک دوسرے سے برتری اور ماتحت کے رشتوں سے جڑے ہوتے ہیں۔

طبقہ (کلاس): سماج کے اندر لوگوں کا ایک ایسا گروہ جس کی سماجی اور معاشی صورت حال مشترک ہوتی ہے۔ یکساں تعلیمی، معاشی، سیاسی اور دیگر کامیابیاں کلاس کی بنیادیں ہیں۔

18.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

18.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ سماجی درجہ بندی سماج کا Horizontal تقسیم ہے۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a) ریمنڈ ڈبلیو مورے　　(b) جبرٹ

(c) درکھائم　　(d) ویبر

2۔ "سماجی درجہ بندی سماج کی تقسیم ہے، مستقل گروہ کے اندر یا ایسا زمرہ جو ایک دوسرے سے برتری اور ماتحت کے رشتوں سے ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے۔" کس کا قول ہے؟

(a) ویبر　　(b) درکھائم

(c) جبرٹ　　(d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ "سماجی درجہ بندی سماج کے اندر فرد یا لوگوں کے گروہ کا ایک پیٹرن ہے جس کے ذریعے حیثیت کو بہت زیادہ مسلط کیا جاتا ہے۔" مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a) کرٹ بی میئر　　(b) ریمنڈ ڈبلیو مورے

(c) ولیز　　(d) جان ایف کیوبر اور ولیم ایف کینکل

4۔ سماجی درجہ بندی تفریق کا نظام ہے جو سماجی درجہ بندی کا مقام اپنے اندر شامل کیے ہوئے ہے، مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a) جان ایف کیوبر اور ولیم ایف کینکل　　(b) ریمنڈ ڈبلیو مورے

(c) کرٹ بی میئر　　(d) جبرٹ

5۔ طبقاتی سماج وہ ہے جس کے اندر عدم مساوات دیکھنے کو ملتا ہے۔

(a)لنڈ برگ (b)کارل مارکس

(c) میکس ویبر (d) درکھائم

6۔ "سماج میں افراد کی درجہ بندی برتری۔ مساوات کے پیمانہ پر دیکھا جائے تو کچھ عام لوگوں نے اسے ارتقا کی بنیاد قرار دیاہے۔" مندرجہ ذیل میں کس کا قول ہے؟

(a)کرٹ بی میئر (b)جبرٹ

(c) ریمنڈ ڈبلیو مورے (d)ولیز

7۔ "سماجی درجہ بندی مختلف طرح کے گروہوں کے درمیان شاختیاتی عدم مساوات ہے۔"مندرجہ دیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a)انتھنی گڈنس (b)ڈیوس اور مورے

(c) جبرٹ (d)پیٹرسن

8۔ "سماجی حالات سے جڑے انعام اور ان کا بٹوارہ جب سماجی نظام کا جز بن جاتا ہے تو وہی درجہ بندی کہلاتا ہے۔" مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a) کے ڈیوس (b) روزین فلڈ

(c)مائکل ینگ (d)گرومپٹن

9۔ "سماجی درجہ بندی عدم مساوات کی درجہ بندی کا نظام ہے جہاں عدم مساوات کو جائز قرار دینے کے لیے ہمیشہ معنی نظام کے ذریعے تعاون کیاجاتا ہے۔" کس کا قول ہے؟

(a)روزین فلڈ (b)ڈیوس اور مورے

(c) انتھنی گڈنس (d) کرومپٹن

10۔ سماجی ثقافتی اعتبار سے سماجی درجہ بندی کے عوامل ہیں۔

(a)معاشی حالات اور ذات (b)پیشہ

(c)رسم و رواج (d)یہ تمام

18.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی درجہ بندی کے متعلق مختلف ماہرین سماجیات کے نظریہ پر بحث کیجیے۔

2۔ سماجی درجہ بندی کے عوامل کیا ہے اس پر مضمون لکھیے۔

3۔ سماجی درجہ بندی کے اقسام پر مضمون لکھیے۔

18.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ اسٹیٹ نظام کیا ہے؟ اور اس نظام کے تحت سماجی درجہ بندی کی کیا شکل ہے؟

2۔ ذات پات کے نظام پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

3۔ کلاس نظام میں سماجی درجہ بندی کی کیا صورت ہے؟ واضح کیجیے۔

18.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Rahul Kumar and Akhilesh Kumar, Sociology, Jivan Parkashan, New Delhi.
2. Manvendra Pratap Singh, Sociology an Introduction, Jawahar Publishers and Distributors, New Delhi.
3. Kumar Raka, Sociology a handbook for lecturership and JRF.
4. The Study of society (Eso-01), Unit-29, Social Stratification, IGNOU, 1989.
5. Vidya Bhushan and Sachdeva,An Introduction to society, Kitab Mahal, Allahabad.

اکائی 19۔ سماجی درجہ بندی کے فنکشنلسٹ نظریات

(Functionalist Theories of Social Stratification)

اکائی کے اجزا

19.0 تمہید

19.1 مقاصد

19.2 فنکشنلزم کا تعارف

19.3 فنکشنلسٹ نظریات

19.3.1 ٹالکٹ پارسنس کے نظریات

19.3.2 کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ ای۔ مورے کے نظریات

19.3.3 میلون ایم۔ ٹومین

19.3.4 مائیکل ینگ

19.3.5 ایواروزن فیلڈ

19.4 اکتسابی نتائج

19.5 کلیدی الفاظ

19.6 نمونہ امتحانی سوالات

19.6.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

19.6.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

19.6.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

19.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

19.0 تمہید (Introduction)

سماجی درجہ بندی کو سمجھنے میں نظریات کی بہت اہمیت ہے۔ مختلف ماہرین سماجیات نے اپنی اپنی تحقیقات کی بنیاد پر سماجی درجہ بندی کے حوالے سے الگ الگ نظریات پیش کیے ہیں۔ اس اکائی میں ہم فنکشنلزم پر تفصیلی گفتگو کریں گے، نیز بہت سے ماہرین سماجیات جنہوں نے اس حوالے سے اپنے نظریات پیش کیے ہیں ان پر بحث کریں گے۔ فنکشنلزم کے مطابق سماج میں جس قسم کی بھی سماجی درجہ بندی پائی جاتی ہے اس کا کچھ نہ کچھ مثبت پہلو ہوتا ہے۔ سماجی استحکام اور لوگوں کے مابین یکجہتی پیدا کرنے میں سماجی درجہ بندی کا اہم کردار ہوتا ہے۔ سماج میں لوگوں کی جو بھی درجہ بندی ہوتی ہے وہ ان کے کام کرنے کی صلاحیت اور کام کی اہمیت کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ چونکہ اس نظریے کا ماننا ہے کہ سماج کے تمام ہی ادارے ایک دوسرے سے باہم مربوط اور منسلک ہوتے ہیں، اور سماج کی مجموعی ضرورت کی تکمیل کے لیے سب اپنا متعین کردار ادا کرتے ہیں۔

اس حوالے سے بہت سے فنکشنلسٹ مفکرین نے اپنے نظریات کو بیان کیا ہے، لیکن ہم یہاں چند نامور ماہرین سماجیات مثلاً، ٹالکٹ پارسنس، کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ ای۔ مورے، میلون ایم۔ ٹومین، مائیکل ینگ اور ایواروزن فیلڈ کے افکار کو بیان کرنے پر اکتفا کریں گے۔

19.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مقصد فنکشنل اسکول اور اس کے ماہرین کے نظریات پر بحث کرنا ہے اور ساتھ ساتھ مارکسسٹ نظریہ پر بھی توجہ دینا ہے۔ جن ماہرین سماجیات کے نظریہ پر بحث کی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- ٹالکٹ پارسنس
- کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ ای۔ مور
- میلون ایم۔ ٹومین
- مائیکل ینگ اور ایواروزن فیلڈ

19.2 فنکشنلزم کا تعارف (Introduction to Functionalism)

اس اکائی میں سماجی درجہ بندی کے متعلق فنکشنلزم کے نظریات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سماجی درجہ بندی کو سمجھنے کے لیے مختلف نظریات کا سہارا لیا جاتا ہے۔ مگر اس اکائی میں ہم صرف فنکشنلزم کو سمجھنے کی کوشش کریں گے، اور یہ بھی جاننے کی کوشش کریں گے کہ سماجی درجہ بندی کو فنکشنلسٹ مفکرین نے کس طرح سمجھا ہے۔ تفصیل میں جانے سے پہلے ہم یہ جانیں گے کہ فنکشنل نظریہ کیا ہے، اور

اس کی بنیادی فکر کیا ہے۔

فنکشنل نظریہ میں یقین رکھنے والے ماہرین سماجیات کو فنکشنلسٹ کہا جاتا ہے۔ فنکشنل نظریہ میں یقین رکھنے والے ماہرین سماج کو ایک پیچیدہ نظام کی طرح دیکھتے ہیں، جس کے اعضا آپس میں جڑے اور مربوط ہوتے ہیں اور سب مل کر سماج کے استحکام کے لیے کام کرتے ہیں۔ سماج کے ہر اعضا کا دوسرے اعضا سے تعلق ہوتا ہے۔ فنکشنلزم کو جسم کی مثال سے سمجھا جاسکتا ہے۔ مثلاً انسانی جسم کے اندر بہت سارے اعضا ہیں ہر عضو کا دوسرے اعضا سے تعلق ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص کسی طرح کی تکلیف لے کر ڈاکٹر کے یہاں پہنچتا ہے مثلاً کسی کی آنکھ میں درد ہے تو ڈاکٹر صرف آنکھ کو ہی نہیں دیکھتا بلکہ اس کا تعلق دسرے اعضا سے بھی دیکھتا ہے۔ آنکھ کے درد کی وجہ کان، ناک، دانت اور سر سے بھی ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر ان سارے اعضا کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح فنکشنل نظریہ کے ماہرین، سماجی تبدیلی کے وجوہات کو سماج کے مختلف جز سے جوڑ کر دیکھتے ہیں۔

فنکشنلزم ایک نظریاتی نقطہ نظر (Theoretical Perspective) کی حیثیت سے 1940ء سے 1950ء کے درمیان ماہرین سماجیات کے درمیان کافی اہمیت رکھتا تھا۔ اس نظریے کو دوسرے نظریات پر اولیت حاصل تھی۔ مگر 1960ء کے بعد اس نظریہ پر کافی تنقید ہونے لگی، جس کی وجہ سے اس کی مقبولیت میں کمی آئی۔ تمام ہی فنکشنلسٹ کا اس بات پر ہے کہ اتفاق ہے کہ سماج کا ہر جز ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہوتا ہے اور سب مل کر سماج کو ایک مکمل نظام فراہم کرتے ہیں۔ سماج کے کسی بھی حصے کو سمجھنے کے لیے مثلاً خاندان، مذہب وغیرہ، تو اس کو سماج کے دوسرے حصوں سے جوڑ کر دیکھنا ہوتا ہے۔ سارے فنکشنلسٹ کا مشاہدہ ہے کہ سماج میں انسانی سلوک اور انسانی عادات کا اپنا ایک ڈھانچا ہے اور یہ انسانی سلوک افراد کے درمیان قاعدہ قوانین کے ذریعے بہت اچھی طرح سے منظم ہے۔ سماجی زندگی میں نظم و استحکام کیسے برقرار رہتا ہے، اور وہ کون سے عوامل ہوتے ہیں جن کی عدم کارکردگی کے باعث سماجی نظام میں بدنظمی پیدا ہوتی ہے، ان سوالات پر فنکشنل نظریہ اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے اور اسے تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

فنکشنل نظریے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ سماج کو ایک نظام (System) کے طور پر دیکھتا ہے۔ نظام (System) ایک ایسی چیز ہوتی ہے جس کے مختلف باہم مربوط اور منسلک حصے ہوتے ہیں، اور ہر حصہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتا ہے، اور بحیثیت مجموعی سب ایک ساتھ اس نظام کو بچانے اور برقرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ یعنی اگر نظام کو باقی رہنا ہے، تو اس کے تمام ہی اجزا کو اس کے تقاضے کے مطابق اپنا رول ادا کرنا ہوگا۔

اس اکائی میں ہم سماجی درجہ بندی کے حوالے سے اس مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے چند نامور مفکرین کی آرا کو جاننے کی کوشش کریں گے۔ فنکشنل نظریہ سے تعلق رکھنے والے اہم ماہرین، جنہوں نے سماجی درجہ بندی پر اپنے نظریات پیش کیے ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ٹالکٹ پارسنس (Talcott Parsons)

2۔ کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ۔ ای۔ مورے (Kingsley Davis and Wilbert E. Moore)

3۔ میلون ایم۔ ٹومین (Melvin M. Tumin)

4۔ مائیکل ینگ (Michael Young)

5۔ ایوا روزین فیلڈ (Eva Rosenfeld)

19.3 فنکشنلسٹ نظریات (Functionalist Theories)

19.3.1 ٹالکٹ پارسنس کے نظریات (Theory of Talcott Parsons)

ٹالکٹ پارسنس کے نظریات کی وضاحت کرنے سے پہلے ہم مختصراً یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ سماجی درجہ بندی کے تعلق سے مجموعی طور پر فنکشنل نظریات کیا ہیں، اور کس قسم کے مفروضات (Assumptions) کو مانتے ہوئے اس کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس مکتبہ فکر کے ماننے والے ماہرین سماجیات جب سماجی درجہ بندی کی وضاحت کرتے ہیں تو وہ فنکشنل نظریے کے بنیادی اصول پر زور دیتے ہوئے اس بات کو بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح سماجی درجہ بندی سماجی استحکام کو بنانے اور قائم رکھنے میں ایک مثبت رول ادا کرتا ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ سماج میں کچھ کام یا ضروریات ایسی ہیں جس کی تکمیل سماج کو برقرار رکھنے کے لیے لازمی ہے۔ اگر ان ضروریات کو پورا نہیں کیا گیا تو سماج بدنظمی کا شکار ہو جائے گا۔ درحقیقت ان کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ سماجی درجہ بندی بھی سماج کو باقی رکھنے اور اسے منظم رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس طرح وہ یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ کس طرح سماجی نظم و استحکام میں معاون ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ فنکشنل نظریات کے حامل مفکرین بنیادی طور پر یہ دیکھتے ہیں کہ سماجی درجہ بندی کا کام کیا ہے اور سماج کے نظم کو بنانے اور قائم رکھنے میں اس کیا کردار ہے۔ ان بنیادی باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم اس نقطہ نگاہ کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ٹالکٹ پارسنس کے افکار کا مطالعہ کرتے ہیں۔

فنکشنلسٹ مفکرین میں سب سے مشہور نام ٹالکٹ پارسنس کا ہے۔ پارسنس کی پیدائش 1902 میں امریکہ میں ہوئی، اور وفات 1979 میں مغربی جرمنی میں ہوئی۔ یہ سماجیات کے میدان میں فنکشنل نظریے کا زبردست حامی رہا ہے۔ سماجیات میں اس کا نظریہ سماجی عمل (Social Action) کافی اہمیت کا حامل ہے۔ اس نظریے نے جدید سماجیات پر غیر معمولی اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس کے علاوہ پارسنس اپنے نظریہ سماجی نظام (Social System) کی وجہ سے سماجیات کی دنیا میں اہم مقام رکھتا ہے۔ چونکہ پارسنس ایک فنکشنلسٹ مفکر تھا، اس وجہ سے سماجیات کے تمام ہی پہلوؤں کو اس نے اسی نقطہ نظر سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

سماجی درجہ بندی (Social Stratification) سماجیات کا ایک اہم جز ہے۔ پارسنس نے اس کی وضاحت اسی نقطہ نظر سے کیا

ہے۔ ٹالکٹ پارسنس کا ماننا ہے کہ سماج کے اندر آپسی تعلقات کی مضبوطی آپسی اتفاق رائے پر ہی منحصر ہے اور سماج کے فرد کے درمیان یہ عام بات ہے کہ سماج کا فرد یہ طے کرتا ہے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔ ہمیں کس کو منظور کرنا ہے اور کس کو نہیں۔ سماجی درجہ بندی سماجی نظام میں چھوٹے چھوٹے اکائیوں کی درجہ بندی ہے۔ پارسنس کہتا ہے کہ امریکی سماج فرد کی کامیابی کو ترجیح دیتا ہے گروہ کی نہیں۔ وہ شخص جو اپنی بدولت یعنی اپنی ہنر، قابلیت اور صلاحیت کا بھرپور استعمال کرکے کامیابی حاصل کرتا ہے اور اپنے تجارت کو اعلا مقام پر پہنچا دیتا ہے، ایسے شخص کو سماج کافی اہمیت دیتا ہے۔ پارسنس یہ بھی کہتا ہے کہ سماجی درجہ بندی ہر سماج کا ایسا حصہ ہے جو نہ چاہتے ہوئے بھی موجود ہوتا ہے۔ پارسنس کا یہ بھی ماننا ہے کہ سماجی درجہ بندی کو لے کر ہر سماج کے اندر سماجی اتفاق رائے (Societal Consensus) دیکھنے کو ملتی ہے۔ اگر سماجی اتفاق رائے نہ ہو تو سماجی درجہ بندی میں کافی تصادم کے امکانات ہوں گے۔ اتفاق رائے سماج کی ایسی طاقت ہے، جو سماجی درجہ بندی کے سارے درجات کو جوڑ کر رکھتی ہے۔

پارسنس نے اپنی درجہ بندی کے بحث میں اتفاق رائے کو کافی اہمیت دی ہے۔ پارسنس کا کہنا ہے کہ سماج کے اندر عام لوگوں کا یقین ہے کہ سماجی درجہ بندی سماج کے لیے ٹھیک ہے اور اس کو ہونا چاہیے۔ خاص کر صنعتی سماج میں فنکشنلسٹ مفکرین دیکھتے ہیں کہ سماجی گروہوں کے اندر تعلقات آپسی تعاون اور باہمی انحصار کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ سماج کا ہر فرد ایک دوسرے کی مدد کرتا ہے اور ہر فرد کی ضرورت دوسرے فرد سے کسی نہ کسی درجہ میں وابستہ ہوئی ہے۔ پارسنس کا یہ بھی ماننا ہے کہ کوئی بھی گروہ ایسا نہیں ہے جو اپنے افراد کی ضروریات خود ہی پورا کرلیتا ہو۔ ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے آپسی لین دین کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح ایک گروہ کا دوسرے گروہ سے تعلق باہمی تعاون پر منحصر ہوتا ہے۔ اس طرح کے تعلقات بہت ساری درجہ بندی کی توسیع کرتے ہیں۔ ٹالکٹ پارسنس کا ماننا ہے کہ سماجی درجہ بندی سماج کی ضرورت ہے اور اسے ہونا ہی چاہیے۔

19.3.2 کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ ای۔ مورے کے نظریات

سماجی درجہ بندی کے متعلق فنکشنلسٹ نقطہ نظر سے سب سے پہلا اور کافی مقبول مضمون 1945ء میں امریکی ماہر سماجیات، ڈیوس اور مورے نے لکھا۔ اس کا عنوان "سماجی درجہ بندی کے کچھ اصول" (Some principle of Social Stratification) تھا۔ ڈیوس اور مورے نے اپنے مشاہدے میں یہ پایا کہ سماجی درجہ بندی دنیا کے ہر انسانی سماج میں پایا جاتا ہے۔ ڈیوس اور مورے نے سماجی درجہ بندی کی وضاحت فنکشنل طور پر کیا ہے۔ ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ سماجی درجہ بندی عالمی ہے۔ ان کے مطابق سماج کی بہت ساری ضرورتیں ہوتی ہیں اور ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے سماج بہت منظم و مستحکم نظام بنا کے رکھتا ہے جو بہت ہی ترتیب وار ہوتا ہے۔ ڈیوس اور مورے کا یہ بھی کہنا ہے کہ سماجی نظام کے اندر بہت ساری ذمے داریاں ہوتی ہے اور اس ذمے داری کو پورا کرنے کے لیے فرد الگ الگ طرح کا کردار نبھاتا ہے۔ ان دونوں مفکرین کا کہنا ہے کہ سماجی ذمے داریاں اسی کو دی جاتی ہیں، جو اس کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ایسے

فرد کو اپنی ذمے داری اور کردار کو ایمان داری کے ساتھ پورا کرنا چاہیے۔ یہ دونوں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر سماج کے اندر ایک ایسا ضابطہ ہونا چاہیے کہ ذمے داریاں اسی کو دی جائے جس میں ذمے داری کو پورا کرنے کی اہلیت ہو۔

کنگسلے ڈیوس اور مورے سماجی درجہ بندی کے فنکشنل ضرورتوں پر نظر رکھتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ سماج کے اندر کچھ انعام اور عزت کا مقام ہوتا ہے جو سماج افراد کے پوزیشن اور حیثیت کے مطابق اسے فراہم کرتا ہے۔ سماجی انعام کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں جو افراد کو اس کی اہلیت کے مطابق دی جاتی ہیں۔ انعاموں کا ان کے پوزیشن کے مطابق ملنا اپنے آپ میں سماجی درجہ بندی کو بڑھاوا دیتا ہے۔ سماجی انعام کی بہت سی قسمیں ہوسکتی ہیں جیسے کہ مالی مراعات (Economic Incentives)، عزتِ نفس (Self-respect) اور انا کی توسیع (Ego-expansion) بھی سماجی انعام کی شکلیں ہوسکتی ہیں۔ اس طرح انعام میں تفریق (Differentiation) سماجی عدم مساوات کو پیدا کرتا ہے۔

ڈیوس اور مورِ کے مطابق افراد اور پوزیشن سماج کو ایک شناختی شکل دیتے ہیں، سماج کے اندر بعض فرد کے اندر اعلا سطح کی قابلیت ہوتی ہے اور اس طرح سماج کے اندر بعض پوزیشن ایسی ہوتی ہے جس کو کافی اہمیت دی جاتی ہے۔ قابلیت کی بنیاد پر سماج میں افراد کے درمیان کافی فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ ہر فرد کے اندر الگ الگ طرح کی قابلیت موجود ہوتی ہے مثلاً ڈاکٹر، انجینئر، لوہار، درزی، دھوبی، مالی، تیلی وغیرہ۔ ان مختلف قابلیتوں کی بنیاد پر سماج مختلف سماجی درجوں میں بٹا ہوتا ہے۔ سماج کے اندر بعض حضرات کی پوزیشن اتنی زیادہ مضبوط ہوتی ہے کہ سماج اس کو کافی عزت دیتا ہے۔ سماج کے اندر جو لوگ اعلا پوزیشن رکھتے ہیں وہ کبھی نہیں چاہتے کہ اس کی یہ پوزیشن کبھی اس کے ہاتھ سے نکلے اور وہ اسے بچانے کے لیے ہر طرح کی کوششیں کرتے ہیں اور وہ یہ نہیں چاہتے کہ کوئی نچلے پوزیشن کا شخص اس کے گروہ میں شامل ہو۔ اوپری پوزیشن والوں اور نچلی پوزیشن والوں کے درمیان طاقت (Power) کی بنیاد پر آپسی تعلق ہوتا ہے اور اسے طاقت کی بنیاد پر ہی جاری رکھا جاتا ہے۔

اس طرح ڈیوس اور مورے آخر میں نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ سماجی درجہ بندی ایک آلہ ہے، جس کے ذریعے سماج یہ طے کرتا ہے کہ سب سے اہم پوزیشن دیانت داری سے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اہل اور سب سے زیادہ قابلیت رکھنے والوں کو دیا جانا چاہیے۔

(Thus Davis and Moore conclude that social stratification is a device by which societies insure that the most important positions are concientiously filled by the most qualified persons)

ڈیوس اور مورے کا یہ بھی ماننا ہے کہ انہوں نے اپنے مباحثے میں اس بات کو بہت زیادہ واضح نہیں کر پائے کہ کون سی پوزیشن سماج کے لیے بہت اہم ہے اور کون سی نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جو شخص اعلا مقام حاصل کر چکا ہے کہ وہ سماجی اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہو۔ ان کے مطابق کسی پوزیشن کی اہمیت کو دو طرح سے جانچا جاسکتا ہے۔

1۔ پہلا یہ کہ وہ پوزیشن اپنے آپ میں بہت زیادہ منفرد ہو، اس کا کوئی بدل نہیں ہو، یعنی اس کام کو کوئی اور انجام نہیں دے سکتا۔ مثلاً

ڈاکٹر کا مقام اور اس کی پوزیشن ایسی ہے جس کو کوئی دوسرا انجام نہیں دے سکتا۔ ڈاکٹر نرس کے کام کو انجام نہیں دے سکتا ہے اور نرس ڈاکٹر کے کام کو انجام نہیں دے سکتی۔

2۔ دوسرا وہ جس کے اندر ایک پوزیشن دوسرے پوزیشن پر منحصر ہوتی ہے مثلاً کسی تنظیم کا مینیجر۔ اس کی پوزیشن عام کام کرنے والوں کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے مگر مینیجر بھی تنظیم اور اس کے انتظامیہ کے حکموں پر انحصار کرتا ہے۔ اس کی پوزیشن کافی اہمیت رکھتی ہے مگر یہ بھی پوری طرح سے آزاد نہیں رہتا ہے اسے انتظامیہ کے حکموں پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

19.3.3 میلون ایم۔ ٹومین کے نظریات (Theories of Melvin M. Tumin)

ٹومین وہ ماہر سماجیات ہے جس نے سماجی درجہ بندی کے میدان میں ڈیوس اور مورے کے سماجی درجہ بندی کے تصور پر وسیع تنقیدیں کی ہے اور اس کی مخالفت بھی کی ہے۔ ٹومین نے اپنے سماجی درجہ بندی کے تصور میں پوزیشن کے فنکشن کو کافی اہمیت دی ہے۔ مگر ڈیوس اور مورے نے اپنی تحقیق میں اس بات پر زور دیا ہے کہ جس کام کی سماجی حیثیت زیادہ اعلا اور اہم ہوگی اس کام کو کرنے والا اسی اعتبار سے اتنا ہی اہم ہوگا۔ مگر ٹومین، ڈیوس اور مورے کے اس نظریہ کی مخالفت کرتا ہے۔ ٹومین کا ماننا ہے کہ سماج کے اندر بہت سا کام ایسا ہے، جس کے عوض فرد کو بہت کم مال و دولت اور عزت ملتی ہے مگر وہ فرد سماج کے لیے کافی اہمیت رکھتا ہے۔ مثلاً سماج کے اندر صفائی کے کام کو انجام دینے والوں کو کم تنخواہ ملتی ہے اور سماج میں اسے وہ مقام حاصل نہیں ہے جو ایک انجینیر کی ہوتی ہے، مگر صفائی ورکر سماج کے لیے کافی اہم رکھتے ہیں۔ اگر صفائی کا کام کرنے والے کسی وجہ سے ہڑتال کر دیں تو پورے سماج میں افراتفری مچ جاتی ہے اور لوگوں کو بہت دشواریاں پیش آنے لگتی ہیں۔

ٹومین ڈیوس اور مورے کے نظریہ پر تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان دونوں مفکرین نے سماج کے اندر انعام کی غیر مساوی تقسیم میں طاقت (Power) کو نظر انداز کیا ہے۔ ٹومین کا یہ ماننا ہے کہ سماج میں بہت سے گروہ ایسے ہیں جن کے درمیان تعلقات تنخواہ اور وقار کی بنیاد پر نہیں بلکہ طاقت (Power) کی بنیاد پر ہیں۔ یعنی بہت سارے طبقوں کے اندر تعلقات صرف ان کے فنکشن اور کام کے اعتبار سے نہیں بلکہ ان کے درمیان طاقت (Power) کی بنیاد پر بھی ہوتے ہیں۔

اسی طرح ڈیوس اور مورے کہتے ہیں کہ بہت کم افراد ایسے ہیں جن کے اندر یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ اچھا ہنر حاصل کر سکیں اور اپنے ہنر کی بنیاد پر اہمیت والا پوزیشن حاصل کر سکیں۔ ٹومین مانتا ہے کہ ڈیوس اور مورے کی یہ سوچ اور نظریہ قابل اعتراض ہے اور اس سے بہت سارے سوالات اٹھتے ہیں۔ ٹومین کہتا ہے کہ سماج میں بہت سارے طریقہ کار موجود ہیں، جو افراد کی قابلیت (Talent) کو ناپتے ہیں۔ یہاں تک کہ فن تعلیم کی بہت ساری کتابوں میں افراد کے قابلیت کو جانچنے یعنی Measure کرنے کا بہت سارے طریقے کار موجود ہے۔ ٹومین کے مطابق ڈیوس اور مورے نے جس پوزیشن کو کافی اہمیت دی ہے اس کے لیے کوئی غیر معمولی قابلیت کی ضرورت نہیں ہے،

بلکہ اس کے مطابق کا سماج میں مختلف صلاحیتوں سے لیس افراد کا ایک سمندر ہے جس کا گمان ڈیوس اور مورے نے کبھی کیا بھی نہیں ہو گا۔

ڈیوس اور مورے کے مطابق سماج میں جو فرد جتنی زیادہ صلاحیت کا مالک ہے اس کو اس کی صلاحیت کے مطابق پوزیشن دینا چاہیے۔ سماج کے اندر جو انعام کی غیر برابری ہے وہ فرد کے اندر شوق و رغبت پیدا کرنے کے لیے ہے تا کہ لوگ اپنی صلاحیت اور قابلیت میں اضافہ کریں۔ ٹومین پوری طرح سے ڈیوس اور مورے کے اس تصور کو نکارتا ہے۔ ٹومین کہتا کہ سماج میں سماجی درجہ بندی ہوتی ہے اور ہو سکتی ہے مگر یہ سماجی درجہ بندی فرد کے ہمت افزائی اور انتخاب میں ایک طرح کی رکاوٹ ہے وہ مثال دیتا ہے کہ ذات پات کا نظام اور نسلی نظام ایسے نظام ہیں جس میں لوگ اپنی ذات اور نسل سے اوپر آنے کی نہیں سوچتے۔ اسی ضمن میں وہ مزید کہتا ہے کہ اگر اکتسابی حیثیت (Ascribed Status) کی بات کریں تو ایک اچھوت (Untouchables) کبھی بھی محنت کر کے برہمن نہیں ہو سکتا۔ ایک اچھوت چاہے وہ کتنی ہی صلاحیت کا مالک ہو جائے کتنی ہی اس کو ٹریننگ دے دی جائے مگر اس کو سماج میں برہمن کی پوزیشن نہیں مل سکتی اور سماجی درجہ میں وہ سب سے نچلی سطح پر ہی مانا جائے گا۔

ٹومین کا ماننا ہے کہ سماج میں اوپن سسٹم (Open system) درجہ بندی صلاحیت کے انتخاب اور ہمت افزائی میں ایک طرح کی رکاوٹ ہے، کیوں کہ بہت ساری کتابوں میں یہ موجود ہے کہ مغربی صنعتی ممالک میں جہاں طبقے کا نظام موجود ہے اس میں افراد کی کھوج کرنے میں صلاحیت اور قابلیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ طبقاتی نظام میں افراد کو آگے بڑھانے میں ہر طبقہ اپنے افراد کو اپنے طبقے سے اوپر کا حوصلہ (Motivation) نہیں دے پاتا۔ ٹومین کا ماننا ہے کہ وہ فرد جس نے اپنی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر اعلا عہدہ حاصل کیا ہے وہ کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ کوئی دوسرا اس کی برابری کرے اور اس طرح کی پوزیشن حاصل کرے۔ اعلا عہدہ پر فائز افراد کو کافی من مانی کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے جس کی وضاحت ڈیوس اور مورے نے اپنے نظریے میں نہیں کیا ہے۔

ٹومین کا ماننا ہے کہ سماجی درجہ بندی قدرتی اور فطری ہے جو سماج میں مناسب طریقے سے فنکشنل ہے۔ اس کا کہنا ہے جو انسان سماج کے نچلے طبقے میں پیدا ہوا ہے وہ ہمیشہ نچلے طبقے کا ہی فرد شمار ہو گا چاہے وہ کتنی ہی صلاحیت کا مالک ہو جائے۔ نچلے طبقے کا فرد وہ مواقع (Opportunity) نہیں حاصل کر سکتا جو اوپری و اعلا طبقے کے گھر پیدا ہونے والا فرد کر سکتا ہے۔

19.3.4 مائکل ینگ (Michael Young)

مائکل ینگ نے اپنی تحریر Rise of the Meritocracy میں برطانوی معاشرہ کے مستقبل کا تصور پیش کیا جس میں اس نے لکھا ہے کہ سماج میں قابلیت (Talent) اور سماجی رول (Social Role) دونوں بالکل صحیح طریقے سے میچ کرتا ہے اور سماج میں وہ فرد جو قابلیت رکھتا ہے سماج کے اہم مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ ینگ کے مطابق سماج کا ہر فرد اپنی قابلیت (Talent) کا استعمال کر کے اعلا سماجی حیثیت (Social Status) حاصل کر سکتا ہے۔ سماج میں ہر فرد کو اپنی صلاحیت کو استعمال کرنے کا پورا موقع ملتا ہے۔ ینگ نے اپنی تحریر

میں رول مختص کرنے (Roll Allocation) کے لیے لفظ قابلیت (Meritocracy) کا استعمال کیا ہے۔

ینگ نے بہت ہی واضح طور پر ڈیوس اور مورے کی تنقید کو خارج کرنے کی کوشش کی ہے۔ ینگ کا کہنا ہے کہ سماجی درجہ بندی جو قابلیت (Meritocracy) کے اصولوں پر مشتمل ہے، سماج کے لیے فنکشنل اور مثبت رول کا حامل ہونا چاہیے ورنہ سماج میں درج ذیل طرح کی پریشانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

1۔ سماج میں نچلے طبقے کے افراد افسردگی کا شکار (Demoralized) ہو جائیں گے۔

2۔ نچلے طبقے کے اندر یہ بات عام ہو جائے گی کہ انہیں اعلا مقام حاصل نہیں ہو سکتا کیوں کہ اعلا عہدے پر انہیں لوگوں کو موقع ملے گا جو اعلا عہدے داروں کے رشتے دار اور دوست ہوں گے یا اعلا عہدے داروں یا اعلا طبقے کے اندر پیدا ہوئے ہوں گے۔

ینگ کا کہنا ہے کہ جو قابلیت (Meritocracy) میں بہت نیچے ہے وہ واقعی سماج میں کمتر (Inferior) ہوگا۔ ینگ جب قابلیت (Meritocracy) کی بات کرتا ہے تو اس کا کہنا ہے کہ قابلیت (Meritocracy) والے گروہ کے اندر لوگ اعلا عہدے کو لے کر کافی باخبر ہوتے ہیں۔ بہت اچھی طرح سے سماجی اقدار سیکھے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے اندر اعلا مقام پانے کا جوش و خروش ہوتا ہے۔ ینگ کا یہ بھی کہنا ہے کہ جب انسان کا جذبہ حماقت جیسی چیزوں یا اور سوچ سے بھر جاتا ہے تب وہ ترقی نہیں کر سکتا اور احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتا ہے۔ جب انسان یہ سوچ لیتا ہے کہ ہم سماج کے نچلے طبقے کے لوگ ہیں۔ ہم سماج کے نچلے طبقے میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ سوچ آگے ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے اور انسان کو مایوسی کی طرف لے جاتی ہے۔

ینگ کا تصور ہے کہ جو لوگ سماج میں اعلا درجے پر فائز ہوتے ہیں وہ واقعی اس درجے کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان کے جیسی سوچ نہیں ہے، جو آگے بڑھنے میں رکاوٹ ہو اور فرد کو احساس کمتری کی طرف لے جائے۔ ینگ جب لیاقت (Meritocracy) کی بات کرتا ہے تو اس میں وہ کہتا ہے کہ جو لوگ سماج میں نچلے درجہ میں ہوتے ہیں وہ واقعی کمتر ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو سماج میں اعلا درجہ میں ہوتے ہیں وہ واقعی اعلا (Superior) ہوتے ہیں۔ ینگ کا ماننا ہے کہ جو لوگ سماج کے اعلا درجہ پر ہوتے ہیں وہ خود کے شک و شبہات (Self Doubt) سے آزاد ہوتے ہیں اور ان کے افراد بہت ہی ہمت کے ساتھ کام کرتے ہیں اور ان کے اندر خود اعتمادی کافی پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ سماج میں بہت ہی رعب و دبدبے کے ساتھ رہتے ہیں۔ نچلے طبقے کے لوگ اسے اپنے لیے جارحانہ قدم تصور کرتے ہیں اور یہ اوپری اور نچلے طبقے کے لوگوں کے درمیان ٹکراؤ اور نزاع کا باعث ثابت ہوتی ہے۔

19.3.5 ایوا روزن فیلڈ (Eva Rosenfeld)

ایوا روزن فیلڈ ایک امریکی ماہر سماجیات ہے۔ اس نے اسرائیل کی ایک کمیونٹی کیبوتز (Kibbutz) کا مطالعہ کیا۔ کیبوتز کمیونٹی کی بنیاد 1909 میں رکھی گئی۔ کیبوتز سماج کے فرد کو کیبوتزنک (Kibbutznik) کہا جاتا ہے۔ کیبوتز سماج کا پیشہ بنیادی طور پر زراعت تھا۔

ایواروزن فیلڈ کا یہ کہنا ہے کہ کیبوتز سماج دنیا کا ایک ایسا سماج ہے جہاں لوگوں کے درمیان معاشی اونچ نیچ اور کسی بھی طرح ایک فرد کی دوسرے پر برتری نہیں دیکھنے کو ملتی ہے۔ خصوصاً معاشی اعتبار سے ہر فرد کو سماج میں برابر کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اسی بنا پر کیبوتز سماج کو مساوات کا سماج (Egalitarian Society) کہا جاتا ہے۔ ایواروزن فیلڈ کے مطابق اس کمیونٹی کی آبادی اسرائیل میں 200-700 کے درمیان ہے۔ اس کمیونٹی کا پیشہ زراعت کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی صنعت کرنا بھی تھا۔ زیادہ تر کیبوتز کارل مارکس کے نظریہ سے متفق تھے اور کارل مارکس کے اصولوں پر عمل کرتے تھے۔ کیبوتز کے مطابق سبھی کو ضرورت اور اس کی قابلیت کے مطابق حصہ ملنا چاہیے۔ یہ سماج مساوات کا سماج (Egalitarian Society) کہلاتا ہے۔ اس سماج میں جائداد مثلاً عمارتوں مشینوں وغیرہ کو اجتماعی طور پر حاصل کیا جاتا تھا اور پیداوار پر بھی اجتماعی حق ہوتا تھا۔ اجناس (Commodities) مثلاً کپڑا، جوتا، بیت الخلا وغیرہ کے سازوسامان تک کو کیبوتز تک کے درمیان ان کی ضرورت کے حساب سے تقسیم کیا جاتا تھا نہ کہ ان کی خواہش کے مطابق۔ ایواروزن فیلڈ کے مطابق کچھ خدمات مثلاً کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور بچوں کی تعلیم تمام کیبوتز ممبران کے لیے مفت تھی۔ ان بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے الگ سے کوئی پیسہ نہیں لیا جاتا تھا۔ اگر اُجرت کی بات کریں تو کیبوتزم نظام میں زیادہ تر کیبوتز کے درمیان اُجرت میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اس طرح کیبوتزم سماج میں مال ودولت کی بنیاد پر سماجی درجہ بندی دیکھنے کو نہیں ملتی تھی۔ کیبوتزم نظام میں سارے بڑے فیصلے عام اسمبلی (Assembly) میں لیا جاتا تھا اور اس میں کیبوتز کے ہر بالغ فرد کو رائے دہی کا حق حاصل تھا۔

ایواروزن فیلڈ نے اپنے مطالعے میں پایا کہ اُوپر ذکر کیے گئے نظام میں مختلف طرح کے انتظامات کیے گئے جس کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد تھا اور وہ کیبوتز سماج کو ایک مساوات سماج بنانا، مگر ان سب انتظامات کے باوجود کیبوتز سماج میں عدم مساوات (Inevqualities) دیکھنے کو ملتی ہے۔ اپنے تحقیق میں ایواروزن فیلڈ نے اجاگر کیا کہ کیبوتز نظام میں دو الگ طرح کے طبقے موجود ہیں، جو کیبوتز سماج کے رکن کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔ کیبوتز سماج میں اوپری سطح رہنما (Leader) اور مینیجر کی ہے۔ ان کا انتخاب کیبوتز سماج کے رکن کرتے ہیں۔ ان رہنما اور مینیجر کی ذمے داری ہوتی ہے تاکہ وہ کیبوتز کمیونٹی کے روزمرہ کی ضروریات کو پورا کریں۔ کیبوتز کمیونٹی میں نچلے درجے میں زرعی مزدور اور مشین چلانے والے مزدور آتے ہیں۔ ایواروزن فیلڈ کا یہ کہنا ہے کہ اختیارات اور وقار (Authority and Prestige) کیبوتز کمیونٹی میں یکساں طور پر تقسیم نہیں ہے۔ کمیونٹی کے افراد کو منظم کرنے کا حق اور ان کے سرگرمیوں پر نظر رکھنے نیز ان کو صحیح راستہ دکھانا رہنماؤں کے کردار میں مضمر ہے۔ ایواروزن فیلڈ نے یہ بھی کہا کہ کیبوتز کمیونٹی میں رہنماؤں اور مینیجر کو عزت دی جاتی ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ کچھ مواقع پر انہوں نے ان کے درمیان غیر مساوی تقسیم پایا ہے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ مزدوروں کے بہ مقابلہ زرعی مینیجر زیادہ اطمینان اور خوشی حاصل کرتا ہے۔ ایوان روزن فیلڈ کا یہ بھی کہنا ہے کہ بہت سارے ایسے ثبوت موجود ہیں، جن میں کیبوتز کمیونٹی کے ان دونوں طبقوں میں مفادات کا تصادم (Conflict of Interest) دیکھنے کو ملتا ہے۔ مینیجر ہمیشہ بہت زیادہ کوشش کرنے والا بہت زیادہ قربانی دینے والا مانا جاتا ہے وہیں زرعی مزدور اور مشین آپریٹرس کے اندر بہت زیادہ بے حسی نظر آتی ہے اور وہ ہمیشہ

اس فکر میں ہوتے ہیں کہ کیسے ہم اپنی زندگی اور جینے کے طریقے کو معیاری بنائیں۔ مینیجر پر کبھی کبھی الزام عائد ہوتا ہے کہ وہ نہیں جانتے کے کیبوتز سماج کن مسائل سے دوچار ہورہاہے اور کبھی کبھی مینیجر نچلی سطح کے طبقے پر یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ ان کی کوششیں بہت ہی کم ہے، جس کی وجہ سے کیبوتز سماج کے مقاصد کو پورا کرنے میں کافی دشواری ہو رہی ہے۔

اس طرح ایوا روزن فیلڈ کا مطالعہ سماجی درجہ بندی کے ان نظریات کی حمایت کرتا ہے جو یہ مانتے ہیں کہ طاقت اور وقار کی بنیاد پر سماجی درجہ بندی انسانی سماج میں قدرتی طور پر پیوست ہے۔ اس بنیاد پر ہم یہ کبھی کہہ سکتے ہیں کہ انسانی سماج میں درجہ بندی نہ چاہتے ہوئے بھی ہوگی، کیوں کہ یہ قدرتی ہے۔ کیبوتز کمیونٹی میں وہ لوگ جن کا تعلق اعلا سطح سے ہوتا تھا مثلاً مینیجر سیاسی اور سماجی رہنما وغیرہ ہمیشہ عزت سے نوازے جاتے تھے اور یہ لوگ دوسرے طبقوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ ایوا روزن فیلڈ کے مطالعے کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب مساوات سماج (Egalitarian Society) میں درجہ بندی ہوسکتی ہے تو کسی اور دیگر سماج میں درجہ بندی نہ ہو یہ ناممکن ہے۔ دنیا کے ہر سماج میں کسی نہ کسی بنیاد پر درجہ بندی موجود ہے یہ قدرت کا نظام ہے اور درجہ بندی کا سلسلہ چلتا آرہا ہے۔

ابھی تک ہم نے جتنے ماہرین کے نظریات کا مطالعہ کیا ہے سب میں ہم نے فنکشن کی بنیاد پر مختلف طرح کی سماجی درجہ بندی دیکھا اور ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ سماجی درجہ بندی فطری ہے، اور دنیا کا کوئی ایسا سماج نہیں ہے جہاں کسی بھی قسم کی سماجی درجہ بندی نہ پائی جاتی ہو۔

19.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعے سے ہم سماجی درجہ بندی کے تعلق سے فنکشنل مکتب فکر اور اس کے ماہرین کے نظریات کو جانا ہے۔ اس اکائی کے مطالعے سے ہمیں ٹالکٹ پرسنس، کنگسلے ڈیوس، ولبرٹ ای۔ مورے، میلون ایم۔ ٹومین اور ایوا روزن فیلڈ کے نظریات کا علم ہوا ہے۔ نیز ان کے درمیان فرق و اختلافات کی بنیادیں اور دلائل بھی معلوم ہوئیں۔ ان ماہرین کے نظریات کا مطالعہ کیے بغیر ہم سماجی درجہ بندی کے فنکسنل نظریہ کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ لہٰذا ان ماہرین کا مطالعہ ہمارے لیے کافی اہمیت رکھتا ہے۔ ان سارے ماہرین کا خیال ہے کہ سماجی درجہ بندی قدرتی ہے اور یہ ہر سماج میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ دنیا کا کوئی سماج درجہ بندی سے خالی نہیں ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- فنکشنل اسکول سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- سماجی درجہ بندی کے تعلق سے ٹالکٹ پارسنس کا کیا نظریہ ہے؟
- سماجی درجہ بندی کے حوالے سے کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ ای۔ مورے کا کیا نظریہ ہے؟

19.5 کلیدی الفاظ(Key Words)

- **کیبوتزنک(Kibbutznik):** یہ ہیبرو(Hebru) زبان کا لفظ ہے۔ کیبوتز سماج کے فرد کو کیبوتزنک کہا جاتا ہے
- **کیبوتز(Kibbutz):** اسرائیل سماج میں ایک کمیونٹی کا نام ہے جو مساوات سماج(Egalitarian Society) ہے۔
- **اجرت:** اس کو انگریزی میں Wages کہتے ہیں۔ اس کو محنت کے بدلے میں دیا جانے والی مزدوری بھی کہتے ہیں۔
- **فنکشنلسٹ:** فنکشنل نظریہ میں یقین رکھنے والوں کو فنکشنلسٹ کہا جاتا ہے۔

19.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

19.6.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا نظریہ 1940ء سے 1950ء کے درمیان ماہرین سماجیات کے درمیان کافی مقبول تھا؟

(a) فنکشنلزم

(b) مارکسی نظریات

(c) انٹیریکسی نزم

(d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ مندرجہ ذیل میں سے کس ماہرین سماجیات کا ماننا ہے کہ امریکی سماج فرد کے کامیابی کو ترجیح دیتی ہے گروہ کو نہیں؟

(a) کارل مارکس

(b) ٹالکٹ پارسنس

(c) درکھائم

(d) ویبر

3۔ کس ماہر سماجیات کا ماننا ہے کہ سماج کے اندر آپسی تعلقات کی مضبوطی آپسی اتفاق رائے پر منحصر ہوتی ہے؟

(b) کارل مارکس

(b) میکائیور

(c) مائکل ینگ

(d) ٹالکٹ پارسنس

4۔ مندرجہ ذیل میں سے کس ماہر سماجیات کا ماننا ہے کہ سماجی طبقہ بندی ہر سماج کا ایسا حصہ ہے جو نہ چاہتے ہوئے بھی ہوتا ہے؟

(a) کارل مارکس

(b) اگست کامٹ

(c) الکٹ پارسنس

(d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ مضمون "سماجی طبقہ بندی کے کچھ اصول" کس کی تصنیف ہے؟

(a) ٹالکٹ پارسنس

(b) میکائیور

(c) فریڈ ایگن

(d) کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ ای۔ مورے

6۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کا ماننا ہے کہ سماجی طبقہ بندی علمی ہے اور دنیا کے ہر سماج میں پائی جاتی ہے؟

(a) درکھائم

(b) ہیری ایم۔ جانسن

(c) ریمنڈ فرتھ

(d) کنگسلے ڈیوس اور وبرٹ ای۔ مورے

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کس ماہر سماجیات کا ماننا ہے کہ سماجی طبقہ بندی ایک آلا ہے جس کے ذریعے سماج یہ طے کرتا ہے کہ سب سے اہم پوزیشن دیانت داری سے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ یا سب سے زیادہ اہل اور سب سے زیادہ قابلیت رکھنے والے کو ملنا چاہیے؟

(a) ریمنڈ فرتھ

(b) ہیری ایم۔ جانسن

(c) کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ ای۔ مورے

(d) ان میں سے کوئی نہیں

8۔ مندرجہ ذیل میں سے کس ماہر سماجیات نے سماجی طبقہ بندی کے میدان میں ڈیوس اور مورے کے سماجی طبقہ بندی کے تصور پر وسیع تنقیدیں کی ہے؟

(a) ایس۔ ایف۔ نڈال

(b) فریڈ ایگن

(c)میلون ایم۔ٹومین

(d) درکھائم

9۔ مندرجہ ذیل میں کون سے ماہر سماجیات یہ تجویز کرتا ہے کہ سماج کا اوپن سسٹم درجہ بندی صلاحیت کے انتخاب اور ہمت افزائی میں ایک طرح کی رکاوٹ ہے؟

(a)ہیری ایم۔جانسن

(b)فریڈ ایگن

(c)ریمنڈ فرتھ

(d) میلون ایم۔ٹومین

10۔ ایواروزن فیلڈ نے کس کمیونٹی کا مطالعہ کیا؟

(a) کیبوتز کمیونٹی

(b)خاصا قبائل

(c)ہندو سماج

(d) عیسائی سماج

19.6.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ فنکشنلزم کیا ہے؟ اس کی تعریف لکھیے اور اس پر مضمون بھی لکھیے۔

2۔ سماجی درجہ بندی کیا ہے؟ ایواروزن فیلڈ کے نظریہ پر مضمون لکھیے۔

3۔ فنکشنلسٹ نظریہ پر مضمون لکھیے۔

4۔ سماجی درجہ بندی کے تعلق سے میلون ایم۔ٹومین کا نظریہ بیان کیجیے۔

19.6.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ فنکشنلزم کیا ہے؟ اس کی تعریف کرتے ہوئے تفصیلی مضمون لکھیے۔

2۔ کنگسلے ڈیوس اور ولبرٹ ای۔ مورے کی سماجی درجہ بندی کے نظریہ پر مضمون لکھیے۔

3۔ ڈیوس اور مورے کی سماجی درجہ بندی کے نظریہ پر میلون ایم۔ ٹومین کے تنقیدی نظریہ پر ایک نوٹ لکھیے۔

19.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Gerhard E. Lenski, Power and privilage: A theory of social stratification, University of North Carolina Press, New York, McGraw Hill, 1966.
2. Erik Olin Wright, Class count: Comparative studies in class analysis, Cambridge University Press, 1997.
3. Haralambom, M., Sociology theme and perspective, Oxford University Press, 1980.
4. Douglas V. Porpora, The Concept of Social Structure, Greenwood Press, New York, Westport Connecticut London, 1987.
5. Jeffrey C. Allexander, Gary T. Marx and Chiristine W. Williams, Self Social Structure and Beliefs Explorations in Sociology, University of California Press, Berkeley Los Angeles London, 2004.
6. Nan Lin, Social Capital A Theory of Social Structure and Action, Structural Analysis in the Social Sciences, Cambridge University Press, Cambridge, England, 2001.
7. S. F. Nadal, The Theory of Social Structure, Chohen and Wart Place of Publication, London, 1957.
8. Vidya Bhushan and D. R. Sachdeva, An Introduction to Sociology, Kitab Mahal, Allahabad.
9. Manvendra Pratap Sing, Sociology an Introduction, Jawahar Publishers and Distributors, New Delhi.

اکائی 20۔ سماجی درجہ بندی کے مارکسی اور ویبیرین نظریات

(Marxist and Weberian Theories of Social Stratification)

اکائی کے اجزا

20.0 تمہید

20.1 مقاصد

20.2 مارکس کا نظریہ

20.3 ویبر کا نظریہ

20.3.1 کلاس

20.3.2 حیثیت

20.3.3 طاقت

20.4 اکتسابی نتائج

20.5 کلیدی الفاظ

20.6 نمونہ امتحانی سوالات

20.6.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

20.6.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

20.6.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

20.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

20.0 تمہید (Introduction)

سماجی درجہ بندی کے تعلق سے مارکسزم کا نظریہ فنکشنلزم سے بالکل برعکس ہے۔اس کے مطابق سماجی درجہ بندی سماج کو بانٹنے اور تقسیم کرنے کا ایک آلہ ہے، جب کہ فنکشنلزم کا کہنا ہے کہ یہ سماج کو جوڑنے اور سماجی استحکام کو باقی رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔مارکسی نظریہ کے نزدیک سماجی درجہ بندی اجتماعی مقاصد کے حصول کا ذریعہ نہیں ہے جیسا کہ فنکشنلزم کا کہنا ہے، بلکہ یہ ایک ایسا آلہ کار ہے جس کے ذریعے کچھ لوگ دوسروں پر ظلم و استحصال روا رکھتے ہیں۔اس اکائی میں ہم کارل مارکس اور میکس ویبر کے نظریات کا مطالعہ کریں گے، لیکن اس سے پہلے ان نظریات کے متعلق چند بنیادی باتیں درج ذیل ہیں؛

مارکس کے مطابق تمام ہی انسانی سماج دو بڑے طبقوں میں منقسم ہے۔اولاً حکمراں طبقہ اور دوسرا مزدور یا غلام کا طبقہ۔ حکمراں طبقہ طاقت و اقتدار کا مالک اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کیونکہ وہ ذرائع پیداوار (Means of Production) پر قابض ہوتا ہے۔ ذرائع پیداوار پر مکمل قبضہ اور کنٹرول سے ہی طاقت میسر آتی ہے۔ لہٰذا جو گروہ بھی ذرائع پیداوار پر قابض ہوگا وہ سماجی درجہ بندی میں اعلا مرتبے پر شمار کیا جائے گا اور جو گروہ اس سے محروم ہوگا وہ سماجی درجہ بندی میں نچلے مرتبے کا مانا جائے گا۔ حکمراں طبقہ یعنی جو ذرائع پیداوار کا ملک ہے وہ دوسرے گروہ یعنی مزدور طبقے پر ہمیشہ ظلم و استحصال جاری رکھتا ہے۔ اس مکتبہ فکر کے مطابق سماجی درجہ بندی کی ابتدا گروہوں کا ذرائع پیداوار سے تعلق کی نوعیت سے ہوتی ہے۔

میکس ویبر (1864-1920) جرمنی کا ایک نامور ماہر سماجیات گزرا ہے۔کارل مارکس کے بعد میکس ویبر کے نظریات سماجی درجہ بندی کے نظریات میں ایک اہم باب کا اضافہ ہے۔ ویبر مارکس سے اختلاف کے ساتھ ساتھ اس کے بتائے ہوئے کچھ پہلوؤں سے اتفاق بھی کرتا ہے۔ جس طرح سے مارکس کلاس (طبقے) کی تعریف معاشی نقطہ نظر سے کرتا ہے، بالکل اسی طرح ویبر بھی کلاس کو معاشی زاویہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ویبر کا ماننا ہے کہ طبقے کا وجود بازار میں ہوتا ہے جہاں لوگ معاش کے حصول میں ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہیں۔ اس کے مطابق طبقہ افراد کے ایک ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جو بازاری معیشت میں ایک جیسی حیثیت کے مالک ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کے معاشی نتائج بھی ایک جیسے ہوتے ہیں۔ درحقیقت ویبر کے مطابق فرد کی بازاری حیثیت (Market Situation) ہی اس کی طبقے کی حیثیت (Class Situation) ہے۔ جو لوگ ایک جیسے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ان کے مواقع زندگی بھی ایک جیسی ہی ہوتی ہے۔ ان کی معاشی حیثیت ہی یہ طے کرتی ہے کہ وہ جن چیزوں کو حاصل کرنے کو سوچتے ہیں ان کے حصول کے مواقع کس قدر ہیں۔ اس کے علاوہ ویبر نے مارکس سے بہت مقامات پر اختلاف بھی کیا ہے جس کی تفصیل ہم آئندہ صفحات میں جاننے کی کوشش کریں گے۔

کارل مارکس اور میکس ویبر کے نظریات سماجیات میں خصوصاً سماجی درجہ بندی کو سمجھنے میں ستون کا کام کرتے ہیں۔ سماجی درجہ

بندی کا مطالعہ ان دونوں نظریات کے بغیر ادھوری سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سماجی درجہ بندی کی معلومات ان دو نظریوں کے بغیر تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اس اکائی میں سماجی درجہ بندی تعلق سے ان دونوں کے افکار و خیالات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

20.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مقصد میکس ویبر اور کارل مارکس کے ان افکار و نظریات کو سمجھنا ہے، جس میں انہوں نے سماجی درجہ بندی کے متعلق اپنے نظریات پیش کیے ہیں۔ اس اکائی میں صرف انہیں دو نظریات پر بحث کی گئی ہے۔

- کارل مارکس
- میکس ویبر
-

20.3 مارکس کا نظریہ (Marx's Theory)

کارل مارکس کے نظریات سے اتفاق رکھنے والے ماہرین سماجیات مارکسسٹ کہلاتے ہیں۔ کارل مارکس کے مطابق سماج میں مختلف طرح کے سماجی درجوں کے وجود میں آنے کی وجہ معاشی عوامل (Factors) ہے۔ یعنی مارکس کے مطابق سماج میں مختلف درجہ بندی کی اصل وجہ معیشت کا غیر مساوی بٹوارہ ہے۔ اسی وجہ سے سماج میں مختلف طبقات وجود میں آئے ہیں۔ مارکس کا ماننا ہے کہ سماج میں غریبوں کا استحصال ایک پورے نظام کے تحت ہوتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہر سماج کے اندر دو اہم سماجی طبقات ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ مالک، جس کو مارکس بورزوا کہتا ہے۔

2۔ مزدور، جس کو مارکس پرولیٹریٹ کہتا ہے۔

مالک طبقہ یا بورزوا کلاس اسے سمجھا جاتا ہے جس کے پاس طاقت، وسائل، مال و دولت کے مالکانہ حق ہو اور پیداوار کے ذرائع پر اس کا مکمل کنٹرول ہو۔ جو بھی پیداوار کارخانہ میں ہوتا ہے اس پر پوری طرح سے مالک طبقہ کا کنٹرول ہوتا ہے۔ مالک طبقہ ہمیشہ مزدور طبقہ کا استحصال کرتا ہے۔ مزدور طبقہ ہمیشہ مالک طبقے کے تابع ہوتا ہے اور مالک طبقہ کے ظلم و جور کا شکار ہوتا رہتا ہے۔

مزدور طبقہ سماج کا مظلوم طبقہ ہے، جس کا پیداوار کے ذرائع پر کوئی حق نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ مال داروں کے ماتحت ہوتا ہے اور مال دار ان کا ہمیشہ استحصال کرتا ہے۔ مزدور طبقے کو زندگی گزارنے کے لیے اس کی ضرورت کے مطابق مزدوری دی جاتی ہے۔ بعض حالات میں وہ مزدوری بھی اس کی ضرورت کے لیے کافی نہیں ہوتی ہے۔

مارکس کے مطابق سماج کے اندر مالک طبقہ (Ruling Class) اور مزدور طبقہ کے درمیان جو تعلق ہے اس کی اہم وجہ پیداوار کے ذرائع (Forces of Production) ہیں۔ پیداوار کے ذرائع یا سامان کے پیداوار (Production of Goods) میں دونوں کے

اغراض جڑے ہوتے ہیں۔ ایک کو اس میں مزدوری کرنی ہوتی ہے، تو دوسرا اس سے نفع کماتا ہے۔ کارل مارکس نے سماج کی اس طرح کی درجہ بندی کے لیے کلاس کی اصطلاح کا استعمال کیا ہے۔ اس اصطلاح کو سرمایہ دارانہ معاشرہ میں بھی ماہرین سماجیات نے استعمال کیا ہے۔ موجودہ دور میں بھی ماہرین سماجیات اس اصطلاح کا استعمال درجہ بندی یا طبقہ بندی کی وضاحت کے لیے کرتے ہیں۔

مارکسسٹ نظریہ کے مطابق کلاس ایک ایسا سماجی گروہ ہے جس کا ہر فرد پیداوار یا پیداوار کے ذرائع (Forces of Production) سے ایک ہی طرح کا رشتہ قائم کرتا ہے۔(Marlam, p.46)

(From a Marxism view, a class is a social group whose members share the same relationship to the forces of production)

مارکس کے مطابق جاگیر دارانہ دور کی بات کی جائے تو اس دور میں سماج دو طبقوں میں بٹا ہوا تھا پہلا طبقہ زمین داروں کا تھا جس کے پاس زمینیں تھیں اور وہ زمین کا مالک تھا۔ اس دور میں پیداوار کے اہم ذرائع زمین تھی اور پیداوار پر پورا کنٹرول زمین دار کا ہوتا تھا۔ دوسرا طبقہ وہ تھا جو زمین کے لیے کام کرتا تھا۔ وہ زمین پر کام کرنے کے لیے آزاد نہیں تھا وہ اپنی مرضی ہی سے زمین میں کام نہیں کر سکتا تھا۔ اس طبقہ کو سرف (Serf) کہا جاتا تھا۔ سرف زمین دار کے اجازت کے بغیر زمین پر کوئی غلّہ یا فصل نہیں اُگا سکتا تھا۔

اسی طرح سرمایہ دارانہ دور پر نظر ڈالی جائے تو اس میں بھی سماج میں دو سماجی طبقے نظر آتے ہیں۔ پہلا طبقہ سرمایہ دار کا ہے جسے ہم بورزوازی (Bourgeoisie) کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں، جس کا پیداوار اور پیداوار کے ذرائع پر پورا کنٹرول ہوتا ہے۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جو سرمایہ دار کی صنعت (Industry) میں کام کرتا ہے اور اسے بدلے میں صرف مزدوری ملتی ہے۔ یہ طبقہ ورکنگ کلاس یا پرولی ٹاریٹ (Proletariate) کہلاتا ہے اور یہ طبقہ ہمیشہ سرمایہ دار کے ظلم کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ اس طبقہ کا بھی پیداوار پر کوئی حق نہیں ہوتا، اسی وجہ سے وہ پیداوار سے کسی طرح کا منافع نہیں کما سکتا ہے صرف بدلے میں مزدوری حاصل کر سکتا ہے۔ پیداوار سے صرف سرمایہ دار ہی مستفید ہوتا ہے۔

کارل مارکس کا ماننا ہے کہ انسانی سماج کے چار بنیادی ادوار ہیں۔

1۔ پری میٹو کمیونزم (Primitive Communism)

2۔ قدیم سماج (Ancient Society)

3۔ جاگیر دارانہ سماج (Feudal Society)

4۔ سرمایہ دارانہ دار سماج (Capitalist Society)

1۔ پری میٹو کمیونزم (Primitive Communism): کارل مارکس کے مطابق یہ انسانی سماج کا ابتدائی دور تھا اور اس دور میں کوئی سماجی طبقہ نہیں پایا جاتا تھا۔ اس دور میں سب برابر تھے کسی کو کسی پر برتری نہیں تھی۔ لہٰذا اس دور کو بغیر کلاس (Classless) کا دور تصور کیا

جاتا ہے۔

2۔ **قدیم سماج(Ancient Society):** کارل مارکس نے قدیم سماج کو انسانی سماج کا دوسرا دور کہا ہے۔مارکس کے مطابق سماجی درجہ بندی کی شروعات اسی دور سے ہوتی ہے۔اس دور میں سماج میں دو طرح کے سماجی طبقے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

i. آقا(Masters)

ii. غلام(Slaves)

i. **آقا(Masters):** آقا وہ لوگ کہلاتے تھے، جن کی مالی حالات اچھی ہوتی تھی اور وہ ایک خوش حال زندگی گزارتے تھے۔یہ ان لوگوں کا گروہ تھا، جنہوں نے پری میٹو کمیونزم میں کچھ آلات (Tools) پر مہارت حاصل کرلی تھی، لہٰذا اس کی وجہ سے وقت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی مالی حالات بہتر ہوتی چلی گئی۔ آگے چل کر یہی لوگ آقا یعنی ماسٹر کہلاتے تھے۔ٹولس پر مہارت ہونے کی وجہ سے ایک طبقہ ان کے تابع ہوتا چلا گیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ماسٹر یعنی آقا پر پوری طرح سے منحصر (Dependent) ہو گیا اور رفتہ رفتہ ان کا غلام ہو گیا۔

ii. **غلام(Slaves):** غلام طبقہ دنیا کا سب سے مظلوم ترین گروہ تھا۔یہ پوری طرح سے آقا کے حکموں کا پابند تھا۔ظلم کی انتہا یہاں تک پہنچ گئی کہ اس طبقے سے متعلق لوگوں کی بازاروں میں خرید و فروخت ہونے لگی۔تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس طبقے کے پاس اپنے کچھ اختیارات نہیں تھے، یہ مکمل طور سے ماسٹر طبقہ کی خواہشات کے تابع رہتا تھا۔یہ طبقہ اپنی پسند کا کھانا بھی نہیں کھا سکتا تھا۔یہاں تک کہ اپنے پسند کا کپڑا نہیں پہن سکتا تھا۔بسا اوقات بغیر کپڑوں کے ہی رہتا تھا۔

3۔ **جاگیردارانہ سماج(Feudal Society):** کارل مارکس کے مطابق جاگیردارانہ سماج انسانی تاریخ کا تیسرا دور ہے۔اس دور میں بھی سماج دو طبقوں میں بٹا ہوا تھا۔سماجی عدم مساوات اس دور میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے اس دور کے دو سماجی طبقے مندرجہ ذیل ہے۔

i. زمیندار(Feudal Lords)

ii. سرف(Serf)

i. **زمیندار(Feudal Lords):** زمیندار کو جاگیردار بھی کہتے ہیں۔زمین دار وہ لوگ کہلائے جن کے پاس زمین تھی اور زمین کا مالکانہ حق حاصل تھا اس دور میں پیداوار کا ذریعہ کھیتی تھی۔لوگوں کی ساری ضروریات کھیتی سے ہی پوری ہوتی تھی۔زمین پر زمین دار اپنی پسند کی کھیتی کرتا تھا۔اس کے لیے وہ پوری طرح سے آزاد تھا اس کھیت پر جو مزدور کام کرتے تھے وہ سرف کہلاتے تھے۔

ii. **سرف(Serf):** کھیت پر کام کرنے والے سرف مزدور کہلاتے تھے۔اس طبقے کو کھیت پر کام کرنے کے عوض صرف مزدوری ملتی تھی۔کھیت کی آمدنی سے سرف کو کوئی مطلب نہیں تھا۔سرف اس زمین میں اپنی پسند کی فصل نہیں اگا سکتا تھا۔

4۔ **سرمایہ دارانہ سماج(Capitalist Society):** کارل مارکس کے مطابق انسانی سماج کا یہ دور بھی دو اہم طبقوں میں تقسیم ہے۔ اس دور کے دو طبقے مندرجہ ذیل ہے۔

i. سرمایہ دار(Capitalist)

ii. پرولے ٹاریٹ(Proletariate)

i. **سرمایہ دار(Capitalist):** وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب سرف کی ضروریات پوری ہونے میں کافی تکلیفیں ہونے لگی اور سرف زمیندار کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دیا اور زمین داروں کے پاس زمین تھی اوران کی مالی حالات بہتر تھی تو ان زمین داروں نے صنعت لگانا شروع کر دیا اور سرف اس میں کام کرنے لگے۔ وہی زمیندار آگے چل کر سرمایہ دار ہوگئے اور وہی سرف آگے چل کر پرولے ٹاریٹ کہلانے لگے۔

ii. **پرولے ٹاریٹ(Proletariate):** یہ طبقہ بھی سماج کا مظلوم طبقہ ہے جس کے پاس صرف گزارا کرنے بھر کی دولت ہوتی ہے۔ اس طبقہ کا بھی پیداوار(Production) میں کوئی حق نہیں ہوتا صرف گزارے کے لیے تنخواہ ملتی ہے۔ یہ طبقہ بھی سرمایہ دار کے تابع ہوتا ہے۔

اس دور میں بھی سماج کے اندر کافی عدم مساوات دیکھنے کو ملتی ہے اور عدم مساوات کی بنیاد پر سماج مختلف گروہوں، کلاس اور طبقوں میں بٹا ہوا ہے۔ کارل مارکس کے مطابق معاشی بنیادوں پر ہر دور کا سماج دو طبقوں میں بٹا ہوا ہے۔ ہر دور میں پیداوار کے لیے مزدور طبقے کی صلاحیت اور طاقت کی ضرورت رہی ہے۔ مزدور طبقے کے صلاحیت کے بغیر پیداوار (Production) میں ترقی ممکن نہیں۔ ہر دور میں مزدور طبقے کی تعداد مالک طبقے سے زیادہ رہی ہے۔

20.3 ویبر کا نظریہ (Weber's Theory)

کارل مارکس کے بعد سماجی درجہ بندی کے میدان میں میکس ویبر نے کے نظریات کو بہت اہمیت سے دیکھا جاتا ہے۔ ویبر کے نظریہ کو کارل مارکس کے نظریہ کا اصلاحی یا متبادل نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔ میکس ویبر کارل مارکس کے نظریہ سے پوری طرح اتفاق نہیں رکھتا ۔ بہت سارے پہلوؤں پر میکس ویبر کا نظریہ کارل مارکس کے نظریہ سے کافی مختلف ہے۔ ویبر نے کارل مارکس کے یک سمتی نظریہ معاشی جبریت(Economic Determinism) سے اتفاق نہیں کرتا ہے، اور ایک کثیر جہتی(Multi Dimentional) نظریہ لوگوں کے لیے پیش کیا۔ ویبر نے بھی سماجی درجہ بندی میں معیشت کے ساتھ ساتھ حیثیت اور طاقت(Status and Power) کو کافی اہمیت دی ہے اور س کا یہ بھی ماننا ہے کہ طبقہ کی درجہ بندی میں حیثیت اور پاور کا اہم کردار ہوتا ہے۔

میکس ویبر نے سماجی طبقہ بندی کی تین بنیادیں اجاگر کی ہے۔اس کا یہ ماننا تھا کہ سماجی طبقہ بندی کی ایک بنیاد صرف معاشی بنیاد درست نہیں ہے۔ لہٰذا اس نے طبقہ (Class) کے ساتھ ساتھ حیثیت اور طاقت کو بھی اس میں شامل کیا۔ ویبر نے طبقہ (Class) ، حیثیت (Status) اور طاقت (Power) کی تعریف مندرجہ ذیل طریقے سے کی ہے۔

20.3.1 طبقہ (Class)

کلاس ایک شخص کی مخصوص بازاری حالات میں اس کی معاشی حیثیت ہے جو پیدائش اور انفرادی کامیابی پر مبنی ہے۔

20.3.2 حیثیت (Status)

حیثیت ایک شخص کا سماجی وقار یا اعزاز ہے جو طبقہ (Class) سے متاثر ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی۔

20.3.3 طاقت (Power)

دوسروں کی مزاحمت کے باوجود طاقت افراد میں ایک راستہ حاصل کرنے کی اہلیت اور صلاحیت کو کہتے ہیں۔

ویبر نے سماجی درجہ بندی کو اوپر دیے گئے تین سمتوں میں دیکھا ہے۔ اوپر ذکر کیے گئے کلاس یا طبقے سے مراد معاشی طبقہ ہے۔ حیثیت سے مراد سماجی حیثیت ہے اور طاقت سے مراد سیاسی طاقت ہے۔ سماجی درجہ بندی کے ان تینوں جز کی بنیاد پر ایک الگ الگ درجہ بندی ہے۔ ویبر کے مطابق معاشی حیثیت (Economic Position) سے مراد ایک فرد کی آمدنی اور مال و دولت کا مالکانہ حق ہے، جو اس کے پاس ہوتا ہے چاہے وہ اسے خود سے کما کر حاصل کرے یا اسے وراثت میں ملا ہو۔ اسی طرح سماجی حیثیت سے مراد ایسا عزت و وقار سے ہے جسے سماج نے اسے دیا ہو اور وہ اس سے لطف اندوز ہو رہا ہو، اور طاقت سے مراد ایسی سیاسی طاقت ہے، جسے ایک فرد اپنی مرضی سے استعمال کر سکتا ہو۔

ویبر کے مطابق ایک فرد کے سماجی طبقے کا تعین اس کے بازاری حالات پر منحصر ہوتی ہے۔ وہ افراد جو ایک ہی سماجی طبقہ ساجھا (Share) کرتے ہیں یا ایک ہی طرح کی طبقاتی زندگی گزارتے ہیں ان کے درمیان زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی یکساں ہوتے ہیں۔ ان کے روزمرہ کی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مثلاً جس طبقے میں وہ رہ رہا ہے وہاں کے رکھ رکھاؤ کو پورا کرنے میں اس شخص کے معاشی حالات کافی اہمیت رکھتی ہے۔

کارل مارکس کی طرح میکس ویبر کا بھی ماننا ہے کہ سماج میں اہم طبقاتی تقسیم دو گروہوں کے درمیان ہے پہلا وہ گروہ جس کا کنٹرول پیداوار کے ذرائع پر ہے اور دوسرا وہ گروہ ہے، جس کا پیداوار کے ذرائع پر کسی بھی طرح کا کنٹرول نہیں ہے۔ اس کو محنت کے عوض میں مزدوری ملتی ہے۔ وہ طبقہ جس کا پیداوار کے ذرائع پر پورا کنٹرول ہے تو وہ طبقہ منافع حاصل کرے گا اور کافی مال و دولت جمع کرے گا اور اس

طرح اس کی دولت میں دن بہ دن اضافہ ہو گا۔ ایسا طبقہ اعلا معیاری زندگی گزارے گا اور زندگی سے لطف اندوز ہو گا۔ مگر جب ویبر بازار کے حالات پر غور و فکر کرتا ہے تو دیکھتا ہے کہ سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کے پاس دولت نہیں ہے یا دولت کی کمی ہے اور ان کی ایک بڑی تعداد ہے، لیکن یہ لوگ مختلف طرح کے ہنر کا مالک ہیں۔ صنعت (Industry) میں ایسے ہی لوگوں کے ہنر کی ضرورت اور اہمیت ہے۔ سماج کے مختلف شعبہ میں ایسے ہنر مند اور تجربہ کار افراد کی ضرورت ہے۔ مثلاً سرمایہ دار سماج میں مینیجر (Manager)، ایڈمینسٹریٹر اور دوسرے مختلف طرح کے پیشے ور افراد (Professionals) کو سرمایہ دار کافی تنخواہ دیتا ہے۔ کیوں کہ ان کے خدمات کی سرمایہ دار کو کافی ضرورت ہے۔ ان ہنر مند افراد کے خدمت کے بغیر سرمایہ دار کا صنعت چلنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ سرمایہ دار ہمیشہ اس فکر میں رہتا ہے کہ ہنر مند کام کرنے والا ہمارے فیکٹری کو چھوڑ کر جائے نہیں، اسی لیے وہ وقتاً فوقتاً ان کے تنخواہ میں اضافہ کرتا رہتا ہے، اور یہاں تک کہ بعض اعلا عہدے داروں کو اپنے منافع میں سے حصہ (Share) دیتا ہے تاکہ وہ دل و جان سے اچھی طرح کام کریں۔

سرمایہ دارانہ سماج میں طبقہ (Class in Capitalist Society) ویبر نے سرمایہ دارانہ سماج میں مندرجہ ذیل طرح کے چار طبقوں کا ذکر کیا ہے۔

1۔ مال و دولت والا اونچا طبقہ (The Propertied Upper Class)

2۔ غیر مال و دولت والا وائٹ کلر کارکن (The Property Less White - Collar Workers)

3۔ چھوٹے مال دار (The Petty Bourgeoisie)

4۔ دستی ورکنگ کلاس (The Manual Working Class)

میکس ویبر نے چار طرح کے طبقے کا ذکر کیا ہے ان چار طبقوں کا ذکر ویبر نے 1920 کے آپ پاس کیا ہے یعنی کارل مارکس کے دنیا سے گزر جانے کے چالیس سال بعد۔

1۔ **مال و دولت والا اونچا طبقہ:** یہ سماج کا ایسا طبقہ ہے جس کے پاس زمین اور مال دولت ہوتی ہے۔ اس طبقے کے پاس جو مال و دولت ہوتی ہے وہ اسے خاندانی یا وراثت میں ملی ہوئی ہوتی ہے یا وہ محنت کر کے کمایا ہوا ہوتا ہے۔ یہ طبقہ سماج کا سب سے خوش حال طبقہ مانا جاتا ہے۔ ایسے طبقہ کو سماجی حیثیت میں ایک اعلا مقام حاصل ہوتا ہے۔ سماجی درجہ بندی میں اس طبقہ کی تعداد دیگر طبقے کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

2۔ **غیر مال و دولت والے وائٹ کلر کارکن:** ویبر کا ماننا ہے کہ جب مارکٹ میں صنعت بڑھے گی تو سرمایہ دار بھی بڑھیں گے اور نئے نئے دفاتر (Offices) کھولنے کی ضرورت پڑے گی۔ تجربہ کار اور ہنر مند کارکن اور آفیسرس کی ضرورت پڑے گی۔ صنعت کے بڑھنے سے اور نئی نئی آفیسیں کھلنے سے ہنر مند کارکن کا مطالبہ بڑھ جائے گا اور اس مطالبے سے غیر مال دار یا وائٹ کلر کارکن کی تعداد میں اضافہ ہو گا۔ یہ سماج کا وہ طبقہ ہے جو ہنر کی بنیاد پر مال و دولت کماتا ہے۔

دولت کمانے کے انہیں مواقع کی بنیاد پر اس گروہ کا سماجی طبقاتی درجہ بندی میں ایک مقام کا تعین ہوتا ہے۔ ایسے طبقے کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے اور اس طبقے کے مطالبے میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ بازار کے مطالبے کو مد نظر رکھتے ہوئے ہنر مند کارکنوں کے مطالبے کو پورا کرنے کے لیے مختلف طرح کے ادارے وجود میں آئے۔ موجودہ دور میں مختلف اداروں اور مختلف شعبے میں مختلف طرح کے ہنر مند کارکن تیار کیے جارہے ہیں تاکہ بازرار میں تجربہ اور ہنر مند کارکنوں کی کمی کو پورا کیا جائے۔

3۔ **چھوٹے مال دار:** اس سے مراد چھوٹے چھوٹے تاجر ہیں مثلاً پھل بیچنے والے، گاؤں گاؤں گھوم گھوم کر کپڑا، سبزی وغیرہ بیچنے والے تاجر۔ ایسے چھوٹے چھوٹے مال داروں کی تعداد سماج میں ہمیشہ زیادہ رہی ہے۔ اگر ہم ہندوستان کی مثال لیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ اس ملک کی بڑی تعداد چھوٹے چھوٹے کاروباریوں کی ہے۔

4۔ **دستی ورکنگ کلاس:** یہ سماج کا وہ طبقہ ہے جس کے پاس کسی قسم کا خاص ہنر نہیں ہے۔ اس طبقے کی تنخواہ ہمیشہ کم رہی ہے۔ اس طبقے کا جسمانی محنت کے کاموں میں زیادہ تر استعمال ہوتا ہے۔ اس طبقہ کی تعداد وقت کے ساتھ کم ہوتی جارہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسے جیسے نئی نئی مشینوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا اور تکنیکی ترقی ہوتی جائے گی، دستی یعنی ہاتھ سے کام کرنے والوں کی تعداد میں کمی ہوتی چلی جائے گی۔ مثلاً موجودہ دور میں سڑک، ریلوے وغیرہ کی صفائی میں اس قدر مشینوں کا استعمال ہونے لگا ہے کہ ہاتھ سے صفائی کرنے والوں کی تعداد میں کافی کمی آگئی ہے۔ اس لیے ویبر کا ماننا ہے کہ آنے والے وقتوں میں اس طبقہ کی تعداد کافی کم ہو جائے گی مشینوں کی ایجاد کی وجہ سے لوگ مشینوں کے استعمال کو ترجیح دینے لگیں گے۔

ویبر کے مطابق طبقے کا تعین میں جائیداد کے مالکانہ اور غیر مالکانہ حقوق کے علاوہ دوسرے عوامل کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ ویبر کا یہ ماننا ہے کہ بازار میں ایسے ہنر مند کارکن موجود ہیں، جس کے پاس مال و دولت نہیں ہے مگر ان کے پاس مختلف طرح کے تجربے اور ہنر ہونے کی وجہ سے بازار میں ان کی مانگ زیادہ ہے۔ کارل مارکس کلاس پولرائزیشن کی بات کرتا ہے جب کہ میکس ویبر نے سماج میں کوئی ایسا ثبوت نہیں دیکھا، جس کی بنیاد پر وہ کہہ سکے کی سماج میں کلاس پولرائزیشن ہو رہا ہے۔ البتہ ویبر یہ بات کہتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے مال داروں اور کاروباریوں کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ یہ وہ یہ بتاتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے کاروباریوں کا مقابلہ بڑی بڑی کمپنی سے پیدا ہوا جس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے کارباریوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ ویبر کا یہ بھی ماننا ہے کہ "وائٹ کلر درمیانی کلاس" کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ سرمایہ دارانہ کاروبار اور جدید قومی ریاست کو ایسے سمجھ دار لوگوں کے تنظیم کی ضرورت ہے جس میں بڑی تعداد میں منتظمین (Administrators) اور کلرک ملازم شامل ہوں۔ اگر ایسے لوگوں کا گروہ ہو گا تو کوئی بھی ادارہ اور صنعت کافی ترقی کرے گا۔ اس طرح میکس ویبر درجہ بندی کے تنوع (Diversification) کو دیکھتا ہے اور کارل مارکس کے خیالات کے برعکس وہ یہ پاتا ہے کہ سماج میں وائٹ

کلرمِڈل کلاس کی تعداد بڑھ رہی ہے نہ کہ سماج میں کلاس پولرائزیشن ہو رہا ہے۔

کچھ مارکسی نظریہ کے حامیوں کا یہ بھی ماننا ہے کہ کام کرنے والوں یعنی مزدوروں (Proletariate) کی ایک تحریک شروع ہو گی۔ میکس ویبر اس مارکسی نظریہ کو پوری طرح سے نکارتا ہے۔ میکس ویبر تجویز کرتا ہے کہ وہ افراد جو دستی کام کرتے ہیں جسے ہم مینول ورکر کہتے، وہ اپنے کلاس کے حالات سے خوش نہیں ہوں گے۔ وہ الگ الگ طریقے سے بغاوت مہیا کرسکتے ہیں۔ دستی ورکر اپنی ناراضگی کا اظہار کر سکتا ہے، قواعد کے مطابق کام کر وپر زور دے سکتا ہے اور صنعتی مشینوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ سخت کاروائی کی دھمکی دے سکتا ہے اور اپنے کلاس کے دوسرے افراد کو جمع کرکے یہ آواز لگا سکتا ہے کہ سرمایہ داری کو اکھاڑ پھینکو۔ لہٰذا سرمایہ داروں کے خلاف بغاوت چھڑ سکتی ہے۔ میکس ویبر یہ اعتراف کرتا ہے کہ اگر بازار کے عام حالات پر غور کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اجتماعی طبقاتی کاروائی کے لیے ایک بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔ لیکن میکس ویبر اسے صرف ایک امکان کے طور پر دیکھتا ہے، حتمی اور یقینی طور پر نہیں۔

ویبر کے مطابق حیثیت ایک دوسری اہم بنیاد ہے، جس پر سماج کو مختلف طبقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ انسانی گروہوں کے سماجی حیثیت کا اعلا ہونا ہرگز اس بات کی طرف اشارہ نہیں کرتا کہ ان کی مالی حیثیت اور سیاسی حیثیت بھی اعلا ہے۔ وہ سماجی حیثیت میں ہندوستانی ذات پات کے نظام کو پیش کرتا ہے کہ یہاں ایک گروہ جس کا تعلق برہمن طبقے سے ہے وہ حیثیت کے اعتبار سے سماجی درجہ بندی میں اعلا مقام رکھتا ہے۔ مگر یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ وہ سارے لوگ جو برہمن گروہ سے تعلق رکھتے ہیں ایک ہی معاشی طبقے کے ہوں۔ ان کے معاشی طبقے مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ایک معاشی طبقے سے تعلق رکھنے والے سارے لوگوں کی سماجی حیثیت الگ الگ ہو سکتی ہے۔

ویبر کے مطابق ورنا نظام میں برہمن کی سماجی حیثیت زیادہ ہے۔ لہٰذا یہ حقیقت ہے کہ سماجی درجہ بندی میں سب سے اعلا برہمن ہے۔ اس کے بعد شتری جو کہ حیثیت کی بنیاد پر سماجی درجہ بندی میں دوسرا مقام رکھتا ہے اور پھر اسی طرح ویشیہ اور شودر تیسرا اور چوتھا مقام رکھتے ہیں۔

ویبر کے یہاں حیثیت کا منفی تصور بھی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سماج میں چنڈال کی منفی سماجی حیثیت ہے۔ لہٰذا حیثیت کی بنیاد پر سماجی درجہ بندی میں ان کی جگہ صفر سے نیچے کی ہو گئی۔ جب کہ باقی تمام کی حیثیت مثبت نوعیت کی ہو گی۔

بالکل اسی طرح سماجی حیثیت میں اعلا مقام رکھنے کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ گروہ طاقت کے اعتبار سے بھی اعلا مقام کا مالک ہو۔

طاقت کی بنیاد پر بھی ویبر نے سماجی درجہ بندی کی ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ سماج کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرنے کی ایک بنیاد طاقت بھی ہو سکتی ہے۔ طاقت کا مطلب انسان یا گروہ کا اپنی مرضی سے کوئی کام کرنے کی اہلیت وصلاحیت خواہ اس کام کو کرنے میں اس کی مخالفت ہی کیوں نہ ہو۔

ویبر کہتا ہے کہ طاقت کی بنیاد پر بھی سماج کو مختلف گروہوں میں بانٹا جاسکتا ہے اور اس تقسیم کا تعلق پہلے کی دونوں طرح کی تقسیم سے بالکل علاحدہ اور آزاد ہو گی۔وہ گروہ جس کے پاس سیاسی طاقت زیادہ ہے۔اس درجہ بندی میں وہ اعلا مقام پر ہو گا جب کہ یہ بالکل ضروری نہیں کہ بازاری حیثیت اور مواقع زندگی کے اعتبار سے وہ اعلا درجے میں ہو یا سماجی حیثیت کے لحاظ سے اس کی حیثیت مثبت اور اعلا ہو۔بالکل اسی طرح اایک ایسا گروہ جو بازار یا مواقع زندگی کی بنیاد پر اعلا مقام رکھتا ہے۔طاقت کے اعتبار سے اسے بھی وہ اعلا مقام پر رکھے۔

ویبر کا یہ ماننا ہے کہ یہ تینوں بنیادیں بالکل الگ الگ ہیں۔ان تینوں کی بنیاد پر سماجی درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔یہ تینوں عوامل ایک دوسرے سے بالکل آزاد ہیں اور اپنے طریقے سے سماج کے ہر گروہ کے سماجی مقام کا تعین کرتے ہیں۔البتہ یہ ممکن ہے کہ یہ تینوں عوامل ایک دوسرے سے ملے ہوئے نظر آئیں۔مثلاً ایک شخص جو معاشی اعتبار سے مضبوط ہے عین ممکن ہے کہ طاقت کے اعتبار سے بھی اس کی حیثیت مضبوط ہو۔ٹھیک اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص مضبوط سیاسی طاقت حاصل کر کے اپنی معاشی حیثیت کو مضبوط کرلے۔اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ مثبت سماجی حیثیت کسی شخص کو معاشی اور سیاسی حصول میں مددگار اور معاون ثابت ہو۔

20.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعے میں ہم نے سماجی درجہ بندی کے تعلق سے ماہرین سماجیات کارل مارکس اور میکس ویبر کے نظریات کو جاننے کی کوشش کی ہے۔اس مطالعے میں ہم نے کارل مارکس کے حوالے سے یہ جانا کہ دنیا کے ہر سماج کے اندر دو گروہ ہوتے ہیں وہ مالک طبقہ اور مزدور طبقہ۔اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی جانا ہے کہ کارل مارکس نے سماج میں جتنے طبقے بتائے ہیں چاہے کسی بھی دور سے تعلق رکھتے ہوں ان سب کا تعلق مال و دولت سے ہے۔کارل مارکس کے مطابق ہر دور میں سماجی درجہ بندی کی وجہ ذرائع پیداوار پر کنٹرول ہونا اور نا ہونا ہے۔

اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ میکس ویبر کا نظریہ کارل مارکس کے نظریے سے کافی مختلف ہے۔میکس ویبر نے اپنے سماجی درجہ بندی کے مطالعے میں معاشی طبقہ، سماجی حیثیت اور سیاسی طاقت کو اہمیت دی ہے اور اس پر مختلف دلائل بھی پیش کیے ہیں۔ہم نے یہ بھی جانا ہے کہ ویبر کی درجہ بندی کے اس نظریے کو تین جزو والا نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔میکس ویبر نے کچھ جگہوں پر کارل مارکس کے نظریے سے اتفاق کیا ہے مگر اکثر جگہوں پر اتفاق نہیں کیا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- سماجی درجہ بندی کے تعلق سے مارکس کا نظریہ کیا ہے؟
- سماجی درجہ بندی کے حوالے سے میکس ویبر کا کیا نظریہ ہے؟
- سماجی درجہ بندی میں میکس ویبر نے کن کن باتوں کو اہمیت دی ہے؟

20.6 کلیدی الفاظ(Key Words)

- **تین چیزوں والا نظریہ(Trinitarian View)** : میکس ویبر کے نظریے کو کہا جاتا ہے۔
- **پری میٹو کمیونزم(Primitive Communism)**: کارل مارکس کے مطابق یہ انسانی سماج کا ابتدائی دور کہلاتا ہے۔اس دور میں کوئی طبقہ نہیں پایا جاتا تھا۔سب برابر تصور کیے جاتے تھے۔لہٰذا اس دور کو بغیر طبقے(Class Less)کا دور کہا جاتا ہے۔
- **سرف(Serf)** : جاگیر دارانہ دور میں کھیتوں پر کام کرنے والے مزدوروں کو سرف کہا جاتا ہے۔
- **بورزوازی(Bourgeoisie)**: سرمایادارانہ دور کے مال دار کو بورزوازی کہا جاتا ہے۔ان کا پیداوار اور پیدا کرنے والے پر کنٹرول ہوتا ہے۔
- **پرولے ٹاریٹ(Proletariate)**: سرمایہ دارانہ دور کے مزدور کو پرولے ٹاریٹ کہا جاتا ہے،ان کا پیداوار پر کوئی حق نہیں ہوتا۔

20.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

20.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer type Questions)

1۔ مارکسسٹ نظریہ کی ابتدا کس ماہر ماجیات سے ہوتی ہے؟

(a) ایمائل درکھائم

(b) میکس ویبر

(c) کارل مارکس

(d) اگست کامٹ

2۔ مارکسسٹ نظریہ کے مطابق ہر سماج کے اندر دو اہم گروپ ہوتے ہیں، مندرجہ ذیل میں سے کون صحیح ہے؟

(a) حکمراں کلاس

(b) سبجیکٹ کلاس

(c) aاورbدونوں صحیح ہے

(d) a اورbدونوں غلط ہے

3۔ حکمراں کلاس ہمیشہ سبجیکٹ کلاس کا استحصال کرتا ہے، مندرجہ ذیل میں سے کس کا ماننا ہے؟

(a) اگست کامٹ

(b) ایمائل درکھائم

(c) ٹالکٹ پارسنس

(d) کارل مارکس

4۔ مندرجہ ذیل میں سے کس نظریہ کے مطابق کلاس ایک سماجی گروہ ہے جس کے ہر فرد کا پیداوار یا پیداوار کے ذرائع (Forces of Production) سے ایک ہی طرح کا رشتہ ہوتا ہے؟

(a) فنکسنلسٹ نظریہ

(b) انٹیریکسیونسٹ نظریہ

(c) مارکسسٹ نظریہ

(d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ مارکسسٹ کے مطابق سرمایہ دارانہ دور میں سماج دو طبقوں میں منقسم ہے؟

(a) بورزواجی

(b) پرولے ٹاریٹ

(c) aاورbدونوں صحیح ہے

(d) a اورbدونوں غلط ہے

6۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کے نظریہ کو کارل مارکس کے نظریہ کا اصلاحی یا متبادل نظریہ کہا جاتا ہے، سماجی طبقہ بندی کے حوالے سے۔

(a) اگست کامٹ

(b) میلون ایم۔ لومین

(c) فریڈ ایگن

(d) میکس ویبر

7۔ سماجی درجہ بندی کے تین جزوالا نظریہ (Trinitarian View) کی تشکیل کس ماہر سماجیات نے کیا۔

(a) کارل مارکس

(b) میکس ویبر

(c) بیری ایم۔ جانسنس

(d) ایس۔ ایف۔ نڈال

8۔ ویبر نے سرمایہ دارانہ سماج میں کتنے طبقوں کا ذکر کیا ہے۔

(a) تین

(b) چھ

(c) سات

(d) چار

9۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کا ماننا ہے کہ سماج میں حیثیت پانے کے لیے دولت شرط نہیں ہے۔

(a) فریڈریگن

(b) میلون ایم۔ ٹومین

(c) کارل مارکس

(d) میکس ویبر

10۔ قدیم سماج (Ancient Society) میں سماج کتنے طبقے میں بٹا ہوا تھا۔

(a) مالک (Master)

(b) غلام (Steve)

(c) پرولے ٹاریٹ

(d) a اور b دونوں صحیح ہے

20.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. جاگیردارانہ نظام میں سماجی درجہ بندی پر مضمون لکھیے۔
2. کارل مارکس کے حوالے سے حکمراں کلاس اور سبجیکٹ کلاس پر مضمون لکھیے۔
3. سرمایہ دارانہ سماج میں میکس ویبر کے تجویز کردہ چار طبقوں پر مضمون لکھیے۔
4. ویبر کا کلاس تصور مارکس کے کلاس تصور سے کس طرح مختلف ہے اس پر مضمون لکھیے۔

(Long Answer type Questions) طویل جوابات کے حامل سوالات 20.7.3

1. سماجی درجہ بندی کیا ہے، کارل مارکس کے حوالے سے اس پر مضمون لکھیے۔
2. سماجی درجہ بندی کیا ہے، میکس ویبر کے حوالے سے مضمون لکھیے۔
3. سماجی درجہ بندی میں کارل مارکس اور میکس ویبر کے نظریہ میں فرق پر مضمون لکھیے۔
4. قدیم سماج اور سرمایہ داری سماج کے حوالے سے سماجی درجہ بندی کو سمجھائیے۔

(Suggested Books for Further Readings) مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں 20.8

1. Douglas V. Porpora, The Concept of Social Structure, Greenwood Press, New York, Westport Connecticut London, 1987.
2. Jeffrey C. Allexander, Gary T. Marx and Chiristine W. Williams, Self Social Structure and Beliefs Explorations in Sociology, University of California Press, Berkeley Los Angeles London, 2004.
3. Nan Lin, Social Capital A Theory of Social Structure and Action, Structural Analysis in the Social Sciences, Cambridge University Press, Cambridge, England, 2001.
4. S. F. Nadal, The Theory of Social Structure, Chohen and Wart Place of Publication, London, 1957.
5. Vidya Bhushan and D. R. Sachdeva, An Introduction to Sociology, Kitab Mahal, Allahabad.
6. Manvendra Pratap Sing, Sociology an Introduction, Jawahar Publishers and Distributors, New Delhi.

اکائی 21۔ سماجی تبدیلی: تصور اور تبدیلی کے عوامل

(Social Change: Concept and Factors)

اکائی کے اجزا

21.0 تمہید

21.1 مقاصد

21.2 سماجی تبدیلی: معنی و مفہوم

21.3 سماجی تبدیلی کے اسباب

21.4 سماجی تبدیلی کے طریق

21.5 اکتسابی نتائج

21.6 کلیدی الفاظ

21.7 نمونہ امتحانی سوالات

21.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

21.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

21.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

21.8 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

21.0 تمہید (Introduction)

تبدیلی ایک بہت وسیع تصور ہے اور یہ ایک مستقل ہونے والا عمل ہے جو دنیا کی ساری چیزوں میں ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ہر قسم کی تبدیلی کو ہم سماجی تبدیلی کا نام نہیں دے سکتے، جیسے جسمانی ارتقایا موسموں کی تبدیلی کو ہم سماجی تبدیلی نہیں کہہ سکتے۔ سماجیات میں ہم سماجی تبدیلی (Social Change) کا مطالعہ کرتے ہیں۔ سماجی تبدیلی سماجی رشتوں اور سماجی ڈھانچے مثلاً انسان کے آپسی تعلقات، معیارات، حیثیت، رول، اور دیگر عناصر میں ہونے والی تبدیلی کو کہا جاتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سماجی ڈھانچے کے عناصر میں تبدیلی ہی سماجی تبدیلی ہے۔ یہ تبدیلی سماج میں ہمہ گیر ہوتی ہے۔

سماجی تبدیلی مختلف اندرونی اور بیرونی اسباب سے ہوتی ہے مثلاً حیاتیاتی تبدیلی، تمدنی تبدیلی، تکنیکی تبدیلی وغیرہ۔ ان میں تبدیلیوں کی وجہ سے انسان کے آپسی رشتے اور انسانی رشتے اس کے آس پاس کی اشیا سے تبدیل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر تکنیکی تبدیلی (Technological Change) کی وجہ سے انسانی زندگی بہت متاثر ہوئی ہے، اور انسانی رشتوں میں بہت تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ موبائل فون کے عام ہونے سے لوگوں کے آپسی تعلقات اور تعلقات کی نوعیت دونوں میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اسی طرح سے سوشل میڈیا نے انسانی عادات و اطوار اور رشتوں پر گہرا اثر ڈالا ہے اور ان میں تبدیلی کا باعث ہے۔ ہم ان کی تفصیل آئندہ صفحات میں جاننے کی کوشش کریں گے۔

21.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مقصد سماجی تبدیلی کے معنی اور مفہوم کو واضح کرنا ہے۔ اس کے مطالعے سے آپ کو سماجی تبدیلی کے معنی اور اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے، نیز مختلف مفکرین کی اس تصور کے بارے میں رائے جاننے میں مدد ملے گی۔ اس اکائی کا مقصد یہ بھی ہے کہ آپ کو سماجی تبدیلی کے اسباب مثلاً آبادیاتی اسباب، سائنسی اور تکنیکی اسباب، تعلیمی، تہذیبی، سیاسی اور معاشی اسباب وغیرہ سے آگاہ کیا جا سکے۔ اس اکائی کا مطالعہ آپ کو یہ بھی بتائے گا کہ مختلف سماجوں میں سماجی تبدیلی کی رفتار اور سمت کیا ہوتی ہے۔ اس میں سماجی تبدیلی کے مختلف طریق (Processes) مثلاً سنسکرتیانا(Sanskritization)، مغربیانا(Westernization)، جدید یانا(Modernization)، شہریانا(Urbanization) اور صنعتیانا(Urbanization) کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اس کے مطالعے سے ہندوستانی سماج میں ہونے والی مختلف سطح اور نوعیت کی تبدیلیوں کے بارے میں معلومات ہوگی۔ نیز اس کے مطالعے سے آپ یہ بھی جان سکیں گے کہ مختلف طریق نے یہاں کے لوگوں کے عادات و اطوار، مذہبی رسومات اور مختلف سماجی اداروں پر اجمالی طور سے کیا اثرات ڈالے ہیں۔

21.2 سماجی تبدیلی: معنی و مفہوم (Social Change: Meaning and Definition)

سماجی تبدیلی سماجی رشتوں ، سماجی اداروں، سماجی درجہ بندی اور تمدنی عناصر میں تبدیلی کا نام ہے۔ سماج میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ کچھ تبدیلیاں بہت تیز ہوتی ہیں جب کہ کچھ تبدیلیوں کی رفتار نسبتاً کم ہوتی ہے۔ تیز رفتار سے ہونے والی تبدیلی مثلاً تکنیکی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والی سماجی تبدیلیاں ، جب کہ کم رفتار سے ہونے والی تبدیلی جیسے شہریانا (Urbanization) اور تمدنی تبدیلی وغیرہ ہے۔ اسی طرح سے سماجی تبدیلیوں میں کچھ تبدیلیاں ایسی ہوتی ہیں جسے انسانی سماج جلدی سے اپنالیتا ہے، جب کہ کچھ تبدیلیوں کو وہ آسانی سے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ انسانی تبدیلی کی رفتار کسی سماج میں زیادہ تیز، تو کسی میں کم، اور کسی میں بہت کم ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہ تبدیلی ایک ہی سماج میں کسی وقت میں زیادہ تیز، کسی میں کم، اور کسی وقت میں بہت کم ہوتی ہے۔ سماج جیسے جیسے ارتقائی مراحل طے کرتا ہوا پیچیدگی کی طرف بڑھتا ہے اس میں سماجی تبدیلی کی رفتار تیز ہوتی جاتی ہے۔

سماجی تبدیلی کو دو سطحوں پر دیکھا جاتا ہے۔ ایک وہ تبدیلی جو سماج میں چھوٹی چھوٹی چیزوں میں واقع ہوتی ہے مثلاً ، روز مرہ کی زندگی میں لوگوں کے آپسی ملنے جلنے کے طور طریقے جنہیں انگریزی میں Micro Social Change کہا جاتا ہے۔ دوسری وہ تبدیلی جو وسیع پیمانے پر ہوتی ہے اور سماج کے بہت سے حصوں کو متاثر کرتی ہے جیسے جدیدیانا کا طریق (Modernization) جسے انگریزی میں "Macro Social Change" کہا جاتا ہے۔

سماج میں ہونے والی تبدیلیاں پورے سماج میں ایک رفتار کے ساتھ نہیں ہوتیں بلکہ سماج کے کچھ حصے میں تبدیلی کی رفتار تیز ہو سکتی ہے جب کہ یہ ممکن ہے کہ اسی سماج کے دوسرے حصے میں تبدیلی ہو ہی نا۔ عموماً یہ مانا جاتا ہے کہ تبدیلی سماج کے مادی عناصر میں پہلے ہوتی ہے جب کہ سماج کے غیر مادی عناصر میں تبدیلی دیر سے واقع ہوتی ہے۔ جس کے نتیجے میں سماج کے مادی اور غیر مادی عناصر میں پرانا توازن برقرار نہیں رہتا۔ اسی کو ولیم۔ ایف۔ آگبرن نے کلچرل لیگ (Cultural Lag) کا نام دیا ہے۔

اب ہم سماجی تبدیلی کی کچھ تعریفات جو مختلف ماہرین سماجیات نے اپنی طرح سے بیان کی ہیں ان کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

لونڈبرگ (Lundberg) کے مطابق "سماجی تبدیلی سے مراد انسان کے باہمی تعلقات اور تعامل کے قائم شدہ طور طریقوں میں تبدیلی ہے" ۔ بالکل اسی طرح کی تعریف **جڈسن۔ آر۔ لینڈیس (Judson R. Landis)** نے بیان کی ہے۔ اس کے مطابق "سماجی تبدیلی کا مطلب سماجی تعلقات کی ساخت (Structure) اور اس کی کارکردگی (Functioning) میں تبدیلی ہے" ۔

مندرجہ بالا دونوں تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر طرح کی تبدیلی کو ہم سماجی تبدیلی کا نام نہیں دے سکتے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ سماجی تبدیلی دراصل انسان کے آپسی تعلقات میں تبدیلی، انسانی تہذیب و معاشرت میں تبدیلی، سماجی اداروں، سماجی درجہ بندی اور تمدنی عناصر میں تبدیلی کو کہتے ہیں۔ انسانی جسم اور موسموں میں تبدیلی کو کسی بھی طرح سماجی تبدیلی نہیں قرار دیا جا سکتا، ہاں ان میں

تبدیلی بالواسطہ یا بلاواسطہ سماجی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

21.3 سماجی تبدیلی کے اسباب(Factors of Social Change)

ماہرین سماجیات نے سماجی تبدیلی کا مطالعہ کرتے وقت مختلف اسباب کی نشاندہی کی ہے۔ان اسباب کو ہم درج ذیل میں ایک ایک کرکے جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے:

آبادیاتی اسباب(Demographic Factors)

انسانی آبادیات کا تعلق انسانی آبادی کی ساخت اور اس کی سائز سے ہوتا ہے ۔ آبادیات(Demography) میں آبادی کی بناوٹ،اس کی تقسیم، شرح اموات، شرح پیدائش، بیماری کی شرح، شرح نقل مکانی وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ان میں سے کسی ایک میں بھی تبدیلی سماجی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

آبادیاتی مطالعے ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ آبادی میں تبدیلی کا گہرا تعلق سماج کی معیشت اور تہذیبی عناصر سے ہے۔وہ سماج جہاں آبادی کا تناسب ان کے ذرائع سے زیادہ ہے وہاں لوگوں میں غربت، ناخواندگی، بیماری وغیرہ زیادہ پائی جاتی ہے۔کوئی ایسا سماج جہاں آبادی کا تناسب وہاں کے ذرائع سے زیادہ ہو اگر اس کی آبادی میں کمی واقع ہوتی ہے تو وہاں کے لوگوں میں غربت، ناخواندگی اور بیماری وغیرہ کے مسائل کم ہوتے ہیں۔ نتیجتاً وہاں کے لوگوں کی طرز زندگی میں خاطر خواہ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔اسی طرح اگر کسی سماج کی آبادی بڑھتی ہے تو وہاں کے لوگوں میں بہت سے سماجی مسائل پیدا ہوتے ہیں اور اس سے ان کی طرز زندگی اور آپسی رشتوں میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

اسی طرح نقل مکانی(Migration) کا اثر ان دونوں جگہوں' جہاں سے لوگ نقل مکانی کرتے ہیں اور جہاں جا کر بس جاتے ہیں، پر پڑتا ہے۔مثال کے طور پر ہندوستان میں وہ بڑے شہر جہاں پر روزگار اور تعلیم کی غرض سے لوگ نقل مکانی کرکے سکونت اختیار کرتے ہیں وہاں کے رہن سہن پر ان کا اثر اور ان کے اوپر وہاں کے رہن سہن کا اثر ہوتا ہے۔وہ شہر جہاں لوگوں کی آمد زیادہ ہوتی ہے، مختلف مسائل کا سامنا کرتے ہیں۔ شہری سہولیات پر دباؤ ایک عام مسئلہ بن کر ابھرتا ہے۔مثال کے طور ایک شہر جس کے پانی کی فراہمی کی طاقت دس لاکھ لوگوں کی ہے وہاں پانچ لاکھ لوگ مزید آکر بس جائیں تو یہاں پر پانی کی قلت لازمی طور پر ہوگی اور یہ ایک شہری مسئلہ بن کر سامنے آئے گا۔اسی طرح ایک شہر جس کے پاس ایک مخصوص تعداد کے لیے ذرائع آمد ورفت ہے اگر وہاں مزید لوگ آجائیں تو یہ ذرائع ناکافی ثابت ہوتے ہیں اور لوگوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسی طرح وہ علاقے جہاں سے لوگ نقل مکانی کرتے ہیں وہاں کی آبادی کی بناوٹ اور سائز میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔یہ تبدیلی مزید مختلف تبدیلیوں کا باعث بنتی ہے۔ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ روزگار کی تلاش میں شہروں کی طرف نقل مکانی زیادہ ترمرد کرتے ہیں۔وہ دیہی علاقے جہاں سے لوگ شہروں کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں وہاں کی آبادی کی بناوٹ، سائز اور لوگوں کے رول میں تبدیلی واقع

ہوتی ہے۔ مردوں کے چلے جانے بعد وہ بہت سے کام جو پہلے مرد کیا کرتے تھے عورتوں کو کرنا پڑتا ہے۔ جیسے بازار سے خرید و فروخت، بچوں کے اسکول سے متعلق کام اور کھیتی باڑی سے جڑے ہوئے کام جو عموماً مرد کے ذمے تصور کیا جاتا ہے، عورتوں کو کرنا پڑتا ہے۔

سائنسی اور تکنیکی اسباب(Scientific and Technological Factors)

سائنسی اور تکنیکی ترقی نے پوری دنیا میں انقلابی تبدیلی برپا کی ہے۔ تکنیکی ترقیوں کا دارومدار نئی ایجادات اور کھوج پر ہے۔ تکنیکی ایجادات سماجی تبدیلی کا اہم سبب ہوتے ہیں۔زرعی سماج میں تکنیکی ایجادات نے کافی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والے آلات نے کسان اور مزدوروں کے درمیان رشتوں کو تبدیل کیا ہے۔مثلاً ٹریکٹر (Tractor) کے استعمال نے کھیتی باڑی کے تیئں کام کی رفتار کو تیز کیااور انسانی محنت جو پہلے زیادہ صرف ہوا کرتی تھی اسے بھی کم کیا۔ چنانچہ کھیتی میں استعمال ہونے والے مزدوروں کی تعداد میں کافی کمی ہوئی۔ نیز مزدوروں اور کسانوں کے آپسی رشتوں میں تبدیلی واقع ہوئی۔

تکنیکی اور سائنسی ترقی نے صنعتی انقلاب کو جنم دیا۔ اس کی وجہ سے پیداوار میں اضافہ ہوا اور جدید بازار کا تصور سامنے آیا۔ اس تصور نے بہت سے نئے رول اور مواقع فراہم کیے۔ اس نئے رول اور مواقع نے روایتی تقسیم کار(Division of Labour) کی بنیاد کو بدل دیا۔ روایتی تقسیم کار کی بنیاد جنس اور عمر رہی ہے جب کہ نئے رول کی بنیاد اختصاص(Specialization) ہے۔ لہٰذا نئے تقسیم کار کے مطابق کسی بھی جنس کا فرد اگر اس کے پاس کسی پیشے کے مطابق اہلیت اور اختصاص ہے تو وہ اسے اپنا سکتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اسی طرح تکنیکی اور سائنسی ترقی نے کام کو جلدی کرنے اور کم محنت میں مکمل کرنے کی سہولت فراہم کی جس کے نتیجے میں لوگوں کی گروہی زندگی میں تبدیلی واقع ہوئی۔

موجودہ دور میں سب سے زیادہ تیز اور نمایاں تکنیکی ترقی ڈیجیٹل(Digital) ترقی ہے۔ کمپیوٹر اور اسمارٹ فون تک عوام کی رسائی بہت زیادہ سماجی اور تمدنی تبدیلی کا سبب بنی ہے۔ انٹرنیٹ کی ایجاد سے لوگوں کی معلومات میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ کسی بھی طرح کی نئی جانکاری لوگوں تک بہت تیز رفتار کے ساتھ پہنچ رہی ہے۔ معلومات کی فراہمی نے سماجی ساخت میں کافی تبدیلی پیدا کی۔ سماج کی عمودی وحدت (Vertical Unity) افقی وحدت (Horizontal Unity) میں تبدیل ہو گئی۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے دور دراز بیٹھے ہوئے ہم فکر لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور، اور وہ سماج جو پہلے عمودی وحدت کے لیے جانا جاتا تھا افقی وحدت میں تبدیل ہو گیا۔

طبیعاتی اور ماحولیاتی اسباب (Physical and Environmental Factors)

جغرافیائی اور ماحولیاتی تبدیلی سماجی تبدیلی کے اہم اسباب میں سے ہے۔ موسم میں تبدیلی، طوفان، زلزلے، سیلاب وغیرہ انسانوں کے رہن سہن اور ان کی طرز زندگی میں تبدیلی کا باعث ہوتے ہیں۔ موسم کے حساب سے انسان اپنا گھر بناتا ہے اور اپنی غذا کا تعین کرتا ہے۔ مثلاً نشیبی علاقے جہاں سیلاب کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں وہاں کے لوگوں کا گھر ان لوگوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے جو برفیلے یا میدانی

علاقوں میں رہتے ہیں۔اسی طرح ان کی غذا بھی دوسرے علاقے کے لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔

انسان کی ضرورتوں کی تکمیل کے طریقے باہری ماحول طے کرتا ہے۔ نتیجتاً انسان کے برتاؤ کا تعین اسی حساب سے ہوتا ہے۔اگر کسی علاقے میں جغرافیائی یا ماحولیاتی تبدیلی رونما ہوتی ہے تو یقیناً اس کا اثر وہاں کے لوگوں کی طرز زندگی اور رہن سہن کو متاثر کرتا ہے۔

تعلیمی اسباب (Educational Factors)

تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک بنیادی سبب ہے۔اس کی وجہ سے لوگوں کے سوچنے سمجھنے اور فیصلہ لینے کی استطاعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تعلیم کی وجہ سے لوگوں کو مختلف معلومات میسر ہوتی ہے جو لوگوں کی روز مرہ زندگی میں ان کے طور طریقوں میں تبدیلی لاتی ہے۔ تعلیم سے لوگوں کی سماجی حیثیت بدلتی ہے جس کا عکس ان کے رہن سہن اور آپسی رشتوں میں دکھائی دیتا ہے۔ تعلیم کے ہی نتیجے میں مختلف پسماندہ طبقات نے اپنے حقوق کو پہچانا اور ان کو حاصل کرنے کے لیے راہیں تلاش کیں جو ہندوستانی پس منظر میں نمایاں سماجی تبدیلی ہے۔

معاشی اسباب (Economic Factors)

معاشی ادارے میں تبدیلی سماجی تبدیلی کا ایک اہم سبب مانا جاتا ہے۔ سماج کا معاشی نظام سماج کے دوسرے عناصر پر اثر ڈالتا ہے مثلاً اگر کسی سماج کی معیشت زرعی نظام پر مبنی ہے تو اس سماج کے لوگوں کے آپسی تعلقات اور رہن سہن اس سماج سے بالکل مختلف ہوں گے جس کی معیشت صنعتی نظام پر ہو۔ اسی طرح وہ سماج جس کی معیشت جانوروں کو پالنے اور پھلوں کو جمع کرنے پر ہو ان کا رہن سہن اور آپسی تعلقات دوسرے سماج جس کی معیشت اس کے علاوہ ہو گی، سے مختلف ہو گی۔

سیاسی اسباب(Political Factors)

ریاست ایک با اختیار ادارہ ہوتا ہے اس میں تبدیلی سماجی رشتوں میں تبدیلی کا باعث ہوتی ہے۔ ریاست مختلف قوانین بنا سکتی اور پرانے قوانین ختم کر سکتی ہے جس کے نتیجے میں سماجی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ مثلاً ہندوستان میں بچہ شادی، بیوہ شادی، طلاق، وراثت، اور چھوا چھوت سے متعلق قوانین بنائے گئے جنہوں نے سماج پر گہرا اثر مرتب کیا اور یہ قوانین بہت سی سماجی تبدیلیوں کا باعث بنے۔ سماجی تبدیلی کی رفتار اور سمت کا تعین ان لوگوں کی سوچ اور سمجھ سے بھی ہوتا ہے جو اقتدار پر قابض ہوتے ہیں اور ریاست کو چلاتے ہیں۔

تہذیبی اسباب (Cultural Factors)

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ہمارے عقائد اور سماجی اداروں کے درمیان گہرا رشتہ ہوتا ہے۔ ہمارے اقدار، سماجی رشتے اور سماجی ادارے ہماری تہذیب کے بنیادی عناصر ہیں۔ سماجی اور تہذیبی پہلو ایک دوسرے سے بہت مربوط ہیں۔ لہٰذا تہذیب میں کسی بھی طرح کی تبدیلی سماج میں تبدیلی کا باعث ہوتی ہے۔

سماجی نظام تہذیبی اقدار کی پیداوار ہوتا ہے۔ لہٰذا تہذیبی اقدار سماجی تبدیلی کی سمت، رفتار اور حد کا تعین کرتی ہیں۔ تہذیبی

تبدیلی کے دو بنیادی عوامل ہیں۔ایک یہ کہ تہذیب میں تبدیلی نئی ایجادات اور کھوج کی وجہ سے ہوتی ہے مثلاً یہ کھوج کہ کووڈ-19 (Covid-19)لوگوں سے ہاتھ ملانے، قریب سے ملنے اور بھیڑ بھاڑ کی جگہوں پر اکٹھا ہونے سے پھیل سکتا ہے۔اس کھوج نے لوگوں کے ملنے جلنے کے طور طریقوں میں تبدیلی پیدا کی ہے اور لوگ جس طرح سے پہلے ایک دوسرے سے ملتے تھے اب اس طرح سے نہیں ملتے۔ دوسرے یہ کہ تہذیبی اقدار میں تبدیلی دو تہذیبی گروہوں کے آپسی ملاپ سے ہوتی ہے جو سماجی تبدیلی کی وجہ بنتی ہے۔مثال کے طور پر شہروں کی طرف لوگوں کی نقل مکانی نے مختلف تہذیبی گروہوں کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع فراہم کیا۔ مختلف تہذیبی گروہوں کے میل جول کے نتیجے میں یہ گروہ ایک دوسرے کی تہذیب سے متاثر ہوئے اور ایک نئی تہذیب کا وجود ہوا جو مختلف تہذیبی عناصر کا مجموعہ ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی سماجی زندگی میں تبدیلی واقع ہوئی۔

اسی طرح سے وہ تہذیبی گروہ جو شہروں میں رہ کر واپس اپنے وطن جاتے ہیں اپنے ساتھ تہذیبی طور طریقے اور عادات واطوار لے کر جاتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کی عادات واطوار اور طرز زندگی پر اثر ڈالتے ہیں۔اس اثر کے نتیجے میں وہاں کے لوگوں کی تہذیب اور طرز زندگی میں تبدیلی واقع ہوتی ہے جو سماجی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

مذکورہ بالا اسباب انفرادی طور سے اور کبھی کبھی ایک دوسرے سے مل کر انسانی سماج میں تبدیلی لاتے ہیں۔

21.4 سماجی تبدیلی کے طریق(Processes of Social Change)

ماہرین سماجیات نے اپنی ذاتی مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر سماجی تبدیلی کے کچھ طریق بیان کیے ہیں جن کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے:

سنسکرتیانا (Sanskritization)

اس اصطلاح کا استعمال سب سے پہلے ہندوستان کے مشہور ماہر سماجیات ایم۔این۔سری نواس(M.N.Srinivas) نے کیا ہے۔ یہ اپنی کتاب "جدید ہندوستان میں سماجی تبدیلی(Social Change in Modern India) " ، میں اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ سنسکرتیانا ”ایک طریق ہے جس کے ذریعے ایک چھوٹی ذات یا قبیلہ یا کوئی گروہ اپنے رسم ورواج، اور عقائد کو چھوڑ کر اعلا ذات والوں کے طریقہ زندگی کو اپناتا ہے“۔

یہ ایک طریق (Process) ہے جس سے مراد نچلی ذاتوں کا اعلا ذات والوں کے عادات ورسومات کو اپنانا ہے تاکہ وہ ذات کی درجہ بندی میں اونچا مقام حاصل کر سکیں۔سری نواس نے اس طریق کو ہندوستانی پس منظر میں تمدنی حرکت پذیری کی وضاحت کے لیے استعمال کیا ہے۔ سری نواس نے جنوبی ہند کی ایک جگہ، کورگ (Coorgs) کا مطالعہ کیا اور یہ دیکھا کہ نچلی ذات والوں نے ذات کی درجہ بندی میں اپنی حیثیت اور مقام کو اونچا کرنے کے لیے اعلیٰ ذات کے رہن سہن اور ان کے طور طریقوں کو اپنایا، اور ساتھ ہی ساتھ اپنے

وہ طور طریقے چھوڑ دیے جسے اعلا ذات والے ناپاک سمجھتے تھے۔ مثلاً انہوں نے پہننے اوڑھنے، کھانے پینے اور مذہبی عقائد ورسومات میں ان کے طور طریقے اپنائے اور خود گوشت اور شراب وغیرہ ترک کر دیا۔ اپنے اس عمل سے وہ ایک نسل کے بعد ذات کی درجہ بندی میں اعلا مقام کا دعویٰ کرنے لگے۔

سنسکرتیانے کا طریق کم و بیش پورے ہندوستان میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کے تحت کسی بھی سماجی اکائی میں موجود نچلی ذات کے لوگ اس ذات کے طور طریقے اپناتے ہیں جنہیں وہ اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اس تصور کے تحت کوئی ضروری نہیں کہ صرف برہمنوں کی طرز زندگی اپنائی جائے، بلکہ وہ کوئی بھی ذات ہو سکتی ہے جسے اس سماجی اکائی میں مختلف اسباب کے بنا پر بہتر تصور کیا جاتا ہو۔ اس طریق نے بلاشبہ ان لوگوں کی سماجی حیثیت کو بڑھایا جنہوں نے اپنے سے بہتر ذات کے طور طریقے اپنائے۔ مگر ذات پات کی بنیاد پر سماجی درجہ بندی کے نظام میں ان کی جگہ وہی رہی جو پہلے تھی۔

شہریانا (Urbanization)

شہریانا سماجی تبدیلی کا ایک اہم طریق ہے۔ اس سے مراد لوگوں کا دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی کرنا ہے جس کے نتیجے میں دیہی آبادی کے مقابلے میں شہری آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ تھامسن وارین (Thompson Warren) کے مطابق شہریانا لوگوں کا ان کمیونٹی سے جن کی معیشت زراعت پر مبنی ہے ان کمیونٹی کی طرف ہجرت ہے جن کی معیشت سرکاری نوکریاں، تجارت، صنعتی پیداوار یا اس سے متصل پیشوں پر ہے۔

شہریانا کی وجہ سے لوگ صرف گاؤں سے شہروں کی طرف ہجرت یا زرعی معیشت سے تجارت اور نوکریوں جیسا پیشہ ہی نہیں اپناتے، بلکہ اس کی وجہ سے ہجرت کرنے والوں کے اقدار، عقائد، اطوار اور ان کے رہن سہن کے طور طریقوں میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ لوگ تعلیم، حفظان صحت کے انتظامات، معیشت اور تجارت کے مواقع،، شہری سہولیات وغیرہ کی وجہ سے شہروں کی طرف ہجرت کرتے ہیں جس کے نتیجے میں سماجی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

جدیدیانا (Modernization)

جدیدیانا تبدیلی کا ایک طریق (Process) ہے جس کے مختلف پہلو ہیں۔ مختلف سطحوں پر اس کا عمل جاری رہتا ہے۔ فرد، گروہ اور سماج کی سطح پر ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ماہرین سماجیات جدیدیانا کے طریق کو انسان کی طرز زندگی میں تبدیلی کے طور پر دیکھتے ہیں۔ جدیدیانا کی اصطلاح سے مراد وہ سماجی تبدیلی ہے جو انسانی اقدار اور اس کی سوچ میں پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی نفسیاتی اور اقدار کی وہ تبدیلی جو اجتماعیت سے انفرادیت، مقدس سے سیکولر، مخصوص سے عمومیت اور مافوق الفطرت سے دنیوی زندگی اور عقلیت کی طرف ہوتی ہے، اسے جدیدیانا کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اس سماجی تبدیلی کی بنیاد عقلیت (Rationality) ہوتی ہے۔الاٹس (Alatas) کے مطابق جدیدیانا ایک طریق ہے جس کے ذریعے جدید سائنسی علم کا تعارف سماج میں ہوتا ہے اور اس کا بنیادی مقصد ایک اطمینان بخش زندگی کا حصول ہے۔ رسٹو اور وارڈ (Rustow and Ward) نے بھی اسی طرح کی تعریف بیان کی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اس طریق (جدیدیانا) کی بنیاد یہ ہے کہ تمام طرح کے انسانی معاملات میں سائنسی مزاج کا استعمال کیا جائے۔

مذکورہ دونوں تعریفات کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جدیدیانا سماجی تبدیلی کا ایک ایسا طریق ہے جس کا بنیادی عنصر یہ ہے کہ انسانی معاملات میں جامد تقلید اور اوہام کے مقابلے میں عقل، سائنس اور تکنیک کو استعمال کیا جائے۔ اس طریق نے فرد اور گروہ کے سوچنے سمجھنے، رہن سہن، روایات اور سماجی اداروں کے تئیں ان کے رویوں میں بنیادی تبدیلی پیدا کی ہے یہ تبدیلی انسان کے آپسی رشتوں اور سماجی اداروں میں وسیع پیمانے پر دکھائی دیتی ہے۔ سماجی ادارے مثلاً خاندان، شادی، مذہب، ذات اور برادری وغیرہ کے متعلق انسانی سوچ میں کافی تبدیلی آئی ہے۔

جدیدیانا کی درج ذیل چند اہم خصوصیات ہیں:

- سائنسی مزاج(Scientific Nature)
- عقلیت پسند(Rational)
- سیکولرازم(Secularism)
- خود اکتسابی مزاج (Achievement Orientation)
- ذات، مذہب، علاقہ، زبان اور رشتوں کے مقابلے میں قومی مفاد کی تاکید
- کھلے سماج کی تخلیق اور متحرک شخصیت کی تعمیر

صنعتیانا (Industrialization)

صنعتیانا سماجی تبدیلی کا ایک طریق (Process) ہے جس کے ذریعے سماج کی معیشت زراعت سے مشینی پیداوار میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس میں عام طور سے مزدوروں کی جگہ مشین سے کام لیا جاتا ہے اور پیداوار کی کثرت ہوتی ہے۔ صنعتیانا کی دوسری خصوصیات میں تیز معاشی ترقی، مہارت کی بنیاد پر تقسیم کار اور جدید تکنیکی آلات کا استعمال ہے۔

صنعتیانا کے اہم اثرات میں شہری آبادی میں اضافہ، دیہاتوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی اور شہروں میں مزدور طبقے کا زیادہ تعداد میں اکٹھا ہونا ہے۔ ان اثرات کی وجہ سے شہروں میں نئے نئے مسائل دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مثلاً شہروں میں بھیڑ بھاڑ بڑھتی ہے، شہری وسائل پر بوجھ بڑھتا ہے، شہروں میں کچی اور غیر منظم آبادی (Slum) وجود میں آتی ہے جو اپنے ساتھ دوسرے دیگر مسائل کو جنم دیتی

ہے۔ غرض یہ کہ صنعتیانا بالواسطہ یا بلاواسطہ مختلف سماجی تبدیلیوں کا سبب بنتا ہے۔

مغربیانا (Westernization)

ہندوستان میں مغربیانے کے طریق کا آغاز عیسائی مبلغین (Missionaries) اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی یہاں آمد سے ہوا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی جس کا بظاہر شروعاتی مقصد تجارت تھا آہستہ آہستہ اپنی سیاسی قیادت کو بڑھاتی چلی گئی اور جس کے نتیجے میں یہاں انگریزوں کی حکومت قائم ہوگئی۔ انگریزی حکومت نے ہندوستانی سماج میں بنیادی اور ہمہ گیر تبدیلیاں پیدا کی۔ انگریز جب آئے تو اپنے ساتھ نئے اقدار، عادات، عقائد لے کر آئے۔ نئے علم وفن اور اداروں کو متعارف کرایا جن کی وجہ سے فرد اور گروہ کے درمیان مختلف سماجی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ ایم۔ این۔ سری نواس نے مغربیانا (Westernization) کی اصطلاح کا استعمال انہیں تبدیلیوں کی وضاحت کے لیے کیا جو ہندوستانی سماج میں انگریزی حکومت اور انگریزوں سے تعلقات کے نتیجے میں واقع ہوئی ہیں۔

سنسکرتیانے کے مقابلے میں مغربیانا ایک آسان اصطلاح ہے۔ اس سے مراد ہندوستانی تہذیب پر انگریزوں سے میل جول کے اثرات ہیں۔ سری نواس نے اس لفظ کو اسی معنی میں استعمال کیا ہے۔ اس کے مطابق یہ لفظ غیر مغربی ممالک کا مغربی ممالک سے لمبے ربط و تعلق کے نتیجے میں وقوع پذیر تبدیلیوں کو بیان کرتا ہے۔ مغربیانے میں صرف نئے اداروں کو بنانا ہی شامل نہیں ہے بلکہ اس سے مراد پرانے اداروں میں بنیادی تبدیلیاں بھی ہیں۔ مثلاً انگریزوں کی ہندوستان آمد سے پہلے یہاں تعلیمی نظام تھا مگر اس کی ماہیت مختلف تھی۔ انگریزوں نے اس میں تبدیلیاں کیں۔

مغربیانا کے اثرات (Impacts of Westernization)

درج ذیل میں ہم ہندوستانی سماج پر مرتب ہونے والے مغربیانا کے اثرات کو مختصراً جاننے کی کوشش کریں گے۔

جدید علم کا تعارف (Introduction to Modern Education)

انگریزی حکومت نے ہندوستان میں جدید تعلیم کی بنیاد رکھی جس کے ذریعے ان علوم تک رسائی ممکن ہو سکی جو یورپ میں نشاۃ الثانیہ کے عہد میں عروج پر تھے۔ اس نے یہاں کے لوگوں کے افکار کو بہت متاثر کیا اور سوچنے سمجھنے کے طور طریقے میں بہت تبدیلیاں پیدا کی۔

حق تعلیم (Right to Education)

انیسویں صدی کی آخری حصے میں انگریزی حکومت نے تعلیم کے دروازے ملک کے تمام ہی شہریوں کے لیے کھول دیے تھے اور اس میں ذات، مذہب اور علاقے کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ الغرض انگریزی حکومت میں تعلیم کا حق ہر ایک کو حاصل ہوا۔

بری رسم کی نشاندہی (Identification of Evil Practices)

جدید تعلیم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عقل کے استعمال پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یہ تعلیم انسان کو عقلیت پسند بننے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس طرز تعلیم نے انسان کے تقلیدی ذہن کو بہت متاثر کیا جس کے نتیجے میں لوگ قدیم رسم ورواج پر تنقید اور سوال کھڑے کرنے لگے۔ جدید تعلیم کی مدد سے ہی لوگ اس قابل ہو سکے کہ وہ بہت سے ایسے روسومات جو قدیم زمانے سے سماج میں موجود تھے اور جس کی وجہ سے سماج کے کچھ طبقات پر ظلم و تشدد روا رکھا جاتا تھا مثلاً چھوا چھوٹ (Untouchability)، ستی کی رسم (Sati)، بچہ شادی (Child Marriage) وغیرہ کی قباحت کو سمجھنے لگے اور اس کے خلاف آواز بلند کرنے لگے۔

آزادی کی قیمت کا ادراک (Cognition of Being Free)

مغربیانا کے اثرات میں سے ایک نمایاں اثر یہ ہے کہ اس نے آزادی کی اہمیت اور اس کی قیمت کا احساس یہاں کے قومی لیڈران میں پیدا کیا۔ ان لیڈران کو بڑے سماجی مفکرین جیسے لاک (Locke)، مل (Mill) ، روسو (Rousseau)، والٹیر (Voltaire) اور اسپینسر (Spencer) کے نظریات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ ان کو پڑھنے کے بعد ان لوگوں نے عوام میں تحریک آزادی کی ایک نئی روح پھونک دی۔

21.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم سماجی تبدیلی کا تصور سمجھ چکے ہیں۔ سماجی تبدیلی کا مطلب وہ تمام تر تبدیلیاں ہیں جو انسانی رشتوں میں واقع ہوتی ہیں۔ اس میں وہ تبدیلیاں بھی آتی ہیں جو انسان اور اس کے ارد گرد جغرافیائی اور ماحولیاتی عناصر کے درمیان ہوتی ہیں۔

اس کے مطالعے سے ہمیں سماجی تبدیلیوں کے اسباب یعنی آبادیاتی اسباب، سائنسی اور تکنیکی اسباب، تعلیمی، تہذیبی، سیاسی اور معاشی اسباب وغیرہ کے بارے میں معلومات ہوئی اور ہم نے یہ بھی جانا کہ یہ کس طرح سے سماجی تبدیلی لاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں مختلف مفکرین کے ذریعے بتائے گئے سماجی تبدیلی کے طریق کو سمجھنے کا موقع ملا اور ہم یہ جان سکے کہ یہ طریق سماجی تبدیلی کو لانے میں کس طرح قدر کارگر اور موثر ہوتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- سماجی تبدیلی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- "تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک اہم سبب ہے۔" کیسے؟ بیان کیجیے۔
- سنسکرتیانا کیا ہے؟

21.6 کلیدی الفاظ (Key Words)

سماجی تبدیلی: سماجی تبدیلی سماجی رشتوں اور سماجی ڈھانچے مثلاً انسان کے آپسی تعلقات، معیارات، حیثیت، رول، اور دیگر عناصر میں ہونے والی تبدیلی کو کہا جاتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ سماجی ڈھانچے کے عناصر میں تبدیلی ہی سماجی تبدیلی ہے۔

سنسکرتیانا: یہ ایک طریق (Process) ہے جس سے مراد نچلی ذاتوں کا اعلا ذات والوں کے عادات ورسومات کو اپنانا ہے تاکہ وہ ذات کی درجہ بندی میں اونچا مقام حاصل کرسکیں۔

جدیدیانا: جدیدیانا کی اصطلاح سے مراد وہ سماجی تبدیلی ہے جو انسانی اقدار اور اس کی سوچ میں پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی نفسیاتی اور اقدار کی وہ تبدیلی جو اجتماعیت سے انفرادیت، مقدس سے سیکولر، مخصوص سے عمومیت اور مافوق الفطرت سے دنیوی زندگی اور عقلیت کی طرف ہوتی ہے۔

صنعتیانا: صنعتیانا سماجی تبدیلی کا ایک طریق (Process) ہے جس کے ذریعے سماج کی معیشت زراعت سے مشینی پیداوار میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس میں عام طور سے مزدوروں کی جگہ مشین سے کام لیا جاتا ہے اور پیداوار کی کثرت ہوتی ہے۔

شہریانا: شہریانا سماجی تبدیلی کا ایک اہم طریق ہے۔ اس سے مراد لوگوں کا دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی کرنا ہے جس کے نتیجے میں دیہی آبادی کے مقابلے میں شہری آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں شہریانا لوگوں کا ان کمیونٹی سے جن کی معیشت زراعت پر مبنی ہے ان کمیونٹی کی طرف ہجرت ہے جن کی معیشت سرکاری نوکریاں، تجارت، صنعتی پیداوار یا اس سے متصل پیشوں پر ہے۔

مغربیانا: یہ ایک طریق ہے جو غیر مغربی ممالک کا مغربی ممالک سے لمبے ربط و تعلق کے نتیجے میں وقوع پذیر تبدیلیوں کو بیان کرتا ہے۔

21.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

21.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ درج ذیل میں سے کسے ہم سماجی تبدیلی میں شمار نہیں کرسکتے؟

(a) سماجی اداروں میں تبدیلی

(b) سماجی ساخت میں تبدیلی

(c) رول میں تبدیلی

(d)موسم کی تبدیلی

2۔ کلچرل لیگ (Cultural Lag)کا تصور کس نے پیش کیا؟

(a)ولیم۔ ایف۔ آگبرن

(b)ایم۔ این۔ سری نواس

(c)ٹی۔ کے۔ اومین

(d)ٹال کٹ پارسن

3۔ درج ذیل میں کون سماجی تبدیلی کا آبادیاتی سبب ہے؟

(a)اسمارٹ فون

(b)انٹرنیٹ

(c)شرح اموات

(d)تعلیم

4۔ سنسکرتیانا کا تصور کس نے پیش کیا؟

(a)ایم۔ این۔ سری نواس

(b)ایس۔ سی۔ دوبے

(c)جی۔ ایس۔ گھورے

(d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔ جدید ہندوستان میں سماجی تبدیلی (Social Change in Modern India) نامی کتاب کس نے لکھا ہے؟

(a)یوگیسن اٹل

(b)ایم۔ این۔ سری نواس

(c)ایس۔ سی۔ دوبے

(d)یوگندر سنگھ

6۔ درج ذیل میں سے یہ کس کی تعریف ہے؟ 'ایک طریق (Process) ہے جس سے مراد نچلی ذاتوں کا اعلا ذات والوں کے عادات ورسومات کو اپنانا ہے تا کہ وہ ذات کی درجہ بندی میں اونچا مقام حاصل کر سکیں' ؟

(a)جدیدیانا

(b)مغربیانا

(c)سنسکرتیانا

(d)شہریانا

7۔ 'عقلیت پسندی' درج ذیل میں کس طریق کی خصوصیت ہے؟

(a)جدیدیانا

(b)مغربیانا

(c)شہریانا

(d)صنعتیانا

8۔ ہندوستان میں 'جدید علم' کا تعارف درج ذیل میں کس طریق کا اثر ہے؟

(a)مغربیانا

(b)سنسکرتیانا

(c)شہریانا

(d)ان میں سے کوئی نہیں

9۔ بچہ شادی (Child Marriage) کا خاتمہ کس طریق کا اثر ہے؟

(a)مغربیانا

(b)صنعتیانا

(c)شہریانا

(d)سنسکرتیانا

10۔ شہروں میں کچی اور غیر منظم آبادی (Slum) کا وجود کس طریق کی وجہ سے ہے؟

(a)صنعتیانا

(b)سنسکرتیانا

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

21.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سنسکرتیانا کے طریق کو مختصراً بیان کیجیے۔

2۔ سماجی تبدیلی کے آبادیاتی اسباب کو واضح کیجیے۔

3۔ جدیدیانا کا طریق کیا ہے؟ نیز اس سے کس طرح سماج میں تبدیلی واقع ہوئی ہے؟ وضاحت کیجیے۔

4۔ مغربیانا کے طریق سے انسان کے طرز زندگی میں ہونے والی چند تبدیلیوں کا ذکر کیجیے۔

5۔ سماجی تبدیلی کے سیاسی اسباب پر روشنی ڈالیے۔

21.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی تبدیلی کے تصور کو تفصیل سے بیان کیجیے۔

2۔ سماجی تبدیلی کے اسباب کی وضاحت کیجیے۔

3۔ سماجی تبدیلی کے طریق کو بیان کیجیے۔

21.8 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Sociology: A Guide to Problems and Literature , T.B. Bottomore 2017 Routledge, London and New York
2. Sociology: A Brief Introduction, Richard.T. Schaefer 2006 Tata McGraw-Hill Publishing Company Limited, New Delhi Indian
3. Social Structure and Change , K.L.Sharma, 2007 Rawat Publications, New Delhi
4. Society in India: Concepts, Theories and Recent Trends Ram Ahuja, 2002 Rawat Publications, Jaipur
5. Social Change in India: Crisis and Resilience, Yogendra Singh 2007, Har Anand Publications, New Delhi

اکائی 22۔ سماجی تبدیلی کے نظریات

(Theories of Social Change)

اکائی کے اجزا

22.0 تمہید
22.1 مقاصد
22.2 سماجی تبدیلی کے نظریات
22.3 سماجی تبدیلی کا ارتقائی نظریہ
22.4 سماجی تبدیلی کا تصادمی نظریہ
22.5 سماجی تبدیلی کا دوری نظریہ
22.6 اکتسابی نتائج
22.7 کلیدی الفاظ
22.8 نمونہ امتحانی سوالات
22.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
22.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
22.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
22.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

22.0 تمہید (Introduction)

سماجی تبدیلی ایک ہمہ گیر حقیقت ہے۔ جیسا کہ ہم پچھلی اکائی میں جان چکے ہیں کہ سماجی تبدیلی کے مختلف اسباب ہیں۔ یہ کبھی تیز رفتار اور کبھی سست ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہ تبدیلی لوگوں کی روز مرہ زندگی سے متعلق چھوٹی چیزوں میں اور وسیع پیمانے پر بھی ہوتی ہے۔ ماہرین نے اس کے بہت سے اسباب پر روشنی ڈالی ہے۔ سماجی تبدیلی کے اسباب اور طریق کو سمجھنے کے لیے ماہرین نے اپنے تجربات اور فہم کی بنیاد پر الگ الگ کوششیں کی ہیں۔ ان کوششوں کے ذریعے سماجی تبدیلی کے طریق سے متعلق مختلف نظریات پیدا ہوئے۔ یہ نظریات الگ الگ طریقے سے سماجی تبدیلی کی وضاحت کرتے ہیں۔

سماجی تبدیلی سے متعلق نظریات کو درج ذیل تین زمروں میں رکھا جا سکتا ہے:

- ارتقائی نظریہ (Evolutionary Theory)
- تصادمی نظریہ (Conflict Theory)
- دوری نظریہ (Cyclical Theory)

آئندہ صفحات میں ہم ان کے بارے میں تفصیل سے جانیں گے۔

22.1 مقاصد (Objectives)

کسی بھی چیز کو بہتر انداز میں سمجھنے کے لیے نظریات کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ لہٰذا سماجی تبدیلی کو جاننے کے لیے بھی اس سے متعلق نظریات کو جاننا اور سمجھنا ضروری ہے۔ نظریات کی روشنی میں ایک طالب علم سماجی تبدیلی کی سمت، رفتار اور اس سے متعلق مختلف پہلوؤں کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتا ہے۔ اس اکائی کا مقصد سماجی تبدیلی سے متعلق نظریات کو سمجھنا ہے۔ اس کے مطالعے سے آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سماجی تبدیلی کے مختلف نظریات سے واقف ہو سکیں گے۔
- سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے ان کا اطلاق کر سکیں گے۔

22.2 سماجی تبدیلی کے نظریات (Theories of Social Change)

سماجی تبدیلی کو سمجھنے میں ارتقائی نظریہ (Evolutionary Theory) ایک اہم نظریہ مانا جاتا ہے۔ اس اکائی میں ہم جانیں گے کہ ارتقائی نظریے کی کیا اہمیت ہے اور یہ کس طرح سے سماجی تبدیلی کی وضاحت کرتا ہے۔ ارتقائی نظریہ کے ضمن

میں مشہور برطانوی ماہر حیاتیات (Biologist) چارلس ڈارون، ہربرٹ اسپینسر، اگست کامٹ، امائل درکھائم اور فرڈینڈ ٹونیس کے افکار کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

دوسرا نظریہ تصادمی نظریہ (Conflict Theory) ہے۔ سماجی تبدیلی کے مطالعے میں ماہرین کے ایک گروہ کے یہاں یہ نظریہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔اس نظریے کے تحت سماج میں ہونے والی تمام تر تبدیلیاں تصادم کا نتیجہ ہوتی ہیں۔اس اکائی میں تصادمی نظریہ کے تحت کارل مارکس کے افکار کی وضاحت کی گئی ہے۔اس سلسلے میں، مارکس کے مطابق تصادم کے نتیجے میں انسانی سماج ایک دور سے دوسرے دور کی طرف جاتا ہے۔

سماجی تبدیلی کا تیسرا اور آخری نظریہ جس کو اس اکائی میں بیان کیا گیا ہے ،دوری نظریہ (Cyclical Theory) ہے۔ ماہرین کے ایک بڑے گروہ نے اس نظریے کے تحت سماجی تبدیلی کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔اس نظریے کے حوالے سے ہم نے اوس والڈ اسپینگلر (Oswald Spengler) آرنالڈ۔ جے۔ ٹو ائنبی (Arnold J. Toynbee) کے نظریات کو بیان کیا ہے۔ نیز مشہور امریکی ماہر سماجیات پی۔اے۔سوروکن (P.A.Sorokin) اور ولفریڈو پریٹو (Vilfredo Pareto) کے افکار کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

22.3 سماجی تبدیلی کا ارتقائی نظریہ (Evolutionary Theory of Social Change)

سماجی تبدیلی کے حوالے سے ماہرین سماجیات کا ایک گروہ سماجی تبدیلی کو ارتقائی نظریے سے جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔اس گروہ کے مطابق سماج میں تبدیلی بتدریج ارتقائی شکل میں واقع ہوتی ہے۔

سماجی علوم میں ارتقائی سوچ حیاتیاتی ارتقا (Biological Evolution) کے نظریات سے آئی ہے۔ڈارون کے حیاتاتی ارتقائی نظریے کے آنے کے بعد یہ ایک عام سوچ بنی کہ سماج اور تہذیب بھی اسی طرح سے ارتقائی مراحل طے کرتے ہیں جیسے حیاتیاتی اجسام۔ یہ مانا گیا ہے کہ سماج اور تہذیب انہیں عام اصولوں کے تحت ارتقائی مراحل طے کرتے ہیں جن کے تحت حیاتیاتی اور نامیاتی چیزیں ارتقا پاتی ہیں۔چارلس ڈارون ایک برطانوی ماہر حیاتیات (Biologist) ہے۔اس نے حیاتیاتی ارتقا کا نظریہ پیش کیا، اور بتایا کہ حیاتیاتی اجسام سادگی (Simple) سے پیچیدگی (Complex) کی طرف ارتقا پذیر ہوتے ہیں اور ان کے درمیان ان کی شکلوں میں تنوع بڑھتا ہے۔

سماجیات میں ارتقائی فکر کو متعارف کرانے والے ابتدائی ناموں میں ہربرٹ اسپینسر کا نام سرفہرست ہے۔ اسپینسر کے مطابق سماجیات ارتقا کی سب سے پیچیدہ شکل کا مطالعہ ہے اور اس کا یہ بھی ماننا ہے کہ ارتقا بیک وقت تفریق (Differentiation) کا طریق اور یکجہتی (Integration) ہے۔

اسپینسر کے مطابق ارتقا کا مطلب سادہ چیزوں میں پیچیدگی، ترقی اور تفریق (Differentiation) کا نام ہے۔ اسپینسر بقائے اصلح (Survival of the fittest) کا زبردست حامی تھا۔

اسپینسر نے انسانی سماج کو سمجھنے کے لیے مماثلت (Analogy) کا نظریہ اپنایا۔ اس نے انسانی سماج اور انسانی حیاتیات کے درمیان مماثلت کو سمجھنے اور لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا یہ ماننا تھا کہ جس طرح انسانی جسم پیدا ہوتا ہے، ارتقائی منازل طے کرتا ہے اور پھر ختم ہو جاتا ہے، اسی طرح انسانی سماج بھی پیدا ہوتا ہے، مختلف ارتقائی منازل طے کرتا ہے اور پھر ختم ہو جاتا ہے۔

اس کا ماننا ہے کہ جس طرح سے انسانی جسم کے اعضا آپس میں ایک دوسرے سے مربوط اور جڑے ہوئے ہوتے ہیں، اور سب مل کر انسانی جسم کی ضرورت کی تکمیل کرتے ہیں، بالکل اسی طرح سے سماج کے اعضا سماج میں ہم آہنگی، نظم و ضبط کو یقینی بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے مطابق انسانی جسم کے اعضا مثلاً، ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، دل وغیرہ کی مماثلت سماج میں موجود سماجی اداروں سے ہے۔ جس طرح انسان کے مختلف جسمانی اعضا انسان کی جسمانی ضرورتیں پوری کرتے ہیں، اور ان ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ان کا ایک دوسرے سے مربوط ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح سماجی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے سماجی اعضا یعنی سماجی ادارے اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور سماجی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ جس طرح سے انسانی اعضا کو جسمانی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ایک دوسرے پر منحصر اور ایک دوسرے سے مربوط ہونا ضروری ہے، اسی طرح سے سماجی اداروں کا سماجی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ایک دوسرے پر منحصر ہونا اور مربوط ہونا ضروری ہے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی اہم ہے کہ اسپینسر کے مطابق اگر انسانی جسم کا کوئی عضو کسی وجہ سے اپنی متوقع کارکردگی میں کوتاہی، کمی یا ناکامی دکھاتا ہے تو اس کا اثر پورے جسم اور اس کے دیگر تمام اعضا پر پڑتا ہے۔ نتیجتاً سب کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح انسانی سماج میں اگر کوئی بھی ادارہ کسی بھی وجہ سے اپنی کارکردگی نہ کرتے ہوئے اس سے متوقع سماجی ضرورت کی تکمیل میں ناکام ہوتا ہے تو اس کا اثر پورے سماج اور سماج کے دوسرے اداروں پر پڑتا ہے۔ اعضا کی عدم کارکردگی کے نتیجے میں جس طرح انسانی جسم انتشار اور بے چینی کا شکار ہوتا ہے۔ اسی طرح اداروں کی عدم کارکردگی کے نتیجے میں سماج انتشار اور بدنظمی کا شکار ہوتا ہے۔

اسپینسر نے انسانی جسم اور سماج کے درمیان مشابہت و مماثلت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح انسانی جسم مختلف اسباب سے بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں، اسی طرح سماج بھی بیمار ہوتے ہیں۔ سماج کے بیماری کے اس مرحلے کو وہ پیتھولوجکل اسٹیج (Pathological Stage) کہتا ہے۔ سماج کی بیماری سے مراد سماج میں پیدا ہونے والے وہ تمام حالات ہیں جو معمول کے مطابق نہ ہوں۔

ارتقا کے حوالے سے بھی اسپینسر دونوں میں مماثلت دیکھتا ہے۔اس کا ماننا ہے کہ جس طرح سے انسان پیدا ہوتا ہے اور اس کے اعضا آہستہ آہستہ پروان چڑھتے ہیں، اور ان کی شکل وشباہت اور اہلیت میں مختلف مدارج میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ اسی طرح سماج وجود میں آتا ہے، اور مختلف ارتقائی مراحل کے ساتھ اس میں مختلف ادارے وجود میں آتے ہیں اور پرواں چڑھتے ہیں ۔ان ارتقائی مراحل کے ساتھ ساتھ ان اداروں کی کارکردگی میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے، اور سماج آسان سے آہستہ آہستہ پیچیدہ (Complex) ہوتا جاتا ہے۔۔

اس نظریے کا بنیادی مفروضہ یہ ہے کہ تبدیلی انسانی سماج کی بنیادی خصوصیت ہے۔یہ مانا جاتا ہے کہ کسی بھی سماج کی موجودہ شکل اس کی ماضی کی شکل میں تبدیلی کا نتیجہ ہے۔ایک دوسرا مفروضہ یہ ہے کہ تبدیلی ایک فطری امر ہے اور اسے قطعی طور سے روکا نہیں جاسکتا۔ یہ بھی مانا جاتا ہے کہ سماجی تبدیلی سماج اور تہذیب کے اندر موجود قوتوں کے عمل کا نتیجہ ہے۔اس نظریے کے مفروضات کو مختصراً درج ذیل میں جانا جاسکتا ہے:

1۔ تبدیلی ایک لازمی اور فطری امر ہے۔
2۔ تبدیلی ایک تدریجی اور مستقل امر ہے۔
3۔ تبدیلی متواتر ہے اور یہ مختلف مراحل میں آتی ہے۔
4۔ تبدیلی کے تمام مراحل اپنے پہلے مرحلے سے اونچے ہوتے ہیں۔
5۔ تبدیلی کے مراحل کو دوہرایا نہیں جاسکتا، یعنی ایک مرحلے پہ پہنچنے کے بعد پچھلے مرحلے پر نہیں جایا جاسکتا۔
6۔ تبدیلی کی قوتیں اشیا کے اندر از خود موجود ہوتی ہیں۔
7۔ تبدیلی کی سمت سادہ(Simple) سے پیچیدہ (Complex) اور ہم نوعیت (Homogeneity) سے مختلف النوعیت (Heterogeneity) کی طرف ہوتی ہے۔
8۔ کارکردگی کے اعتبار سے بھی سماج کے عناصر میں تبدیلی یکسانیت(Undifferentiated) سے تفریق (Differentiated) کی طرف ہوتی ہے۔
9۔ ہر سماج ارتقا کے یکساں مراحل سے گزرتا ہے۔

ابتدائی سماجیاتی سوچ اس بات سے متاثر تھی کہ سماج اور انسان دونوں متعینہ ارتقائی مراحل سے ہوتے ہوئے مزید پیچیدگی کی طرف بڑھتے ہیں۔ ارتقا کا اصول برطانوی ماہرین عمرانیات اور انیسویں صدی کے ماہرین سماجیات میں کافی مقبول رہا ہے۔ جیسے مارگن(Morgon)، ٹائلر (Tylor)،اسپینسر (Spencer) اور ہاب ہاوس(Hobhouse)۔

ارتقائی فکر کو صرف سماج کی ترقی کو جاننے کے لیے استعمال نہیں کیا گیا بلکہ اس کا طلاق فن، ادب، موسیقی، فلسفہ،

سائنس، مذہب، معیشت، سیاست اور زندگی کے تمام دوسرے شعبوں میں بھی کیا گیا۔ اسپنسر اور درکھائم دونوں نے اس تصور کو مانا ہے کہ سماج کی ساخت میں تفریق(Differentiation) اس بات کی نشاندہی ہے کہ سماج کارکردگی کے اعتبار سے اپنے دائرے کو وسیع کرتا ہے اور یہ ساخت کے اعتبار سے زیادہ پیچیدہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

اگست کامٹ نے ارتقا کے اسکیم کا اطلاق انسانی علم، تہذیب اور سماج پر کیا ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ دنیا کے سارے سماج ارتقا کے تین مراحل سے گزرتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

مذہبی مرحلہ(Theological Stage)

اس مرحلے میں انسان سماج میں ہونے والی ساری چیزوں کو مذہبی طاقت سے مربوط کرنے کی کوشش کرتا ہے، یعنی انسان کو یہ لگتا ہے کہ جو کچھ بھی سماج میں ہو رہا ہے اس کے پیچھے کوئی مذہبی طاقت کار فرما ہے۔ انسان اپنے آس پاس موجود اشیا میں وہ مذہبی طاقت تلاش لیتا ہے۔ اگست کامٹ کے مطابق یہ مرحلہ سماج کے ارتقائی مراحل کا پہلا مرحلہ ہے۔ اس مرحلے کے تین ذیلی مراحل ہیں۔ فیٹیشیزم (Fetishism)، پولی تھیزم(Polytheism) اور مونوتھیزم(Monotheism)۔

مافوق الفطری مرحلہ (Metaphysical Stage)

اس مرحلے میں انسان اپنے آس پاس اور سماج میں ہونے والی ساری چیزوں کا سبب مافوق الفطری چیزوں سے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس مرحلے میں بھی انسان کی چیزوں کو سمجھنے اور اسباب سے جوڑنے کی کوشش مذہبی نوعیت کی ہی ہوتی ہے۔ البتہ اس دور میں وہ طاقت مافوق الفطری ہوتی ہے جب کہ مذہبی مرحلے میں انسان اپنے آس پاس موجود اشیا میں وہ طاقت تلاش کر لیتا ہے۔

سائنسی مرحلہ(Positive Stage)

اس مرحلے میں انسان اپنے آس پاس اور سماج میں ہونے والی ساری چیزوں کو عقل اور سائنس کی بنیاد پر سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس دور میں چیزوں کو مذہبی یا مافوق الفطری اسباب کے ذریعے سمجھنے کی کوشش ختم ہو جاتی ہے۔ اگست کامٹ کے مطابق اس دور میں مذہبِ انسانیت وجود میں آئے گا جس کی بنیاد عقلیت پر ہوگی اور انسانی سماج اسی مذہب کی تقریبات منائیں گے۔

اگست کامٹ کے نزدیک مندرجہ بالا مراحل ارتقائی مراحل ہیں اور دنیا کے تمام ہی سماجوں کو ارتقا کے انہیں مراحل سے گزرنا ہے، اسی لیے اس کے نظریے کو سماجی تبدیلی کے ارتقائی نظریے کے تحت سمجھا جاتا ہے۔

ہربرٹ اسپینسر نے بھی سماجی تبدیلی کو ارتقائی نظریے سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ سماج ایک رخ میں

ارتقائی مراحل کو طے کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ انسانی سماج سادگی اور یکسانیت(Undifferentiated) سے پیچیدگی اور تفریق (Differentiated) کی طرف بڑھتا ہے۔اس کے مطابق سماج سمپل(Simple) سے کمپاونڈ (Compound) اور پھر ڈبلی کمپاونڈ(Doubly Compound) اور پھر ٹریبلی کمپاونڈ (Trebly Compound)کی طرف بڑھتا ہے۔ پیچیدگی اور تفریق کے ان مراحل میں سماج کے اجزا ایک دوسرے سے مربوط رہتے ہیں۔

امائل درکھائم نے اپنے تصور تقسیم کار (Division of Labour) میں سماجی تبدیلی کے ارتقائی نظریے کو اپنایا ہے۔ درکھائم کے مطابق سماج کو دو طرح کے اتحاد(Solidarity) میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک میکانکی اتحاد (Mechanical Solidarity) اور دوسرا نامیاتی اتحاد (Organic Solidarity) ہے۔ان دونوں کی بنیاد دو طرح کے تقسیم کار ہے۔پہلے اتحاد میں تقسیم کار کی بنیاد جنس، عمر اور اس جیسی دوسری سادہ چیزیں ہوتی ہیں۔جب کہ دوسرے اتحاد میں تقسیم کار مہارت اور اہلیت پر مبنی ہوتی ہے۔درکھائم کے مطابق دنیا کے سارے سماج نامیاتی اتحاد اور پھر میکانکی اتحاد کا ارتقائی مرحلہ طے کرتے ہیں۔

جرمن ماہر سماجیات فرڈینڈ ٹونیس (Ferdinanad Tonnies) نے بھی سماجی تبدیلی کو ارتقائی نقطہ نظر سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے سماج کو اس کی نوعیت کی بنیا پر دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک کو وہ جیمائن شافٹ (Gemeinschaft) اور دوسرے کو جسیل شافٹ(Gesellschaft) کہتا ہے اور اس کے مطابق سماج کی یہ دو نوعیتیں دو قسم کی خواہش کے نتیجے میں وجود میں آتی ہے جسے وہ اسینشیل وِل (Essential Will) اور آربیٹریری وِل کہتا ہے۔ اسینشیل وِل کا تعلق کسان، دستکار اور مزدور طبقے سے ہوتا ہے، جب کہ آربیٹریری وِل کا تعلق بزنس مین، سائنسداں اور سیاسی طبقہ وغیرہ سے ہوتا ہے۔وہ لوگ جو اسینشیل وِل (Essential Will) کے گروہ سے متعلق ہیں انہیں جیمائن شافٹ(Gemeinschaft) کہا جاتا ہے، جسے ہم کمیونٹی بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو آربیٹریری وِل(Arbitrary Will) سے تعلق رکھتے ہیں انہیں جسیل شافٹ (Gesellschaft) کہا جاتا ہے ، جسے ہم سوسائٹی کا نام سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔دنیا کے ہر سماج کا ارتقا اسی جیمائن شافٹ(Gemeinschaft) سے جسیل شافٹ(Gesellschaft) تک ہوا ہے۔ٹونیس کا کہنا ہے کہ چھوٹے، سادہ اور ہم نوعیت والے (Homogeneous) سماج میں جیمائن شافٹ(Gemeinschaft) کا وجود ہوتا ہے جہاں لوگ ایک دوسرے سے براہ راست ملتے رہتے ہیں، اور ان کے آپسی رشتے جذبات پر مبنی اور غیر رسمی (Informal) نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جیمائن شافٹ (Gemeinschaft) سائز اور آبادی کے اعتبار سے چھوٹا گروہ ہوتا ہے جو دوسرے تمام ہی گروہوں الگ تھلگ رہتا ہے۔ اس لیے اس طرح کے سماج میں تبدیلی کے مواقع بھی کم رہتے ہیں ۔اس طرح کے سماج میں چھوٹی اور معمولی نوعیت کی بدنظمی اور تصادم واقع ہوتے ہیں۔ اس طرح کے سماج میں خاندان اور مذہب کے ادارے کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ یہ زندگی کے تمام ہی شعبے پر حاوی رہتے ہیں۔

اس کے برعکس جسیل شافٹ(Gesellschaft) یا سماج سائز اور آبادی کے اعتبار سے کافی بڑا اور مختلف النوعیت (Heterogeneous)کاہوتاہے جیسے کہ آج کے جدید صنعتی سماج ہیں۔اس طرح کے سماج میں انسان کے رشتے آپسی رسمی اور افادیت کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ جیمائن شافٹ(Gemeinschaft) کے برعکس ان سماجوں میں سماجی درجہ بندی(Social Stratification) اور باہمی تصادم کی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں۔انسان کی زندگی پر مذہب اور خاندان اثرات کم ہوجاتے ہیں،اور انسانی زندگی میں سیکولر اصول و قوانین کی اہمیت زیادہ ہوجاتی ہے۔ٹونیس کے مطابق دنیا کے سماج ان دونوں ارتقائی مراحل سے گزرتے ہیں۔سماجی تبدیلی کا ارتقائی نظریہ اس کے علاوہ بھی بہت سے مفکرین کے افکار میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

22.4 سماجی تبدیلی کا تصادمی نظریہ(Conflict Theory of Social Change)

تصادمی نظریہ سماجی تبدیلی کو سمجھنے کا ایک نظریہ ہے۔ماہرین سماجیات کے ایک گروہ نے سماج میں ہونے والی تبدیلی کو تصادمی طریقے سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔اس نظریے کے مطابق سماج با آسانی ارتقائی مراحل کی طرف نہیں جاتا بلکہ تصادمی گروہوں کے درمیان جدوجہد سماج کی ترقی و تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔تصادمی نظریے کے حامیوں کے مطابق تصادم اور باہمی ٹکراو سماجی تبدیلی کی ایک اہم ضرورت ہے۔دنیا میں کوئی سماج ایسا نہیں ہے جہاں کسی نہ کسی طرح کا تصادمی عنصر موجود نہ ہو۔لہٰذا تصادم کا تعلق کسی نہ کسی طرح ہر قسم کی سماجی تبدیلی سے ہوتا ہے۔

تصادمی نظریہ کارل مارکس کے نظریات سے متاثر ہے۔یہ مانا جاتا ہے کہ تصادمی نظریہ سماجی تبدیلی کے معاشی نظریے کی ایک شِق ہے۔یہ نظریہ بتاتا ہے کہ سماج میں تبدیلیاں معاشی تبدیلی کی وجہ سے ہوتی ہیں جو مختلف سماجی گروہوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں واقع ہوتی ہیں۔کارل مارکس کے مطابق انسانی تاریخ گروہوں کے باہمی تصادم کی تاریخ ہے۔وہ انسانی تاریخ کو پانچ ادوار میں بانٹتا ہے۔جو درج ذیل ہیں:

- ابتدائی کمیونزم (Primitive Society)
- قدیم سماج (Ancient Society)
- جاگیردارانہ سماج (Feudal Society)

نے انسانی تاریخ کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے۔وہ ادوار کیا ہیں؟ نیز یہ واضح کیجیے کہ اس کے مطابق سماجی تبدیلی کیسے واقع ہوتی ہے؟

- سرمایہ دارانہ سماج (Capitalist Society)
- سوشلزم (Socialism)

کارل مارکس کے مطابق ابتدائی کمیونزم کے علاوہ ہر سماج میں دو سماجی گروہ رہے ہیں جن کا آپس میں تصادم رہا ہے اور یہی تصادم انسانی سماج میں تبدیلی اور سماج کو ایک دور سے دوسرے دور میں لے جانے کی وجہ بنا اور آئندہ بھی بنتا رہے گا۔مارکس کے مطابق قدیم سماج دو بنیادی سماجی طبقوں میں بٹا ہوا تھا جس میں سے ایک کو مالک (Master) اور دوسرے کو غلام (Slave) کہا جاتا تھا۔ جاگیر دارانہ سماج کے دو طبقے تھے جنہیں جاگیر دار (Lord) اور رعیت(Serf) کہا جاتا تھا۔ اسی طرح مارکس نے سرمایہ دارانہ سماج کو بھی دو طبقوں میں بانٹا ہے۔ ان میں سے ایک کو سرمایہ دار (Capitalist) اور دوسرے کو مزدور(Labourer) کہا جاتا ہے۔

مارکس کے مطابق دنیا کے سماج ان ادوار سے گزرتے ہوئے سرمایہ دارانہ دور تک پہنچے ہیں اس کے بعد سوشلزم کا دور آئے گا جس میں ایسا ماحول تیار کیا جائے گا کہ سماج پھر سے کمیونزم کے دور میں جاسکے۔مارکس کے مطابق سماج کے ہر دور میں موجود سماجی طبقوں کے درمیان مستقل تصادم رہا ہے اور انہیں تصادم کے نتیجے میں سماجی تبدیلی واقع ہوتی رہی ہے اور آئندہ بھی جاری رہے گی۔اسی لیے اس نظریے کو سماجی تبدیلی کا تصادمی نظریہ کہا جاتا ہے۔

22.5 سماجی تبدیلی کا دوری نظریہ(Cyclical Theory of Social Change)

سماجی تبدیلی کا دوری نظریہ یک رخی نظریات (Unilinear Theories) کی ایک قسم ہے۔یہ نظریہ اوس والڈ اسپنگلر(Oswald Spengler) اور آرنالڈ۔ جے۔ ٹوائنبی (Arnold J. Toynbee) کے ذریعے دیا گیا ہے۔اس نظریے کے مطابق سماج اور تمدن میں تبدیلی یعنی اس کا وجود میں آنا، عروج پانا اور ختم ہونا انسان کے پیدا ہونے، بڑے ہونے اور ختم ہونے کی طرح ہوتا ہے۔ اسپنگلر کے مطابق دنیا کا ہر سماج طے شدہ مراحل کے ساتھ وجود میں آتا ہے، بڑھتا ہے اور زوال پذیر ہو جاتا ہے۔ زوال کے بعد وہ پھر سے وجود میں آتا ہے، بڑھتا ہے اور پھر سے زوال پذیر ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ اسی طرز پر جاری رہتا ہے۔اسی لیے اس کو سماجی تبدیلی کا دوری نظریہ (Cyclical Theory of Social Change) کہتے ہیں۔

اوس والڈ مصری، یونانی، رومی اور دیگر تہذیبوں کا تجزیہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ مغربی تہذیب روبزوال ہے یعنی یہ تہذیب دوری نظریے کے آخری مرحلے میں ہے۔ مشہور برطانوی مورخ ٹوائنبی بھی اسی نظریے کا حامی ہے۔اس نے مختلف تمدن کا مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ مصری تمدن کی طرح ہر تمدن وجود میں آتا ہے، ترقی کرتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے۔ٹوائنبی کے مطابق وہ تہذیب جو ماحولیاتی تبدیلی کے ذریعے پیدا کیے گئے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے وہ دیرپا ہوتی ہے اور وہ جو مسائل کو حل نہیں کر پاتی وہ جلد ختم ہو جاتی ہے۔

مشہور امریکی ماہر سماجیات پی۔اے۔ سوروکن(P.A.Sorokin) کا سماجی تبدیلی کا نظریہ بھی دوری نظریے کی ایک

قسم ہے۔ سوروکن نے اپنی کتاب سوشل اینڈ کلچرل ڈائنمکس (Social and Cultural Dynamics) 1941 میں سماجی تبدیلی کا نظریہ پیش کیا جسے سماجی تبدیلی کا 'پینڈولر نظریہ' (Pendular Theory of Social Change) کہا جاتا ہے۔اس کے مطابق تاریخ تہذیب کے دو بنیادی حصوں کے درمیان لہراؤ کے ساتھ آگے بڑھتی ہے۔ تہذیب کے بنیادی حصوں میں سے وہ ایک کو سینسیٹ (Sensate) اور دوسرے کو آئیڈیشنل (Ideational) کہتا ہے۔اس کے مطابق تہذیب کا ایک تیسرا حصہ جو ان دونوں حصوں کے درمیان پایا جاتا ہے اور انہیں کے اختلاط سے وجود میں آتا ہے، جسے وہ آئیڈیلسٹک (Idealistic) کہتا ہے۔

سینسیٹ (Sensate) تہذیب کا وہ حصہ ہے جس کا تعلق انسانی حِس اور حسی خواہشات سے ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کی بھوک، پیاس، جنس وغیرہ کی طلب اور ان کی تکمیل۔ آئیڈیشنل (Ideational) تہذیب کا وہ حصہ ہے جس کا اظہار فن، ادب، مذہب اور اخلاقیات کے ذریعے ہوتا ہے اور ان کا تعلق حسی خواہشات سے نہ ہو کے روح اور ذہن سے ہوتا ہے۔ تہذیب کا یہ حصہ زیادہ تجریدی (Abstract) ہوتا ہے۔ مثلاً، الگ الگ مذاہب میں پوجا پاٹ اور عبادات کے طریقے جس کا تعلق ظاہری طور سے کسی حسی خواہش کی تکمیل کے لیے نہیں ہوتی ہے اور یہ تجریدی (Abstract) نوعیت کی ہوتی ہے۔ تہذیب کا آئیڈیلسٹک (Idealistic) حصہ جو ان دونوں کا اختلاط ہوتا ہے ان کے درمیان پایا جاتا ہے اور تہذیب کی لہر ان سب کے بیچ آئیڈیلسٹک (Idealistic) کو چھوتے ہوئے کبھی سینسیٹ (Sensate) اور کبھی آئیڈیشنل (Ideational) حصے کے درمیان جھولتی رہتی ہے۔ غرض یہ کہ تہذیب کا آئیڈیلسٹک حصہ وہ ہوتا ہے جو انسانی گروہ کے عمل میں ان دونوں کا عنصر لیے ہوئے ہوتا ہے۔

ولفریڈو پریٹو (Vilfredo Pareto) کا سرکولیشن آف الیٹ (Circulation of Elite) کا نظریہ بھی سماجی تبدیلی کو دوری (Cyclical) طریقے سے واضح کرتا ہے۔اس نظریے کے مطابق سماج میں بنیادی سماجی تبدیلی معززین(Elites) کے ایک گروہ کے ذریعے دوسرے گروہ کی جگہ لینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پریٹو اس عمل کو سرکولیشن آف الیٹ کا نام دیتا ہے۔ اس کے مطابق سارے معززین (Elites) میں ایک وقت کے بعد زوال آتا ہے اور ان کی صلاحیتیں کمزور پڑنے لگتی ہیں لہٰذا معززین کا ایک دوسرا گروہ جو صلاحیتوں کے اعتبار سے ان سے بہتر ہوتا ہے ان کی جگہ لے لیتا ہے۔ پریٹو کے مطابق یہی عمل بنیادی سماجی تبدیلی کا باعث ہوتا ہے۔

پریٹو نے معززین (Elites) کی دو اقسام ان کی صلاحیتوں کی بنیاد پر بتائی ہے: لائن لائک ایلیٹ (Lion Like Elite) اور فوکس لائک ایلیٹ (Fox Like Elite) ۔لائن لائک ایلیٹ معززین کا وہ گروہ ہے جس کے اندر شیر جیسی صفت ہوتی ہے۔ یہ گروہ اقتدار کو حاصل کرنے اور اس پر برقرار رہنے کے لیے انہیں صفات، مثلاً طاقت و قوت، کا استعمال کرتا ہے۔

اسی طرح دوسرا گروہ جس کے اندر لومڑی جیسی صفات پائی جاتی ہیں، اور اقتدار کے حصول اور اس کی برقراری کے لیے وہ انہیں صفات، مثلاً چالاکی وغیرہ کا استعمال کرتا ہے۔ پریٹو کا کہنا ہے کہ تاریخ ایک نا ختم ہونے والا عمل ہے۔ دونوں گروہوں کے درمیان اقتدار کے حصول اور اس پر قائم رہنے کی کوشش ہمیشہ جاری رہے گی اور فطری طور سے ان گروہوں کی صلاحیتوں میں کمی اور زیادتی ہوتی رہے گی جس کی وجہ سے یہ کبھی اقتدار میں اور کبھی اقتدار سے باہر ہوتے رہیں گے، اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس عمل کی وجہ سے سماج میں بنیادی تبدیلیاں ہوتی رہیں گی۔

22.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے سے ہم نے یہ جانا ہے کہ ماہرین سماجیات نے شخصی مشاہدات کی بنیاد پر سماجی تبدیلی کے تئیں مختلف افکار و نظریات پیش کیے ہیں۔ اس اکائی کے ذریعے ہم نے یہ جانا کہ سماجی تبدیلی کا ارتقائی نظریہ یہ بتاتا ہے کہ سماجی تبدیلی سماج کا ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے کی طرف ارتقا ہے اس کے تحت ہم نے یہ بھی جانا کہ چارلس ڈارون، ہربرٹ اسپینسر، اگست کامٹ، امائل درکھائم اور فرڈینڈ ٹونیس چند اہم مفکرین میں سے ہیں جو سماجی تبدیلی کو اس نظریہ سے دیکھتے ہیں۔ اس اکائی کے مطالعے سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ تصادمی نظریہ انسانی سماج میں تبدیلی کو تصادم کا نتیجہ مانتا ہے۔ نیز اس سے متعلق کارل مارکس کے نظریات سے واقفیت ہوئی ہے۔

اس اکائی نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ دوری نظریہ سماجی تبدیلی کو دور کی شکل میں دیکھتا ہے یعنی سماج مختلف مراحل طے کرتا ہوا ایک ہی جگہ پہ بار بار آتا ہے۔ اس نظریے کے متعلق ہم نے اوس والڈ اسپینگلر (Oswald Spengler) آرنالڈ۔ جے۔ ٹوائنبی (Arnold J. Toynbee)، پی۔ اے۔ سوروکن (P.A.Sorokin) اور ولفریڈو پریٹو (Vilfredo Pareto) کے افکار کا مطالعہ کیا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- سماجی تبدیلی کے تصادمی نظریے سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- سماجی تبدیلی کے حوالے سے ارتقائی نظریہ کیا ہے؟
- سماجی تبدیلی کے تعلق سے اگست کامٹ کا نظریہ کیا ہے؟
- سماجی تبدیلی کے تعلق سے آرنالڈ۔ جے۔ ٹوائنبی کا نظریہ کیا ہے؟
- سماجی تبدیلی کے تعلق سے پی۔ اے۔ سوروکن کا کیا نظریہ ہے؟

- سائنسی مرحلہ کا تصور کیا ہے؟ بیان کیجیے۔

22.7 کلیدی الفاظ (Key Words)

- **ارتقا:** یہ ایک فکر ہے جس کا ماننا ہے کہ سماج اور تہذیب بھی اسی طرح سے ارتقائی مراحل طے کرتے ہیں جیسے حیاتیاتی اجسام۔ یہ مانا گیا ہے کہ سماج اور تہذیب انہیں عام اصولوں کے تحت ارتقائی مراحل طے کرتے ہیں جن کے تحت حیاتیاتی اور نامیاتی چیزیں ارتقا پاتی ہیں۔
- **تصادم:** یہ ایک نظریہ جس کے مطابق تصادم اور باہمی ٹکراو سماجی تبدیلی کی ایک اہم ضرورت ہے۔ دنیا میں کوئی سماج ایسا نہیں ہے جہاں کسی نہ کسی طرح کا تصادمی عنصر موجود نہ ہو۔ لہٰذا تصادم کا تعلق کسی نہ کسی طرح ہر قسم کی سماجی تبدیلی سے ہوتا ہے۔
- **سینسیٹ:** سوروکن کے مطابق سینسیٹ (Sensate) تہذیب کا وہ حصہ ہے جس کا تعلق انسانی حِس اور حسی خواہشات سے ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کی بھوک، پیاس، جنس وغیرہ کی طلب اور ان کی تکمیل۔
- **آئیڈیشنل:** سوروکن کے مطابق آئیڈیشنل (Ideational) تہذیب کا وہ حصہ ہے جس کا اظہار فن، ادب، مذہب اور اخلاقیات کے ذریعے ہوتا ہے اور ان کا تعلق حسی خواہشات سے نہ ہو کے روح اور ذہن سے ہوتا ہے۔ تہذیب کا یہ حصہ زیادہ تجریدی (Abstract) ہوتا ہے۔ مثلاً، الگ الگ مذاہب میں پوجا پاٹ اور عبادات کے طریقے جس کا تعلق ظاہری طور سے کسی حسی خواہش کی تکمیل کے لیے نہیں ہوتی ہے۔
- **آئیڈیلسٹک:** سوروکن کے مطابق تہذیب کا آئیڈیلسٹک (Idealistic) حصہ جو ان دونوں کا اختلاط ہوتا ہے ان کے درمیان پایا جاتا ہے اور تہذیب کی لہر ان سب کے بیچ آئیڈیلسٹک (Idealistic) کو چھوتے ہوئے کبھی سینسیٹ (Sensate) اور کبھی آئیڈیشنل (Ideational) حصے کے درمیان جھولتی رہتی ہے۔ غرض یہ کہ تہذیب کا آئیڈیلسٹک حصہ وہ ہوتا ہے جو انسانی گروہ کے عمل میں ان دونوں کا عنصر لیے ہوئے ہوتا ہے۔
- **میکانکی اتحاد:** یہ تصور مشہور ماہر سماجیات امائل درکھائم نے وضع کیا ہے۔ اس سے مراد اس قسم کا اتحاد ہے جو لوگوں میں باہم سوچ و فکر، رہن سہن اور عادات و اطوار میں یکسانیت کی وجہ سے وجود پذیر ہوتا ہے اور اتحاد کی یہ قسم قدیم اور روایتی سماج میں پائی جاتی تھی۔
- **نامیاتی اتحاد:** یہ تصور بھی مشہور ماہر سماجیات امائل درکھائم کا دیا ہوا ہے۔ اس سے مراد اس قسم کا اتحاد ہے جو کاموں کی تخصیص (Specialization) کے نتیجے میں لوگوں کی باہمی انحصار کی وجہ سے وجود میں آتا ہے۔ اس قسم کا اتحاد جدید

صنعتی سماج میں پایا جاتا ہے۔

22.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

22.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ سماجی علوم میں ارتقائی سوچ کہاں سے آئی ہے؟

(a) حیاتیاتی ارتقاء سے　　(b) ریاضیات سے

(c) دونوں سے　　(d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ حیاتیاتی ارتقائی نظریے کو سب سے پہلے کس نے اختراع کیا؟

(a) چارلس ڈارِون　　(b) ہربرٹ اسپینسر

(c) امائل درکھائم　　(d) کارل مارکس

3۔ ہربرٹ اسپینسر سماجی تبدیلی کے تعلق سے درج ذیل میں سے کون سا نظریہ رکھتا ہے؟

(a) ارتقائی نظریہ　　(b) تصادمی نظریہ

(c) دوری نظریہ　　(d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ مذہبی مرحلہ (Theological Stage) کی اصطلاح کس نے استعمال کی ہے؟

(a) کارل مارکس　　(b) ہربرٹ اسپینسر

(c) اگست کامٹ　　(d) پی۔ اے۔ سوروکن

5۔ نامیاتی اتحاد (Organic Solidarity) کا تصور کس نے پیش کیا؟

(a) ایس۔ سی۔ دوبے　　(b) بی۔ آر۔ امبیڈکر

(c) امائل درکھائم　　(d) چارلس ڈارِون

6۔ درج ذیل میں سے کس نے سماج کو جیائن شافٹ (Gemeinschaft) اور جسیل شافٹ (Gesellschaft) میں بانٹا ہے؟

(a) فرڈینڈ ٹونیس　　(b) ولفریڈو پریٹو

(c) کارل مارکس　　(d) اگست کامٹ

7۔ اوس والڈ اسپنگلر سماجی تبدیلی کے کس نظریے کا حامی ہے؟

(a)دوری نظریہ　　　　(b)تصادمی نظریہ

(c)ارتقائی نظریہ　　　　(d)ان میں سے کوئی نہیں

8۔ سوروکن (Sorokin) سماجی تبدیلی کے کس نظریے کا حامی ہے؟

(a)ارتقائی نظریے کا　　　　(b)تصادمی نظریے کا

(c)دوری نظریے کا　　　　(d)ان میں سے کوئی نہیں

9۔ سوشل اینڈ کلچرل ڈائنمکس (Social and Cultural Dynamics) کے مصنف کا کیا نام ہے؟

(a)میکس ویبر　　　　(b)ہربرٹ اسپینسر

(c)پی۔اے۔سوروکن　　　　(d)کارل مارکس

10۔ سرکولیشن آف ایلیٹ (Circulation of Elite) کا تصور کس نے پیش کیا؟

(a)ولفریڈ　　　　(b) ایس۔سی۔دوبے

(c)ایم۔این۔سری نواس　　　　(d)ان میں سے کوئی نہیں

22.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی تبدیلی کے حوالے سے اگست کامٹ کے ارتقائی نظریہ پر گفتگو کیجیے۔

2۔ سماجی تبدیلی کا تصادمی نظریہ کیا ہے؟ مختصراً روشنی ڈالیے۔

3۔ ہربرٹ اسپینسر کے نظریہ ارتقا کو بیان کیجیے۔

4۔ سماجی تبدیلی کے تعلق سے امائل درکھائم کے نظریے کی وضاحت کیجیے۔

5۔ سماجی تبدیلی کے تعلق سے ارتقائی نظریے کے چند مفروضات کو بیان کیجیے۔

22.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی تبدیلی کا دوری نظریہ کیا ہے؟ اور اس سلسلے میں پی۔اے۔سوروکن کے افکار کو تفصیل سے بیان کیجیے۔

2۔ سماجی تبدیلی کے تعلق سے ولفریڈو پریٹو (Vilfredo Pareto) کے نظریے کو بیان کیجیے۔

3۔ ہربرٹ اسپینسر کے نظریہ ارتقا کیا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

4۔ سماجی تبدیلی کے تعلق سے امائل درکھائم کا کیا نظریہ ہے؟ بیان کیجیے۔

5۔ سماجی تبدیلی کے حوالے سے کارل مارکس کا کیا نظریہ ہے؟ واضح کیجیے۔

22.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Social Structure and Change ,K.L.Sharma, 2007 Rawat Publications, New Delhi
2. Society in India: Concepts, Theories and Recent Trends Ram Ahuja, 2002 Rawat Publications, Jaipur
3. Social Stratification and Social Change,Yogendra Singh 2009 Manohar Publishers and Distributers, New Delhi
4. Social Change in India: Crisis and Resilience,Yogendra Singh 2007, Har Anand Publications, New Delhi
5. Sociology: A Guide to Problems and Literature, T.B. Bottomore 2017 Routledge, London and New York
6. Alex Inkles,1979, What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall, India Learning, Private Limited
7. Shankar Rao,2019, Sociology, S.Chand, New Delhi
8. Vidhya Bhushan & Sachdeva, 2020,An Introduction to Sociology, Kitab Mahal, Allahabad
9. Haralambos & Holborn, 2018, Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
10. S. F. Nadal, The Theory of Social Structure, Chohen and Wart Place of Publication, London, 1957.

اکائی 23۔ سماجی نقل پذیری: اقسام اور افعال

(Social Mobility: Forms and Functions)

اکائی کے اجزا

23.0 تمہید

23.1 مقاصد

23.2 سماجی نقل پذیری کا تصور

23.3 سماجی نقل پذیری کے اقسام

23.3.1 افقی سماجی نقل پذیری

23.3.2 عمودی سماجی نقل پذیری

23.3.3 ارتقائی سماجی نقل پذیری

23.3.4 انحطاطی سماجی نقل پذیری

23.3.5 بین النسل سماجی نقل پذیری

23.3.6 ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری

23.4 سماجی نقل پذیری کے افعال

23.5 اکتسابی نتائج

23.6 کلیدی الفاظ

23.7 نمونہ امتحانی سوالات

23.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

24.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

24.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

24.8 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

24.0 تمہید (Introduction)

سماجی نقل پذیری کا مطالعہ سماجیات کا ایک اہم جز ہے۔ اس کی وجہ سے بہت سی سماجی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں جب کہ یہ بذات خود بھی دوسری سماجی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے۔ چوں کہ سماجی تبدیلی ایک ہمہ گیر عمل ہے لہٰذا سماجی نقل پذیری بھی ہر سماج کا لازمی جز ہے۔ سماجی نقل پذیری کا عمل ہر سماج میں یکساں نہیں ہوتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ روایتی سماج میں اس کی رفتار سست ہوتی ہے جب کہ جدید سماج میں لوگوں کو سماجی نقل پذیری کے مواقع زیادہ میسر ہوتے ہیں۔

سماجی نقل پذیری جدید صنعتی سماج کا مظہر ہے، چونکہ یہ سماج کھلا سماج ہے جہاں ہر ایک کو آگے بڑھنے کے یکساں مواقع فراہم ہیں۔ اس کے برعکس، قدیم روایتی سماج میں سماجی نقل پذیری کے بہت کم واقعات دیکھنے کو ملتے ہیں، چونکہ روایتی سماج نقل پذیری کے تعلق سے ایک جامد (Static) سماج رہا ہے، جہاں انسانوں کی درجہ بندی ذات پات کی بنیاد پر ہوتی تھی، اور جہاں پیشہ اور انسان کی سماجی حیثیت اسکی پیدائش سے ہی متعین ہوجاتی تھی جس میں کسی بھی صورت تبدیلی ناممکن ہوتی تھی۔ مشہور ماہر سماجیات آندرے بیتے (Andre Beteille) نے اپنی کتاب کلاس، اسٹیٹس اینڈ پاؤر (Class, Status and Power, 1971) میں اس بات کی تفصیل سے وضاحت کی ہے کہ ذات پات پر مبنی روایتی سماج میں نقل پذیری کیوں مشکل ہے۔ اسی طرح ایم۔ این، سری نواس نے کورگس (Coorgs) کے مطالعے میں یہ بتایا کہ ایسے سماج میں کس طرح نقل پذیری کا ایک نیا طریق وجود میں آتا ہے، جسے اس نے سنسکرتیانا (Sanskritization) کی اصطلاح سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن اس طریق کا تعلق تہذیبی پہلوؤں سے ہے، نا کہ ساختیاتی پہلوؤں سے۔

اسی طرح جدید صنعتی سماجوں میں نقل پذیری کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ روایتی اور غیر ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں ترقی یافتہ ممالک میں بین نسل نقل پذیری (Inter-generational Mobility) کے واقعات زیادہ دیکھنے کو ملتے ہیں، کیوں کہ صنعتی سماج میں لوگوں کی اہلیت اور قابلیت کی بنیاد پر ملازمت دی جاتی ہے۔ جو لوگ خواہ وہ کسی بھی ذات، جنس، مذہب یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں، اگر وہ مطلوبہ لیاقت کے حامل ہیں تو ان کو ملازمت دی جاتی ہے جس سے ان کی زندگی میں

نقل پذیری واقع ہوتی ہے۔

ماہرین سماجیات نے سماجیات کے اس جز (سماجی نقل پذیری) کو سمجھنے ،اس کے مطالعے اور تحقیق کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔اس تحقیق کے نتیجے میں ماہرین سماجیات نے سماجی تبدیلی کا تصور، اس کے مختلف اقسام ، اسباب اور عمل پیش کیے ہیں۔ اس اکائی میں ہم سماجی نقل پذیری کے معنی و مفہوم، اس کے متعلق ماہرین کے تصورات و افکار اور اقسام کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

23.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں ہم سماجی نقل پذیری کے معنی ، اس کے اقسام اور افعال کی وضاحت کریں گے تاکہ ہم اس کے مطالعے سے سماجی نقل پذیری کی ان بنیادی چیزوں کو باآسانی سمجھ سکیں۔ نیز سماجی نقل پذیری کے افعال (Functions) کو بھی ہم اس میں جانیں گے۔

مختلف ماہرین سماجیات نے اپنی تحقیقات کی بنیاد پر اس کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں۔ اس اکائی کا مقصد ان اقسام کی وضاحت کرنا ہے۔ سماجی نقل پذیری کی اقسام کے تحت ہم نے افقی سماجی نقل پذیری، عمودی سماجی نقل پذیری، ارتقاعی سماجی نقل پذیری، انحطاطی سماجی نقل پذیری، بین نسل سماجی نقل پذیری، ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری کو مثالوں کے ذریعے تفصیل سے وضاحت کی ہے تاکہ طالب علم ان تمام اقسام کو سمجھ سکیں اور ان کے درمیان فرق کرنے کے اہل ہو جائیں۔

23.2 سماجی نقل پذیری کا تصور (Concept of Social Mobility)

نقل پذیری کسی چیز میں تبدیلی یا حرکت کو کہا جاتا ہے۔ یہ تبدیلی خواہ ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک حیثیت سے دوسری حیثیت کی ہو۔ لیکن جب نقل پذیری کے ساتھ 'سماجی' لفظ جڑ جاتا ہے تو اس کا مطلب کسی شخص یا گروہ کی خاص سماجی حیثیت میں تبدیلی ہوتا ہے۔ سماجی نقل پذیری کا مطلب مختلف سماجی گروہوں اور افراد کے درمیان نقل و حرکت کا ہونا ہے۔ یہ نقل و حرکت سماجی درجہ بندی میں اوپر یا نیچے یا دو نسلوں کے درمیان یا ایک ہی نسل میں بھی ہو سکتی ہے۔

ہم اپنے سماج میں اکثر و بیشتر اس چیز کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ کسی نے ایک چھوٹی سی تجارت شروع کی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ معاشی اعتبار سے سماج میں بہت اہم مقام حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح سے کوئی فرد جو معاشی اعتبار سے سماج میں مستحکم مقام کا مالک ہوتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے وہ کسی وجہ سے اپنا مقام کھو دیتا ہے۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص پڑھ لکھ کر سماج میں کوئی بڑا مقام حاصل کر لیتا ہے جس سے اس کی سماجی حیثیت بڑھ جاتی ہے۔ جب کہ کچھ ایسے لوگ جو سماج میں بڑے سماجی حیثیت کے

مالک ہوتے ہیں وہ مختلف وجوہات سے اپنے اس مقام کو کھو دیتے ہیں۔ اسی سماجی حیثیت میں ہونے والی تبدیلی کو سماجی نقل پذیری کہا جاتا ہے۔

پی۔اے۔ سوروکن ایک ماہر سماجیات ہے جس کی تصنیف سوشل اینڈ کلچرل موبیلٹی (Social And Cultural Mobility) ہے۔ اس کتاب میں اس نے کہا ہے کہ دنیا کا کوئی سماج ایسا نہیں ہے جہاں سماجی نقل پذیری کے مواقع غیر محدود ہوتے ہوں، اور اسی طرح دنیا کا کوئی سماج ایسا نہیں ہے جہاں سماجی نقل پذیری کے مواقع بالکل ہی نہ ہوں۔ وہ مزید کہتا ہے کہ دنیا کا کوئی دو سماج ایسا نہیں ہو سکتا جہاں سماجی نقل پذیری کے مواقع یکساں ہوں یا ان میں یکساں رکاوٹیں ہوں۔

سماجی نقل پذیری کی رفتار ایک سماج سے دوسرے سماج میں مختلف ہوتی ہے اور اسی سماج میں ایک وقت سے دوسرے وقت میں بھی مختلف ہوتی ہے۔ باربر (Barber) کے مطابق سماجی نقل پذیری اوپری یا نیچے کے سماجی طبقوں کے درمیان اوپر یا نیچے کی طرف سماجی نقل و حرکت کو کہتے ہیں اور اس کے مطابق سماجی نقل و حرکت بطور خاص دو اہم سماجی رول (Social Role) کے درمیان، جنھیں سماج میں اونچا یا نیچا تصور کیا جاتا ہے، کو کہتے ہیں۔

وکیل۔ ڈاکٹر، اور انجینیر کا رول سخت محنت، تربیت اور قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ اس میں لوگوں کو ہمیشہ نئے رول کے مطابق چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا پڑتا ہے۔ مختلف اسباب لوگوں کو نئے رول کو اپنانے کے لیے اکساتے ہیں۔ زندگی میں بہتر سمجھی جانے والی چیزیں کم ہوتی ہیں جب کہ اس کو چاہنے والے زیادہ ہوتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر چاہنے والوں میں مسابقت اور کبھی کبھی ایک دوسرے کے ساتھ تصادم اور تعاون کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

یہ مانا جاتا ہے کہ سماجی نقل پذیری ایک مثبت عمل ہے اور ایسا سماج جس میں سماجی تبدیلی کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں ان کو بہتر مانا جاتا ہے جب کہ ایسا نہیں ہے۔ ایسا سماج جہاں سماجی نقل پذیری کے مواقع کم ہوتے ہیں انسان کو ناکامی کے نفسیاتی دباؤ سے بچاتا ہے۔ اس طرح کے سماج میں انسان کے اندر ایسی امیدیں ہی نہیں پیدا ہوتیں جن کا پورا ہونا مشکل ہو۔ اسی طرح وہ سماج جہاں نقل پذیری کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں کوئی ضروری نہیں ہے کہ وہ انسانوں کو خوشی ہی دے۔

درجہ بالا گفتگو سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ سماجی نقل پذیری انسان کی سماجی حیثیت اور مالی حیثیت میں تبدیلی سے تعلق رکھتا ہے۔ انسان کی سماجی حیثیت کبھی اس کے پیشے سے اور کبھی اس کی مالی حیثیت سے متعین ہوتی ہے۔ جب کہ کبھی کبھی انسان کی سماجی حیثیت اس کی تہذیب اور تمدن سے بھی متعین ہوتی ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی انسان کی مالی حیثیت کا تعین اس کے پیشے سے ہوتا ہے۔ جب کہ اکثر و بیشتر سارے عوامل باہمی ایک دوسرے کا تعین بھی کرتے ہیں۔ سماجی نقل پذیری کے کچھ جہات درج ذیل ہیں:

- پیشے میں تبدیلی جس کی وجہ سے سماجی حیثیت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

- اسی پیشے میں ترقی
- ایک نسل سے دوسری نسل کے پیشے میں تبدیلی

23.3 سماجی نقل پذیری کے اقسام (Types of Social Mobility)

انسان یا گروہ کی حیثیت میں تبدیلی مختلف شکلوں میں ہوتی ہے۔ ایک وقت میں ایک طرح کی تبدیلی اور دوسرے وقت میں دوسرے طرح کی تبدیلی دیکھنے کو ملتی ہے۔جب کہ ایسا بھی ممکن ہے کہ کئی طرح کی سماجی نقل پذیری ایک وقت میں ظاہر ہو۔سماجی نقل پذیری کے کچھ اقسام درج ذیل ہیں:

23.3.1 افقی سماجی نقل پذیری (Horizontal Social Mobility)

افقی سماجی نقل پذیری کسی انسان یا گروہ کا ایک سماجی گروہ سے دوسرے گروہ کی طرف منتقل ہونا ہے جو سماجی حیثیت کے اعتبار سے برابر ہوں۔ اس نقل پذیری کو سمجھتے وقت ان نقل و حرکت کو سامنے رکھا جاتا ہے جن میں انسان ایک عہدے سے دوسرے ایسے عہدے کی طرف منتقل ہو جن کی سماجی حیثیت تقریباً پہلے عہدے کے برابر ہوتی ہے۔

اس قسم کے تحت کوئی بھی شخص یا گروہ ایک پیشے کو چھوڑ کر اسی حیثیت کا دوسرا پیشہ اپناتا ہے۔پیشے کی اس تبدیلی کا اثر اس کی سماجی حیثیت پر نہیں پڑتا، یعنی اس شخص یا گروہ کی سماجی حیثیت وہی باقی رہتی ہے جو پیشے میں تبدیلی سے پہلے تھی۔ مثلاً کسی ڈاکٹر کا بیٹا اگر انجینیر کا پیشہ اپناتا ہے یا وکیل ہو جاتا ہے تو اس کی سماجی حیثیت وہی بنی رہتی ہے۔اسی طرح سے اگر کوئی ڈاکٹر اپنے پیشے کو چھوڑ کر تدریس کا پیشہ اختیار کرلیتا ہے تب بھی اس کی سماجی حیثیت میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں آتی۔ عین اسی طرح کوئی رکشہ چلانے والا یا اس کا بیٹا اگر اپنے اس پیشے کو چھوڑ کر سائیکل اور رکشے کی مرمت کے پیشے کو اختیار کرتا ہے تو اس سے اس شخص کی سماجی حیثیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

غرض یہ کہ کسی گروہ یا انسان کی مذہبی، سیاسی اور پیشے کی ایسی تبدیلی جس میں اس کی سماجی حیثیت میں کوئی قاب ذکر تبدیلی نہ ہو اسے افقی سماجی نقل پذیری کہتے ہیں۔

اس میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس قسم کی تبدیلی سے سماج کی موجودہ افقی سماجی ڈھانچے میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی رکشہ چلانے والا یا اس کا بیٹا اگر اپنے اس پیشے کو چھوڑ کر سائیکل اور رکشے کی مرمت کے پیشے کو اختیار کرتا ہے جو سابقہ حیثیت کے مساوی ہے۔ اس تبدیلی سے افقی سماجی ڈھانچے میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یعنی سماج کا مجموعی ڈھانچا اپنی اصل شکل میں برقرار رہتا ہے۔

23.3.2 عمودی سماجی نقل پذیری (Vertical Social Mobility)

عمودی سماجی نقل پذیری کسی فرد یا گروہ کی پیشے ورانہ، معاشی یا سیاسی حیثیت میں ایسی تبدیلی کو کہتے ہیں جس سے اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہو۔

اس نقل پذیری کے تحت ایسی سماجی نقل و حرکت کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو انسان کی سماجی حیثیت میں اہم تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔

اس قسم کی نقل پذیری کے تحت کوئی فرد یا گروہ ایک پیشے کو چھوڑ کر کوئی دوسرا ایسا پیشہ اپناتا ہے جس کی وجہ سے اس کی سماجی حیثیت میں اہم تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ سماجی حیثیت کی یہ تبدیلی مثبت اور منفی دونوں طرح کی ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی ڈاکٹر کا بیٹا اگر کسی وجہ سے رکشہ چلانے کا پیشہ اختیار کرتا ہے تو پیشے کی اس منتقلی کی وجہ سے اس کی سابقہ سماجی حیثیت میں اہم تبدیلی واقع ہوگی اور سماجی حیثیت کی یہ تبدیلی منفی نوعیت کی ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی رکشہ چلانے والے کا بیٹا یا بیٹی پڑھ لکھ کر ڈاکٹری یا انجینئر کا پیشہ اپناتا / اپناتی ہے، تو یقیناً اس کی سماجی حیثیت میں ایک اہم مثبت تبدیلی واقع ہوگی۔ اس طرح کی کسی بھی سماجی نقل پذیری کو خواہ وہ منفی ہو یا مثبت، عمودی سماجی نقل پذیری کہا جاتا ہے۔

اس طرح کی سماجی نقل پذیری کا اثر سماج کے اس مجموعی ڈھانچے پر پڑتا ہے جہاں یہ چیزیں واقع ہو رہی ہوں، یعنی سماج کی درجہ بندی اس سے متاثر ہوتی ہے اور سماجی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ مثلاً کسی مزدور کا بیٹا یا بیٹی اگر محنت و مشقت سے بڑا آفیسر بن جاتا / جاتی ہے، یا اس کے برعکس کسی عالم و پروفیسر کا بیٹا یا بیٹی اپنی نا اہلی اور کوتاہی کی بنا پر مزدوری جیسا پیشہ اختیار کرتا / کرتی ہے تو یہ ایسی سماجی نقل پذیری ہوگی جس کی وجہ سے سماجی درجہ بندی اور سماج کے مجموعی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

23.3.3 ارتقاعی سماجی نقل پذیری (Upward Social Mobility)

ارتقاعی سماجی نقل پذیری وہ نقل پزیری ہے جس میں فرد یا گروہ اپنے موجودہ عہدہ، پیشہ اور منصب سے منتقل ہو کر اس سے بہتر عہدہ، پیشہ اور منصب حاصل کرتا ہے۔ اس طرح کی سماجی نقل پذیری میں فرد یا گروہ کی سماجی حیثیت میں مثبت تبدیلی واقع ہوتی ہے جس سے سماجی ڈھانچا بھی متاثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور نچلی ذات برادری کا کوئی شخص الیکشن میں جیت حاصل کر کے اگر منسٹر یا کوئی اور اعلا عہدے پر فائز ہوتا ہے تو یہ نقل پذیری ارتقاعی سماجی نقل پذیری کہلائے گی۔ اس مثال میں یہ بات اہم ہے کہ وہ فرد اپنی ذات (Caste) کو نہیں بدل سکتا ہے، لیکن اس کی معاشی اور سیاسی حیثیت میں تبدیلی کی وجہ اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہے جسے ارتقاعی نقل پذیری کہیں گے۔ شمالی ہند میں رہنے والے یادو (Yadava) ذات سے تعلق

رکھنے والے لوگوں کی مثال اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ کس طرح سے سیاسی طاقت کی وجہ سے ان کے یہاں ارتقاعی نقل پذیری ہوئی، لیکن اس سے ان کی ذات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

ارتقاعی سماجی نقل پذیری غیر معمولی سماجی، معاشی اور نفسیاتی قربانیوں کا تقاضہ کرتی ہے۔اس ارتقاعی نقل پذیری کے طریق میں فرد اور گروہ کو اہم تقابلی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور قربانیوں کے تحت بہت سے لوگوں اور مقامات کو چھوڑنا پڑتا ہے۔اسی کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو اپنی سوچ وفکر، عادات واطوار میں تبدیلی لانی پڑتی ہے۔غرض یہ کہ پرانے طور طریقے چھوڑ کر وہ طور طریقے سیکھنے پڑتے ہیں جو اس کی نئی حیثیت کے موافق ہوں۔اس قسم کی نقل پذیری مجموعی سماجی ڈھانچے پر غیر معمولی اثر ڈالتی ہے اور اس میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

23.3.4 انحطاطی سماجی نقل پذیری (Downward Social Mobility)

سماجی نقل پذیری کی اس قسم سے مراد کسی فرد کا اعلا عہدے، پیشے یا منصب سے ادنیٰ اور اس سے کم تر عہدے، پیشے یا منصب کی طرف منتقل ہو جانا ہے۔اس قسم کی نقل پذیری کو ہم انحطاطی سماجی نقل پذیری (Downward Social Mobility) کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص جو پیشے سے انجینیر یا ڈاکٹر ہے اور وہ اپنے پیشے کی وجہ اور اس کی مناسبت کے مطابق سماج میں نمایاں مقام اور سماجی حیثیت کا مالک ہوتا ہے۔اگر کسی بھی وجہ سے وہ اپنے ان پیشوں کو چھوڑ کر کوئی اور پیشہ اپناتا ہے جو سماج میں ڈاکٹر اور انجینیر کے پیشوں کے بمقابل کمتر سمجھے جاتے ہیں اور ان کی سماجی حیثیت بھی کم ہوتی ہے، تو اس نقل پذیری کو انحطاطی سماجی نقل پذیری کہیں گے۔

انحطاطی نقل پذیری کے امکانات دراصل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ سماج بہت حد تک یکساں مواقع کی قدر کو فروغ دیتا ہے۔یعنی یکساں مواقع کے نتیجے میں اس طرح کی نقل پذیری ہوتی ہے۔ لپسیٹ اور زیٹر برگ (Lipset and Zetterberg) کا کہنا ہے کہ اس طرح کی نقل پذیری عہدوں میں تبادلے کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔غرض یہ کہ سماجی حیثیت کا رفعت اور بلندی سے زوال وانحطاط کی طرف منتقلی کو انحطاطی سماجی نقل پذیری کہا جاتا ہے۔

جن لوگوں کی سماجی حیثیت میں شدید گراوٹ آتی ہے ان کے لیے انحطاطی نقل پذیری زیادہ تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کبھی کبھار خودکشی کا راستہ بھی اختیار کرلیتا ہے۔

23.3.5 بین النسل سماجی نقل پذیری (Inter-generational Social Mobility)

بین النسل سماجی نقل پذیری(Inter-generational Social Mobility) وہ نقل پذیری ہے جس میں ایک

نسل کی سماجی حیثیت پہلی نسل کے مقابلے میں مثبت یا منفی سمت میں تبدیل ہوتی ہے۔ بین نسل نقل پذیری جو مثبت سمت میں واقع ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے کہ چھوٹی ذات برادری یا غریب طبقے کے افراد اگر اپنے بچوں کو اچھی تعلیم و تربیت دیتے ہیں جس سے ان کے بچے اچھی نوکریوں اور مناصب پر فائز ہو جاتے ہیں تو اس طرح کی نقل پذیری بین نسل نقل پذیری کہلاتی ہے، کیوں کہ اس میں والدین کی سماجی حیثیت کے مقابلے میں بچوں کی سماجی حیثیت اچھی اور بہتر ہے۔ اس کی ایک دوسری مثال یہ ہے کہ اگر باپ موچی ہے لیکن وہ اپنے بیٹے یا بیٹی کو اسکول بھیجتا ہے تاکہ وہ اچھی تعلیم حاصل کر سکے۔ اپنے علم اور قابلیت کی بنیاد پر وہ بیٹا یا بیٹی ڈاکٹر، انجینئر یا وکیل بن جاتا/ جاتی ہے تو اس نقل پذیری کو ہم بین نسل نقل پذیری (Inter-generational Mobility) کہتے ہیں۔

اسی طرح بین نسل نقل پذیری جو منفی سمت میں واقع ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے کہ اگر ایک برہمن خاندان اپنے روایتی پیشے، جیسے تعلیم و تدریس اور مذہبی رسومات کی ادائگی سے منسلک ہے، لیکن اس کی نئی نسل اس روایتی پیشے کو نہیں اپناتی ہے، بلکہ یہ مزدوری یا اس جیسے کسی اور پیشے کو اپناتی ہے تو یہ، یعنی دونوں نسلوں کے مابین پیشوں میں تبدیلی، بین نسل نقل پذیری (Inter-generational Mobility) کی منفی قسم کہلائے گی۔

مشہور ماہر سماجیات پی۔اے۔ سوروکن نے بین نسل کی کچھ مخصوص حالتوں کا تذکرہ کیا ہے جن کی وجہ سے بین نسل نقل پذیری واقع ہوتی ہے۔ ذیل میں ہم ان حالتوں کو بیان کر رہے ہیں:

والدین اور اولاد کی صلاحیت میں فرق (Difference in the Competency of Parents and Children)

اگر کوئی شخص کسی ایسے عہدہ یا منصب پر فائز ہے جو زیادہ لیاقت اور قابلیت کا متقاضی ہے، لیکن اس کی اولاد اگر اس طرح کی صلاحیت اور قابلیت نہیں رکھتی ہے تو ایسی حالت میں انحطاطی نقل پذیری کا واقع ہونا لازمی ہے۔

اس کے بر خلاف وہ اولاد جو اپنے والدین کے مقابلے میں زیادہ لیاقت اور قابلیت کے حامل ہیں، تو ایسی حالت میں ارتقاعی نقل پذیری کا واقع ہونا لازمی ہے۔ اس طرح کی نقل پذیری خاص طور سے اس سماج میں ہوتی ہے جو روایات کے اعتبار سے بہت لچک دار ہیں۔

آبادی میں تبدیلی (Change in Population)

آبادی میں تبدیلی پیشے ورانہ مواقع پر اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ ممالک جہاں آبادی بڑھنے کی رفتار کم ہوتی ہے وہاں لوگوں کو پیشہ بدلنے اور عمودی (Horizontal Social Mobility) سماجی نقل پذیری کے مواقع زیادہ دستیاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ ممالک جہاں آبادی بڑھنے کی رفتار کافی تیز ہوتی ہے لوگوں کو پیشہ بدلنے اور سماجی نقل پذیری کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

پیشہ وارانہ ساخت میں تبدیلی(Change in Occupational Structure)

وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے پیشے (Occupations) سماجی لحاظ سے زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں، اور کچھ پیشے وقت کے لحاظ سے سماج کی نظر میں اہمیت کے حامل نہیں رہتے۔ پیشوں کی اہمیت میں یہ مثبت اور منفی تبدیلی ان لوگوں کی قلت اور کمیابی یا زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے جن کے اندر مطلوبہ کام کرنے کی صلاحیت اور لیاقت نہیں ہوتی۔ مثلاً پیشہ وارانہ ساخت (Occupational Structure) میں تبدیلیوں نے نسلوں کے مابین نقل پذیری کی رفتار میں اضافہ کیا ہے۔

23.3.6 ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری (Intra-generational Social Mobility)

اس قسم کی نقل پذیری ایک ہی نسل میں واقع ہوتی ہے۔ اسے دو قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے۔

(i) فرد کی پوری زندگی کے دورانیے میں اس کی سماجی حیثیت میں تبدیلی کا واقع ہونا۔

(ii) ایک بھائی کی سماجی حیثیت میں تبدیلی کا ہونا، جب کہ دوسرے بھائی کی حیثیت میں کسی بھی طرح کی تبدیلی کا نہ ہونا۔

ایک شخص کلرک کی حیثیت سے اپنی معاشی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ وہ روز بروز اپنے علم و ہنر میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ اپنی محنت اور لگن کی بنیاد پر ایک دن وہ آئی۔اے۔ایس۔ آفیسر یا پروفیسر جیسے منصب تک پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح وہ سماجی لحاظ سے ایک بلند عہدہ حاصل کر لیتا ہے جو اس کے سابقہ عہدے (کلرک) سے بڑا ہوتا ہے جس سے اس نے اپنی معاشی زندگی شروع کی تھی اور اس کی وجہ سے اس کی سماجی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسی طرح اس کے بھائی نے بھی کلرک کی حیثیت سے اپنی معاشی زندگی شروع کی، لیکن وہ پوری زندگی اسی منصب پر فائز رہا اور ترقی نہ کر سکا۔ اس مثال میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی نسل میں ایک بھائی کی سماجی حیثیت بدل جاتی ہے جب کہ دوسرے کی حیثیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے۔

23.4 سماجی نقل پذیری کے افعال(Functions of Social Mobility)

سماجی نقل پذیری کی کارکردگی سماج کی ترقی میں بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔ روایتی سماج میں نقل پذیری کے مواقع کم ہوا کرتے تھے، اسی لیے ان سماج میں ترقی و تبدیلی کی رفتار سست تھی۔ روایتی سماجی (Traditional Society) میں لوگوں کی سماجی حیثیت کا تعین لوگوں کی پیدائش سے ہوتا تھا۔ یعنی کوئی فرد کس خاندان، کس ذات، کس جنس اور کس پیشے سے تعلق رکھنے والے گھرانے میں پیدا ہوا۔ یہ وہ بنیادی چیزیں تھیں جو انسان کی سماجی حیثیت کا تعین کرتی تھیں۔ لہٰذا انسان کی سماجی حیثیت وہی باقی رہتی تھی جو اس کی پیدائش سے طے ہوتی تھی۔

روایتی سماج کے بر خلاف آج کے جدید صنعتی سماج میں انسان کی سماجی حیثیت کا تعین اس کے خاندان، ذات، جنس سے نہ ہو کر اس کی اہلیت اور صلاحیت کے ذریعے طے ہوتی ہے۔ جدید سماج نے افراد کو یہ مواقع فراہم کیے اور آزادی دی کہ افراد اپنی پسند سے پیشے کا انتخاب کر سکیں اور اس کے مطابق اپنی صلاحیت اور قابلیت کو بڑھا سکیں۔ اس طرح جدید سماج نے انسان کو سماجی نقل پذیری کے مواقع فراہم کیے جس سے سماج میں بہت سی مثبت تبدیلیاں رونما ہوئیں۔

جدید سماج کے کھلے مزاج اور پیشے کے انتخاب میں آزادی نے افراد کو اپنی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو نکھارنے اور بروئے کار لانے پر ابھارا۔ اس کے نتیجے میں سماج کے وہ افراد جو اپنی صلاحیتوں کا استعمال روایتی سماج کی بندشوں کی وجہ سے نہیں کر پا رہے تھے، انہیں ان صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا موقع ملا اور انہیں استعمال کر کے انہوں نے اپنی سماجی حیثیت میں اضافہ کیا۔

سماجی نقل پذیری کے افعال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے سماج میں ترقی کی رفتار کو تیز کیا ہے۔ اس نے لوگوں کو اپنی صلاحیت بڑھانے اور پیشے منتخب کرنے کے مواقع کھولے۔ نتیجے کے طور پر بلالحاظ مذہب، ذات، جنس، نسل، قبیلہ لوگوں کی بھیڑ ایسے پیشوں کو اپنانے کے لیے کوشاں ہوئی جنہیں سماجی لحاظ سے بہتر اور عزت کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں لوگوں کے درمیان مقابلہ و مسابقہ کا ماحول پیدا ہوا اور سماج میں ترقی کی رفتار پہلے کے مقابلے کافی تیز ہوئی۔

23.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نقل پذیری سے مراد کسی چیز میں نقل و حرکت اور تبدیلی ہے۔ یہ تبدیلی خواہ ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک حیثیت سے دوسری حیثیت کی ہو۔ سماجی نقل پذیری کا مطلب کسی شخص یا گروہ کی سماجی حیثیت میں تبدیلی ہوتا ہے۔ سماجی نقل پذیری کا مطلب مختلف سماجی گروہوں اور افراد کے درمیان نقل و حرکت کا ہونا ہے۔ یہ نقل و حرکت سماجی درجہ بندی میں اوپر یا نیچے یا دو نسلوں کے درمیان یا ایک ہی نسل میں بھی ہو سکتی ہے۔

اس اکائی کے مطالعے سے ہمیں سماجی نقل پذیری کے بنیادی تصور سے واقفیت ہوئی۔ نیز ہمیں اس کی مختلف اقسام اور افعال کے بارے میں بھی معلومات ہوئیں۔ سماجی نقل پذیری کی اقسام کے تحت ہم نے افقی سماجی نقل پذیری، عمودی سماجی نقل پذیری، ارتقائی سماجی نقل پذیری، انحطاطی سماجی نقل پذیری، بین نسل سماجی نقل پذیری، ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری کے بارے میں تفصیل سے جانا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

- سماجی نقل پذیری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

- ارتقائی سماجی نقل پذیری کیا ہوتی ہے؟
- بین نسل سماجی نقل پذیری کیا ہے؟

23.6 کلیدی الفاظ(Key Words)

- **سماجی نقل پذیری:** سماجی نقل پذیری کا مطلب کسی شخص یا گروہ کی سماجی حیثیت میں تبدیلی ہونا ہے۔
- **افقی سماجی نقل پذیری:** کسی انسان یا گروہ کا ایک سماجی گروہ سے دوسرے گروہ کی طرف منتقل ہونا ہے جو سماجی حیثیت کے اعتبار سے برابر ہوں۔ اس نقل پذیری کو سمجھتے وقت ان نقل و حرکت کو سامنے رکھا جاتا ہے جن میں انسان ایک عہدے سے دوسرے ایسے عہدے کی طرف منتقل ہو جن کی سماجی حیثیت تقریباً پہلے عہدے کے برابر ہوتی ہے۔
- **عمودی نقل پذیری:** کسی فرد یا گروہ کی پیشہ وارانہ، معاشی یا سیاسی حیثیت میں ایسی تبدیلی کو کہتے ہیں جس سے اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہو۔
- **ارتقائی سماجی نقل پذیری:** یہ وہ نقل پذیری ہے جس میں فرد یا گروہ اپنے موجودہ عہدہ، پیشہ اور منصب سے منتقل ہو کر اس سے بہتر عہدہ، پیشہ اور منصب حاصل کرتا ہے۔
- **انحطاطی سماجی نقل پزیری:** سماجی نقل پذیری کی اس قسم سے مراد کسی فرد کا اعلا عہدے، پیشے یا منصب سے ادنیٰ اور اس سے کم تر عہدے، پیشے یا منصب کی طرف منتقل ہو جانا ہے۔
- **بین نسل سماجی نقل پذیری:** یہ وہ نقل پذیری ہے جس میں ایک نسل کی سماجی حیثیت پہلی نسل کے مقابلے میں مثبت یا منفی سمت میں تبدیل ہوتی ہے۔
- **ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری:** اس قسم کی نقل پذیری ایک ہی نسل میں واقع ہوتی ہے۔

23.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

23.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ سوشل اینڈ کلچرل موبیلٹی(Social and Cultural Mobility) کس کی تصنیف ہے؟

(a)پی۔اے۔سوروکن کی

(b)ہربرٹ اسپینسر کی

(c)دونوں کی

(d) بی۔ آر۔ امبیڈکر کی

2۔ 'کسی انسان یا گروہ کا ایک سماجی گروہ سے دوسرے گروہ کی طرف منتقل ہونا ہے جو سماجی حیثیت کے اعتبار سے برابر ہوں' کہلاتی ہے۔

(a) افقی سماجی نقل پذیری

(b) عمودی سماجی نقل پذیری

(c) ارتقائی سماجی نقل پذیری

(d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ 'کسی فرد یا گروہ کی پیشہ وارانہ، معاشی یا سیاسی حیثیت میں ایسی تبدیلی جس سے اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہو' کہلاتی ہے؟

(a) عمودی سماجی نقل پذیری

(b) افقی سماجی نقل پذیری

(c) دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ اگر کسی رکشہ چلانے والے کا بیٹا یا بیٹی پڑھ لکھ کر ڈاکٹری یا انجینئر کا پیشہ اپناتا / اپناتی ہے تو یہ نقل پذیری کی کون سی قسم ہے؟

(a) بین نسل سماجی نقل پذیری

(b) انحطاطی سماجی نقل پذیری

(c) دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ 'کسی فرد یا گروہ کا اپنے موجودہ عہدہ، پیشہ اور منصب سے منتقل ہو کر اس سے بہتر عہدہ، پیشہ اور منصب حاصل کرنا' کہلاتا ہے۔

(a) ارتقائی سماجی نقل پذیری

(b) بین نسل سماجی نقل پذیری

(c) انحطاطی سماجی نقل پذیری

(d)ان میں سے کوئی نہیں

6۔ 'کسی فرد یا گروہ کی سماجی حیثیت میں تبدیلی' کو کیا کہا جاتا ہے؟

(a)سماجی نقل پذیری

(b)طریق

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

7۔ ایک ہی نسل میں واقع ہونے والی سماجی نقل پذیری کو کتنے قسموں میں باٹا جا سکتا ہے؟

(a)دو قسموں میں

(b)تین قسموں میں

(c)چار قسموں میں

(d)سات قسموں میں

8۔ اگر کسی مزدور کا بیٹا یا بیٹی اپنی محنت اور لگن سے بڑا آفیسر بن جاتا/ جاتی ہے۔تو یہ سماجی نقل پذی کی کون سی قسم ہو گی؟

(a)افقی سماجی نقل پذیری

(b)عمودی سماجی نقل پذیری

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

9۔ ایک بھائی کی سماجی حیثیت بدلتی ہے، جب کہ دوسرے بھائی کی سماجی حیثیت میں کسی بھی طرح کی تبدیلی نہیں واقع ہوتی۔ یہ مثال سماجی نقل پذیری کی کون سی قسم سے ہے؟

(a)ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری

(b)انحطاطی سماجی نقل پذیری

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سماجی نقل پذیری کی یہ کون سی قسم ہے جس میں ایک نسل کی سماجی حیثیت پہلی نسل کے مقابلے میں مثبت یا منفی سمت

میں تبدیل ہوتی ہے؟

(a) بین نسل سماجی نقل پذیری

(b) ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری

(c) دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

23.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. سماجی نقل پذیری کیا ہے؟ مثال سے واضح کیجیے۔
2. انحطاطی سماجی نقل پذیری کو مختصراً بیان کیجیے۔
3. سوروکن (Sorokin) کے مطابق وہ کیا مخصوص حالات ہیں جن کی وجہ سے بین نسل نقل پذیری واقع ہوتی ہے؟
4. ایک ہی نسل میں نقل پذیری کیا ہے؟ بیان کیجیے۔
5. مثبت عمودی سماجی نقل پذیری کو مثال سے واضح کیجیے۔

23.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. عمودی نقل پذیری کیا ہے؟ تفصیل سے واضح کیجیے۔
2. افقی نقل پذیری کیا ہے؟ تفصیل سے واضح کیجیے۔
3. بین نسل نقل پذیری کیا ہے؟ مثالوں سے سمجھائیے۔

24.8 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Urban Sociology, R.K.Sharma, 2007, Atlantic Publishers & Distributors New Delhi
2. Sociology: A Guide to Problems and Literature, T.B. Bottomore 2017 Routledge, London and New York
3. Society in India: Concepts, Theories and Recent Trends Ram Ahuja, 2002

Rawat Publications, Jaipur

4. Contemporary Sociology, H.K.Rawat, 2013 Prem Rawat for Rawat Publications, Jaipur

5. Understanding Sociology, Anderson & Taylor, 2007 Wadsworth Cengage Learning

6. Socialization, Mobility and Social Control, 2011, Vinayak Tripathi, Ancient Publishing House, Delhi

7. Social Stratification and Mobility, 2006 K.L.Sharma, Rawat Publications, Jaipur

8. S. F. Nadal, The Theory of Social Structure, Chohen and Wart Place of Publication, London, 1957.

9. Vidya Bhushan and D. R. Sachdeva, An Introduction to Sociology, Kitab Mahal, Allahabad.

10. Manvendra Pratap Sing, Sociology an Introduction, Jawahar Publishers and Distributors, New Delhi.

اکائی 24۔ سماجی نقل پذیری کے عوامل

(Factors of Social Mobility)

اکائی کے اجزا

24.0 تمہید

24.1 مقاصد

24.2 سماجی نقل پذیری کے عوامل

24.2.1 ترغیب

24.2.2 کامیابی اور ناکامی

24.2.3 تعلیم

24.2.4 ہجرت

24.2.5 ہنر اور تربیت

24.2.6 صنعتیانا

24.2.7 شہریانا

24.2.8 قانون سازی

24.2.9 سیاست بازی

24.2.10 جدیدیانا

24.3 اکتسابی نتائج

24.4 کلیدی الفاظ

24.5 نمونہ امتحانی سوالات
24.5.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
24.5.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
24.5.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
24.6 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

24.0 تمہید (Introduction)

سماجی نقل پذیری کا تصور سماجیات میں اہم مقام رکھتا ہے یہ سماجی تبدیلی کا ایک اہم طریق ہے۔ سماجی نقل پذیری اور سماجی درجہ بندی کے تصور کا باہمی بہت قریبی تعلق ہے۔ جیسے جیسے سماج میں درجہ بندی کے طریقوں میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے، اسی طرح انفرادی اور اجتماعی یعنی ساختیاتی سطح پر بھی درجہ بندی کے ان طریقوں میں بھی تبدیلی وارتقاء ہوتا رہتا ہے۔ نقل پذیری کا عمل فرد کی سطح پر بھی واقع ہوتا ہے، اور اجتماعی سطح پر بھی اس کا عمل دیکھنے کو ملتا ہے جسے ساختیاتی نقل پذیری (Structural Mobilty) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سماجی نقل پذیری کے وقوع (Occurrance) کے حوالے سے مختلف سماجیاتی نظریات ہیں جنھوں نے اپنے اپنے قائم شدہ اصولوں کی بنیاد پر اس کے الگ الگ اسباب بیان کیے ہیں۔ فنکشنلسٹ نظریات کے ماننے والے مفکرین جیسے کہ پارسن کے مطابق سماج میں نقل پذیری تفریق (Differentiation) کے طریق کا نتیجہ ہے، اور یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے سماج ان لوگوں کو رول (Role) دیتا ہے جو اس کو بحسن خوبی تکمیل کرنے کی اہمیت و قابلیت رکھتے ہوں۔ اس کے برعکس، مارکس کا یہ کہنا ہے کہ جب سماج میں نقل پذیری بہت آسانی سے ممکن ہونے لگے اور اس کی رفتار بہت تیز ہو جائے تو سماجی اتحاد واستحکام کمزور ہونے لگتا ہے۔

سماجی نقل پذیری کے واقع ہونے میں بہت سے تکنیکی، سماجی اور تعلیمی وغیرہ اسباب ہیں جنھیں اس اکائی میں ہم تفصیل سے جاننے کی کوشش کریں گے۔ جدید سماج میں نقل پذیری کے تعلق سے دو اہم باتوں کو جاننا ضروری ہے جسے کین روبرٹس (Ken Roberts) نے اپنی کتاب (Class in Contemporary Britain, 2011) میں بیان کیا ہے؛

(1) نقل پذیری اس سماج کی علامت ہے جو پیدائشی حیثیت کے مقابلے میں اہلیت اور صلاحیت پر یقین رکھتا ہے، اور جو سماج اصول واقدار کی پاسداری کرتا ہے،

(2) نقل پذیری سماج میں استحکام اور یکجہتی کی علامت ہے۔

پچھلی اکائی میں ہم نے اس کے تصور کو سمجھا اور یہ جانا کہ سماجی نقل پذیری کسی بھی فرد یا گروہ کا ایک سماجی حیثیت سے دوسری سماجی حیثیت کی طرف منتقل ہونا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی جانا کہ یہ مختلف سماجوں میں کن کن شکلوں میں واقع ہوتی ہے۔ یعنی اس کے اقسام کیا کیا ہیں۔

ماہرین کے مطابق سماج میں کوئی بھی چیز بے سبب نہیں ہوتی۔ یعنی ہر وہ چیز جو سماج میں ہو رہی ہے کسی نہ کسی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہی معاملہ سماجی نقل پذیری کے ساتھ بھی ہے۔ سماجی نقل پذیری خلا میں واقع نہیں ہوتی، بلکہ یہ بہت سے اسباب کا رد عمل ہے۔ لہٰذا طالب علم کے لیے سماجی نقل پذیری کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے اس کے اسباب کا جاننا بھی ضروری ہے۔ یعنی کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے اور کس طرح سماجی نقل پذیری واقع ہوتی ہے۔

24.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں سماجی نقل پذیری کے اسباب کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔ ماہرین سماجیات نے مختلف تحقیقات کی بنیاد پر سماجی نقل پذیری کے اسباب اجاگر کیے ہیں۔ اس اکائی کے تحت انہیں اسباب کو جانا اور سمجھا جائے گا، نیز یہ جاننے کی بھی کوشش کی جائے گی کہ یہ اسباب کس طرح سے سماجی نقل پذیری کے طریق میں اپنا کردار نبھاتے ہیں۔ ان اسباب اور ان کے کارکردگی کو سمجھنے کے بعد طالب علم سماجی نقل پذیری کے تصور کو مکمل طور سے سمجھ سکے گا۔

اس اکائی میں اسباب کے تحت ترغیب، کامیابی اور ناکامی، تعلیم، ہجرت، ہنر اور تربیت، صنعتیانا، شہریانا، قانون سازی، سیاست بازی، جدید یانا کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

24.2 سماجی نقل پذیری کے عوامل (Factors of Social Mobility)

ماہرین سماجیات کے یہاں سماج میں ہونے والی کوئی بھی چیز بے سبب نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر چیز مختلف اسباب یا کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اسی طرح سماجی نقل پذیری کا طریق بھی مختلف اسباب و عوامل کا نتیجہ ہے۔ مختلف ماہرین نے تحقیق کر کے سماجی نقل پذیری کے اسباب کو اجاگر کیا ہے۔ درج ذیل میں ہم چند اہم عوامل کو جانیں گے اور یہ بھی جانیں گے کہ یہ عوامل کس طرح سے سماجی نقل پذیری میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

24.2.1 ترغیب (Motivation)

ہر کسی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بہتر سے بہتر اور خوش گوار سے خوش گوار تر زندگی گزارے اور دن بہ دن اس کی سماجی

حیثیت بڑھتی رہے اور اسے سماج میں بہتر سے بہتر مقام حاصل ہو سکے۔ جدید سماج میں ہر فرد کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی محنت اور قابلیت کی بنیاد پر کوئی بھی منصب حاصل کر سکتا ہے۔ یہ سماج روایتی سماج کے برخلاف تقلید کے بندھن سے آزاد ہوتا ہے اور عقلیت (Rationality) اس کی بنیاد ہے۔ اس کے مطابق ہر فرد خواہ سماجی درجہ بندی میں اس کا جو بھی مقام ہو، وہ اپنی محنت، لگن اور صلاحیت کی بنا پر آگے بڑھ سکتا ہے اور ترقی کے مدارج طے کر سکتا ہے۔

جدید سماج کے اس کھلے مزاج نے لوگوں کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی تحریک اور ترغیب عطا کی ہے۔ اس تحریک (Motivation) کی وجہ سے انسان اپنے علم و ہنر میں اضافہ کرنے کی خوب جدوجہد کرتا ہے تاکہ وہ بلند منصب کو حاصل کر سکے جس سے اس کے سماجی مقام میں اضافہ ہو۔ اگر سماج فرد کی زندگی میں آگے بڑھنے کا شوق پیدا نہ کر سکے تو ایسی حالت میں سماجی نقل پذیری کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

24.2.2 کامیابی اور ناکامی (Achievements and Failures)

یہاں کامیابی (Achievement) سے مراد کسی فرد کا غیر متوقع اور حیرت انگیز کارنامہ ہے جس سے عوام کی ایک بڑی تعداد متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور وہ اس فرد کے علم اور صلاحیت کو ماننے لگے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہر قسم کی کامیابی سماجی نقل پذیری کا باعث نہیں ہوتی، بلکہ صرف وہ کارنامے فرد کی سماجی حیثیت کو بلند کرتے ہیں جو غیر معمولی اور حیرت انگیز ہوں۔ مثال کے طور پر ایک انتہائی غریب شخص نے محنت اور مشقت کر کے بہت پیسے کما لیا ہو اور امیر ہو گیا ہو، یا ایک ایسا مصنف جو علم کی دنیا میں گمنام ہو، ایک ایسی کتاب لکھ دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کو بہت سے ادبی اعزازات اور انعامات سے نوازا جاتا ہو۔ اس قسم کی غیر معمولی کامیابی اور حیرت انگیز کارنامے کے نتیجے میں اس کی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے اور سماجی نقل پذیری واقع ہوتی ہے۔ اس ضمن میں ہندوستان کے سابق صدر جمہوریہ مرحوم ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام صاحب کی مثال قابل ذکر ہے۔ ان کی پیدائش ایک غریب خاندان میں ہوئی، لیکن معاشی اسباب ان کی تعلیم و ترقی میں رکاوٹ پیدا نہ کر سکی۔ انہوں نے اپنی محنت اور لگن کی بنیاد پر عظیم علمی اور سائنسی کارنامہ انجام دیا جس کی بنیاد پر انہیں میزائل مین کے نام سے جانا جاتا ہے اور سائنسی میدان میں ان کی خدمات کی وجہ سے انہیں ملک کے سب سے مؤقر اعلاترین ایوارڈ "بھارت رتن" سے نوازا گیا۔ اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام کی غیر معمولی کامیابی نے ان کی سماجی حیثیت میں حیرت انگیز اضافہ کیا۔

اسی طرح کسی چیز کو حاصل کرنے میں ناکامی انحطاطی سماجی نقل پذیری کی وجہ بنتی ہے۔ مثال کے طور پر مختلف مقابلہ جاتی امتحانات میں اگر کوئی طالب علم کامیابی حاصل کرتا ہے تو اس سے اس کی سماجی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے، اور وہ طالب علم جو ناکام ہوتا ہے، وہ مایوسی کا شکار ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ وہ اپنے حلقہ احباب سے کٹنے لگتا ہے۔ اس طرح کی ناکامی کی وجہ سے اس کی سماجی حیثیت متاثر ہوتی ہے۔ اس ضمن میں سہارا کمپنی کے بانی سبرت رائے کی مثال قابل ذکر ہے کہ کس طرح سے تجارت (Business) میں ان کی ناکامی نے ان کی سماجی

حیثیت متاثر کیا ہے۔ سبرت رائے کی ناکامی نے لوگوں کو حیرت میں دیا ہے کہ کس طرح سے اتنا بڑا کاروباری آدمی اچانک زوال کا شکار ہو سکتا ہے۔ سبرت رائے کی ناکامی نے ان کی سماجی حیثیت میں منفی تبدیلی کا باعث ہوئی۔

24.2.3 تعلیم (Education)

تعلیم انسان کو علم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اس بات کے انکشافات بھی کرتا ہے کہ وہ زندگی گزارنے کے بہتر مواقع کن کن راستوں سے حاصل کر سکتا ہے۔ روایتی سماج میں انسان پیدائشی طور پر اپنے آبا و اجداد کے پیشے سے بندھا ہوا ہوتا تھا، اور اس کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور پیشہ اپنا سکے۔ کیوں کہ روایتی سماج میں تقسیم کار کی بنیاد اہلیت نہیں بلکہ فرد کی ذات (Caste)، جنس اور عمر ہوا کرتی تھی۔ ان چیزوں میں تبدیلی انسان کے اختیار سے نہ صرف باہر، بلکہ ان کا تعین انسان کی پیدائش سے ہوا کرتا ہے۔

چودھویں اور سترویں صدیوں کے درمیان یورپ میں سائنس و ٹیکنالوجی، سیاست، تہذیب اور معیشت میں حیرت انگیز تبدیلیاں واقع ہوئیں جسے ہم نشاۃ الثانیہ (Renaissance) کہتے ہیں۔ علم و فکر کی اس تحریک نے انسانی سوچ و فکر کے زاویے کو یکسر بدل دیا جو عالمی طور پر انسانی تہذیب و معاشرت میں بنیادی تبدیلیوں کا باعث بنی۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے دنیا جدید دور میں داخل ہوئی جو روایتی دور سے یکسر مختلف اور برعکس ہے۔

جدید سماج نے تقسیم کار کی روایتی بنیادوں کو بدل کر اہلیت کو بنیاد بنایا۔ تعلیم نے لوگوں کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ سماج میں موجود کسی بھی پیشے کو اپنانے کے لیے اپنے آپ کو اہل بنا سکیں جس سے ان کی سماجی حیثیت میں اضافہ ہو سکے۔ مثال کے طور ملک میں موجود مختلف پسماندہ طبقات جن کے پیشوں کا تعین روایتی سماج میں ان کی پیدائش سے ہوا کرتا تھا اور اسی سے ان کی سماجی حیثیت طے ہوتی تھی، مگر جدید سماج نے علم اور اہلیت کے ذریعے انہیں یہ موقع فراہم کیا کہ وہ سماج میں موجود پیشوں میں سے اپنی پسند کا پیشہ اپنا سکیں اور اپنی سماجی حیثیت کو بڑھا سکیں۔ پسماندہ طبقات نے اپنی اہلیت اور قابلیت میں اضافہ کر کے اپنے اندر سماجی نقل پذیری کی راہیں ہموار کیں۔

24.2.4 ہجرت (Migration)

کبھی کبھی ہجرت بھی سماجی نقل پذیری کی وجہ بنتی ہے۔ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ بہتر مواقع زندگی (Life Chances) کی تلاش میں ہجرت کرتے ہیں۔ یہ عین ممکن ہے کہ ایک جگہ انسان کے لیے وہ مواقع فراہم نہ ہوں جس سے وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکے، لہٰذا وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بہتر مواقع کی تلاش میں ہجرت کرتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کا تعلق جس پیشے سے ہوتا ہے اس کی اہمیت اور افادیت ایک سماج میں بہت کم ہوتی ہے جب کہ اسی پیشے کی اہمیت اور افادیت دوسری جگہ نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔

انسان افادیت کی زیادتی کے لیے ہجرت کرتا ہے جس سے اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہے۔ مثال کے طور ہندوستان میں ایک عام

انجینئر کی بازاری حیثیت دس ہزار روپیہ ماہانہ ہے، لیکن اسی انجینیر کی بازاری حیثیت سعودی عرب میں پچاس ہزار روپیہ ماہانہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سعودی عرب میں اس انجینیر کی مواقع زندگی ہندوستان کے بنسبت زیادہ بہتر ہے۔یعنی اگر کوئی انجینئر ہندوستان سے ہجرت کر کے سعودی عرب جاتا ہے تو اس کی مواقع زندگی بہتر ہوتی ہے اور اس سے اس کی سماجی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ملک کی نامور یونیورسٹیوں اور کالیجوں سے فارغین مغربی ممالک میں خطیر رقم پر اپنی خدمات دے رہے ہیں۔ یہ لوگ ان ممالک میں بہتر مواقع زندگی کی امید میں ہجرت کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کی سماجی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس کے برخلاف اگر کوئی انجینئر جو بہتر مواقع زندگی کی تلاش میں سعودی عرب ہجرت کیا تھا، اور پھر کسی وجہ سے ہندوستان واپس آجاتا ہے تو اس کی مواقع زندگی میں منفی تبدیلی واقع ہوتی ہے جس سے اس کی سماجی حیثیت متاثر ہوتی ہے۔

24.2.5 ہنر اور تربیت (Skills and Training)

تکنیکی آلات نے پیشہ وارانہ معیشت کو کافی متاثر کیا ہے۔ اس معیشت میں ایسے لوگوں کی مانگ زیادہ بڑھی ہے جنہوں نے اپنے آپ کو تکنیکی تربیت (Technological Training) سے لیس کیا ہے۔ اس سے انہیں روزگار کے بہتر مواقع ملے اور ان کی سماجی حیثیت میں تبدیلی واقع ہوئی۔ اس کے برخلاف وہ لوگ جنہوں نے تکنیکی آلات کو استعمال کرنا نہیں سیکھا وہ اس معاشی نظام کا اہم حصہ نہیں بن سکے۔ اس کی وجہ سے وہ روزگار کے بہتر مواقع کھوتے رہے جس کے نتیجے میں ان کی سماجی حیثیت میں منفی تبدیلی ہوتی رہی۔ مثال کے طور پر اگر کسی مقام پر نہر کھودی جانی ہو اور اسے مکمل کرنے میں پچاس مزدوروں کی ضرورت ہو۔ مگر اسی کام کو کھدائی کرنے کی مشین کے ذریعے ایک ایسا آدمی کم وقت میں مکمل کر سکتا ہے جو اس مشین کو چلانے کے ہنر سے واقف ہو۔

غرض یہ کہ کھدائی کرنے کی مشین کی ایجاد نے پچاس ایسے لوگوں کو ان کے روایتی مواقع زندگی سے محروم کر دیا جنہوں نے اپنے آپ کو نئے تکنیکی آلات سے دور رکھا، اور ایک ایسے شخص کو بہتر موقع فراہم کیا جس نے اپنے آپ کو اس تکنیکی آلات سے لیس کیا۔

پیشے وارانہ معیشت میں اس تبدیلی نے ان لوگوں کی اہمیت میں اضافہ کیا جنہوں نے تکنیکی ترقی اور آلات سے اپنے آپ کو مربوط رکھا، اور وہ لوگ جو ایسا نہیں کر سکے وہ اس معیشت میں اپنی اہمیت کھوتے رہے۔ اہمیت میں اضافے نے ان کی سماجی حیثیت بڑھائی جو مثبت سماجی نقل پذیری کا سبب بنا۔ اسی طرح اہمیت میں کمی نے سماجی حیثیت کو کم کر دیا جو منفی سماجی نقل پذیری کا سبب بنا۔

24.2.6 صنعتیانا (Industrialization)

صنعتی انقلاب نے انسانی زندگی کے تمام ہی شعبے کو متاثر کیا ہے۔ جہاں ایک طرف اس سے اشیا کی پیداوار میں برق رفتاری سے اضافہ ہوا، لوگ اپنی معاشی حالات کو بہتر بنانے کی خاطر ان علاقوں کو ہجرت کرنے لگے جہاں فیکٹریاں زیادہ تھیں۔ جس کے نتیجے میں ان کی

معاشرت میں بہت طرح کے منفی تبدیلیاں رونماں ہوئیں۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ اس کی وجہ سے لوگوں کی معاشی حالت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور ان کی زندگیوں میں خوش حالی آئی اور ان کی سماجی حیثیت بدلی۔ اسی لیے ماہرین سماجیات کا ماننا ہے کہ صنعتیانا سماجی نقل پذیری کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے۔ اس نے انسانی زندگی پر کئی سمت سے اپنا اثر ڈالا ہے۔ اس کی وجہ سے انسانی زندگیوں اور کاروبار میں تکنیکی آلات کا استعمال شروع ہوا اور بڑھا۔ نیز تقسیم کار کی بنیاد صرف اور صرف اہلیت ہوگئی۔ اس نے لوگوں کو ہجرت کرنے پر اکسایا۔ ان ساری تبدیلیوں نے مختلف جہات سے لوگوں کو سماجی نقل پذیری کے ذرائع فراہم کیے جن کی وجہ سے سماجی ڈھانچے میں تبدیلی واقع ہوئی جن کا ذکر اوپر مختلف عناوین کے تحت کیا جاچکا ہے۔

اس ضمن میں ایک اہم بات یہ ہے کہ صنعتیانے نے دستکاری معیشت پر منفی اثرات ڈالے ہیں۔ یعنی صنعتیانے کی وجہ سے ان ہنر مند لوگوں کو اپنا پیشہ ترک کرنا پڑا جو اپنے ہاتھوں سے مختلف چیزیں بناتے اور بازار میں فروخت کرتے تھے۔ صنعتیانے نے چیزوں کی پیداوار میں بے تحاشہ اضافہ کیا، نتیجے کے طور پر چیزیں بہت سستی ہوگئیں اور دستکار بازار کے اس مقابلے میں ٹِک نہ سکا۔ جس کی وجہ سے ان کی سماجی حیثیت میں منفی تبدیلی واقع ہوئی۔

24.2.7 شہریانا (Urbanization)

سماجی نقل پذیری کے مختلف اسباب میں سے شہریانا بھی ایک اہم سبب ہے۔ شہریانا کی وجہ سے لوگ روزگار، تعلیم اور دیگر بہتر سہولیات کی خاطر شہروں کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں۔ شہروں میں موجود بہتر سہولیات، مثلاً تعلیم سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور سماج میں بہتر سمجھے جانے والے پیشوں کو اپنایا، جس سے ان کی سماجی حیثیت تبدیل ہوئی۔

شہریانے کا ایک اہم کردار یہ ہے کہ فرد اور گروہ دونوں کی انتسابی سماجی حیثیت (Ascribed Social Status) مثلاً ذات (Caste) وغیرہ کو ذیلی بنادیتی ہے اور اکثر اس کو چھپانے کا موقع دیتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی نچلی ذات کا فرد شہر میں آکر سکونت اختیار کرلیتا ہے تو اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ وہاں کوئی بھی ایسا شخص نہ ہو جو اس کی انتسابی سماجی حیثیت سے واقف ہو۔ لہٰذا اسے ان چیزوں کو چھپانے اور ان سے جڑی ہوئی ان رکاوٹوں کو دور کرنے کا موقع ملتا ہے جو سماجی نقل پذیری میں حائل ہوتی ہیں۔ اس طرح شہریانا سماجی نقل پذیری کا باعث ہوتی ہے۔

24.2.8 قانون سازی (Legislation)

قانون سازی نے سماجی نقل پذیری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سماج میں موجود بہت سی ایسی رکاوٹیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے کوئی فرد یا گروہ چاہتے ہوئے بھی اپنی سماجی حیثیت کو تبدیل نہیں کر پاتا۔ سماج سے متعلق قوانین ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں معاون ثابت

ہوئے ہیں، اور بہت سے سماجی گروہوں اور طبقوں کو اپنی سماجی حیثیت بدلنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ مثلاً، زمینی اصلاحات قوانین کے نفاذ کے بعد وہ بہت سے کسان جو دوسروں کی ملکیت والی زمینوں میں کاشت کیا کرتے تھے اور ان کو کاشت کی پیداوار کا چھوٹا حصہ ملا کرتا تھا، وہ زمینوں کے مالک ہو گئے اور آزادانہ طور پر ان زمینوں پر کھیتی کرنے لگے۔ نتیجتاً ان کی مالی حیثیت بڑھی اور اس قانون نے ان کی سماجی نقل پذیری کے راستے ہموار کیے۔

اسی طرح لینڈ سیلنگ(Land Ceiling) کے قانون نے بہت سے ایسے لوگوں سے جنکے پاس زمینیں بہت زیادہ تھیں لے کر ایسے لوگوں کے درمیان تقسیم کیا جن کے پاس زمینیں نہیں تھیں۔ اس قانون نے ایک ایسے سماج کے پس منظر میں جو پوری طرح سے زرعی معیشت پر مبنی تھا بہت اہم کردار ادا کیا اور معاشی اعتبار سے درج بالا دونوں گروہوں کے درمیان خلا کو کم کیا اور ایسے لوگ جو معاشی کارکردگی میں بہت حاشیے پر سمجھے جاتے تھے ان کو حیثیت دی، اور اس قابل بنایا کہ وہ پیداوار اور معاشی ترقی میں قابل ذکر کردار ادا کر سکیں۔ لہٰذا اس قانون کے ذریعے سماج کے ایک پسماندہ طبقے کو سماجی حیثیت بڑھانے کا موقع ملا اور معاشی طور پر یہ گروہ نسبتاً خود کفیل ہو گیا۔

لینڈ کنسولیڈیشن(Land Consolidation) نے چھوٹے کسانوں کو اہم فوائدہ پہنچایا۔ کئی نسلوں میں بٹوارے یا کسی اور وجہ سے زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیے جاتے تھے جس کے نتیجے میں کاشت کاری سے متعلق جدید مشینوں کا استعمال زمین کے چھوٹے ٹکڑوں میں ہونا ممکن نہ تھا، اس کے علاوہ زمین کے مختلف جگہوں پر پھیلے ہونے کی وجہ سے ان کی دیکھ بھال مشکل ہوتی تھی اور زمین کی پیداوار متاثر ہوتی تھی۔ لینڈ کنسولیڈیشن(Land Consolidation) نے ان سارے مسائل کو حل کیا۔ کسان کے بکھرے ہوئے زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا جس کے نتیجے میں جدید مشینوں کا استعمال ممکن ہو سکا اور زمین کی پیداوار بہتر ہوئی اور ان کی معاشی حیثیت میں بہتری ہوئی۔

اسی طرح بہت سے طبقات کے لیے مختلف چیزوں میں ریزرویشن کے قانون نے ان طبقات کو سماجی نقل پذیری کے مواقع فراہم کیے مثلاً ایس۔ سی/ ایس۔ ٹی۔(SC/ST)، او۔ بی۔ سی(OBC) اور خواتین کے لیے پنچایت میں نشستوں کو مختص کیے جانے سے ان لوگوں کو پنچایت کی قیادت کے مواقع ملے اور اس کے نتیجے میں ان کے یہاں سیاسی بیداری پیدا ہوئی، اور اس سے ان کی سماجی حیثیت میں اضافہ ہوا۔

24.2.9 سیاست بازی(Politicization)

سیاست بازی یا سیاستیانا نے فرد اور گروہ کی سماجی نقل پذیری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس طریق نے لوگوں کے اندر سیاسی بیداری پیدا کی جس کے نتیجے میں سماج کے مختلف گوشوں سے نئی قیادت سامنے آئی۔ اس طریق کو آگے بڑھانے میں ریزرویشن اور تعلیم کا بھی اہم کردار رہا ہے۔ اس طریق کی وجہ سے پسماندہ طبقات مثلاً خواتین، ایس۔ سی۔ ایس۔ ٹی، او۔ بی۔ سی اور دیگر گروہ کی سماجی حیثیت

میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی۔

ریزرویشن کے قوانین سے پہلے پسماندہ طبقات، خواتین، ایس۔ٹی۔ایس۔سی اور او۔بی۔سی۔ وغیرہ کی سماجی حیثیت سماج کے دیگر طبقات کے برابر نہیں سمجھی جاتی تھی۔یہ سماج میں کئی نسلوں سے چلے آرہے اس عقیدے کا نتیجہ تھا کہ یہ طبقات سماج کے دیگر طبقات کے برابر ہونے کے اہل نہیں ہیں۔ان لوگوں کو انہیں پیشوں سے منسلک رہنا چاہیے جس کے لیے انہیں بنایا گیا ہے۔اس سوچ کے نتیجے میں ان کی سماجی حیثیت جامد تھی۔

سماج کے اس غلط رویے کو کچھ لوگوں نے محسوس کیا اور یہ سمجھا کہ یہ ساری چیزیں انسان کی بنائی ہوئی ہیں۔ لہٰذا یہ ماننا کہ ان طبقات کو صرف اپنے خاندانی پیشے ہی اپنانے چاہیے، یہ غلط ہے۔ان کے درمیان ایسے بہت سے لوگ موجود ہو سکتے ہیں جو اپنے خاندانی پیشوں کے علاوہ دوسرے پیشوں میں زیادہ بہتر کارکردگی دکھا سکیں۔اس احساس کو عام کرنے کے لیے مختلف جگہوں پر مختلف لوگوں نے تحریکات شروع کیں اور لوگوں کو یہ بات سمجھ میں آنے لگی کہ یہ پرانی سوچ انسان کی اپنی بنائی ہوئی ہے، لہٰذا اسے ختم ہونا چاہیے، اور ہر شخص کو آزادانہ طور پر پیشہ چننے کا موقع ملنا چاہیے۔

ہندوستانی پس منظر میں محض اس طرح کی سوچ میں تبدیلی لوگوں کو ان کے مواقع دلانے میں کارگر نہیں ہو سکی۔کئی نسلوں سے چلی آرہی سماجی اور معاشی پسماندگی نے انہیں اس لائق نہیں چھوڑا کہ وہ سماج کے بقیہ لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے حقوق حاصل کر سکیں۔اس تناظر میں لوگوں کو یہ محسوس ہوا کہ شاید سیاسی راستے کے ذریعے وہ اپنے حقوق حاصل کر سکیں۔

ہندوستانی جمہوری نظام میں تعداد بہت اہم چیز ہے۔لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ سماج میں پسماندہ طبقات کی تعداد کافی ہے، لہٰذا سیاسی راستے سے ان حقوق کو باآسانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔اس طرح پسماندہ طبقات کے مسائل کو سیاسی رخ دیا گیا اور ان پر تحریکیں چلائی گئیں۔نتیجے کے طور پر بہت سے قوانین بنائے گئے جن سے ان کی سماجی اور معاشی حیثیت میں کافی تبدیلی واقع ہوئی۔

24.2.10 جدیدیانا (Modernization)

جدیدیانے کا طریق بھی سماجی نقل پذیری کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے۔اس طریق سے جہاں سائنسی علم اور تکنیک کی ترقی مراد ہے، وہیں اس کا مطلب عقلیت اور سیکولر سوچ کا فروغ بھی ہے۔ تکنیکی آلات کے آنے سے وہ لوگ جو سماج میں حقیر اور کم تر سمجھے جانے والے پیشوں سے وابستہ تھے وہ لوگ اس طرح کے تمام ہی پیشوں کو چھوڑ کر دوسرے پیشوں میں لگ گئے جو سماجی حیثیت میں اس سے بہتر اور اچھے تصور کیے جاتے تھے۔پیشوں میں ان کی تبدیلی نے ان کی ارتقاعی سماجی نقل پذیری کی۔

اسی طرح جیسے جیسے کوئی ملک تکنیکی ترقی کرتا ہے اس ملک کے تمام ہی باشندوں کے لیے ترقی کی راہ میں رکاوٹیں ختم ہوتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی سماجی حیثیت میں تبدیلی کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔اس کے برخلاف جو ملک تکنیکی لحاظ سے پچھڑے اور

غریب ہوتے ہیں ان کے یہاں سماجی نقل پذیری کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں ہوتی ہیں اور اس ملک کے رہنے والوں کو اپنی سماجی حیثیت بڑھانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیوں کہ ترقی یافتہ ممالک میں غریب ممالک کے مقابلے میں ترقی اور سماجی نقل پذیری کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے ممالک میں لوگ آسانی سے اپنی سماجی حیثیت میں اضافہ کر لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ جدیدیانے نے انسانوں کو سماجی نقل پذیری کے بھرپور مواقع فراہم کیے ہیں۔

24.3 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے سے ہم نے یہ جانا کہ سماجی نقل پذیری سماج میں کس طرح واقع ہوتی ہے۔ نیز ہم نے یہ بھی جانا کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جو سماجی نقل پذیری کے عوامل اور اسباب کے طور پر کام کرتی ہیں۔ اس اکائی میں ہم نے جانا کہ ترغیب، کامیابی اور ناکامی، تعلیم، ہجرت، ہنر اور تربیت، صنعتیانا، شہریانا، قانون سازی، سیاست بازی جو سماجی نقل پذیری کے اسباب ہیں، کس طرح سے سماجی نقل پذیری کے طریق میں اپنا کردار نبھاتے ہیں اور لوگوں کو سماجی نقل پذیری کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ :

- سماجی نقل پذیری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- جدیدیانا کس طرح سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟
- ہجرت کیسے سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟
- شہریانا کس طرح سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟
- سیاستیانا کس طرح سماجی نقل پذیری کی وجہ ہے؟ بیان کیجیے۔
- قانون سازی کس طرح سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟

24.4 کلیدی الفاظ(Key Words)

- **سماجی نقل پذیری:** سماجی نقل پذیری کا مطلب کسی شخص یا گروہ کی سماجی حیثیت میں تبدیلی ہے۔ اس کا مطلب مختلف سماجی گروہوں اور افراد کے درمیان نقل و حرکت کا ہونا ہے۔ یہ نقل و حرکت سماجی درجہ بندی میں اوپر یا نیچے یا دو نسلوں کے درمیان یا ایک ہی نسل میں بھی ہو سکتی ہے۔
- **ہجرت:** ہجرت کا مطلب لوگوں کا نقل مکانی کرنا ہے۔ یعنی مختلف اسباب کی وجہ سے لوگ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ سکونت

اختیار کرتے ہیں۔ یہ سکونت وقتی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی۔ کبھی کبھی انسان یا گروہ کسی چیز کے حصول کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے، اور کبھی اپنے آپ کو منفی چیزوں سے بچانے کے لیے ہجرت کرتا ہے۔

- **صنعتیانا:** صنعتیانا سماجی تبدیلی کا ایک طریق (Process) ہے جس کے ذریعے سماج کی معیشت زراعت سے مشینی پیداوار میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس میں عام طور سے مزدوروں کی جگہ مشین سے کام لیا جاتا ہے اور پیداوار کی کثرت ہوتی ہے۔ صنعتیانا کی دوسری خصوصیات میں تیز معاشی ترقی، مہارت کی بنیاد پر تقسیم کار اور جدید تکنیکی آلات کا استعمال ہے۔
- **شہریانا:** شہریانا سماجی تبدیلی کا ایک طریق ہے۔ اس سے مراد لوگوں کا دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی کرنا ہے جس کے نتیجے میں دیہی آبادی کے مقابلے میں شہری آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں شہریانا لوگوں کا ان کمیونٹی سے جن کی معیشت زراعت پر مبنی ہے ان کمیونٹی کی طرف ہجرت ہے جن کی معیشت سرکاری نوکریاں، تجارت، صنعتی پیداوار یا اس سے متصل پیشوں پر ہے۔
- **قانون سازی:** یہ قانون بنانے کا ایک طریق ہے جو ہمارے ملک کے نظام کے تحت دو جگہوں یعنی پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں ہوتا ہے۔ ملک کے آئین کے مطابق ان دونوں کے الگ الگ دائرہ اختیار ہیں جن میں وہ قانون سازی کر سکتے ہیں۔
- **سیاستیانا:** یہ سماجی تبدیلی کا ایک طریق سمجھا جاتا ہے جس کے تحت سماجی مسائل کو سیاسی رخ دیکر ان کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔
- **جدیدیانا:** جدیدیانا کی اصطلاح سے مراد وہ سماجی تبدیلی ہے جو انسانی اقدار اور اس کی سوچ میں پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی نفسیاتی اور اقدار کی وہ تبدیلی جو اجتماعیت سے انفرادیت، مقدس سے سیکولر، مخصوص سے عمومیت اور مافوق الفطرت سے دنیوی زندگی اور عقلیت کی طرف ہوتی ہے۔

24.5 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

24.5.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ درج ذیل میں کون سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟

(a) ترغیب

(b) جدیدیانا

(c) دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ درج ذیل میں کون سماجی نقل پذیری کا سبب نہیں ہے؟

(a)تعلیم

(b)صنعتیانا

(c)ہجرت

(d)مذہب

3۔ 'جدید سماج کے کھلے مزاج نے لوگوں کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی ترغیب عطا کی' یہ بات سماجی نقل پذیری کے کون سے سبب کے تحت آتی ہے؟

(a)ترغیب

(b)قانون سازی

(c)ہجرت

(d)ان میں سے کوئی نہیں

4۔ کسی شخص نے کوئی ایسی کتاب لکھی جس کی وجہ سے اس کو بہت سے انعامات اوراعزازات سے نوازاجاتا ہے اور اس سے اس کی سماجی حیثیت میں تبدیلی آتی ہے۔ یہ مثال سماجی نقل پذیری کے کس سبب کے تحت آتی ہے؟

(a)کامیابی اور ناکامی

(b)ہجرت

(c)شہریانا

(d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔ کوئی ملک جو تکنیکی لحاظ سے ترقی یافتہ ہو تو اس ملک کے باشندوں کے لیے ترقی کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں اور اس سے سماجی حیثیت بدلتی ہے۔ یہ مثال درج ذیل میں کس کے تحت آتی ہے؟

(a)جدیدیانا

(b)ہجرت

(c)قانون سازی

(d)مغربیانا

6۔ ریزرویشن کے قانون نے بہت سے پسماندہ طبقات کو سماجی نقل پذیری کے مواقع فراہم کیے۔ یہ درج ذیل میں کس کے تحت آتی ہے؟

(a) قانون سازی

(b) ہنر اور تربیت

(c) دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ اگر ہندوستان میں ایک عام انجینیر کی بازاری حیثیت دس ہزار روپیہ ماہانہ ہے، لیکن اسی انجینیر کی بازاری حیثیت سعودی عرب میں پچاس ہزار روپیہ ماہانہ ہے تو وہ سعودی عرب ہجرت کرتا ہے جس سے اس انجینیر کی سماجی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ سماجی نقل پذیری کے کس سبب کے تحت آتا ہے؟

(a) ہجرت

(b) قانون سازی

(c) شہریانا

(d) ان میں سے کوئی نہیں

8۔ 'یہ سماجی تبدیلی کا ایک طریق (Process) ہے جس کے ذریعے سماج کی معیشت زراعت سے مشینی پیداوار میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس میں عام طور سے مزدوروں کی جگہ مشین سے کام لیا جاتا ہے اور پیداوار کی کثرت ہوتی ہے ۔' یہ درج ذیل میں کس کی تعریف ہے؟

(a) صنعتیانا

(b) جدیدیانا

(c) مغربیانا

(d) شہریانا

9۔ جدید سماج میں تقسیم کار کی بنیاد---------ہے۔

(a) اہلیت

(b) جنس

(c) عمر

(d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سماجی نقل پذیری کا مطلب کسی شخص یا گروہ کی----------میں تبدیلی ہے۔

(a)سماجی حیثیت

(b)مذہبی حیثیت

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

24.5.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ شہریانا کس طرح سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟ بیان کیجیے۔

2۔ تعلیم کس طرح فرد یا گروہ کی سماجی حیثیت میں تبدیلی کا سبب بنتی ہے؟

3۔ صنعتیانا سے سماجی نقل پذیری کا کیا تعلق ہے؟ بیان کیجیے۔

4۔ ہنر اور تربیت سے کسی فرد کی یا گروہ کی زندگی میں کیسے نقل پذیری واقع ہوتی ہے؟ واضح کیجیے۔

5۔ ترغیب کیسے سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟ وضاحت کیجیے۔

6۔ قانون سازی سماجی نقل پذیری کی ایک اہم وجہ ہے۔ وضاحت کیجیے۔

7۔ جدیدیانے سے کس طرح لوگوں کو سماجی نقل پذیری کے مواقع حاصل ہوئے؟ تفصیل سے وضاحت کیجیے۔

8۔ مغربیانا سماجی نقل پذیری ایک اہم سبب ہے۔ اس پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

24.5.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی نقل پذیری کے دو اہم اسباب کی تفصیل سے وضاحت کیجیے۔

2۔ قانون سازی سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟ تفصیل سے وضاحت کیجیے۔

3۔ سیاستیانا سے کس طرح سماجی نقل پذیری واقع ہوتی ہے؟ واضح کیجیے۔

4۔ صنعتیانا سے سماجی نقل پذیری واقع ہوئی ہے۔ اس پر ایک نوٹ لکھیے۔

5۔ کس طرح سے تعلیم سماجی نقل پذیری کا سبب ہے؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔

24.6 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

1. Society in India: Change and Continuity, David G. Mandelbaun, 2019 Sage

Publications Pvt.Ltd New Delhi

2. Indian Society: Themes and Social Issues, Nadeem Hasnain, 2019 McGraw-Hill Publishing Company Limited, New Delhi Indian
3. Contemporary Sociology: An Introduction to Concepts and Theories, M.Francis Abraham, 2014 Oxford University Press, New Delhi
4. Sociology: A Guide to Problems and literature, T.B. Bottomore 2017 Routledge, London and New York
5. Urban Sociology, R.K.Sharma, 2007 Atlantic Publishers & Distributors New Delhi
6. Alex Inkles,1979, What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall, India Learning, Private Limited
7. Shankar Rao,2019, Sociology, S.Chand, New Delhi
8. Vidhya Bhushan & Sachdeva, 2020,An Introduction to Sociology, Kitab Mahal, Allahabad
9. Haralambos & Holborn, 2018, Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
10. S. F. Nadal, The Theory of Social Structure, Chohen and Wart Place of Publication, London, 1957.

نمونہ امتحانی پرچہ

سماجیات کا تعارف

وقت:3 گھنٹے Time 3 : hours نشانات: Marks: 70

ہدایات:

یہ پرچہ سوالات تین حصوں پر مشتمل ہے: حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃً ہے، تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہیں۔

1۔ حصہ اول میں 10 لازمی سوالات ہیں، جو کہ معروضی سوالات / خالی جگہ پُر کرنا / مختصر جواب والے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے 1 نمبر مختص ہیں۔ (Marks 1x10= 10)

2۔ حصہ دوم میں آٹھ سوالات ہیں، ان میں سے طالب علم کو کوئی پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کے لیے 6 نمبرات مختص ہیں۔

(Marks 6x5=30)

3۔ حصہ سوم میں پانچ سوالات ہیں، ان میں سے طالب علم کو کوئی تین سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبرات مختص ہیں۔

(Marks 3x10=30)

حصہ اول

سوال : 1

(i) درج ذیل میں سے کس نے "خودکشی" پر تحقیقی مطالعہ کیا ہے؟

(a) زمل (b) اسپنر (c) درکھائم (d) کومٹ

(ii) "اثباتی فلسفہ" کا تعلق درج ذیل میں سے کس سے ہے؟

(a) کارل مارکس (b) کومٹ (c) ویبر (d) اسپنر

(iii) وہ حیثیت جسے حاصل کرنے میں انسان کی صلاحیت کا دخل ہوتا ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟

(a) اکتسابی حیثیت (b) انتسابی حیثیت (c) قلمی حیثیت (d) یکسوئی حیثیت

(iv) "ذات" کا تصور کس نے دیا ہے؟

(a) کولے (b) میڈ (c) افلاطون (d) فرائڈ

(v) درج ذیل میں کون "عدم معاونتی" بین عمل ہے؟

(a) انجذاب (b) تعاون (c) تطابق (d) تصادم

(vi) درج ذیل میں سے کون کمیونٹی کی خصوصیات میں سے ہے؟

(a) خود کفالت (b) زرعی ہونا (c) خواندہ ہونا (d) تصادم کا ہونا

(vii) ویبر نے سرمایہ دارانہ سماج کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا ہے؟

(a) تین (b) سات (c) چھ (d) چار

(viii) ذیل میں سے کون مادی ثقافت کی مثال نہیں ہے؟

(a) اسکول (b) مسجد (c) چرچ (d) عقیدہ

(ix) معاشی ادارے کے تحت ذیل میں سے کون سی چیز زیر بحث نہیں آتی ہے؟

(a) پیداوار (b) تقسیم (c) صرف (d) آبادی

(x) ذیل میں سے کس کا تعلق "قرابت داری" سے نہیں ہے؟

(a) احترام (b) اجتناب (c) رشتہ مذاق (d) ہم سبق

حصہ دوم

2۔ سماجیات کی تعریف کرتے ہوئے اس کی نوعیت کو سمجھائیے۔

3۔ حیثیت اور رول میں کیا فرق ہے؟

4۔ سماجی بین عمل کی بنیادی شرائط کیا ہیں؟

5۔ دورن گراہ اور بیرون گروہ میں کیا فرق ہے؟

6۔ کمیونٹی کی خصوصیات بیان کیجیے۔

7۔ مواقع زندگی اور طرز زندگی کے تصور کے بارے میں ایک نوٹ لکھیے۔

8۔ شادی کے فرائض اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

9۔ تقسیم کار کے بارے میں درکھائم کا نظریہ کیا ہے؟

حصہ سوم

10۔ مواد سے کیا مراد ہے؟ سماجی علوم میں تحقیق سے متعلق مواد کی اقسام بتائیے۔

11۔ سماجی گروہ کی تعریف کیجیے اور ان کی خصوصیات بیان کیجیے۔

12۔ سماجی درجہ بندی کی نوعیت اور فرائض بیان کیجیے۔

13۔ ذات پات کے نظام کے آغاز کے بارے میں نظریات کی تشریح کیجیے۔

14۔ مذہب کی تعریب بیان کیجیے اور اس کی خصوصیات پر بحث کیجیے۔